[illegible]

ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿٩٧﴾ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا

[illegible]

فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿٩٨﴾ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي

[illegible]

سَيَهْدِينِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنَاهُ

[illegible]

بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي

[illegible]

أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ

[illegible]

افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿١٠٢﴾

[illegible]

فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿١٠٤﴾

[illegible]

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾

[illegible]

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾

[illegible]

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾

[illegible]

كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن

[illegible]

فتح الرحمٰن

[illegible]

بارہا حلق پر چلانا، وغیرہ وغیرہ۔ یہ تفصیلات صحیح روایتوں سے ثابت نہیں ہیں۔ انا کذلک نجزی المحسنین ہم اپنے مخلص و فرمانبردار بندوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔
اور کسی طرح ان کو رنج اور مصیبت سے نجات دیتے ہیں۔ ای نجزیھم بالخلاص من الشدائد فی الدنیا والاخرۃ (قرطبی ج ۱۵ ص ۱۰۶) ان ھذا الخ یہ ایک ایسا
ابتلاء و امتحان تھا کہ اس سے مخلص و غیر مخلص کو واضح طور سے امتیاز ہو سکتا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاص و اتقاء ظاہر ہوا۔ وفدینہ
الخ اسمٰعیل علیہ السلام کی بجائے ہم نے ایک عظیم الشان جانور بطور فدیہ کے دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ آواز سنی یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا الخ تو اوپر
نظر اٹھا کر دیکھا تو جبریل علیہ السلام مینڈھا لئے کھڑے تھے۔ بیٹے کی بجائے اس کی قربانی کر دی۔ روی انہ لما سمع ابراھیم النداء نظر الی السماء فاذا ھو بجبریل ومعہ کبش املح اقرن وقال ھذا فداء لابنک فاذبحہ دونہ (مظہری ج ۸ ص ۱۴۶) وبرکنا علیہ الخ اس کی تفسیر گذر چکی ہے۔ وبشرنہ الخ سیاق و سباق قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے شام میں سکونت پذیر ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فرزند عطا کئے جانے کی دعا کی۔ اس دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ایک غلام حلیم کی ولادت کی خوشخبری دی۔ جب یہ غلام حلیم بڑا ہوا تو اس کو ذبح کرنے کا حکم آیا۔ پھر جب واقعہ ذبح گذر چکا تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوسرے فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری دی۔ قرآن کا یہ سیاق واضح دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت ہی اس واقعہ کے بعد ہوئی۔ برکنا علیہ الخ ابراہیم و اسحاق پر ہم نے دین و دنیا کی برکتیں نازل کیں۔ ان کی نسل کو دنیا میں پھیلایا۔ انکی اولاد میں انبیاء اور سلاطین پیدا کئے۔ ومن ذریتھما الخ۔ لیکن ان کی ساری نسل ان کے دین پر قائم نہ رہی۔ کچھ تو ان کے مسلک ایمان و احسان پر رہے۔ اور کچھ ظلم و اسراف کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ بہرحال خلافت کی بے راہ روی سے اسلاف پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ اور نسب کو ہدایت وضلالت میں کوئی دخل ہے۔ وفی ذلک تنبیہ علی ان النسب لا اثر لہ فی الھدی والضلال و ان الظلم فی اعقابھما لا یضرھما (مظہری ج ۸ ص ۱۴۸) ولقد مننا الخ یہ تیسرا اور چوتھا قصہ ہے۔ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی قوم کو فرعون نے غلام بنا رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی قوم کو فرعون کی غلامی سے نجات دی۔ اور پھر فرعون کے لشکر سے دریا میں معجزانہ راستے بنا کر ان کو بچایا۔ وہ تو خود مصائب میں خدا وند تعالیٰ کے محتاج ہیں اس لئے شفیع غالب کس طرح ہو سکتے ہیں۔ مننا الخ میں احسان سے دینی اور دنیوی احسانات مراد ہیں انعمنا علیھما بالنبوۃ وغیرھا من النعم الدینیۃ والدنیویۃ (روح ج ۲۳ ص ۱۳۶) ونجینھما الخ

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ

[illegible]

وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

[illegible]

ع مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا

[illegible]

وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا

[illegible]

هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ

[illegible]

هَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي

[illegible]

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

[illegible]

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ

[illegible]

اِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا

[illegible]

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

[illegible]

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ

[illegible]

موضح قرآن ف معلوم ہوا کہ وہ پہلا بیٹا جس کی بشارت دی تھی اسمٰعیل تھے اور ذبح انہی کا ہوا۔ یہود کہتے ہیں ذبح کیا اسحاق کو یہ بالکل غلط ہے۔ اسحاق کی خوشخبری کے ساتھ ان کی نبوت کی بھی۔ سورۂ ہود میں ہو چکا۔ اور جیسے ہی ہوتے کہ پہلے حضرت ابراہیم بھیجے گئے اور یہ قصہ ان کی جوانی میں ہوا۔ ذبح کیونکر ہوگا۔ ف یہ دونوں بیٹے دونوں کو۔ دونوں سے بہت اولاد پھیلی۔ اسحاق کی اولاد میں ہی ہوئے بنی اسرائیل کے اور اسمٰعیل کی اولاد میں عرب آخر میں ہمارے پیغمبر ہوئے۔ ف حضرت الیاس اولاد میں حضرت ہارون کے ہیں شہر بعلبک کی طرف ان کو اللہ نے بھیجا۔ وہ پوجتے تھے بت، اس کا نام بعل تھا۔ ۱۲

ان کو بعد عطف خاص علی العام کے تفصیل سے بیان کیا گیا ... یہ ایک نبوی انعام تھا اللہ نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور ان کی قوم کو فرعون
اور اس کی قوم کے مظالم سے نجات دی۔ ونصرنٰھم ... اللہ کا ایک انعام ہے ہم نے ان کی مدد کی اور قوم فرعون پر ان کو غلبہ عطا فرمایا۔ واٰتینٰھما الکتٰب المستبین
اور یہ تیسرے انعام کا ذکر ہے۔ جس میں ان کو ایک واضح اور مفصل کتاب تورات عطا فرمائی۔ اور اس کتاب کے ذریعے سے صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کی۔ وترکنا علیھما الخ۔
من عبادنا المؤمنین۔ اس کی تفسیر گذر چکی۔ ۵۳ وان الیاس لمن المرسلین ... [illegible] ... قوم نے حضرت الیاس علیہ السلام کی تبلیغ

مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَرَکۡنَا عَلَیۡہِ

[illegible]

فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلۡ یَاسِیۡنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجۡزِی

[illegible] سلام ہے الیاس پر ہم یوں ہی دیتے ہیں بدلہ

الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّہٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ اِنَّ

[illegible]

لُوۡطًا لَّمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذۡ نَجَّیۡنٰہُ وَ اَہۡلَہٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۳۴﴾

[illegible]

اِلَّا عَجُوۡزًا فِی الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ

[illegible]

اِنَّکُمۡ لَتَمُرُّوۡنَ عَلَیۡہِمۡ مُّصۡبِحِیۡنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ بِالَّیۡلِ ؕ اَفَلَا

[illegible]

تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ وَ اِنَّ یُوۡنُسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذۡ اَبَقَ

سمجھتے اور تحقیق یونس ہے رسولوں میں سے [illegible]

اِلَی الۡفُلۡکِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاہَمَ فَکَانَ مِنَ الۡمُدۡحَضِیۡنَ ﴿۱۴۱﴾

[illegible]

فَالۡتَقَمَہُ الۡحُوۡتُ وَ ہُوَ مُلِیۡمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوۡ لَاۤ اَنَّہٗ کَانَ مِنَ

[illegible]

الۡمُسَبِّحِیۡنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِیۡ بَطۡنِہٖۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۴۴﴾

[illegible]

فَنَبَذۡنٰہُ بِالۡعَرَآءِ وَ ہُوَ سَقِیۡمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَ اَنۡۢبَتۡنَا عَلَیۡہِ

[illegible]

توحید سے ... [illegible] ... شہید کرنے کا ارادہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کفار کے ہاتھوں قتل اور رسوائی سے بچا لیا۔ اس لئے وہ شہید غالب نہیں ہو سکے۔ اتدعون بعلا ... قوم الیاس کے ایک معبود کا نام ہے جس کا انہوں نے بت بنا رکھا تھا اور اس کی عبادت کرتے اور اس سے حاجات مانگتے تھے۔ ھو علم لصنم لھم ... [illegible] ... العبدونہ ویطلبون الخیر ... [illegible] ... فکان الشیطٰن یدخل فی جوف بعل ... [illegible] ... الناس ... [illegible] ... حضرت الیاس علیہ السلام ان کو اس کی عبادت اور پکار سے روکتے ... [illegible] ... واللہ احسن الخالقین ... [illegible] ... حضرت الیاس علیہ السلام کو جھٹلایا ... [illegible] ... الا عباد اللہ المخلصین ... [illegible] ... وان لوطا الخ ... [illegible] ... لوط علیہ السلام اور ان کے متبعین کو ہم نے عذاب سے بچا لیا۔ البتہ ان کی بیوی کو ... [illegible] ... اور وہ عذاب ... [illegible] ... وانکم لتمرون الخ ... [illegible]

موضح قرآن ف ... [illegible]

فتح الرحمن ... [illegible]

ہوتی اور تم سمجھتے نہیں ہوگے مگر لڑکا اور سرکش لوگوں کا انجام یہی ہوتا ہے۔ ۱۳۹ وان یونس لمن المرسلین حضرت یونس کے لئے ساتواں قصہ ہے۔ یونس علیہ السلام کو مچھلی نے پیٹ سے
تخم سے نکل لیا۔ یہ ایک ... تھا۔ انھوں نے ... قوم نے ان کو اس مصیبت سے نجات دی ... جو مچھلی ... ذرہ برابر ... کسی طرح شفیع غالب نہیں ہو سکتا۔ اذ
ابق الی حضرت یونس علیہ السلام نے جب قوم پر تبلیغ حق سے حجت قائم کر دی۔ اور قوم تکذیب انکار پر اڑی رہی تو انھوں نے اللہ کے حکم سے اعلان فرمایا کہ اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو
تین دن تک تم پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ حضرت یونس علیہ السلام قوم کے ایمان سے مایوس تھے اور نزول عذاب کا بھی انھیں یقین تھا۔ اس لئے تیسرے دن اللہ کی طرف

شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ ﴿۱۴۶﴾ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ
ایک درخت بیل دار اور بھیجا ہم نے اسکو لاکھ آدمیوں پر یا
يَزِيدُونَ ﴿۱۴۷﴾ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ
اس سے زیادہ پھر وہ یقین لائے پھر ہم نے کام چلایا انکا ایک وقت تک اب ان سے پوچھ
أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿۱۴۹﴾ أَمْ خَلَقْنَا
کیا تیرے رب کے ہاں بیٹیاں ہیں اور ان کے ہاں بیٹے یا ہم نے بنایا
الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ﴿۱۵۰﴾ أَلَا إِنَّهُم مِّنْ
فرشتوں کو عورت اور وہ دیکھتے تھے سنتا ہے وہ اپنا
إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۱۵۲﴾
جھوٹ بنا کر کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہوئی اور وہ بے شک جھوٹے ہیں
أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ
کیا اس نے پسند کیں بیٹیاں بیٹوں سے کیا ہو گیا ہے تم کو کیسا
تَحْكُمُونَ ﴿۱۵۴﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۱۵۵﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ
انصاف کرتے ہو کیا تم دھیان نہیں کرتے یا تمہارے پاس کوئی سند ہے
مُّبِينٌ ﴿۱۵۶﴾ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۵۷﴾ وَ
کھلی تو لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے اور
جَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ
ٹھہرایا ہے انہوں نے اللہ میں اور جنوں میں ناتا اور جنوں کو تو معلوم ہے کہ
إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۵۹﴾
یقیناً وہ پکڑے ہوئے آئیں گے اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو یہ بتاتے ہیں
إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۰﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿۱۶۱﴾
مگر جو بندے ہیں اللہ کے چنے ہوئے سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو

سے اجازت کے بغیر بستی سے نکل کھڑے ہوئے انھیں یقین
تھا کہ قوم پر عذاب سے ہلاک ہو جائے گی لیکن قوم نے جب
عذاب کے آثار دیکھے تو گڑگڑا کر توبہ کی اور ایمان لے آئے۔
تو اللہ نے ان سے عذاب ٹال دیا۔ ادھر یونس علیہ السلام نہر یا
ساحل دریا عبور کرنے کے لئے کشتی میں سوار ہوئے کشتی
ایک جگہ پہنچ کر رک گئی۔ ملاح نے کہا مسافروں میں کوئی ایسا
غلام ہے جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر بھاگ نکلا ہے۔
فساھم فکان من المدحضین۔ چنانچہ تمام مسافروں
میں قرعہ اندازی کی گئی تو تین بار حضرت یونس علیہ السلام کے
نام کا قرعہ نکلا۔ اس پر انھوں نے خود ہی دریا میں چھلانگ
لگا دی۔ تو اللہ کے حکم سے ایک بہت بڑی مچھلی نمودار ہوئی
جس نے پانی میں گرنے سے پہلے ہی ان کو نگل لیا۔ اخرجہ
احمد وغیرہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ (روح ۳۲۳
۲۳ ص ۱۴۲) وھو ملیم اب حضرت یونس علیہ السلام کو محسوس
ہوا کہ بلا اذن قوم کو چھوڑ آنے پر عتاب ہے۔ اس لئے اپنے آپ
کو ملامت کرنے لگے۔ ھو ملیم نفسہ (ابو السعود،
روح) ۱۴۳ فلولا انہ الخ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی
کے پیٹ میں اللہ کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس میں مصروف
ہو گئے۔ اور اپنی لغزش کا اعتراف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس
مصیبت سے نجات عطا فرمائی۔ جیسا کہ سورۃ انبیاء (رکوع ۶)
میں ہے۔ فنادی فی الظلمت ان لا الہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظلمین۔ اگر یونس علیہ السلام اللہ کو نہ پکارتے
اور اس کی تسبیح و تقدیس میں مصروف نہ ہوتے تو وہ قیامت
تک مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتے۔ ۱۴۵ فنبذنہ الخ ہم
نے اس کو ایک میدان میں ڈالا جہاں کوئی سایہ اور درخت نہ
تھا۔ اس وقت وہ مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے نحیف
اور مضمحل تھے تو ہم نے اس پر ایک بیلدار درخت پیدا کر دیا جس
میں وہ اپنے بدن کو لپیٹ کر مکھیوں سے محفوظ رہیں۔ یقطین ہر
اس درخت کو کہتے ہیں جو بے ساق اور بیلدار ہو۔ کل شجرۃ
لا تقوم علی ساق کالدباء والبطیخ والحنظل ونحو ذلک فھی عند العرب یقطین (ابن جریر) بعض روایتوں میں آتا ہے کہ اس سے مراد کدو کی بیل ہے۔ الجمہور علی انہ القرع
وفائدتہ ان الذباب لا یجتمع عندہ (مدارک) ۱۴۷ وارسلنہ الخ حضرت یونس علیہ السلام کو جس قوم کی طرف مبعوث کیا گیا تھا اس کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ او بمعنی
بل ہے۔ قال الفراء او بمعنی بل (قرطبی، مدارک) فامنوا الخ قوم یونس علیہ السلام نے آثار عذاب دیکھ کر توبہ کر لی تھی۔ اور وہ حضرت یونس علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے
اس لئے اللہ نے ان کو عذاب سے بچا لیا۔ اور مدت حیات میں انھیں دنیوی منافع سے متمتع ہونے کا موقع دیا۔ ۱۴۹ فاستفتھم الخ یہ فاستفتھم اھم اشد خلقا والے زجر کا
اعادہ ہے جو اسی تنویر اور ابتداء سورت سے متعلق ہے۔ یہاں سے لے کر الا من ھو صال الجحیم تک فرشتوں اور جنوں کے حال کا اعادہ ہے بطور لف ونشر مرتب۔

فائدہ الرحمٰن ... [illegible]

مشرکین فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔ اور ان کو خدا کے یہاں سفارشی سمجھ کر پکارا کرتے تھے لیکن اپنے لئے بیٹے پسند کرتے تھے۔ یہاں بطور زجر اس دعویٰ باطلہ پر ان سے دلیل طلب کی گئی۔ یہ دعویٰ چونکہ خلاف عقل اور سراسر باطل ہے اس لئے اس پر کوئی دلیل قائم نہیں کی جا سکتی۔ فاستفتہم ہولاء الکفرۃ عن وجہ کون البنات ومن اوضع الجنسین له تعالیٰ برغمهم و البنین الذین هم ارفعهما لهم فانهم لا یستطیعون ان یثبتوا له وجها لانه فی غایة البطلان لا یقول من له ادنی شیء من العقل (روح ج ۲۳ ص ۱۴۰) ۵۴ ام خلقنا الملئکة الخ کیا فرشتوں کو ہم نے ان کے سامنے مؤنث پیدا کیا ہے کہ وہ ان کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں! الا انهم الخ اصل بات یہ ہے کہ اس پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ وہ محض جھوٹ بولتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف ولد کی نسبت کرکے اس کی ذات پاک پر محض افتراء کرتے ہیں۔ اور وہ اس دعوے میں سراسر جھوٹے ہیں اصطفی البنات الخ کیا اللہ نے اپنے لئے بیٹوں کے بجائے بیٹیوں کو منتخب کیا ہے! انہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیسا بیہودہ حکم لگا رہے ہو کیا تم سوچتے نہیں ہو۔ ام لکم سلطن الخ یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل بھی موجود ہے۔ تو لاؤ اگر تم سچے ہو تو وہ دلیل ہی پیش کرو۔ ۵۵ وجعلوا الخ یہ جنوں کے حال کا اعادہ ہے۔ بعض مشرکین نے اللہ تعالیٰ اور جنات کے درمیان بھی (معاذ اللہ) رشتہ قائم کر رکھا تھا ان کے خیال میں فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔ اور ان کی مائیں شاہان جنات کی شہزادیاں ہیں۔ قال مجاهد و السدی ومقاتل ان القائل بنو کنانة وخزاعة قالوا ان الله خطب الی سادات الجن فزوجوه من سروات بناتهم فالملئکة بنات الله من سروات بنات الجن (قرطبی ج ۱۵ ص ۱۳۴) یا نسب سے مراد مناسبت ہے یعنی انہوں نے شیاطین کو اللہ کی عبادت میں شریک کرلیا۔ اور ان کو شفیع غالب سمجھنے لگے۔ او المراد جعلوا بینه سبحانه وبینهم مناسبة حیث اشرکوهم به تعالیٰ فی استحقاق العبادة (روح ج ۲۳ ص ۱۵۲) ۵۶ ولقد علمت الجنة کہ شیاطین کو یقین ہے کہ وہ سب جہنم کا ایندھن بنیں گے تو پھر ان شیاطین کا اللہ تعالیٰ سے کیا رشتہ ہو سکتا ہے اور وہ کس طرح شفیع غالب ہو سکتے ہیں سبحن اللہ عما یصفون مشرکین جو کچھ کہتے ہیں یعنی فرشتوں اور جنوں کا خدا سے تعلق ہونا اور فرشتوں اور جنوں کا خدا کے یہاں شفیع غالب ہونا اللہ تعالیٰ ان افتراءات سے پاک ہے۔ لہذا اللہ کو ایسی باتوں اور شرکوں سے پاک سمجھو۔ الا عباد اللہ المخلصین۔ یہ معطوف سے استثناء منقطع ہے۔ کما فی تفسیر ۵۷ فانکم وما تعبدون الخ خطاب مشرکین سے ہے۔ اے مشرکین! تم

مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَٰتِنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ

کسی کو اس کے (خلاف) بہکا نہیں سکتے مگر اس کو جو جہنم میں جانے والا ہے

ٱلْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّآ إِلَّا لَهُۥ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَ

دوزخ میں اور ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے اور

إِنَّا لَنَحْنُ ٱلصَّآفُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ ٱلْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾

ہم صف باندھے رہتے ہیں اور ہم ہی تسبیح کیا کرتے ہیں

وَإِن كَانُوا۟ لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ

اور یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کوئی نصیحت ہوتی اگلوں کی

ٱلْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوا۟

پہلے لوگوں کی تو ہم خدا کے خالص بندے ہوتے لیکن (اب) اس سے کفر کرتے ہیں

بِهِۦ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا

سو عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا اور پہلے ہو چکا ہمارا حکم

لِعِبَادِنَا ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ ٱلْمَنصُورُونَ ﴿١٧٢﴾

اپنے پیغام پہنچانے والے بندوں کے حق میں کہ بے شک وہی مدد دیے جائیں گے

وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ ٱلْغَٰلِبُونَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ

اور ہمارا لشکر غالب رہے گا سو ان سے منہ پھیر لو ایک

حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾ أَفَبِعَذَابِنَا

وقت تک اور ان کو دیکھتے رہو یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے کیا ہمارے عذاب

يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ

کے لیے جلدی کر رہے ہیں پھر جب وہ ان کے میدان میں آ اترے گا تو بری صبح ہوگی

ٱلْمُنذَرِينَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٨﴾ وَأَبْصِرْ

ڈرائے ہوؤں کی اور پھر لو ان سے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ

اور تمہارے معبود (یعنی جنات و شیاطین) اپنے مکر و فریب سے اللہ کے مقابلے میں کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ البتہ جس کو علم الٰہی میں جہنمی ہونا مقدر ہو چکا ہے وہی تمہارے دام فریب میں آ سکتا ہے۔ لعلمه تعالیٰ بانه یصیر علی الکفر بسوء اختیاره ویصیر من اهل النار لا محالة (ابو السعود ج ۷ ص ۲۰۰) ۵۸ وما منا الخ یہاں سے لنحن المسبحون

موضح قرآن

ف یعنی تم اور تمہارے شیطان جہاں تک اللہ کے گمراہ نہیں کر سکتے مگر وہی جس کو اس نے دوزخی لکھا ہے۔ ۱۲ منہ ف یہاں سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی زبان سے فرمایا جیسے سارے قرآن میں فرمایا ہے آدمیوں کی زبان سے۔ فرشتے کا ہر کسی کا درجہ ہے اس سے آگے بڑھ نہیں سکتا۔ یعنی ہر ایک کا کام ٹھہرا ہے فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں خدا کی شبیہ پیدا ہو گئی۔ موحدوں کو یہ بات معلوم ہے ہم فرشتے یوں کہتے ہیں ۱۲ منہ ف کوئی ایک بندہ جو کوئی اچھا رہتا ہے ۱۲ منہ ف جہاں تک جو فرشتوں کا کلام ۱۲ منہ ف عرب کے لوگ ... کہتے تھے ان کے علم سے پہلے ... کہتے تھے۔ اب جو اپنے اوپر پیدا ہوا تو بھول گئے ۱۲ منہ ف یہ ہوا فتح مکہ کے دن ۱۲ منہ

تنگ راستوں کے حال کو دوسری بار اعادہ ہے۔ فرشتے خود اپنی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں ہم میں سے ہر ایک کا اللہ کی بارگاہ میں ایک معین مقام ہے جس سے وہ ذرا آگے پیچھے نہیں ہو سکتا ہم سب اللہ کے سامنے صف بستہ کھڑے رہتے ہیں اس کی عبادت میں مصروف یا اس کے احکام کے منتظر۔ اور ہم اللہ کی تنزیہ و تقدیس کرتے اور مشرکین کے شرک سے اللہ تعالیٰ کی برتری اور اس کی تنزیہ کا اعلان کرتے ہیں۔ فرشتے خود اعلان کرتے ہیں کہ وہ نہ معبود ہیں نہ خدا کی بیٹیاں اور نہ اس کی بارگاہ میں شفیع غالب والمراد انہم عبید یعبدون انہم یعبدون من اللہ بالتسبیح والصلوٰۃ ولیسوا معبودین ولا بنات اللہ (قرطبی ج ۱۵ ص ۱۳۶) ۳۳ وان کانوا الاٰیۃ کلام مع تخویف اُخروی ہے۔ نزول قرآن سے پہلے مشرکین قریش کہا کرتے تھے کہ جس طرح پہلے لوگوں یہود و نصاریٰ پر کتابیں اتریں، اگر اس طرح کی کوئی کتاب ہم پر نازل ہوتی تو ہم اللہ کے برگزیدہ بندے ہوتے۔ اور خالص اس کی عبادت کرتے۔ جب اللہ کی طرف سے ان کے پاس آخری کتاب (قرآن) آگئی تو فوراً اس کا انکار کر دیا۔ اس کفر و انکار کا انجام عنقریب ہی دیکھ لیں گے۔ ۳۴ ولقد سبقت الاٰیۃ بشارت دنیوی ہے۔ ہمارا فیصلہ انبیاء علیہم السلام کے حق میں صادر ہو چکا ہے کہ آخر کار مدد اور ان کے متبعین غالب و منصور اور ان کے دشمن مغلوب و مقہور ہوں گے۔ فتول عنہم الاٰیۃ مشرکین پر زجر اور تخویف دنیوی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلی ہے۔ کچھ عرصہ تک آپ ان سے اعراض فرمائیں اور دیکھیں ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اس وقت وہ خود بھی اپنا انجام دیکھ لیں گے حین سے جنگ بدر تک کا وقفہ اور انجام سے جنگ بدر میں ان کا قتل و قید ہونا مراد ہے۔ الی حین۔ المراد الی یوم بدر (کبیر) فسوف یبصرون ما یحل بھم من العذاب والاسر و القتل (مظہری) ۳۵ افبعذابنا الاٰیۃ کیا یہ لوگ ہمارا عذاب جلدی مانگتے ہیں، حالانکہ جس دن ہمارا عذاب ان پر نازل ہوگا وہ دن ان کے لیے بہت برا ہوگا۔ وتول عنہم الاٰیۃ آپ فی الحال ان سے اعراض فرمائیں اور انتظار فرمائیں کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ وہ خود بھی اپنا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ ۳۶ سبحٰن ربک الاٰیۃ سورت کا خلاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جو آپ کا مربی ہے، اور جس کے ہاتھ میں عزت و غلبہ ہے مشرکین کے شرک و افترا سے پاک ہے۔ وسلٰم علی المرسلین انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے نہایت برگزیدہ اور عاجز بندے تھے، وہ خدائی اختیارات میں اس کے بالکل شریک نہیں، بلکہ مصائب و بلیات میں وہی ان کو نجات اور سلامتی عطا فرماتا ہے۔ والحمد للّٰہ رب العٰلمین ۵ صفات کارساز اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں جو ساری کائنات کا رب ہے۔ ان میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور نہ اس کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب ہے۔ لہٰذا ہر قسم کی عبادت اسی کی بجا لاؤ۔ اور مصائب و مشکلات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو۔ و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

اب آگے دیکھ لیں گے ۔ پاک ذات ہے تیرے رب کی وہ رب عزت کا ان باتوں سے جو بیان کرتے ہیں اور سلام ہے رسولوں پر۔ اور سب خوبی اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا ۔

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ص مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوْا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ښ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا

قسم ہے اس قرآن سمجھانے والے کی بلکہ جو لوگ منکر ہیں غرور میں ہیں اور مخالفت میں۔ بہت غارت کر دیں ہم نے ان سے پہلے جماعتیں پھر لگے پکارنے اور وقت نہ رہا تھا خلاصی کا۔ اور تعجب کرنے لگے اس بات پر کہ آیا ان کے پاس ایک ڈرانے والا انہی میں سے اور کہنے لگے منکر یہ جادوگر ہے جھوٹا۔ کیا اس نے کر دی اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود یہ بھی ہے ایک عجب کی بات۔ اور چل کھڑے ہوئے کئی پنچ ان میں سے کہ چلو اور

موضح قرآن ف شاید پہلا وعدہ دنیا کے عذاب کا اور پچھلا آخرت کا۔ ۱۲ منہ رحمہ

سورۃ صفّٰت میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

۱۔ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ـــ تا ـــ وَرَبُّ الْمَشَارِقِ (ع ۱) نفی شفاعت قہری از ملائکہ

۲۔ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ـــ تا ـــ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ (ع ۱) نفی شفاعت از جن

۳۔ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ـــ تا ـــ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ (ع ۲) نفی شفاعت [illegible]

۴۔ [illegible] کے لئے [illegible] نفی شفاعت قہری۔

۵۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ـــ تا ـــ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (ع ۵) نفی شرک بہر اقسام

الحمد للہ تعالیٰ آج بتاریخ [illegible] جمادی الاولیٰ [illegible] مطابق [illegible] بروز [illegible] بجے [illegible] راولپنڈی میں سورۃ الصافات کی تفسیر ختم ہوئی۔ فالحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الرسل وخاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وعلیٰ سائر عباد اللہ الصالحین۔ [illegible]

سورۂ ص

ربط | [illegible]

خلاصۂ [illegible]

تفسیری خلاصہ

[illegible]

جماعت کا یہ حال ہے کہ ان کے بعد انجمن کو حکم خدا اور نبی سے بغاوت کی بنا پر ملعون و مردود کر دیا گیا اور اس کو اور اس کی ذریت کو جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔ اس لئے ایسی ملعون
(مطرود) جماعت بھی عند اللہ شفیع غالب نہیں ہو سکتی۔ قل ما اسئلکم ـــ ۲۔ اس سورت میں ان اصحاب تبلیغ اور ان واضح بیانات کا تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگتا اور بناوٹ
سے اپنے دل سے باتیں بناتا ہوں۔ بلکہ اللہ کی وحی تم کو سناتا ہوں۔ اب تم نہیں مانتے قیامت کے دن غیر اللہ کو کارساز اور شفیع غالب سمجھنے کا انجام بچشم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے ۳
والقرآن ـــ ۴۔ وشقاق یہ جملہ کی ترکیب ہے والقرآن، الاقسم ہے اور جواب قسم محذوف ہے ای ما الحق من عندنا شبہۃ یعنی یہ پند و نصیحت سے لبریز قرآن اس پر شاہد ہے

اصْبِرُوا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ﴿۶﴾ مَا سَمِعْنَا
[illegible]
بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾
[illegible]
ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ
[illegible]
مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿۸﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ
[illegible]
خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ﴿۹﴾ اَمْ لَهُمْ
[illegible]
مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا
[illegible]
فِی الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ
[illegible]
الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ
[illegible]
ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ؕ
[illegible]
اُولٰٓىِٕكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ
[illegible]
عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَ مَا یَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مِن فَوَاقٍ ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ

[illegible]

الْحِسَابِ ۝ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا

[illegible]

دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ

[illegible]

مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ

[illegible]

مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ۝ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ

[illegible]

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ

[illegible]

إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ

[illegible]

قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم

[illegible]

بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝

[illegible]

إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ

[illegible]

وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝ قَالَ

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

فتح الرحمن [illegible]

[illegible]

۱۳

[illegible]

[illegible] حضرت داؤد علیہ السلام [illegible]

[illegible]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں [illegible] بیان کرے گا میں اس کو ایک سو ساٹھ کوڑے ماروں گا [illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible]

[illegible] ذکر المفسرون ههنا قصة اکثرها ماخوذ من الاسرائیلیات ولم یثبت فیها عن المعصوم حدیث یجب اتباعه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ

[illegible]

الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ

[illegible]

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ

[illegible]

فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهُ

[illegible]

ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۲۵﴾ يَا دَاوُودُ

[illegible]

إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ

[illegible]

بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ

[illegible]

بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ

[illegible]

وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ

[illegible]

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؗ اَمْ نَجْعَلُ

[illegible]

الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿28﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ

[illegible]

لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿29﴾ وَوَهَبْنَا

[illegible]

لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿30﴾ اِذْ عُرِضَ

[illegible]

عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿31﴾ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ

[illegible]

حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿32﴾

[illegible]

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿33﴾ وَ

[illegible]

لَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿34﴾

[illegible]

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ

[illegible]

بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿35﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ

[illegible]

تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿36﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن

[illegible]

[illegible]

فتح الرحمن

[illegible]

[illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] قال القاضی عیاض وغیرہ من المحققین [illegible] من تشبہ الشیطان بہ وتسلطہ على ملكہ وتصرفہ فی امتہ بالجور فی حكمہ [illegible] وقد عصم اللہ تعالى الانبیاء من مثل ہذا [illegible]

[illegible]

واما ما روي من حديث الخاتم والشيطان وعبادة الوثن في بيت سليمان عليه السلام فمن اباطيل اليهود ... قال رب اغفر [illegible]

[illegible]

بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝٣٧ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝٣٨

[illegible]

هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٩ وَإِنَّ

[illegible]

لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝٤٠ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ

[illegible]

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝٤١

[illegible]

ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝٤٢ وَ

[illegible]

وَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ

[illegible]

لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝٤٣ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا

[illegible]

تَحْنَثْ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِّعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝٤٤

[illegible]

وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي

[illegible]

وَالْأَبْصَارِ ۝٤٥ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝٤٦ وَإِنَّهُمْ

[illegible]

عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝٤٧ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ٱلْيَسَعَ وَذَا ٱلْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ ٱلْأَخْيَارِ ۝ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَ
[illegible]
إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَـَٔابٍ ۝ جَنَّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً
[illegible]
لَّهُمُ ٱلْأَبْوَٰبُ ۝ مُتَّكِـِٔينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَٰكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَ
[illegible]
شَرَابٍ ۝ وَعِندَهُمْ قَٰصِرَٰتُ ٱلطَّرْفِ أَتْرَابٌ ۝
[illegible]
هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ ٱلْحِسَابِ ۝ إِنَّ هَٰذَا
[illegible]
لَرِزْقُنَا مَا لَهُۥ مِن نَّفَادٍ ۝ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّٰغِينَ
[illegible]
لَشَرَّ مَـَٔابٍ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ ٱلْمِهَادُ ۝
[illegible]
هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝ وَءَاخَرُ مِن
[illegible]
شَكْلِهِۦٓ أَزْوَٰجٌ ۝ هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا
[illegible]
مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُوا ٱلنَّارِ ۝ قَالُوا۟ بَلْ أَنتُمْ
[illegible]
لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ ٱلْقَرَارُ ۝
[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

[illegible]

[illegible]

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾

[illegible]

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾

[illegible]

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ

[illegible]

لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا

[illegible]

مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

[illegible]

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا

[illegible]

عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ

[illegible]

بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ

[illegible]

اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌ

[illegible]

بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ

[illegible]

رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهُ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف [illegible]

فتح الرحمٰن ف [illegible]

[illegible]

أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾

[illegible]

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ

[illegible]

أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ

[illegible]

خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ

[illegible]

مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ

[illegible]

الدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾

[illegible]

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ

[illegible]

الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾

[illegible]

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾

[illegible]

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾

[illegible]

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾

[illegible]

[illegible]

موضح القرآن [illegible]

[illegible]

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

[illegible]

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَثَمَانُ رُكُوعَاتٍ

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا

[illegible]

إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿٢﴾

[illegible]

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ

[illegible]

أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ

[illegible]

اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَّوْ أَرَادَ اللَّهُ

[illegible]

أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ

[illegible]

سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

[illegible]

سورۂ صٓ میں آیاتِ توحید اور ان کی خصوصیات

۱۔ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ

۲۔ أَؤُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّن ذِكْرِي ۖ بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ

۳۔ [illegible]

سورۂ زمر

[illegible]

[illegible]

تفصیل

[illegible]

۱۔ سلسلۂ مضمون ذکر دعویٰ

[illegible]

۲۔ سلسلۂ دلائل عقلیہ علیٰ سبیل الترقی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سب کا معبود بھی وہی ہے

۳۔ سلسلہ دلائل نقلی

پہلی دلیل نقلی۔ انا انزلنا الیک الکتاب بالحق ۔ (ع ۱) ہم نے تجھ پر ایک عظیم الشان کتاب نازل فرمائی [illegible] اللہ کی [illegible] یہ مسئلہ کوئی ہم نے خود ساختہ نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔

دوسری دلیل نقلی۔ قل انی امرت ان اعبد اللہ [illegible] اول المسلمین [illegible] مجھے حکم دیا گیا ہے [illegible] سے معلوم ہوا [illegible] ہے۔

تیسری دلیل نقلی۔ اللہ نزل احسن الحدیث [illegible] ہے۔

چوتھی دلیل نقلی۔ انا انزلنا علیک الکتاب [illegible] ہے۔

پانچویں دلیل نقلی۔ واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم [illegible] ہے۔ [illegible] کرو۔

چھٹی دلیل نقلی۔ ولقد اوحی الیک [illegible] ہیں۔

۴۔ سلسلہ بیان تحریفات دلائل

تحریفات یہ ہیں [illegible] ہے۔

پہلا [illegible] نہیں۔

دوسرا [illegible] ہیں۔

تیسرا [illegible] رکھتے۔

[illegible]

۵۔ سلسلہ بیان زجرات

زجر اول۔ والذین اتخذوا من دونه اولیاء [illegible] کرے گا۔

زجر دوم۔ واذا مس الانسان ضر [illegible] دیتا ہے۔

زجر سوم۔ ام اتخذوا من دون اللہ شفعاء [illegible] رکھتے۔

زجر چہارم۔ فاذا مس الانسان ضر [illegible] گئی۔

۲۔ سلسلہ تقابل بین المومن و الکافر

اول: اَمَّن ھو قانت ۔ [illegible]

دوم: افمن شرح اللہ صدرہ ۔ [illegible]

سوم: افمن یتقی بوجھہ سوء العذاب یوم القیامۃ [illegible]

[illegible]

ذرے ذرے سے صانع عالم کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر استدلال کریں۔ بالحق ای متلبسا بالحق خلقا وعبثا جل لیکون دلیلا علی الخ (مظہری ج ۸ ص ...) وہ اللہ کو ذات ہیں اور رات کو دن میں چھپا دیتا ہے۔ سورج اور چاند بھی اس کے مطیع امر ہیں۔ اور اسی کے حکم سے دونوں اپنے اپنے وقت کی تکمیل میں رواں دواں ہیں۔ یہ کارخانہ عالم جس عزیز و غفار نے پیدا کیا ہے۔ اور جو کس ہی متصرف و مختار ہے وہی ہر قسم کی عبادت کا حق ہے۔ ـــ خلقکم الخ یہ دوسری عقلی دلیل ہے اول ــ علی سبیل الترقی میں کہنے ... آسمان کو پیدا کیا ہے۔ ... ایک پیدا ... وہ کس کمال قدرت ... جس نے تمہاری ابتداء

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ

اور زمین ٹھیک ... لپیٹتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹتا ہے دن کو

عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ

رات پر اور کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہری

مُّسَمًّى ۗ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ خَلَقَكُمْ مِّنْ

ہوئی مدت پر سنتا ہے وہی ہے زبردست گناہ بخشنے والا بنایا تم کو ایک

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ

جی سے پھر بنایا اسی سے اس کا جوڑا اور اتار دیے تمہارے واسطے

مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ

چوپایوں سے آٹھ نر و مادہ بناتا ہے تم کو ماں کے

اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ

پیٹ میں ایک طرح پر دوسری طرح کے پیچھے تین اندھیروں کے بیچ میں

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى

وہ اللہ ہے رب تمہارا اسی کا راج ہے کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا پھر

تُصْرَفُوْنَ ۝ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ

کہاں سے پھیرے جاتے ہو اگر تم منکر ہوگے تو اللہ پروا نہیں رکھتا تمہاری

وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ

اور پسند نہیں کرتا اپنے بندوں کا منکر ہونا اور اگر حق مانو گے تو اس کو پسند

لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

کرتا ہے تمہارے واسطے اور نہ اٹھائے گا کسی کا بوجھ کوئی اٹھانے والا پھر اپنے رب کی طرف

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ

پھر جانا ہے تم کو پھر وہ جتلا دے گا تم کو جو تم کرتے تھے وہ جانتا ہے

ایک جان یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائی۔ اور پھر نسل بشری کے سلسلہ تسلسل کو زوجیت کے ذریعے سے آگے بڑھایا۔ پھر رحم مادر میں نطفہ سے لے کر کمال تخلیق تک جو مختلف احوال پیش آتے ہیں ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کی دلیل ہے۔ پھر اس نے تمہارے فائدے کی خاطر مختلف انواع و اقسام کے چوپائے پیدا فرمائے جن کا تم گوشت کھاتے اور دودھ پیتے اور بعض سے اس کے علاوہ سواری اور بار برداری کا کام بھی لیتے ہو۔ وہ اللہ جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور ایسی قدرت کا مالک ہے وہی ساری کائنات کا مالک اور وہی تمہارا معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ من نفس واحدۃ حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں نفس واحدۃ کی طرف راجع ہے اور اس کا مضاف مقدر ہے۔ ای من جنسہا یعنی جنس آدم و البشری سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا۔ قال سعید بن جبیر خلق ... قرطبی ثمنیۃ ازواج چوپایوں کی یہ آٹھ انواع سورۃ الانعام ع ... میں مفصل گذر چکی ہیں۔ یعنی ابل (اونٹ)، ... بقر (گائے بیل)، ضأن (بھیڑ)، معز (بکری) ... خلقا من بعد خلق۔ نطفہ سے علقہ (خون بستہ) علقہ سے مضغہ (بوٹی) مضغہ سے عظام (ہڈیاں) اور پھر اس ڈھانچے سے انسان تام الخلق۔ اس کی تفصیل سورۃ مومنون ع ۱ میں مذکور ہے۔ فی ظلمت ثلث۔ تینوں اندھیروں سے پیٹ، رحم اور مشیمہ (وہ پردہ جس میں جنین محفوظ ہوتا ہے) کے اندھیرے مراد ہیں (روح، جامع وغیرہ)۔ ذلکم اللہ ربکم ... اور دلائل مذکورہ کا اجمالی استحضار ہے تاکہ اس پر آئندہ حکم اور ثمرہ مرتب ہو سکے۔ صفات بالا سے متصف ذات بابرکات ہی تمہارا رب اور مالک ہے اور اس کائنات میں اور جو ... تمہارے اندر بھی متصرف ہے۔

لا الٰہ الا ھو یہ دلیل سابق کا ثمرہ ہے۔ جب سب کا خالق وہ مالک اور سارے عالم میں متصرف و مختار وہی ہے اور کوئی نہیں تو عبادت کے لائق بھی اس کے سوا اور کوئی نہیں، لہٰذا ہر قسم کی عبادت صرف اسی کے لئے بجالاؤ۔ فانی تصرفون۔ پھر اس بیان شافی کے بعد کس دلیل سے اللہ کی خالص عبادت سے پھیرے جاتے ہو اور غیر اللہ کی عبادت کرتے ہو ... ان تکفروا الخ

موضح قرآن ف بیٹنا ... ایک پردہ ... تینوں ... ایک جھلی ... وہ جھلی ساتھ نکلتی ہے۔

فتح الرحمن ... یعنی پردہ ... مشیمہ و رحم و بطن۔

[illegible]

عَلِيمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ

[illegible]

دَعَا رَبَّهُۥ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُۥ نِعْمَةً مِّنْهُ

[illegible]

نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوٓا۟ إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ

[illegible]

أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِۦ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ

[illegible]

إِنَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ النَّارِ ۝ أَمَّنْ هُوَ قَٰنِتٌ ءَانَآءَ الَّيْلِ

[illegible]

سَاجِدًا وَقَآئِمًا يَحْذَرُ الْءَاخِرَةَ وَيَرْجُوا۟ رَحْمَةَ رَبِّهِۦ ۗ

[illegible]

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا

[illegible]

يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُو۟لُوا۟ الْأَلْبَٰبِ ۝ قُلْ يَٰعِبَادِ

[illegible]

الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ اتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ فِى هَٰذِهِ

[illegible]

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَٰسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى

[illegible]

الصَّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ إِنِّىٓ أُمِرْتُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿١١﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُوْنَ

[illegible]

أَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٢﴾ قُلْ إِنِّيْ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

[illegible]

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ اللّٰهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِيْنِيْ ﴿١٤﴾

[illegible]

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۚ قُلْ إِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ

[illegible]

خَسِرُوْا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ أَلَا ذٰلِكَ هُوَ

[illegible]

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١٥﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ

[illegible]

وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۚ

[illegible]

يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ أَنْ

[illegible]

يَّعْبُدُوْهَا وَأَنَابُوْا إِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾

[illegible]

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهٗ ۚ أُولٰٓئِكَ

[illegible]

الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی طرف مائل ہو جاؤں تو مجھے وہ عذاب میں گرفتار کرے۔ اس سے مقصود مشرکین سے تعریض ہے کیونکہ آپ معصوم ہیں اور آپ سے معصیت کا صدور ناممکن ہے دیکھئے [illegible]
شرح المعانی و تعریض [illegible] الاولی والاحسن [illegible] کثیر ج ۴ ص [illegible]۔ ۱۴ قل اللہ اعبد [illegible] یعنی [illegible] کا ذکر ہے [illegible] دوبارہ اعلان کردو
کہ میں تو صرف اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اور [illegible] پر قائم رہوں گا اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کروں گا۔ فاعبدوا [illegible] یہ امر تہدید اور تخویف اخروی ہے۔
تمہیں اختیار ہے اللہ کے سوا جس کی چاہو عبادت کرتے رہو لیکن ایک بات یاد رکھو قیامت کے دن [illegible] نقصان میں رہو گے جب تم اور تمہارے

أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنْتَ
تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لَكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ
يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا
أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ
حُطَامًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ ع
أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ
عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ
مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ

گھر والے سب اصحاب و [illegible] جہنم میں جھونک دیئے جاؤ گے۔ تم لوگ مال و دولت کے نقصان کو نقصان شمار کرتے ہو حالانکہ اصل نقصان یہ نہیں۔ اصل نقصان آخرت کا نقصان ہے اور در حقیقت خسارے میں وہ لوگ رہیں گے جو قیامت کے دن اپنی جانوں کو اور اپنے اتباع و [illegible] کو ہلاکت و بربادی میں [illegible] خود بھی شرک و کفر اختیار کیا اور اپنے اتباع و مریدین کو بھی اس روش پر ڈالا اس لئے سب کے سب جہنم میں جائیں گے۔ خسروا انفسھم و اھلیھم باختیارھم الکفر [illegible] اتباعھم [illegible] انفسھم [illegible] ج ۲۳ ص [illegible]۔ [illegible] عذاب جہنم کی تفصیل ہے جہنم میں جانے والوں [illegible] اور جب [illegible] اپنے بندوں کو ڈرانے کے لئے عذاب جہنم کے [illegible] بیان فرمایا ہے تاکہ اس سے بچنے کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ کی طرف مائل ہوں۔ [illegible] الطاغوت [illegible] الذین [illegible] ایمان والوں کے لئے بشارت اخروی ہے [illegible] الطاغوت [illegible] دون اللہ [illegible] ج ۲۳ ص [illegible] الطاغوت کی [illegible] سورۃ البقرۃ کی تفسیر حاشیہ [illegible] میں [illegible] ان یعبدوھا [illegible] اللہ [illegible] یعنی جن لوگوں نے غیر اللہ کی عبادت سے اجتناب کیا اور اللہ کی خالص عبادت میں مشغول ہو گئے ان کے لئے آخرت میں

جنت کی بشارت ہے فبشر عباد الخ اس لئے آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیں جو بات کو غور سے سنتے اور حق و باطل میں امتیاز کر کے حق بات کو مان لیتے اور اس کی پیروی
کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو اللہ نے [illegible] قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور حقیقت میں عقلمند لوگ یہی ہیں۔ حضرت شیخ [illegible] احسن القول سے [illegible] مراد ہے۔
۲۳ افمن حق الخ یہ تخویف اخروی ہے۔ جس شخص کے بارے میں [illegible] کی وجہ سے عذاب جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہو کیا آپ اسے عذاب سے چھڑا
سکتے ہیں یہ استفہام انکاری ہے یعنی آپ اس کو عذاب سے نہیں چھڑا سکتے۔ ۲۴ لکن الذین الخ یہ بشارت اخروی ہے لیکن جو لوگ دنیا میں اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈر کر
اس کی عبادت و اطاعت میں [illegible] ان کے لئے جنت میں منزل پر منزل بالا خانے ہوں گے اور نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں فرماتا۔ ۲۵
الم تر ان اللہ الخ یہ [illegible] دلیل ہے [illegible] آسمان اور زمین [illegible] اور خود حضرت انسان کی [illegible] کا ذکر تھا اور اس میں [illegible] کے بعد

انسان کی تربیت اور ضروریات زندگی ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ

[illegible]

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

[illegible]

ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ

[illegible]

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ

[illegible]

وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَن

[illegible]

يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[illegible]

وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾

[illegible]

كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ

[illegible]

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ

[illegible]

اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ

[illegible]

الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف: کتاب ... [illegible]

فتح الرحمن ... [illegible]

[illegible] ذٰلك هدى الله [illegible] اس کتاب کی طرف اشارہ ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ

[illegible]

مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾

[illegible]

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ

[illegible]

يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا

[illegible]

فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا

[illegible]

سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا

[illegible]

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾

[illegible]

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم

بے شک تو مرنے والا ہے اور وہ بھی

مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ

مرنے والے ہیں پھر تحقیق تم

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ

قیامت کے دن اپنے رب کے

تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾

جھگڑو گے ف

ع ۳

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

[illegible]

إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِي

[illegible]

جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿٣٣﴾

[illegible]

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ

[illegible]

الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٤﴾ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي

[illegible]

عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا

[illegible]

يَعْمَلُونَ ﴿٣٥﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ

[illegible]

بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾

[illegible]

وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ

[illegible]

ذِي انْتِقَامٍ ﴿٣٧﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ

[illegible]

الْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible]

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ

[illegible]

اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ

[illegible]

قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝٣٨ قُلْ

[illegible]

يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣٩

[illegible]

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝٤٠

[illegible]

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

[illegible]

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ

[illegible]

بِوَكِيْلٍ ۝٤١ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ

[illegible]

تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ

[illegible]

الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

[illegible]

يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٤٢ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ

[illegible]

ع ۴

[illegible]

موضح القرآن [illegible]

[illegible]

قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٣﴾ قُل

[illegible]

لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

[illegible]

ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ

[illegible]

قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ

[illegible]

الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللَّهُمَّ

[illegible]

فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ

[illegible]

تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْ

[illegible]

أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ

[illegible]

لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُم

[illegible]

مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿٤٧﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا

[illegible]

كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِذَا مَسَّ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا
[illegible]
أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٩﴾
[illegible]
قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا
[illegible]
يَكْسِبُونَ ﴿٥٠﴾ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا
[illegible]
مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥١﴾
[illegible]
أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ
[illegible]
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ
[illegible]
أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ
[illegible]
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾ وَ
[illegible]
أَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ
[illegible]
الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿٥٤﴾ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ
[illegible]

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف [illegible]

ف [illegible]

[illegible]

مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً

[illegible]

وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا

[illegible]

فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ۝ أَوْ

[illegible]

تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ أَوْ

[illegible]

تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ

[illegible]

الْمُحْسِنِينَ ۝ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ

[illegible]

اسْتَكْبَرْتَ وَكُنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى

[illegible]

الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِي

[illegible]

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ۝ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا

[illegible]

بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اللَّهُ

[illegible]

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ لَّهُ مَقَالِيدُ

[illegible]

[illegible]

سے محروم ہو کر بڑا آباد جہنم میں پہنچیں گے۔ والمراد بایات اللہ دلائل قدرتہ واستبداده بامر السموات والارض وکلمات توحیده وتمجیده، وتخصیص الخسار بهم [illegible]
لان غیرهم له حظ من الرحمة والثواب (بیضاوی ج ۲ ص ...)۔ ؎ قل افغیر اللہ [illegible]
[illegible]
نادانی ہے۔ [illegible] وذلک حین دعوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ
[illegible]
الْخٰسِرُوْنَ ۝63 قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا
[illegible]
الْجٰهِلُوْنَ ۝64 وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
[illegible]
لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝65
[illegible]
بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝66 وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ
[illegible]
حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ
[illegible]
السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝67
[illegible]
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
[illegible]
اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝68
[illegible]
وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْۗءَ
[illegible]
بِالنَّـبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا
[illegible]

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف اللہ کے [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

[illegible]

يُظْلَمُونَ ﴿٦٩﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا

[illegible]

يَفْعَلُونَ ﴿٧٠﴾ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ

[illegible]

إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

[illegible]

رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ

[illegible]

لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ

[illegible]

عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ

[illegible]

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٢﴾ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

[illegible]

إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ

[illegible]

لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَ

[illegible]

قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا

[illegible]

الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ

[illegible]

منزل ۶

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible]

أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ

[illegible]

الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ

[illegible]

وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

[illegible]

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ

[illegible]

الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ

[illegible]

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا

[illegible]

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ كَذَّبَتْ

[illegible]

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ

[illegible]

اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۂ زمر میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

۱۔ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ۔ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (ع ۱) نفی شرک فی العبادۃ
۲۔ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا ــــ تا ــــ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۔ (ع ۱) نفی شفاعت قہری۔
۳۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ ــــ تا ــــ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ (ع ۲) نفی شرک فی العبادۃ
۴۔ قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّہٗ دِیْنِیْ ۔ (ع ۲) نفی شرک فی العبادۃ
۵۔ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلًا ــــ تا ــــ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ (ع ۳) تمثیل مشرک و موحد
۶۔ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ ــــ تا ــــ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۔ (ع ۴) نفی شرک فی التصرف
۷۔ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ــــ تا ــــ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۔ (ع ۵) نفی شفاعت قہری
۸۔ قُلِ اللّٰہُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ ــــ تا ــــ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۔ (ع ۵) نفی شرک فی العلم
۹۔ قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّہَا الْجٰہِلُوْنَ ۔ (ع ۷) نفی شرک فی العبادۃ۔

آج بتاریخ ۲۲ رجب [illegible] مطابق [illegible] بروز [illegible] بوقت [illegible] سورۂ زمر کی تفسیر ختم ہوئی۔ فالحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ دائماً ابداً وعلی آلہ وصحبہ وسائر عبادہ الصالحین اجمعین۔

سورۃ مومن

ربط | سورۃ زمر کا سورۃ مومن کے ساتھ [illegible] اور سورۃ مومن [illegible]
[illegible]

اور اس سورت کا [illegible] مخلصین لہ الدین [illegible]
[illegible]
[illegible] گیا ہے

خلاصہ | سورت [illegible] الحمد للہ رب العالمین [illegible]
[illegible]
[illegible]

تفصیل خلاصہ

حٰمٓ [illegible] تا [illegible] للہ العلی الکبیر [illegible] پر مشتمل ہے [illegible] تنزیل الکتب [illegible]
[illegible] عنوان دوم
[illegible]
عنوان سوم [illegible]
[illegible] العلی الکبیر [illegible]
[illegible] ترتیب ہے۔

ذکر دعویٰ

سورت کا [illegible] فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین [illegible]
[illegible]
[illegible] یوم الآزفۃ [illegible]
[illegible]
[illegible] دونوں باتوں کی دلیل ہے۔

ذکر دعویٰ دوسری بار [illegible]
[illegible]

ذکر دعویٰ تیسری بار [illegible] فادعوہ مخلصین لہ الدین [illegible]
[illegible]

دلیل وحی

تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم (۲) [illegible] توحید پر مشتمل ہے [illegible] اللہ [illegible] سب پر غالب اور
سب کچھ جاننے والا ہے۔

دلیل نقلی

ولقد اتینا موسی الھدی [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] کتاب [illegible] بنی اسرائیل [illegible] ہدایت تھی [illegible]
[illegible] دلیل نقلی [illegible]
[illegible]

[illegible]

پہلی عقلی دلیل

[illegible]

دوسری عقلی دلیل

[illegible]

تخویف دنیوی

[illegible]

[illegible]

دوسرا حصہ

[illegible]

اعادہ دلیل ذکی

[illegible]

اعادہ پہلی عقلی دلیل

[illegible]

دوسری عقلی دلیل

[illegible]

اعادہ دلیل عقلی اول

[illegible]

دلیل عقلی دوم

[illegible]

اعادہ تخویف دنیوی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾ وَكَذَٰلِكَ
حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ
النَّارِ ﴿٦﴾ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا
رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ
تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا
وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ
آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٨﴾
وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ
وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ
لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ

[illegible]

إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ﴿١٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ
وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ
خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ
وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ
لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ
لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾
فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾
رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ
عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ
هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ
الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ الْيَوْمَ

موضح قرآن

فتح الرحمن

ہوں گے۔ اگر وہ اس ہولناک دن کی آفتوں سے بچنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اس غفلت سے توبہ کر لیں۔ ف۲۲ قیامت کے دن مشرکین کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی میسر آسکے گا جس کی سفارش ان کے حق میں قبول کی جاسکے۔ ای لیس للظالمین الذین ظلموا انفسهم بالشرك باللہ من قريب منهم ينفعهم ولا شفيع يشفع فيهم (ابن کثیر ج ۴ ص ...) ف۲۳ یعلم خائنة الاعین یہ اضافت صفت بموصوف کے قبیل سے ہے اور اصل میں ہے الاعین الخائنة یعنی وہ خیانت کرنے والی نگاہوں کو خوب جانتا ہے۔ یا الخائنة مصدر ہے العافیة اور العاقبة کی مانند آنکھوں کی خیانت سے غیر محرموں کو دیکھنا مراد ہے۔ یعلم خائنة الاعین ...

تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ
الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ
وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ
قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى
الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ
لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ

اور العاقبة کی مانند آنکھوں کی خیانت سے غیر محرموں کو دیکھنا مراد ہے۔ یعلم خائنة الاعین ... ای صفة ... الناس ... خائنة مصدر کالعافیة والعاقبة ای یعلم خیانة الاعین ... وہ ایسا علیم و خبیر ہے کہ آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور جو باتیں دلوں میں پوشیدہ ہیں ان سے بھی باخبر ہے۔ اس لئے قیامت کے دن وہ سب کے اعمال کی پوری پوری جزا و سزا دے گا۔ ف۲۴ واللہ یقضی بالحق ... دعوے کی تائید ہے ... واللہ یقضی بالحق یعنی اللہ تعالیٰ تو ایسا قادر و متصرف ہے کہ وہ جس کام کا ارادہ فرماتا ہے اسے اپنے ارادے اور فیصلے کے مطابق سرانجام دے لیتا ہے اور وہ والذین یدعون من دونہ یعنی مشرکین اللہ کے سوا جن خود ساختہ معبودوں کو مصائب و حاجات میں پکارتے ہیں وہ ایسے عاجز و بے بس ہیں کہ کچھ بھی نہیں کر سکتے جیسا کہ فرمایا و اذا قضی امرا فانما یقول له کن فیکون (بقرہ ۱۱۷) ... جگہ فرمایا قوله الحق (انعام ۷۳) اس کا ارشاد سراپا حق ہے اور اس کے ارشاد و ارادہ کے مطابق کام کا ہو جانا یہ اسی کی صفت ہے۔ معبودان باطلہ ایسا نہیں کر سکتے۔ ان اللہ ھو السمیع البصیر یہ دلیل

کی علت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے کیونکہ وہ السمیع لکل شیء (ہر بات کو سننے والا) اور البصیر بکل شیء (ہر چیز کو دیکھنے والا) ہے۔ لیکن معبودان باطلہ میں یہ صفت نہیں ہے اس لئے مصائب و حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے جو سب کچھ دیکھتا سنتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے۔ ف۲۵ او لم یسیروا ... یہ تخویف دنیوی ہے۔ ان مشرکین نے زمین میں چل پھر کر ان لوگوں کا انجام نہیں دیکھا جو قوت میں اور کارناموں میں ان سے کہیں زیادہ تھے۔ جب انہوں نے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلایا اور شرک پر قائم رہے تو اللہ نے انہیں پکڑ لیا مگر ان کے خود ساختہ کارسازوں نے انہیں اللہ کی گرفت سے نہ چھڑایا جن کو وہ اللہ کے یہاں سفارشی سمجھتے تھے۔ آثارا فی الارض یعنی زمین پر انہوں نے جو مضبوط محل بنائے اور محفوظ شہر آباد کئے۔ مثل القلاع المحكمة والمدن الحصينة (روح ج ۲۴ ص ...) ف۲۶ ذلک بانهم ان کے گرفتار ہونے کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسی کی وحی ...

فتح الرحمٰن ص... یعنی محاباۃ و تلطیف بسیار جا گرفتہ ۱۲

[illegible]

[illegible]

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ

[illegible]

شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَ

[illegible]

سُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢٣﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ

[illegible]

فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ

[illegible]

عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَ

[illegible]

اسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٢٥﴾

[illegible]

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ

[illegible]

إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي

[illegible]

الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي

[illegible]

وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾

[illegible]

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن

[illegible]

[illegible]

أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ
[illegible]
بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِنْ
[illegible]
يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ
[illegible]
لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ
[illegible]
الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ
[illegible]
اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ
[illegible]
وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِي
[illegible]
آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾
[illegible]
مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ
[illegible]
بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيَا قَوْمِ إِنِّي
[illegible]
أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ
[illegible]

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible] مومن آلِ فرعون کا تو ایمانی تقاضا [illegible] عذاب کی [illegible] فرعون اور اس کی قوم کے [illegible] اگر وہ سچا ہے تو [illegible] عذاب سے [illegible] تم پر آ کر رہے گا [illegible] کے لئے اسے قتل کرنے کا خیال ترک کر دو اور اس کی پیروی اختیار کرو [illegible] عذاب [illegible] کل الذی یعدکم [illegible] [illegible] [illegible]

۲۹ [illegible] یٰقوم لکم الملک الیوم [illegible] فرعون [illegible] کا جواب [illegible] فرمایا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہدایت قبول کرنے کی توفیق نہیں دیتا [illegible] قوم فرعون [illegible] [illegible] فرعون [illegible] [illegible]

۳۰ [illegible] یٰقوم [illegible] میری قوم [illegible] ملک مصر کی حکومت [illegible] [illegible] عذاب [illegible] فرعون نے موسیٰ [illegible] [illegible] [illegible] اللہ [illegible]

۳۱ [illegible] فرعون کی گفتگو کے بعد اس مومن نے [illegible] کہا [illegible] اے میری قوم [illegible] اگر تم [illegible] قوم نوح و عاد و ثمود [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۳۲ ویٰقوم انی اخاف علیکم یوم التناد [illegible] عذاب [illegible] یوم التناد [illegible] قیامت [illegible] اے میری قوم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۳۳ [illegible]

۳۴ ولقد جاءکم یوسف من قبل [illegible] موسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام بھی اسی ملک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۳۵ [illegible] الذین یجادلون فی اٰیات اللہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مَا لَكُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ
مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ
فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُم بِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ
قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ اللَّهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ
اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي
آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ وَ
عِندَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ
مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا
لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ
إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ
سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا

آیت بینات میں کتاب حق سے علم و دلائل سے گذر جاتے کو روکی اور جدال کرنے لگا تو شقاوت کی انتہا کو پہنچ جائے گا اور اس کے دل پر مہر جباریت لگ جائے گی یہاں ان چاروں مرتبوں کو اسی ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے (اشکا) اور شک کے بعد ضلال، ترقی ہو کر ضلال کے بعد جدال اور جدال کے بعد طبع یعنی مہر جباریت۔ ۳۶ وقال فرعون۔ فرعون کو اندیشہ ہوا کہ مبادا مومن کے کلام سے قوم متاثر ہو جائے اس لئے اس نے قوم کو دوسری طرف مشغول کرنے کے لئے اپنے وزیر ہامان کو حکم دیا کہ ایک نہایت ہی بلند عمارت تعمیر کرائے تاکہ وہ اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھے تو سہی آپ کی عبادت کی وہ دعوت دیتا ہے لیکن یہ ادعا محض دھوکہ دہی تھا اطمینان کے لئے ہے دیکھئے کہ آپ ہی جگہ [illegible] اپنے اصل دعوے میں جھوٹا ہے کہ میرے سوا کوئی اور بھی الٰہ ہے (اعیاذ باللہ) [illegible] یقین ہے ان، لعلی بمعنی لیقین [illegible] الشہید [illegible] لا یقین [illegible] (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۱۴)۔
۳۷ وکذلک زین۔ یعنی فرعون کے لئے اس کے سوء عمل: اعمال اور اس کی متکبرانہ حرکات اس کی نگاہوں میں مزین کر دی گئیں۔ اور اسے راہ راست پر آنے سے روک دیا گیا۔ یعنی اس کے ضد و عناد کی وجہ سے اسے قبول حق کی توفیق سے محروم کر دیا گیا۔ وما کید فرعون۔ یعنی یہ اور خیال الٰہی ہے۔ فرعون کی ہر چال اور اس کا ہر فریب بیکار اور رائیگاں تھا وہ کسی تدبیر سے بھی اپنے کو سوء عاقبت سے نہ بچا سکا آخر وہ لشکر سمیت غرق ہو گیا۔

موضح قرآن

ف حضرت یوسف کی زندگی میں قائل نہ ہوئے، بعد ان کی موت کے جب مصر کی سلطنت [illegible] بگڑ گیا تو کہنے لگے یوسف کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا ایسا ہی کوئی ہوگا یا وہ انکار یا [illegible]

ف۳۸ وقال الذی امن ۔ اس مرد مومن نے کہا: اے میرے بھائیو! میری بات مان لو میں تمہیں ٹھیک اور سیدھی راہ بتاتا ہوں۔ یقوم ۔ میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو محض چند روزہ فائدے کی چیز ہے اور اس کو ہمیشہ رہنے کی جگہ تو دار آخرت ہے ... دنیا کی زندگی کو قربان کرو آخرت کی دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے تقویٰ ہے کہ تم موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آؤ اور نیک کام کرو۔ من عمل سیئۃ ۔ جو شخص برے کام کرے گا اس کو اس کے گناہ کے برابر ہی سزا ملے گی لیکن جس مرد یا عورت نے ایمان لاکر نیک کام کئے ۔ اللہ کی توحید کو اور تمام بنیادی عقائد کو مانا اور اس کے مطابق اعمال صالحہ بجالائے تو وہ جنت میں داخل ہوں گے

فِي تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ

[illegible]

سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

[illegible]

مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ

[illegible]

سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن

[illegible]

ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

[illegible]

يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ

[illegible]

إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ

[illegible]

بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ

[illegible]

إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ

[illegible]

لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا

[illegible]

إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُونَ

[illegible]

اور وہاں انہیں بے حساب محض اللہ کے فضل سے بلا حساب ... جنت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اعمال سے کوئی نسبت نہ ہوگی۔ اعمال کے مقابلے میں نعیم جنت کہیں زیادہ ہوں گی۔ ای بغیر تقدیر وموازنۃ بالعمل بل اضعافا مضاعفۃ تفضلا من اللہ عز وجل ورحمۃ (روح المعانی ج ۲۴ ص ۷۰) ف۴۱ ویقوم مالی ۔ میرے بھائیو! یہ کیا ہے کہ میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں لیکن تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو میں تمہیں توحید کی دعوت دے رہا ہوں جو عذاب جہنم سے نجات پانے کا ذریعہ ہے اور تم مجھے کفر و شرک کی طرف بلاتے ہو جو عذاب دوزخ کا موجب ہے۔ تدعوننی لاکفر باللہ الخ یہ ماقبل کی تفسیر ہے۔ واشرک میں واؤ تفسیر کے لیے ہے۔ ای بمعبودیتہ (جلالین) تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اس کو خدا کا شریک جانوں جس کے معبود ہونے کی میرے پاس (بلکہ خود تمہارے پاس بھی) کوئی دلیل نہیں لیکن میں اس خدائے عزیز و غفار کی توحید کی طرف بلا رہا ہوں جو سرکشوں سے انتقام لینے پر قادر ہے اور ایمان والوں پر نہایت مہربان ہے اور ان کی لغزشیں معاف کر دیتا ہے۔ ف۴۳ لاجرم ۔ یہ یقینی اور اٹل بات ہے کہ جن خود ساختہ معبودوں کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو وہ پکارے جانے کے قابل نہ دنیا میں ہیں نہ آخرت میں۔ وہ نہ تو دنیا میں کسی کی فریاد و پکار سن سکتے ہیں اور نہ آخرت میں کسی کے کام آ سکیں گے اور یقیناً ہم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے اور حد سے گزرنے والے مشرکین قطعاً جہنمی ہیں۔ یہ حق ہو چکا کہ ... تمہاری بات مان کر کیوں جہنم میں اپنا ٹھکانا بناؤں؟ یعنی لیست لہ استجابۃ دعوۃ لاحد فی الدنیا ولا فی الآخرۃ (روح المعانی ج ۲۴ ص ۷۰)۔ المسرفین المشرکین ... وانما سموا مسرفین ... (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۱۸) ف۴۴ فستذکرون ۔ اس مرد مومن نے آخر میں تمامی دلسوزی سے کہا ۔ آج تو تم میری باتوں کی پروا نہیں کرتے ہو لیکن جب دنیا میں یا آخرت میں تم پر اللہ کا عذاب آئیگا تو تم اس وقت میری باتوں کو یاد کرو گے اور کہو گے کہ واقعی ہمارا بھائی سچ کہتا تھا اس نے جو کچھ کہا وہ بالکل ٹھیک اور درست تھا۔ اچھا خدا حافظ! میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اور اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں وہ اپنے بندوں کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔

موضح قرآن ف ... بنے اوپر دھر کر بات کو سنایا۔

[illegible]

مَآ أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِيٓ إِلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَصِيرٌۢ

[illegible]

بِٱلْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقَىٰهُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِ مَا مَكَرُوا۟ ۖ وَحَاقَ بِـَٔالِ

[illegible]

فِرْعَوْنَ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا

[illegible]

وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ أَدْخِلُوٓا۟ ءَالَ فِرْعَوْنَ

[illegible]

أَشَدَّ ٱلْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَإِذْ يَتَحَآجُّونَ فِى ٱلنَّارِ فَيَقُولُ

[illegible]

ٱلضُّعَفَٰٓؤُا۟ لِلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُوٓا۟ إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

[illegible]

أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ ٱلنَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ ٱلَّذِينَ

[illegible]

ٱسْتَكْبَرُوٓا۟ إِنَّا كُلٌّ فِيهَآ إِنَّ ٱللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ

[illegible]

ٱلْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ ٱلَّذِينَ فِى ٱلنَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ

[illegible]

ٱدْعُوا۟ رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ ٱلْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوٓا۟

[illegible]

أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قَالُوا فَادْعُوا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ

موضح قرآن

فتح الرحمٰن

اب نہ مخصوص [illegible] اور بھرپور [illegible] کتاب [illegible] قرآن نے اس کا واضح بیان کیا ہے اس پیغام ہدایت و توحید پر مشتمل اور اہل دانش اور ارباب بصیرت کے لئے سراپا پند و نصیحت تھی۔

فاصبر [illegible] دوسری بار تسلی کا ذکر ہے۔ دعوت توحید کے سلسلہ میں مشرکوں کی جانب سے آپ کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچیں، آپ صبر و تحمل سے ان کو برداشت کریں، اللہ کا وعدہ برحق ہے وہ ضرور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو [illegible] پر غالب فرمائے گا [illegible] جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم نے [illegible] پیغام توحید [illegible] فرعون [illegible] آخر [illegible] ان کو غالب و منصور فرمایا اور فرعون اور اس کی قوم کو [illegible] ذلیل و رسوا کر کے ہلاک کیا۔ آپ [illegible] اللہ کا پیغام پہنچاتے رہیں [illegible] صبح و شام [illegible] شرک سے [illegible] تنزیہ و تقدیس [illegible] اس [illegible] [illegible] گناہ [illegible] آپ کی شان [illegible] استغفار [illegible]

[illegible]

ان الذین یجادلون [illegible] ان لوگوں کا ذکر ہے جو [illegible] اللہ کی آیتوں میں [illegible] حجت کے بغیر جھگڑتے ہیں [illegible] ان کے دلوں میں [illegible] ان کا خیال ہے کہ [illegible] پیغمبر علیہ السلام [illegible] ان کی سرداری [illegible] پیغمبر علیہ السلام [illegible] اپنی [illegible] قائم نہیں رکھ سکیں گے [illegible]

[illegible]

[illegible]

فاستعذ باللہ آپ نے [illegible] سے کام لیں [illegible] اللہ [illegible] سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے [illegible]

[illegible] سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ذات ہے۔

لخلق السموات [illegible] قیامت پر دلیل [illegible] توحید [illegible] آسمان اور زمین [illegible] قیامت [illegible] دلیل [illegible] انسانوں کے پیدا کرنے سے کہیں زیادہ بڑا کام ہے [illegible] قادر مطلق نے زمین و آسمان کو پیدا کر دیا [illegible] دوبارہ پیدا کر دینا کوئی مشکل کام ہے [illegible]

وما یستوی الاعمی والبصیر [illegible] قیامت پر دلیل [illegible] توحید [illegible] مومن صالح اور کافر بدکار [illegible] برابر نہیں ہو سکتے [illegible] جزا و سزا [illegible] نہیں ہوتی [illegible] اس دنیا کی زندگی کے بعد کوئی ایسا وقت ہونا چاہیے [illegible] مومن و کافر کی جزا و سزا کا ظہور ہو۔ اسی کا نام دار آخرت ہے۔

ان الساعة [illegible] ثبوت قیامت کا [illegible] قیامت لامحالہ آنے والی ہے اور اس کے آنے میں کوئی شک نہیں [illegible] اکثر لوگ یقین نہیں کرتے [illegible] چیز کا بھی انکار کرتے ہیں۔

وقال ربکم [illegible] قیامت پروردگار کا اعلان عام ہے [illegible] مجھے پکارو، میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا [illegible] مطلب یہ ہوگا کہ تم مجھ کو پکارو [illegible] تمہاری دعا قبول کرنے کی طاقت [illegible] پکار کو [illegible] قبول کر سکتا ہے [illegible]

ہی پکارنے سے استکبار کرتے ہیں، صرف مجھے ہی پکارنے پر اکتفا نہیں کرتے اور میرے سوا اوروں کو بھی پکارتے ہیں وہ لامحالہ ذلیل و رسوا ہو کر جہنم میں داخل
ہوں گے عبادت کے معنی یہاں دعا اور پکار کے ہیں کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ عن عبادتی [illegible] ما معنی العبادة [illegible]
و توحیدی [illegible] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الدعاء هو العبادة اس کے بعد آپ نے بطور
استدلال یہی آیت تلاوت فرمائی وقال ربکم ادعونی [illegible] اس حدیث کی [illegible] ابن جریر، ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم نے تخریج کی ہے

لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ
وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا
الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ
لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ
رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ
عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ اللَّهُ
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ
إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ
يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾ اللَّهُ

ع ۶

وابن کثیر) اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
الدعاء مخ العبادة (ترمذی) دعا
عبادت کا مغز ہے اور اس کا اصل ترجمہ [illegible] ۶۱ اللہ
الذی جعل۔ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ
ہی نے رات کو تمہارے آرام کے لئے تاریک اور دن کو
تمہارے کام کاج کے لئے روشن بنایا، بیشک اللہ اپنے
بندوں پر بڑا مہربان اور متفضل ہے، لیکن اکثر لوگ
اس کے انعامات کا شکر ادا نہیں کرتے۔ ذلکم اللہ [illegible]
[illegible] دلیل کا ثمرہ ہے، جو اللہ ان صفات بالا سے متصف
ہے انتظام شمسی [illegible] اسی کے ہاتھ میں ہے
وہی تمہارا رب ہے ہر چیز کا خالق، لہٰذا اس کے سوا کوئی
کارساز نہیں پس صرف اسی کی عبادت کرو اور مصائب و
حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو۔ اللہ
تعالیٰ کی وحدانیت کے ایسے روشن دلائل کے باوجود تم
الٹے جا رہے ہو تمہاری عقل و فکر کو کیا ہو گیا ہے۔
اللہ کے سوا اوروں کو معبود اور کارساز ٹھہرا رکھا ہے جو
بالکل عاجز ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] کذلک یؤفک الخ جو لوگ محض
ضد و عناد کی وجہ سے اللہ کی آیتوں کا انکار کریں اور
تعصبات سے ان میں غور و فکر نہ کریں ان کی عقل اسی
طرح ماری جاتی ہے اور وہ سیدھی راہ سے بھٹک جاتے
ہیں [illegible]
[illegible]
۶۴ اللہ الذی۔ یہ دوسری عقلی دلیل ہے اللہ
تعالیٰ ہی نے تمہارے لئے زمین کو جائے قرار اور آسمان
کو چھت بنا دیا اور تمہیں نہایت ہی حسین و جمیل شکل و
صورت میں پیدا فرمایا اور پھر نہایت عمدہ اور پاکیزہ چیزوں سے
تمہیں روزی عطا فرمائی۔ ذلکم اللہ [illegible] دلیل ثانی
کا ثمرہ ہے۔ یہ اللہ جو صفات بالا سے متصف ہے وہی تمہارا رب اور کارساز ہے۔ کیسا عالیشان ہے وہ اللہ [illegible] جو سارے جہانوں کا پروردگار
ہے [illegible] اس کے علاوہ وہ زندہ جاوید ہے اس پر کبھی موت نہیں [illegible] اس کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں۔ [illegible]
[illegible] جب وہ زندہ جاوید ہے اور اس کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں [illegible] صرف اسی کو پکارو اور

موضح قرآن [illegible] یعنی دوسری بار [illegible] جانتے ہیں [illegible] کہ ان کو وہاں جانا ہے۔ [illegible] بندگی کی شرط ہے اپنے رب سے مانگنا
[illegible] مانگنا خود ہے [illegible] مانگے تو مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو سنتا ہے [illegible]
[illegible] قبول کرے اپنی مرضی کے موافق [illegible] اپنی خوشی کرتا ہے۔

اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرو الحمد للہ رب العالمین یہ ماقبل کی دلیل ہے صرف اسی کو پکارو، اس لئے کہ تمام صفات کارسازی اسی کے ساتھ مختص ہیں اور وہ سارے جہانوں کا پروردگار اور مربی ہے۔ یہاں تک سورت کا پہلا حصہ ختم ہوا۔

دوسرا حصہ

ف۵۶ قل انی نہیت، یہاں سے سورت کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے۔ اس حصے میں پہلے حصے کے مضامین کا اعادہ کیا گیا ہے۔ اس آیت میں دلیل وحی کا اعادہ ہے جیسے میرے پروردگار نے مجھ پر وحی کے ذریعے سے آیات بینات اور دلائل و براہین نازل فرما کر مجھے روک دیا ہے کہ میں ان معبودان باطلہ کی عبادت کروں اور ان کو پکاروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، نیز مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کا فرمانبردار بندہ رہوں اور اس کے سوا کسی کو نہ پکاروں۔ ف۵۷ ھو الذی خلقکم: یہ دلیل عقلی کا اعادہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے اس کی نسل کا سلسلہ شروع کیا۔ نطفے کو رحم مادر میں محض اپنی قدرت سے گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں تبدیل کیا پھر اس سے کامل الخلقت بچہ پیدا کیا، پھر تمہیں زندگی عطا کی یہاں تک کہ تم جوانی کو پہنچے پھر مزید زندگی عطا فرمائی یہاں تک کہ تم بڑھاپے کو پہنچ گئے۔ لتبلغوا اور لتکونوا دونوں سے پہلے یعیشکم مقدر ہے (مدارک)۔ تم میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو جوانی یا بڑھاپے سے پہلے ہی موت کا جام پی لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے تاکہ تم اپنے معین وقت (اجل موت) تک پہنچ جاؤ اور اس کے کمال قدرت میں غور و فکر کر کے اس کی ربوبیت اور اس کی وحدانیت کو سمجھ جاؤ۔ ھو الذی یحیی و یمیت جیسے زندگی اس کے ہاتھ میں ہے اسی طرح موت بھی اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے، بلکہ سارا نظام کائنات ہی اس کے زیر تصرف ہے اس کے لئے کوئی کام مشکل نہیں، وہ جس کام کا فیصلہ فرما لیتا ہے اس کے سرانجام ہونے کے لئے اس کا ارادہ ہی کافی ہوتا ہے۔ ادھر ارادہ فرمایا، ادھر کام مکمل ہو گیا۔ بس یہی قادر مطلق اور متصرف علی الاطلاق تو سب کا معبود اور کارساز ہے، اس کے سوا کسی کو حاجات میں غائبانہ مت پکارو۔

ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَ
صَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ
ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝٦٤ هُوَ ٱلْحَيُّ
لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ
ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝٦٥ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ
أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَمَّا جَآءَنِيَ
ٱلْبَيِّنَٰتُ مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ
ٱلْعَٰلَمِينَ ۝٦٦ هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ
مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوٓا۟ أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا۟ شُيُوخًا وَ
مِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوٓا۟ أَجَلًا مُّسَمًّى

موضح قرآن

ف سب جانوروں سے انسان کی صورت بہتر اور روزی ستھری ہے۔

ف۷۳ الم تر الی الذین ... یہ مجادلین پر زجر کا اعادہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معاندین کے قابل تعجب رویے کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے کہ ان لوگوں کا حال بھی عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیات بینات میں خواہ مخواہ کج بحثی اور جدال کرتے ہیں [illegible]

وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ

[illegible]

ف۷۴ [illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف [illegible]

پر اور تنگ عذاب میں اس لئے ڈالا جاتا ہے کہ دنیا میں تم ناحق یعنی شرک اور معاصی پر خوش اور مگن رہتے تھے بغیر الحق وھو الشرک وعبادۃ الاوثان ...
... اور مشرک ... قرآن کے ... شبہات میں ... باطل پر ... مطمئن ہو کر اکڑتے اور اتراتے تھے اور اہل حق کو ...
... ادخلوا ابواب جہنم ... لہذا اب جہنم کے سوا تمہارا کوئی ٹھکانا نہیں، اب جہنم کے ساتوں دروازوں سے جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ، پس متکبرین
کا کیسا برا ٹھکانا ہے۔ فاصبر ان وعد اللہ حق، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی کا اعادہ ہے، آپ مشرکین کی ایذاؤں پر صبر کریں آخر کار غلبہ آپ ہی کو

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ
نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ
اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ
قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَللّٰهُ
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ
مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا
عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى
الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ

نصیب ہوگا، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور حق ہے اور اپنے وقت پر ضرور پورا ہوگا۔ فاما نرینک ... یعنی ہمارا وعدہ ہے کہ آپ غالب و منصور ہوں گے اور آپ کے دشمن مغلوب و مقہور، اب ہم آپ کی زندگی ہی میں آپ کے دشمنوں کو بعض موعودہ سزا دیں گے اور آپ خود دنیا ہی میں ملاحظہ فرمالیں گے جیسا کہ جنگ بدر وغیرہ میں قتل اور قید و بند، اور اگر ہم ان کو سزا دینے سے پہلے ہی آپ کو وفات دے دیں تو آخرت میں ان کو سزا دیں گے کیونکہ وہ بالآخر ہمارے پاس واپس آئیں گے اور میدان حشر میں ہمارے سامنے حاضر کئے جائیں گے۔ ولقد ارسلنا رسلا، یہ دلیل نقلی کا اعادہ ہے، یہ دلیل نقلی اجمالی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام نے، تمام گذشتہ انبیاء علیہم السلام کو اسی دعوت کے ساتھ بھیجا گیا، ان میں سے بعض کا ذکر ہم نے آپ سے کیا ہے اور بعض کا ذکر نہیں کیا، لیکن بہرحال دعوت سب کی ایک ہی تھی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں، لہذا حاجات و مصائب میں صرف اسی کو پکارو۔ وما کان لرسول ... یہ سوال مقدر کا جواب ہے، مشرکین از راہ عناد کہتے تھے کہ اگر پیغمبر علیہ السلام سچے ہیں تو معجزہ دکھلا دیں، معجزہ دکھانا پیغمبر کے اختیار میں نہیں کہ جب کوئی بھی مطالبہ کرے تو دکھلا دے، بلکہ معجزہ اللہ کے اختیار میں ہے جب اللہ تعالیٰ چاہے تقاضائے حکمت پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر فرما دے۔ فالمعجزات علی تشعب فنونها عطايا من الله تعالٰى قسمها بينهم حسبما اقتضت مشيئته المبنية على الحكم البالغة ... ليس لهم اختيار في ايثار بعضها والاستبداد باتيانه ... فاذا جاء امر الله ... جب اللہ کے عذاب کا معین وقت آپہنچے تو حق بات کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے یعنی انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کو غالب کیا جاتا ہے اس وقت باطل پرست خسارہ

میں رہتے ہیں، کیونکہ ان کو رسوائی اور ذلت آمیز عذاب کے ساتھ تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔ اللہ الذی جعل ... یہ دلیل عقلی کا اعادہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ... انعامات و احسانات دیکھو اسی نے تمہارے لئے کئی قسم کے چوپائے پیدا فرمائے ہیں، کچھ تو ایسے ہیں جن پر تم سواری کرتے ہو مثلاً اونٹ اور گھوڑے اور کچھ ایسے ہیں جن کا گوشت کھاتے ہو ... اور ان میں تمہارے لئے فوائد و منافع ہیں ... اور ان پر سوار ہو کر ... اپنی حاجات ... پوری کرتے ہو ... سامان اور مال تجارت ... سواریاں تو خشکی کے سفر میں کام آتی ہیں اور دریاؤں اور سمندروں کا سفر طے کرنے کے لئے کشتیوں اور جہازوں پر سواری کرتے ہو۔ ویریکم آیتہ، اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی وحدانیت اور کمال قدرت کی کس قدر نشانیاں دکھاتا ہے، بتاؤ کس کس نشانی کا انکار کرو گے اور اس کی وحدانیت کو چھوڑ کر غیر اللہ کو پکارو گے ...

... کیا ان مشرکین مکہ نے زمین میں چل پھر کر ان سرکش قوموں کا انجام نہیں دیکھا جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں جو تعداد میں ان سے زیادہ، قوت میں ان سے بڑھ کر اور آثار میں ان سے بہت آگے تھیں۔ جب انھوں نے عناد و سرکشی سے کام لیا اور پیغام توحید کو ٹھکرا دیا، تو ہم نے ان کو دنیا ہی میں ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ اس وقت نہ مال و دولت ان کے کام آئی اور نہ ان کے معبودان باطلہ نے ان کو ہماری گرفت سے بچایا ... [illegible]

اللّٰهِ تُنۡكِرُوۡنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا

كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ كَانُوۡۤا

اَكۡثَرَ مِنۡهُمۡ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الۡاَرۡضِ فَمَاۤ

اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ

رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَرِحُوۡا بِمَا عِنۡدَهُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ

وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا

رَاَوۡا بَاۡسَنَا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗ وَكَفَرۡنَا

بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشۡرِكِيۡنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمۡ يَكُ يَنۡفَعُهُمۡ

اِيۡمَانُهُمۡ لَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا‌ ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ

قَدۡ خَلَتۡ فِىۡ عِبَادِهٖ‌ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ

الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾

[illegible]

[illegible]

بحث متعلقہ مرکزی مضمون سورۂ مومن

سورۂ مومن میں یہ مسئلہ ذکر ہوا کہ عالم الغیب و صفت میں ما فوق الاسباب صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ... حاجت میں صرف اللہ کو پکارنا چاہیے ... اور غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے ... [illegible]

ہم نے یہی مسئلہ اعتقاد و دلائل کی قرآن نے ... [illegible] ... جو شیعوں کی روایات سے ... ائمہ کے ... کہ امام غیب جانتے ہیں ... [illegible]

۱۔ امام جعفر صادق سے روایت ہے ... الاسماء الحسنیٰ ... ولِلّٰہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا ... [illegible] (اصول کافی ج ۱ ص ...)

۲۔ اماموں کو علم غیب ... حاصل ہے ... [illegible] ... (اصول کافی ج ۱ ص ...)

۳۔ اماموں کو اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا ہے ... ان الائمۃ علیہم السلام یعلمون متی یموتون وانہم لا یموتون الا باختیار منہم ... [illegible]

۴۔ ... غیب جانتے ہیں ... آسمانوں کی ہر چیز ... ان الائمۃ علیہم السلام یعلمون علم ما کان وما یکون ... (اصول کافی ج ۱ ص ...) ... ما فی السموٰت وما فی الارض ... [illegible]

۵۔ ... اماموں کے پاس ایسے علوم ... [illegible] ... (اصول کافی ج ۱ ص ...)

۶۔ ... قال ابو جعفر علیہ السلام ... [illegible] ... (اصول کافی ج ۱ ص ...)

۷۔ اماموں کے پاس ... تمام انبیاء و مرسلین ... [illegible] ... (اصول کافی ج ۱ ص ...)

ان حوالوں سے واضح ہو گیا کہ ... قرآن مجید ... علم غیب ... [illegible]

... [illegible] ... اماموں کو عالم الغیب سمجھتے ہیں ... [illegible]

اعمال سے باخبر ہوتے ہیں اور روزانہ دو بار تمام بندوں کے اعمال ان کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

(۱) قال ابو عبد اللہ تعرض الاعمال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعمال العباد کل صباح ابرارھا و فجارھا فاحذروا [illegible] (اصول کافی ص [illegible])

باب [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کے اعمال حضور کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ یہ روایت اصول کافی کی ہے جو شیعوں کا ماخذ ہے۔

شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ روضۂ انور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ائمہ کی ارواح تشریف لاتی ہیں اس لئے روضۂ انور میں کسی کو جانا جائز نہیں۔ [illegible] اس لئے چونکہ تمام اہل بدعت نے لکھا ہے۔

* انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں امت کے اعمال پیش کی جاتی ہیں۔ [illegible] (ص ۱۰۰)

ایک شبہ اور اس کا جواب [illegible] حدیث میں وارد ہے [illegible] عن المسجد [illegible] معلوم ہوا کہ آپ پر امت کے اعمال پیش ہوتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث سے تفصیلی عرض اعمال مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ میری امت کے نیک اور بد اعمال کی فہرست پیش کی گئی [illegible] اس بات کی دلیل ہے کہ یہ معاملہ ایک بار ہوا [illegible] کوئی تعلق نہیں نیز اس حدیث کی سند میں [illegible] حضرت انس [illegible] روایت کرتے ہیں [illegible] کی روایت کسی صحابی سے ثابت نہیں [illegible] حضرت انس [illegible] امام [illegible] فرماتے ہیں [illegible]

مسئلہ عرض اعمال کی مزید تحقیق سورۂ توبہ زیر آیت فسیری اللہ عملکم و رسولہ والمؤمنون گزر چکی ہے۔ فلیراجع۔

سورۂ مومن میں آیات توحید اور انکی خصوصیات

۱۔ فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین (ع ۲) نفی شرک اعتقادی

۲۔ واللہ یقضی بالحق ۔۔ تا ۔۔ ان اللہ ھو السمیع البصیر (ع ۲) نفی شرک فی التصرف

۳۔ وقال ربکم ادعونی ۔۔ تا ۔۔ سیدخلون جہنم داخرین (ع ۶) نفی شرک اعتقادی

۴۔ ذلکم اللہ ربکم ۔۔ تا ۔۔ فانی تؤفکون (ع ۶) نفی شرک ہر قسم

۵۔ ذلکم اللہ ربکم فتبارک اللہ رب العالمین ۔ برکات دہندہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۶۔ ھو الحی لا الہ الا ھو ۔۔ تا ۔۔ الحمد للہ رب العالمین ۔ نفی شرک اعتقادی

۷۔ قل انی نھیت ان اعبد ۔۔ تا ۔۔ وامرت ان اسلم لرب العالمین ۔ نفی شرک اعتقادی

سورۂ حٰم السجدہ

ربط

[illegible]

خلاصہ

[illegible]

تفصیل

[illegible]

دعوے سورت

[illegible]

جواب شبہ

[illegible]

چار دعوے کل بسبیل الترقی

[illegible]

[illegible]

تیسرا شکوہ: ان الذین کفروا [illegible]

[illegible]

تین شبہات کا جواب

پہلے شبہ کا جواب:۔ ولو جعلنٰہ قرآنا اعجمیا [illegible]

دوسرے شبہ کا جواب [illegible]

تیسرے شبہ کا جواب [illegible]

[illegible]

چار عقلی دلیلیں علی سبیل التنزل

[illegible]

پہلی عقلی دلیل [illegible]

[illegible]

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

حٰمٓ (١) تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (٢) كِتٰبٌ فُصِّلَتْ

[illegible]

اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (٣) بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

[illegible]

فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ (٤) وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا

[illegible]

فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ

[illegible]

بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ (٥) قُلْ

[illegible]

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

[illegible]

وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ

[illegible]

لِّلْمُشْرِكِيْنَ (٦) الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

[illegible]

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ (٧) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

[illegible]

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٨ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ

بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا

ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٩ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا

وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ

سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝١٠ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ

دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ

اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝١١ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ

اَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ

وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝١٢ فَاِنْ

اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ

وَّثَمُوْدَ ۝١٣ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible]

مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا

[illegible]

لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ (۱۴) فَأَمَّا

[illegible]

عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ

[illegible]

أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ

[illegible]

أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ (۱۵) فَأَرْسَلْنَا

[illegible]

عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ

[illegible]

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ

[illegible]

أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ (۱۶) وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ

[illegible]

فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ

[illegible]

الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (۱۷) وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا

[illegible]

وَكَانُوا يَتَّقُونَ (۱۸) وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾ حَتّٰىٓ اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ

سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا

اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ

عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ

ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَ

ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ

فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ

مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٤﴾

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

[illegible]

وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ

[illegible]

قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ

[illegible]

الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ

[illegible]

لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا

[illegible]

شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾

[illegible]

ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ

[illegible]

جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

[illegible]

كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

[illegible]

نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ

[illegible]

الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ

[illegible]

الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف [illegible]

فتح الرحمٰن ف [illegible]

[illegible]

كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ
[illegible]
الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ
[illegible]
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴿٣٢﴾
[illegible]
وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ
[illegible]
صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي
[illegible]
الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
[illegible]
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ
[illegible]
حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا
[illegible]
إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ
[illegible]
نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾
[illegible]
وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا
[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible] مضمون ایک دوسری جگہ اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین۔ وانھم لیصدونھم عن السبیل ویحسبون انھم مھتدون (زخرف ع ۴) [illegible]

تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي
خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾ فَإِنِ
اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ﴿٣٨﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى
الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ
وَرَبَتْ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ إِنَّهُ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي
آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ
أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ
لَمَّا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿٤١﴾ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ

[illegible]

ف۳۷ [illegible]

ف۳۸ وقال الذین (الآیۃ) [illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف یعنی وہ کیا چیزیں ہیں اور ان کا غرور کیا چیز ہے۔

[illegible]

... عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال ثم استقاموا لم یشرکوا باللہ شیئا ..... عن عمر رضی اللہ عنہ استقاموا واللہ علی الطریقۃ لطاعتہ ثم لم یروغوا روغان الثعالب۔ قال عثمان رضی اللہ عنہ ثم اخلصوا العمل للہ وقال علی رضی اللہ عنہ ثم ادوا الفرائض ...

[illegible]

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ
حَمِيدٍ ﴿٤٢﴾ مَّا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن
قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿٤٣﴾
وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ
أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَ
شِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَ
هُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٤٤﴾
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ
مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿٤٥﴾ مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ
أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٤٦﴾

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible]

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ
[illegible]
مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ
[illegible]
وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا
[illegible]
مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن
[illegible]
قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ
[illegible]
مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَ
[illegible]
لَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ
[illegible]
هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ
[illegible]
إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ
[illegible]
كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾
[illegible]
وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَ
[illegible]

منزل ٦

[illegible]

فان استكبروا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن

كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ

فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي

أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ

بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ

مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ﴿٥٤﴾

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

حم ﴿١﴾ عسق ﴿٢﴾ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ

مِن قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف [illegible]

[illegible]

سورۂ حٰم السجدہ میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

۱ ۔ قل ائنکم لتکفرون ۔۔۔ تا ۔۔۔ ذلک تقدیر العزیز العلیم (رکوع ۲) نفی شرک فی التصرف۔

۲ ۔ وقیضنا لهم قرناء ۔۔۔ آیت (رکوع ۴) شیاطین انسانوں کو [illegible] مختلف طریقوں سے گمراہ کرتے ہیں۔

۳ ۔ ومن آیاته الیل والنهار ۔۔۔ تا ۔۔۔ انه علی کل شیء قدیر (رکوع ۵) نفی شرک فی التصرف و اثبات حشر و نشر۔

۴ ۔ الیه یرد علم الساعة ۔۔۔ تا ۔۔۔ ولا تضع الا بعلمه (رکوع ۶) نفی شرک فی العلم

۵ ۔ اولم یکف بربک انه علی کل شیء شهید (رکوع ۶) نفی شرک فی العلم

بحث متعلقہ مرکزی مضمون سورہ حٰم السجدۃ

معلوم ہوا کہ سورتوں میں مذکور ہوا کہ اللہ کے سوا حاجات میں کسی کو مت پکارو۔ اس پر یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ یہ دیکھا گیا ہے کہ غیر اللہ کو پکارنے سے بعض اوقات انسان مصائب سے بچ جاتا ہے۔ نیز بعض اوقات جن کو پکارا جائے وہ خواب میں آ کر مدد کرتے ہیں تو سورۃ حٰم السجدہ میں اس کا جواب دیا گیا۔ وقیضنا لھم قرناء [illegible] اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ سب شیاطین کی کارستانی ہے جو مختلف شکلوں میں متشکل ہو کر ان کو گمراہ کرتے ہیں۔

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مصیبت زدہ انسان دفع مصیبت کے لئے اپنے زندہ یا فوت شدہ پیر و مرشد کو پکارتا ہے۔ تو شیاطین اس کی شکل میں متشکل ہو کر سامنے آ جاتے ہیں اور اسے مصیبت سے بچا لیتے ہیں۔ وہ آدمی سمجھتا ہے کہ [illegible] اس کی مدد کی ہے حالانکہ وہ شیطان تھا [illegible] کرنے کے لئے اس کے پیر کی شکل میں ظاہر ہوا تھا۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ وکثیرا ما یستغیث الرجل بشیخه الحی او المیت فیاتونه فی صورة ذلک الشیخ وقد یخلصونه مما یکره فلا یشک ان الشیخ نفسه جاءه ...... ولا یعلم ان ذلک الذی تمثل انما هو الشیطان لما اشرک بالله اضلته الشیاطین (الفرقان بین الحق والباطل ص ۶۲)

[illegible] فرماتے ہیں۔ وقد یتمثل الشیطان لمن استغاث به فی صورة الذی استغاث به - فیظن ان ذلک کرامة لمن استغاث به: [illegible] انما هو شیطان اضله واغواه [illegible] (روح المعانی ج ۲۶ ص ۱۲۴)

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی آدمی اپنے شیخ کو دور سے پکارتا ہے تو شیطان اس کے کلام کو اس کی آواز اور لہجہ میں اس کے پیر کے کانوں میں ڈال دیتا ہے [illegible] اپنے مرید کی بات سنی ہے اور جب پیر اس کی پکار کا جواب دیتا ہے اور اس کی مصیبت ٹلا [illegible] شیطان اس کے کلام کو [illegible] مرید کے کانوں میں ڈال دیتا ہے جس سے وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پیر و مرشد نے اس کی پکار سن کر اس کی مدد کی ہے اور اس طرح دونوں پیر و مرشد اور مرید گمراہی میں پڑے رہتے ہیں چنانچہ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں۔ [illegible]

[illegible] (الفرقان بین الحق والباطل ص ۶۹)

[illegible] بات کہتا ہے۔ [illegible] من الشیطان [illegible] (الفرقان ص ۵۴)

بعض اوقات شیطان انسانی شکل میں [illegible] الشیخ عبدالقادر جیلانی [illegible] الشیخ [illegible] الامر کذلک [illegible] (الفرقان ص ۸۰)

اس سے معلوم ہوا کہ [illegible] شیطان [illegible] شیاطین انسانوں کو گمراہ کرنے اور ان کو شرک [illegible] ہیں۔

سورۃ الشوریٰ

ربط سورۂ حٰم السجدہ میں یہ شبہ نقل کیا گیا تھا [illegible] بعض بزرگوں کی نسبت [illegible] ہے کہ آپ کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کو حاجات میں پکارنا اور ان کی نذریں ماننا جائز ہے، تو اس کا جواب دیا گیا کہ یہ سب شیاطین کی شرارت ہے [illegible] بزرگوں کی شکلوں میں [illegible] سامنے آتے [illegible] لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اب سورۂ شوریٰ میں ایک دوسرے شبہے کا جواب دیا جائے گا۔ [illegible] کتب سابقہ میں ایسی عبارتیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا بھی جائز ہے، تو اس کا جواب دیا گیا کہ تمام انبیاء علیہم السلام [illegible] اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس لیے حاجات و مصائب میں صرف اسی کو پکارو۔ انبیاء علیہم السلام [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کے خلاف کوئی چیز ملتی ہے [illegible] توحید [illegible] انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات [illegible] اور [illegible] کی تحریف ہے اور انہوں نے [illegible] مشرکانہ مضامین [illegible] کتابوں میں شامل کر دیئے ہیں، اس لیے [illegible] گمراہ ہوئے [illegible] ہو گئے۔

اس قسم کے [illegible] شبہات کا جواب گذشتہ سورتوں میں [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام سے ایسے کلمات منقول ہیں جن میں غیر اللہ کو پکارنا لکھا ہے [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف غیر اللہ کو پکارنے اور [illegible] نسبت غلط ہے، یہ شیاطین کی شرارت ہے کہ انہوں نے [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible] کلمات منسوب کر دیئے۔ اسی طرح انبیاء کرام کی وفات کے بعد [illegible] باتیں منسوب کر دی گئیں جن سے [illegible] ہیں۔ [illegible] عیسائیوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود [illegible] کہ حاجات میں مجھے پکارا کرو، اس کا جواب سورۂ آل عمران میں دیا گیا: ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتٰب [illegible] عیسیٰ علیہ السلام [illegible] اللہ کے پیغمبر تھے [illegible] نہیں کر [illegible] کی توحید کے خلاف لوگوں کو تعلیم دے [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے [illegible] انجیل اور قرآن میں [illegible] کلمات ملتے ہیں [illegible] انجیل [illegible] خدا قرآن [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے شریک [illegible] قرآن [illegible] سورۂ آل عمران رکوع ۱ [illegible] ھو الذی انزل علیک الکتٰب منہ اٰیٰت محکمٰت ھن ام الکتٰب واخر متشٰبھٰت [illegible] کلمات متشابہات میں سے ہیں اور دین و شریعت کے احکام کی بنیاد محکمات ہیں، نہ کہ متشابہات۔ اور متشابہات کی [illegible] نہیں ہو [illegible] اس کی تفصیل اپنے مقام پر گذر چکی ہے۔

خلاصہ [illegible] اس کے بعد اس سے متعلق [illegible] کا اعادہ [illegible] تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف یہی وحی کی گئی کہ عالم الغیب اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس لیے صرف اسی کو پکارو [illegible] انبیاء علیہم السلام کی [illegible] منسوب کیا گیا [illegible] بعد کے لوگوں [illegible] قابل [illegible] نہیں [illegible] جس طرح کارساز [illegible] عذاب کے [illegible] آخر سورت میں [illegible] دلائل عقلی و نقلی [illegible]

تفصیل

کذٰلک یوحی الیک [illegible] انبیاء علیہم السلام کی طرف یہی وحی بھیجی گئی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اور کارساز ہے۔ تکاد السمٰوٰت یتفطرن [illegible] ھو الغفور الرحیم [illegible] فرشتے بھی شرک سے اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرتے ہیں اور اہل توحید کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ والذین اتخذوا من دونہ اولیاء [illegible] مشرکین پر زجر و تخویف ہے۔

وکذٰلک اوحینا الیک قراٰنا عربیا [illegible] ام اتخذوا من دونہ اولیاء [illegible] فاطر السمٰوٰت والارض [illegible] لہ مقالید السمٰوٰت والارض [illegible] تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی کیے گئے [illegible] اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب اور [illegible] ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

شرع لکم من الدین [illegible] تمام انبیاء علیہم السلام کو ایک ہی دین دیا گیا [illegible] توحید کی تبلیغ کرنے اور غیر اللہ کی پکار سے [illegible] توحید پر متفق [illegible] اس سورت کے مرکزی

شبہ کا جواب ہے۔ شبہ یہ ہے کہ جب تمام انبیاء علیہم السلام مسئلہ توحید پر متفق تھے اور پھر کتب سابقہ میں اس کے خلاف لکھا ہوا کیوں ملتا ہے تو اسکا جواب دیا گیا کہ یہ بعد کے باطل پرستوں کی تحریف ہے، انھوں نے مسئلہ توحید کو سمجھ لینے اور جانتے کے بعد ضد وعناد کی وجہ سے توحید میں اختلاف ڈالا۔ ولولا کلمۃ سبقت الخ یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ ایسے ضدی اور مشرکین پر عذاب کیوں نہیں آتا جو توحید کا انکار کرتے ہیں۔ جواب دیا گیا کہ عذاب کا ایک وقت مقرر ہے اور وہ اپنے وقت پر آئیگا۔ وان الذین اورثوا الکتب ... یہ اہل کتاب کے اور باقی علماء کے بعد جو لوگ تھے وہ انکی تحریف کتابوں کو دیکھ کر توحید کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار ہو گئے۔ فلذلک فادع ... یہ ماقبل پر متفرع ہے۔ (۱) فلذلک فادع آپ اسی کتاب کی دعوت دیتے رہیں (۲) واستقم کما امرت آپ اسی پر قائم رہیں۔ (۳) ولا تتبع اھواءھم ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ (۴) وقل آمنت بما انزل اللہ ... اس پر ایمان ہے جو خدا نے نازل فرمایا۔ ... کی تحریفات کو نہیں مانتا ہوں۔ وامرت لاعدل بینکم مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں۔ حاصل یہ ہے کہ وہ لوگ شکوک میں پڑے ہیں اور ... کی تحریفات کو مانتے رہیں لیکن آپ مسئلہ توحید کی دعوت کو جاری رکھیں اور اسی پر قائم رہیں اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاجات میں پکاریں اور اسی کی تبلیغ کریں۔ اور اعلان کر دیں کہ میں اسی چیز کو مانتا ہوں جو اللہ نے نازل فرمائی ہے اور مجھے انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

والذین یحاجون فی اللہ الخ یہ باطل اور گمراہ علماء کی تحریفات کی پیروی کرتے ہوئے جن لوگوں نے اللہ کی توحید کو چھوڑا وہ اس بارے میں ضد وتعصب میں ہیں کیونکہ اول تو اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل فرمائی ہے جو حق وباطل کے درمیان میزان ہے دوم اس مسئلہ کو انبیاء علیہم السلام اور علماء حق تسلیم کرتے ہیں اس لئے ان مشرکین کا ضد قابل قبول نہیں جیسا کہ گوسالہ سامری کا آواز نکالنا گوسالہ پرستوں کے لئے معبود ہونے کا سبب نہ بنا۔ وما یدریک لعل الساعۃ قریب ... یستعجل بھا الذین لا یؤمنون بھا ... یہ مشرکین کے لئے تخویف اخروی ہے۔

اللہ لطیف بعبادہ الخ یہ آیت پہلے دعوے سے متعلق ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے اس لئے غائبانہ اسی کو پکارو۔ من کان یرید حرث الآخرۃ ... یہ ترغیب الی الآخرۃ اور تزھید فی الدنیا ہے۔ ام لھم شرکاء الخ یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے ... شریعت میں کوئی ... اللہ ... کو پکارو ... اور معبودوں نے اپنی شریعت کے خلاف کوئی نئی شریعت بنالی ہے؟ ولولا کلمۃ الفصل ... وھو واقع بھم ... تخویف اخروی ہے۔ ذلک الذی یبشر اللہ عبادہ الذین آمنوا ... ان اللہ غفور شکور ۰ یہ بشارت اخرویہ ہے اور درمیان میں قل لا اسئلکم سے ترغیب ہے۔ ام یقولون افتری ... الآیۃ یہ شکوی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ انبیاء علیہم السلام اور کتب سابقہ کے مطابق دعوت پیش کرتے ہیں لیکن معاندین پھر بھی آپ کو مفتری کہتے ہیں۔ وھو الذی یقبل التوبۃ ... الآیۃ یہ پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی معاف کرنے اور قبول کرنے والا ہے اسی سے گناہ بخشواؤ اور اسی کو پکارو۔ ویستجیب الذین آمنوا ... یہ بشارت اخرویہ ہے والکفرون لھم عذاب شدید ۰ تخویف اخروی۔ ولو بسط اللہ الرزق ... (الآیۃ) یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ وہ اگر مہربان ہے تو سب کو فراخی سے رزق کیوں نہیں دیتا؟ اگر وہ سب کو فراخی سے رزق دیتا تو سب ہی ایک دوسرے پر باغی ہو جاتے اس لئے وہ اپنی حکمت سے ہر ایک کو ایک خاص اندازے سے دیتا ہے۔ وھو الذی ینزل الغیث ... الی ... قدیر ۰ یہ پہلے دعوے سے متعلق ہے کارساز اور متصرف ومختار وہی ہے اس لئے حاجات میں اسی کو پکارو یہ پہلے دعوی پر پانچویں عقلی دلیل ہے۔ وما اصابکم من مصیبۃ ... فما اوتیتم من شیء ... یہ تخویف دنیوی ہے۔ وما عند اللہ ... یہ ایمان والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ ... دفع عذاب کے لئے ... کا بیان کیا ہے (۱) شرک نہ کرو۔ ... (۲) ... (۳) ... واذا ما غضبوا ھم یغفرون ... انما السبیل علی الذین یظلمون ... یہ تخویف اخروی ہے۔ ومن یضلل اللہ ... یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے یعنی جو شخص محض ضد وعناد کی وجہ سے باطل پرست علماء کی تحریفات کو مان کر گمراہ ہو گیا اسے راہ راست پر کوئی نہیں لا سکتا۔ وتری الظلمین ... فما لہ من سبیل ۰ یہ تخویف اخروی ہے۔

استجیبوا لربکم ... وما لکم من نکیر ۰ یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہو کر تخویف اخروی کی گئی ہے یعنی ... اور گمراہ علماء کی تحریفات کی پیروی نہ کرو اور صرف اللہ ہی کو پکارو۔ فان اعرضوا ... یہ تسلی ہے۔ اگر معاندین اعراض کرتے ہیں تو آپ غمگین نہ ہوں آپ کا کام صرف ... پہنچانا ہے ... واذا اذقنا الانسان ... یہ زجر ہے۔ للہ ملک السموت ... انہ علیم قدیر ۰ یہ پہلے دعوی پر عقلی دلیل ہے اور پہلے دعوی سے متعلق ہے ... کائنات میں وہی متصرف ومختار ہے اور اولاد دینا بھی اسی کے اختیار میں ہے اس لئے حاجات میں اسی کو پکارو۔ وما کان لبشر ... یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے ... شرع لکم من الدین ... یہ دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے گزشتہ انبیاء علیہم السلام اور آپ کو ... تمام پیغمبروں سے ... کیا گیا جو چیز ... کے خلاف ہو ... پیشواؤں کی ایجاد اور تحریف ہوگی ... ایک ... دلیل وحی ہے ... آپ کی طرف ... انبیاء سابقین علیہم السلام ... کی پیروی کے لئے ... صراط اللہ الذی لہ ما فی السموت ... یہ دلیل عقلی کی طرف اشارہ ... انبیاء علیہم السلام کی طرف ...

السورۃ من فی ... تفاصیل الکتب المنزلۃ علی سائر الرسل، المتفقین فی الدعوۃ الی التوحید والارشاد الی الحق (روح ج ۲۵ ص ۔) اگرچہ یعنی اس کی مانند یہ تعبیر اس لئے اختیار کی گئی کہ عبارت وہ نہیں (البتہ مضمون وہی ہے)۔ اور مثل ذلک الوحی او ماذکر (جامع البیان) یہ حال میں حال گذشتہ کو مضارع سے تعبیر کیا گیا تاکہ (حضور) دوام پر دلالت کرے۔ وذکر المضارع للاستمرار (بیان العادۃ) (جامع البیان ص ۴۱۰) ف له ما فی السموٰت ۔ اس سے پہلے فولہ العزیز ہے یعنی انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی بھی انھیں حکم دیا گیا کہ جو زمین و آسمان میں ہے سب اللہ کا ہے اور ساری کائنات میں وہی متصرف و مختار ہے وھو

يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

[illegible]

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ

[illegible]

الرَّحِيْمُ ۝۵ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ

[illegible]

حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝۶ وَكَذٰلِكَ

[illegible]

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ

[illegible]

حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي

[illegible]

الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝۷ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ

[illegible]

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ

[illegible]

وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا

[illegible]

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ

[illegible]

وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۹ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ

[illegible]

العلی العظیم وہ نہایت بلند اور بڑی شان والا ہے کوئی اس پر جبر نہیں کر سکتا اور کوئی اس سے اپنی مرضی کے مطابق کام نہیں کرا سکتا۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یا یہ استیناف ہے اللہ تعالیٰ کی عظمت و حکمت کی تقریر نہیں کیلئے۔ استیناف مقرر لعزتہ تعالیٰ وحکمتہ عزوجل (روح ج ۲۵ ص ۱۰) ف تکاد السموٰت (الآیۃ) اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور ہیبت و جلال کا بیان ہے قریب ہے کہ اللہ کے خوف اور اس کی ہیبت و خشیت سے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں ای یتشققن من عظمۃ اللہ وجلالہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۴) اس کی عظمت شان کا یہ عالم ہے کہ فرشتے بھی ہر قسم شرک سے اس کی تنزیہ و تقدیس میں مصروف ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر حمد و ثنا کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے اسلئے کہ ہر نعمت اس کے قبضہ و اختیار میں ہے اور وہ سب کا پروردگار ہے۔ یحمد ربھم میں باء برائے تلبس ہے (روح) اللہ کے فرشتے ایک طرف تو اللہ کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور دوسری طرف ان لوگوں کے لئے استغفار بھی کرتے ہیں جنھوں نے شرک سے توبہ کی اور اللہ کی توحید کا راستہ (صراط مستقیم) اختیار کیا من فی الارض سے مومنین مراد ہیں جیسا کہ سورۃ مومن (رکوع ۱) میں گذر چکا ہے۔ فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک (الآیات)۔ ف والذین اتخذوا (الآیات) یہ زجر مع تخویف ہے جن لوگوں نے اللہ کے سوا کئی اور کارساز بنا رکھے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و احوال کا نگران ہے اور ان کے تمام اعمال اس کے احاطۂ علم میں ہیں اس لئے وہ انھیں ان کے اعمال کی پوری پوری سزا دے گا لیکن آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں کیونکہ آپ تو انذار و تبلیغ کیلئے بھیجے گئے ہیں اور آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا ہے ف وکذلک اوحینا (الآیۃ) کاف بیان کمال کے لئے ہے یعنی جیسے یوں اسقدر واضح کر کے یہ مضمون (توحید) عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ مکہ اور اس کے گرد و نواح کے لوگوں کو اس کے احکام سے خبردار کریں اور اجتماع قیامت کے دن سے ڈرائیں جس میں جب سب لوگوں کو اکٹھا کیا جائیگا اور جس کی آمد میں کوئی شک نہیں۔ اس دن تمام انسان دو جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک ایمان والوں کی جماعت جو جنت میں جائیگی اور دوسری کفار و مشرکین کی جماعت جو جہنم کا ایندھن ہوگی [illegible]

موضح قرآن ف آسمان پھٹنے پڑیں رب کی عظمت کے زور سے یا شرکوں کے ذکر کی کثرت سے [illegible] اور پھٹ پڑے حضرت نے فرمایا آسمانوں میں چار انگشت جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ سر نہیں رکھے سجدے میں [illegible]

متشتق الرحمن ۵ یعنی ہیبت الٰہی ۱۲

مجھ نہیں رہتے تھے تو جھگڑے کے لئے تھے۔ میں ﷺ الوشآء اللہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ قادر و مختار ہے اگر وہ چاہتا تو تمام بنی آدم کو جبراً توحید پر قائم کر دیتا اور
اس طرح ساری انسانیت ایک ہی امت ہوتی، لیکن جبری ایمان مطلوب نہیں۔ اس طرح جزا و سزا کی حکمت فوت ہو جاتی ہے اور امتحان و ابتلاء کا سلسلہ ختم
ہو جاتا ہے جس کی خاطر انسان کو پیدا فرمایا۔ الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا (ملک ع ۱) اور سورۂ مائدہ (ع ۷) میں ارشاد ہے ولو
شآء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن لیبلوکم فی ما اتاکم (الآیۃ) ولکن یدخل ... میں اسی امتحان و ابتلاء کی طرف اشارہ ہے یعنی انسان کو اللہ

فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ
اُنِيْبُ ⑩ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ
فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑪ لَهٗ
مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑫ شَرَعَ لَكُمْ
مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَ
مَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا
الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا
تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ
اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ⑬ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ

دیدیا اور دونوں راستے اس پر واضح کر دیئے گئے اب وہ دونوں راستوں میں جو بھی اختیار کرے گا اس کے مطابق اسکا انجام ہوگا۔ اگر صراط مستقیم کو اختیار کریگا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں داخل کریگا کیونکہ ایسے لوگوں ہی کو وہ اپنی رحمت میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ اور جو کفر و شرک اختیار کرے گا ایسے ظالم اور بے انصاف اس کے غضب کے مستحق ہوں گے اور انکا کوئی یار و مددگار نہیں ہوگا جو ان کو اللہ کے غضب سے بچا سکے ﷺ ام اتخذوا من دونہ اولیاء۔ یہ زجر کا اعادہ ہے کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز اور مددگار بنا رکھا ہے تاکہ آڑے وقت میں ان کے کام آئیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی سب کا یار و مددگار اور سب کا کارساز ہے اسکی شان یہ ہے کہ وہ مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے اور ہر چیز اور ہر کام پر قدرت رکھتا ہے یہ صفات اللہ کے سوا کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے اس کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار اور کارساز نہ سمجھو یعنی ان من یکون بھذہ الصفۃ فھو الحقیق بان یتخذ ولیا ومن لا یکون بھذہ الصفۃ فلیس بولی الخ (روح ص ۱۸) ﷺ وما اختلفتم فیہ (الآیۃ) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی حکایت ہے آپ نے مسلمانوں سے فرمایا جس شرائع میں تمہارے درمیان اور مشرکین اور اہل کتاب کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے اور اسی کا حکم قطعی ہے وہی اللہ میرا مالک و کارساز ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور ہر معاملے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ سچا دین دین اسلام ہے جو توحید کی تعلیم دیتا ہے اور کہ دین مشرکین۔ اسی طرح شریعت سازی اللہ کا کام ہے۔

احبار و رہبان کو اللہ کی شریعت میں ترمیم و اضافہ اور تحریف و تبدیل کا کوئی اختیار نہیں۔ ای ما خالفکم فیہ الکفار من اھل الکتاب والمشرکین
من امر الدین، فقولوا لھم حکمہ الی اللہ لا الیکم وقد حکم ان الدین ھو الاسلام لا غیرہ و امور الشرائع انما تتلقی من بیان اللہ
(قرطبی ... ص ...) ﷺ فاطر السموت والارض، یہ لہ ما فی السموت وما فی الارض ہی سے متعلق ہے۔ گویا مضمون کے اعتبار سے یہ سب یوں کا
مفعول بہ ہے یعنی تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی گئی کہ کارساز اور عالم الغیب ہونے میں اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فطرت زمین و آسمان

موضح قرآن ف اصل دین ہمیشہ سے ایک ہی ہے اس کو قائم کرنے کے طریق ہر وقت میں اللہ نے جدا ٹھہرا دیئے ہیں۔ فتح الرحمٰن یعنی ... صاحب شریعت
کہ انبیاء علیہم السلام در اصول دین متفق بودہ اند ... فروع اختلاف داشتہ اند ۱۲۔

جیسا کہ مشاہدہ ہو رہا ہے کہ نر و مادہ اور ہر ایک میں جوڑا ہے جس طرح اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، اور ان دونوں کے جوڑے میں سے یہ ساری مخلوقات اور جو کچھ پیدا ہو رہی ہیں اسی طرح اس نے انسان کی جنس سے اس کی بیویاں پیدا کیں جیسا کہ سورۂ نساء آیت ۱ میں ہے الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا (ای من جنسھا) اور سورۂ نحل میں فرمایا واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجا اور سورۂ روم میں ہے ان خلق لکم من انفسکم ازواجا [illegible] اسی طرح چوپایوں کے بھی جوڑے (نر و مادہ) پیدا کئے۔ یذرؤکم فیہ، ضمیر غائب اجعل کی طرف راجع ہے جو جعل سے معلوم ہے [illegible] یعنی جوڑوں کی صورت میں وہ تمہیں نسل بعد نسل پھیلا رہا ہے۔ لیس کمثلہ شیء وہ اپنی ذات و صفات میں تمام کائنات میں یکتا و بے مثل اور بے نظیر ہے کوئی بھی اس کا مشابہ اور اس کے مانند نہیں کیونکہ وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے [illegible] لا یشبہہ شیء من مخلوقاتہ ولا یشبہ بہ [illegible] لہ مقالید السموات والارض اسی سے متعلق ہے۔ جس طرح ساری کائنات کا خالق و مالک وہی ہے اسی طرح زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں بھی اسی کے پاس ہیں۔ تمام خزانہ رحمت و رزق اس کے ہاتھ میں ہیں، [illegible] دولت، عزت وغیرہ اور ان کے دینے کا اختیار اسی کے قبضہ و اختیار میں ہیں، وہ جسے چاہتا ہے فراخی سے روزی دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے، وہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اپنے علم و حکمت کے تقاضے کے مطابق کرتا ہے۔ ابتدائے سورت سے یہاں تک واضح ہو گیا کہ سارے عالم میں اللہ تعالیٰ ہی متصرف و مختار ہے اور وہی غیب داں ہے، کوئی چیز اس کے علم و قدرت سے باہر نہیں اور ان صفات میں کوئی جن و بشر اور کوئی فرشتہ و مرسل اس کا شریک نہیں۔ اس سے واضح ہو گیا کہ جب وہی [illegible] غیب ہے تو حاجات میں ما فوق الاسباب صرف اسی کو پکارنا چاہیے۔

۱۳۔ شرع لکم من الدین [illegible] اب بیان توحید [illegible] دین کو قائم کرنے کا نوح کو حکم دیا تھا، اور جس کا آپ کو وحی کے ذریعے سے حکم دیا ہے اور جس کا [illegible] ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو حکم دیا تھا۔ ہم نے تمام اولوالعزم پیغمبروں کو حکم دیا تھا کہ اس دین (دین توحید) کو قائم رکھنا اور اس میں اختلاف نہ کرنا۔ دین کو قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی توحید اور تمام ضروریات دین پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کی اطاعت کریں۔ ای دین الاسلام الذی ھو توحید اللہ تعالیٰ وطاعتہ [illegible] ما یکون العبد بہ مؤمنا (روح ج ۲۵ ص ۲۲) فیہ ای فی التوحید یعنی توحید جو تمام انبیاء علیہم السلام کا دین تھا۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے ولا تکونوا من المشرکین من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا (روم ع ۴) [illegible] یعنی توحید کو چھوڑ کر اور شرک کر کے [illegible] کبر علی المشرکین ما تدعوھم الیہ مشرکین پر یہ بات نہایت گراں گذرتی ہے جب انہیں توحید کی دعوت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز اور غیب داں نہیں، اس لئے حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے دین اور توحید کے لئے چن لیتا ہے اور اسے قبول حق کی توفیق دیتا ہے [illegible] اخلاص [illegible] سے اس کی طرف رجوع کرتا ہے [illegible]۔ حاصل یہ ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ شریک نہ کرو یہ تمام نبیوں کا دین ہے۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون (انبیاء ع ۲)

۱۴۔ وما تفرقوا۔ یہ ایک شبہ کا جواب ہے کہ جب تمام انبیاء علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا اور مسئلہ توحید سب کا اتفاقی دین تھا، تو یہ کتابیں اور صحیفے ان پر نازل ہوئے ان میں مسئلہ توحید کے خلاف [illegible] کیوں پائے جاتے ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا کہ بیشک تمام انبیاء علیہم السلام مسئلہ توحید پر متفق تھے اور یہی مسئلہ ان کی طرف وحی کیا گیا لیکن بعد میں [illegible] اور گمراہ پیشواؤں نے حق کو سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر کتب سماویہ میں تحریف کر ڈالی اور [illegible] توحید کے متعلق [illegible] اور یہ سب کچھ انہوں نے محض ضد و عناد کی وجہ سے کیا ہے۔ [illegible] اختلاف [illegible] گمراہ [illegible] جب ان کے پاس علم آ گیا اور ان کو حق معلوم ہو گیا [illegible] کسی غلط فہمی کی بنا پر نہیں [illegible] اختلاف [illegible] محض ضد و عناد اور سرکشی کی وجہ سے۔ ولولا کلمۃ سبقت [illegible] یہ ایک شبہ کا جواب ہے [illegible] عذاب کیوں نہ آیا؟ فرمایا [illegible] عذاب کے لئے ایک وقت مقرر تھا قیامت کا دن یا اختتام حیات، اگر وقت معین نہ ہوتا تو اسی وقت ہی ان کا قصہ تمام کر دیا جاتا۔ [illegible] الی اجل مسمی ھو یوم القیامۃ [illegible] وان الذین اورثوا الکتاب [illegible] پیشواؤں [illegible] جب بعد میں آنے والے لوگوں کو [illegible] مسئلہ توحید کے بارے میں [illegible] شبہات کا شکار ہو گئے [illegible] شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

ف۱۴ فلذلک فادع ۔ یہ پہلا امر متفرع ہے یہ اصل میں فادع لذلک ... پہلے پیچھے سے اور لام حذف کر دیا گیا اور دوسرے سے فلذلک کو تاکہ تکرار مع اختصار ہو جائے فبذلک فلیفرحوا کی ترکیب بھی یہی ہے۔ لفظ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ عن الرضی۔ جب تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت ایک ہی تھی۔ لیکن بالغیوں نے اس میں محض عناد سے اختلاف ڈالدیا ہے۔ تو آپ اسی دین توحید کی دعوت دیتے رہیئے جس کی تمام انبیاء علیہم السلام کو تاکید کی گئی و استقم کما امرت یہ دوسرا امر متفرع ہے اور جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ آپ اسی طرح دعوت پر قائم رہیں و لا تتبع اھواءھم یہ تیسرا امر متفرع ہے اور ان گمراہ کن پیشواؤں اور شرک کے رہنماؤں کی خواہشات کا اتباع نہ کریں۔ ای ان ما وصی اللہ تعالیٰ بہ الانبیاء من التوحید اسلام (مظہری ج ۸ ص ۳۲۰) ف۱۵ وقل اٰمنت یہ چوتھا امر متفرع ہے اور آپ فرما دیں میں تو صرف اسی کتاب پر ایمان لایا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے، ان باغیوں اور گمراہی پھیلانے والوں کی تحریفات اور تحریفات کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ و امرت لاعدل بینکم یہ پانچواں امر متفرع میں داخل ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تبلیغ توحید اور احکام میں تمہارے درمیان برابری کروں یعنی سب کو سناؤں اور کسی کی طرفداری نہ کروں۔ ای فی تبلیغ الشرائع و الحکم بین المتخاصمین (مظہری ج ۸ ص ۳۲۰) اللہ تعالیٰ ہی ہمارا مالک و کارساز ہے اور تمہارا بھی ہم اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں اور تم اپنے اعمال کے ذمہ دار ہو ہمارے اعمال خیر کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں اور تمہارے اعمال شرک کا ہمیں کوئی نقصان نہیں اسکا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں۔ یعنی شرک سے پاک ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں یعنی تمہارے اعمال سراسر مشرکانہ ہیں۔ مدعا یہ کہ ہم تمہیں اسلام اور توحید کی دعوت کیوں دیتے ہیں تو محض تمہاری خیر خواہی کے لئے لا حجۃ بیننا و بینکم اس لئے خصومت اور جھگڑے کی کوئی وجہ نہیں۔ لان اعمالکم لا یضرنا و اعمالنا لا یضرکم انما ندعوکم الی الاسلام لنصحا لکم، فلا وجہ للخصومۃ و العناد (روح ج ۲۵ ص ۲۴) یا مطلب یہ ہے کہ دین حق حجت و دلیل کے اعتبار سے غالب ہو چکا ہے اور تم پر حجت خداوندی قائم ہو چکی ہے اس لئے اب تم پر احتجاج کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی اور تمہارے انکار کی عناد و مکابرہ کے سوا کوئی توجیہ نہیں ہو سکتی۔ ای لا احتجاج و لا خصومۃ لان الحق قد ظہر، فلم یبق للاحتجاج حاجۃ و لا للمخالفۃ محمل سوی المکابرۃ و العناد (روح ج ۲۵ ص ۲۰) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمع کریگا اور محق و مبطل کے درمیان آخری اور قطعی فیصلہ فرمائیگا۔ فریق فی

الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ إِلَىٰ

أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ

مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿١٤﴾ فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَ

اسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ

آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ

بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ

لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾

وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ

حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ

عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿١٦﴾ اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾

موضح قرآن ف یعنی پہلے لوگ ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل دیتے اور پیچھے والے مختلف معنے دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں کہ معنی کس طرح یا اصطلاح پر اختلاف نہ رہے جن معنوں میں خلاف نکلتا ہو اور کسی طرح معنے کئے جن میں خلاف نہیں نکلتا اسکا منع نہیں ف پہلی کتاب والوں سے اسطرح کلام کرنا چاہیئے ف یعنی کتاب والوں کو کہا جو پہلے لوگوں کو ہکا ئیں شبہے اگر قائل ہو ویں اور جن کو جیسی بات ہو ویسی حکم دیں

نسخ الرحمٰن ف یعنی روز قیامت ہے ف یعنی جمع و اسلام داخل شدند ۱۲

ثم وفریق فی السعیر ۱۷ والذین یحاجون ۔ یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ جب بعد کے لوگوں نے پچھلے لوگوں کی توضیحات کو پڑھا اور گمراہ ہو گئے ، تو
کیا وہ اس معاملے میں معذور نہیں ہوں گے ، فرمایا وہ معذور نہیں ہیں ، ان کا یہ عذر اللہ کے نزدیک ساقط اور مردود ہے ۔ فی اللہ ای فی توحید اللہ
ان کا یہ عذر قبول نہ ہونے کی دو دلیلیں بیان کی گئی ہیں ۔ دلیل اول من بعد ما استجیب لہ اس مسئلے کو تو علماء اہل کتاب بھی مان چکے ہیں ، مراد وہ علما
ہیں جو اسلام لا چکے تھے تو علماء ثقات کا اسے مان لینا اس کے حق ہونے کی دلیل ہے ، تو ان لوگوں نے ان باطنیوں اور گمراہوں کی بات کیوں مانی ، ان علماء ثقات
کے نقش قدم پر کیوں نہیں چلے ؟ جب ان سچے علماء مان چکے تو ان کا انکار محض مکابرہ ہے ۔ من بعد
ما استجاب لہ اھل الکتاب مان ، قرو یعیونہ
واستعظموا بہ (بعض وہ) ایسے لوگوں پر جو ایسی
حجت واضح کے باوجود نہیں مانتے ، اللہ کا غضب
ہے اور ان کے لئے سخت ترین عذاب تیار ہے
تائید (۱) اولم یکن لھم آیۃ ان یعلمہ علمٰؤا
بنی اسرائیل (شعراء ع ۱۱) ۔ (۲) الذین اٰتینٰھم
الکتٰب یتلونہ حق تلاوتہ اولٰئک یؤمنون بہ
(بقرہ ع ۱۴) دلیل ثانی اللہ الذی نزل الخ اللہ
تعالیٰ نے ایک ایسی عظیم الشان کتاب نازل فرما
دی ہے جس میں حق مسئلہ توحید اور دیگر مسائل
دین کو خوب واضح اور روشن کر کے بیان کر دیا
ہے اور ایک ایسی شریعت نازل فرما دی ہے ، جو
حق و باطل ، عدل و انصاف اور تمام حقوق کیلئے
ترازو ہے ، تو ان لوگوں نے اس کتاب کی طرف
کیوں توجہ نہ کی اور اس میں غور و فکر کر کے اس کو
سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کیوں نہ کی ؟
اس لئے ان کا عذر قابل قبول نہیں ، جیسا کہ بنی اسرائیل
کا یہ شبہ اور عذر قبول نہ ہوا کہ گوسالہ سامری آواز
کرتا تھا چنانچہ ارشاد فرمایا الم یروا انہ لا یکلمھم
ولا یھدیھم سبیلا اتخذوہ وکانوا ظٰلمین
(اعراف ع ۱۸) اسی طرح آج بھی اگر کوئی عبارت یا
روایت مسئلہ توحید کے خلاف مل جائے تو حجت
نہیں ہو گی اور گوسالہ سامری کی آواز سے زیادہ
اس کی حیثیت نہیں ہو گی ۱۸ وما یدریک ۔ یہ تخویف
اخروی ہے ۔ قیامت سر پر کھڑی ہے اس لئے آپ
اللہ کی کتاب پر عمل کریں ، اپنی دعوت و تبلیغ
میں مصروف رہیں ، نہ ماننے والوں کے لئے آخرت کا

یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
جلدی کرتے ہیں اس کی وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے اس پر اور جو یقین رکھتے ہیں
مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ
ان کو اس کا ڈر ہے اور جانتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہے سنتا ہے جو لوگ
يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ۱۸ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ
جھگڑتے ہیں اس گھڑی کے آنے میں وہ بہک کر دور جا پڑے ہیں اللہ نرمی رکھتا ہے
بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۱۹
اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جس کو چاہے اور وہی ہے زور آور زبردست
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ
جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کھیتی زیادہ کریں ہم اس کے واسطے اس کی کھیتی اور جو
كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
کوئی چاہتا ہو دنیا کی کھیتی تو دیویں ہم اس کو کچھ اس میں سے اور اس کے لئے نہیں آخرت میں
مِنْ نَّصِيْبٍ ۲۰ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ
کچھ حصہ کیا ان کے لئے اور شریک ہیں کہ راہ ڈالی ہے انہوں نے ان کے واسطے دین کی
مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ
جس کا حکم نہیں دیا اللہ نے اور اگر نہ ٹھہر چکی ہوتی ایک بات فیصلہ کی تو فیصلہ ہو جاتا ان میں
وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۲۱ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ
اور بیشک جو گنہگار ہیں ان کو عذاب ہے دردناک تو دیکھے گنہگاروں کو
مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ڈرتے ہوں گے اپنی کمائی سے اور وہ پڑ کر رہے گا ان پر اور جو لوگ یقین لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ
اور کئے بھلے کام باغوں میں ہیں بہشت کے ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں

عذاب تیار ہے ۔ یستعجل بھا الخ جو لوگ قیامت کے آنے پر ایمان نہیں رکھتے وہ ازراہ تمسخر و استہزاء کہتے ہیں قیامت کب آئیگی وہ جلدی کیوں نہیں
آتی ؟ لیکن ایمان والے قیامت کا نام سن کر کانپ اٹھتے ہیں کیونکہ وہ قیامت کے آنے پر اور اس کی ہولناکی پر ایمان رکھتے ہیں ۔ جو لوگ قیامت کے
بارے میں جھگڑتے ہیں اور اس پر ایمان نہیں لاتے وہ ہدایت اور راہ راست سے بہت ہی دور ہیں ۔ یہاں تک دو دعوے بیان ہوئے ۔ اول تمام
انبیاء علیہم السلام کی طرف اللہ تعالیٰ یہی وحی فرماتا رہا کہ کارساز اور غیب دان صرف اللہ ہی ہے ، حاجات میں صرف اسی کو پکارو ۔ دوم مسئلہ توحید

موضح قرآن ف جس کو چاہے جتنی چاہے ف دنیا کے واسطے جو محنت کرے ہو تو حق تکلیے ہیں اس محنت کا اللہ آخرت میں نہیں ف یعنی فیصلے کا وعدہ ہے اپنے وقت پر

کے خلاف جو کچھ لکھا گیا ہے وہ دنیا پرست اور گمراہ پیشواؤں نے محض ضد و عناد کی وجہ سے لکھا ہے جو دوسرے لوگوں کے لئے حجت نہیں۔ اب اس کے بعد آخر سورت تک جو آیات ہیں وہ بطور تنویر انہی دو دعووں سے متعلق ہیں ۔ اَللّٰهُ لَطِيفٌ (الآیۃ) یہ آیت پہلے دعوے سے متعلق ہے اور اسکی تمہید ہے۔ القوی القادر علی کل شیء، العزیز ای لا یغالب ولا یمنع قاله الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے حسب حکمت جس کو چاہتا ہے اور جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر اور سب پر غالب ہے۔ لہذا سب کچھ دینے والا اور کارساز وہی ہے اس لئے حاجات میں صرف

عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾ ذٰلِكَ الَّذِي

اپنے رب کے پاس یہی ہے بڑی بزرگی یہ ہے جو

يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ایسے بندوں کو جو یقین لائے اور کئے بھلے کام

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

تو کہہ میں مانگتا نہیں تم سے اس پر کچھ بدلہ مگر دوستی چاہئے قرابت میں

وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا إِنَّ اللّٰهَ

اور جو کوئی کمائے گا نیکی ہم اس کو بڑھا دیں گے اس میں خوبی بیشک اللہ

غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٢٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

معاف کرنے والا حق ماننے والا ہے کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے باندھا اللہ پر جھوٹ

فَإِنْ يَشَإِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ

سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر اور مٹاتا ہے اللہ جھوٹ کو اور

يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٤﴾ وَ

ثابت کرتا ہے سچ کو اپنی باتوں سے اس کو معلوم ہے جو دلوں میں ہے اور

هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ

وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں کی اور معاف کرتا ہے

السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ

برائیاں اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور دعا سنتا ہے ایمان

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَ

والوں کی جو بھلے کام کرتے ہیں اور زیادہ دیتا ہے ان کو اپنے فضل سے اور

الْكٰفِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ

جو منکر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر پھیلا دے اللہ روزی

اسی کو پکارو۔ ۲۲ مَنْ كَانَ يُرِيدُ (الآیۃ) اس میں آخرت کی ترغیب اور دنیا سے تنفیر و ترہیب ہے۔ جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اور اس کیلئے نیک کام کرتا ہے تو ہم اس کے ثواب میں اضافہ کرتے ہیں۔ اور ایک نیکی کے بدلے اس سے لیکر سات سو تک اور اس سے بھی زیادہ ثواب دیتے ہیں اور جو لوگ دنیا چاہتے ہیں اور آخرت سے انہیں کوئی واسطہ نہیں انہیں دنیا ہی میں سے تھوڑا سا حصہ دے دیتے ہیں لیکن آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ وہاں جہنم کی آگ کے سوا ان کے حصے میں کچھ نہیں آئیگا تائید، مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ (بنی اسرائیل ع ۲) ۲۳ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی شریعت تو یہی ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو تو کیا ان کے گمراہ پیشواؤں نے اللہ کی شریعت کے خلاف کوئی ایسی شریعت ان کے لئے مقرر کی ہے اور ان کو غیر اللہ کو پکارنے کی اجازت دی ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ حاصل یہ ہے کہ شریعت صرف وہی ہے جو اللہ نے تمام رسولوں کے پاس بھیجی اس کے خلاف کسی کو اپنی طرف سے اختراع و ایجاد کی اجازت نہیں۔ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ۔ ۲۔ وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ یہ تخویف اخروی ہے كَلِمَةُ الْفَصْلِ یعنی عذاب کے لئے اجل معین اگر ان کے عذاب کے لئے وقت معین نہ ہوتا تو کبھی کا ان کا قصہ پاک کیا جا چکا ہوتا۔ ایسے ظالموں کیلئے جو شریعت کے مقابلے میں احکام وضع کرتے ہیں اور جو ان پر عمل کرتے ہیں نہایت ہی دردناک عذاب تیار ہے۔ قیامت کے دن تو ان مشرکین کو دیکھے گا کہ وہ اپنے کرتوتوں کی سزا سے خائف اور لرزاں ہوں گے لیکن اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور انکے اعمال کی سزا ان کو مل کر رہے گی ۲۴ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۔۔۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یہ ایمان والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے قیامت کے دن وہ جنت کے باغوں میں خوش و خرم ہوں گے جنت میں وہ جو چاہیں گے انہیں پروردگار کی طرف سے ملیگا یہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی فضل و احسان ہے کہ حد بیان سے باہر ہے یہ ہے اس کا فضل و احسان اور

موضح قرآن ۲ یعنی قرآن سمجھانے پر کچھ نہیں چاہتا مگر قرابت کی دوستی یعنی میں تمہارا بھائی ہوں ذات کا مجھ سے بدی نہ کرو جب تک اللہ نے اوپر کسی کو بھیجا ہے اسے دل کو بند کرنے میں نہ کئے جیسا کہ مثل ہے اور چاہے تو کلام ثابت کرے۔ جیسے مثل وہ اپنی باتوں کو ثابت کرتا ہے یہ جن کی تم پیغام پہنچا دیتے ہو یعنی کو سب معلوم ہے ۔۔۔ فتح الرحمٰن ۵ یعنی پاس صلہ رحمی کے ہو۔ اخفا فرمایا ہے۔

انعام و اکرام جس کی وہ اپنے ان بندوں کو خوشخبری دیتا ہے جو اس کی توحید پر اور تمام اعتقادیات پر ایمان لائیں اور اس کے شرائع و احکام کی پابندی کریں ﴿۲۳﴾ قل لا اسئلکم [illegible] یہ تصدیق رسالت اور اعمال صالحہ کی ترغیب ہے۔ القربی سے قرابت مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ تم میری قرابت اور رشتہ داری کا لحاظ کر کے اور صلہ رحمی کے طور پر میری تصدیق کرو یا کم از کم مجھے اذیت نہ پہنچاؤ اور میرے کام میں روڑے نہ اٹکاؤ۔ [illegible]

[illegible] البلاغ و النصح لکم [illegible] انما اطلب منکم ان تکفوا شرکم عنی [illegible] بینی وبینکم من القرابة [illegible] عن ابن عباس [illegible]

[illegible] القربی مصدر ہے بمعنی القرابۃ یعنی قرابت [illegible] اور استثناء منقطع ہے یعنی میں تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت اور معاوضہ نہیں مانگتا [illegible] مطلب صرف یہ ہے کہ تم میری [illegible] ابن عباس، حسن بصری، قتادہ [illegible] اور دوسرے مفسرین سے منقول ہے [illegible]

[illegible]

مست ہو کر شر و فساد پھیلا دیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ سے جس شخص کو جتنا چاہتا ہے دیتا ہے وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ کون کس مقدار کا مستحق ہے۔ بقدر موصوف ما یشاء صفت، اور صلہ میں ضمیر عائد محذوف ہے۔ ۲۸ وھو الذی ینزل۔ یہ آیت پہلے دعوے سے متعلق ہے اور توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے جب لوگ بارش سے ناامید ہو جاتے ہیں اور انہیں خشک سالی کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ہی باران رحمت نازل فرما کر اپنی رحمت کو عام کر دیتا ہے۔ وہی تمام صفات الوہیت کا مالک اور وہی سب کا کارساز ہے۔ ومن ایتہ الخ

لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا
يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِي
يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَ
هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ
إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا
كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَا أَنتُم
بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن
وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ
كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ إِن يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ
عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣٣﴾

اتنی وحدانیت اور قدرت کاملہ کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور زمین میں ... جب چاہے سب کو اکٹھا بھی کر سکتا ہے اور جس طرح اس نے سب کو پہلی بار پیدا کر لیا اسی طرح وہ موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ فیھما ان دونوں میں حالانکہ جاندار مخلوق پر لفظ دابہ صادق آتا ہے وہ صرف زمین پر ہے۔ جو چیز دونوں میں سے ایک پر ہو اس پر یہ کہنا صحیح ہے کہ یہ چیز ان میں ہے جیسا کہ فرمایا یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان حالانکہ موتی اور مونگا دونوں سے نہیں نکلتے بلکہ صرف کھارے سمندر سے نکلتا ہے۔ اور اس کی تائید سورۃ لقمان ع ۲ کی آیت سے ہوتی ہے جس میں ہے وبث فیھا من کل دابۃ (فی احد الشیئین یصدق انہ فیھما فی الجملۃ فالآیۃ علی اسلوب یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان وذلک لقولہ تعالیٰ فی لقمٰن وبث فیھا من کل دابۃ) (روح ج ۲۵ ص ۴۳) ۳۰ وما اصابکم۔ فمتاع الحیوٰۃ الدنیا۔ یہ تکالیف دنیوی یعنی مصیبت سے مراد مشرکین کے لئے عذاب دنیوی ہے جو ان کے عناد و تعنت اور مشرکانہ اعمال کی سزا ہے اور مومن کے لئے وہ تکلیفیں مراد ہیں جو بطور امتحان و ابتلاء یا بطور کفارہ گناہ اس پر آتی ہیں۔ یہ مضمون قرآن مجید کی متعدد آیتوں میں مذکور ہے۔ (۱) ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون (روم ع ۵) (۲) ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ (تغابن ع ۲) (۳) وما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم (حدید ع ۳) (۴) اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیھا (آل عمران ع ۱۷) (۵) وما اصابکم یوم التقی الجمعان فباذن اللہ (آل عمران ع ۱۷) ان تمام آیتوں سے مراد یا مشرکین کے لئے عذاب دنیوی ہے یا مومنوں کے لئے تکالیف مراد ہیں جو بطور امتحان و ابتلاء ان پر آتی ہیں۔ لیکن وہ گناہ جن سے اللہ تعالیٰ درگذر فرماتا اور ان کی سزا دنیا میں نہیں دیتا وہ ان گناہوں سے کہیں زیادہ ہیں جن کی سزا دنیا میں مل گئی۔ وما انتم بمعجزین۔ اور تم اللہ تعالیٰ کو مصائب و آفات سے عاجز و درماندہ نہیں کر سکتے اور جب اس کی طرف سے مصائب آجائیں تو اس کے سوا کوئی تمہارا حامی اور مددگار نہیں جو تمہیں ان مصائب سے نجات دلا سکے۔ ۳۲ ومن ایتہ الجوار۔ یہ بظاہر تو

موضح قرآن ف یہ خطاب واقع بالغ لوگوں کو ہے کہ گنہگار ہوں یا نیک مگر نبی نہیں داخل اور لڑکے ان کو کچھ واسطے ہوگا اور سختی دنیا کی بھی تنگی اور فکر کی اور آفت کی

اللہ کی قدرت کاملہ اور اس کی وحدانیت کے دلائل ہیں لیکن اس میں تخویف دنیوی کا پہلو بھی نمایاں ہے۔ پہاڑوں کی مانند بلند بحری جہاز اور بادبانی کشتیاں جو سمندروں اور دریاؤں میں چلتی ہیں، اللہ کی قدرت کاملہ کی واضح دلیل ہے ان یشا یسکن الریح۔ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے اور کشتیاں دریا کی سطح پر کھڑی رہیں۔ ہر وہ شخص جو مصائب پر صابر ہو اور خوشحالی میں شکر گذار ہو اس کیلئے اس میں اللہ کی قدرت و عظمت کے واضح دلائل ہیں۔ المؤمنین بالخصوص من ان یکون فی السراء والضراء فان کان فی الضراء کان من الصابرین وان کان فی السراء کان من

الشاکرین (کبیر) او یوبقھن۔ یوبق، یسکن پر معطوف ہے (روح) اگر چاہے تو شدید تیز طوفان سے ان کی کشتیوں کو الٹ کر ان کو غرق کر دے اور اس طرح ان کو ان کے گناہوں کا مزہ چکھا دے اور بہت سوں کو معاف کر دے اور ان کو غرق سے بچا لے۔ یعف یوبق پر معطوف ہے اور بوجہ جزم واؤ ساقط ہے یا یوبق کا معطوف علیہ محذوف ہے تعصفھن یا یرسلھا عاصفۃ (روح) اس طرح یرسلھا عاصفۃ فیوبقھن وائے قبیل سے ہوگا لیکن یعلمن پر معطوف نہیں ہو سکتا، کیونکہ ہلاکت کا تعلق سکون ریح سے نہیں ہو سکتا۔ و یعلم الذین معطوف علیہ مقدر پر معطوف ہے ای لینتقم منھم یا لیظھر عظیم قدرتہ (روح) تاکہ وہ مجرموں سے انتقام لے یا اپنی قدرت کاملہ کو ظاہر کرے اور ہماری آیتوں میں جدال کرنے والوں اور توحید میں اختلاف ڈالنے والوں کو یعنی ان باغیوں کو جنہوں نے توحید کے خلاف لکھا ہے اور انکو جنہوں نے باغیوں کی تحریروں کو پڑھ کر غیر اللہ کو پکارنا شروع کر دیا یقین ہو جائے کہ عذاب الہی سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ فما اوتیتم یہ تخویف دنیوی کے بعد فرمایا کہ تم اس دنیا کی چند روزہ زندگی پر مغرور ہو، یہ آخرت کے مقابلے میں کچھ نہیں تم ایمان قبول کرو اللہ کے حکم کے مطابق تاکہ آخرت کے عذاب سے بچ جاؤ۔ وما عند اللہ یہ بشارت اخروی ہے اور یہاں ان تین امور کا بیان بھی ہے جو عذاب خداوندی سے بچاتے ہیں (۱) شرک نہ کرو، (۲) اللہ کو پکارو، اور (۳) احسان کرو۔ اللہ کی توحید پر ایمان لانے والوں، شرک نہ کرنے والوں اور ہر معاملے میں اپنے خدا پر بھروسہ کرنے والوں کے لئے اللہ کے یہاں جو اجر و ثواب اور انعام و عطا محفوظ ہے وہ دنیوی ساز و سامان

أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٤﴾ وَيَعْلَمَ
یا ان کے اعمال کے سبب ان کو تباہ کر دے اور بہت سے قصور معاف کر دے اور (انتقام اس لئے لیا جائے کہ) جو
الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَا
لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ جان لیں کہ ان کے لئے خلاصی نہیں (لوگو) جو
أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِنْدَ
(مال و متاع) تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا (ناپائدار) فائدہ ہے اور جو کچھ خدا کے
اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٦﴾
ہاں ہے وہ بہتر اور قائم رہنے والا ہے (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں
وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا
اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب
مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ
غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا
اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ
ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم و تعدی
هُمْ يَنْتَصِرُونَ ﴿٣٩﴾ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ۖ
ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے
فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ
مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کر دے تو اس کا بدلہ خدا کے ذمے ہے اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم
الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا
کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں

سے کہیں بہتر اور پائیدار ہے۔ اس میں عذاب سے بچنے کیلئے امر اول کا بیان ہے۔ والذین یجتنبون یہ ان کی دوسری صفت ہے کہ وہ کبائر اور فواحش سے اجتناب کرتے ہیں۔ ظلم بھی کبیرہ گناہ ہے اور ان کی تیسری صفت یہ ہے کہ جب ان کو غصہ آجائے تو احسان کرتے اور درگذر کرتے ہیں۔ والذین استجابوا یہ امر دوم ہے عنوان سے اور تکرار کا اعادہ کیا گیا ہے بر لحاظ تاکید۔ اپنے رب کا حکم قبول کرتے ہیں اور شرک نہیں کرتے۔ نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے

موضح قرآن: جو لوگ ہر چیز اپنی رائے سے سمجھتے ہیں وہ وقت نا جائز ہو جاویں تو مشورت سے کام کرنا خوب ہے دین کا ہو یا دنیا کا تب بھی کاموں سے جدا کرتے ہیں۔

فتح الرحمن: مترجم گوید یعنی اگر ضعیفی ظالم تعدی کند بزرگان قبیلہ متفق شدند انتقام کشند واللہ اعلم۔

ظلم اور باہمی مشورے سے طے کرتے ہیں۔ یہ امر اول ہے اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور لوگوں پر احسان کرتے ہیں۔ یہ امر ثانی ہے اور جب ان پر کوئی زیادتی کرے تو وہ صرف زیادتی کا بدلہ لیتے ہیں لیکن اپنی ذات سے ظلم و زیادتی نہیں کرتے ۔ وجزاء سیئة۔ اس میں قانون انتقام کا ذکر کیا گیا ہے کہ جس شخص سے برائی کی جائے اگر وہ اس کا بدلہ لے لے تو جائز ہے لیکن زیادتی نہ کرے۔ اور جو شخص دوسرے کے ظلم و زیادتی کو معاف کر دے اور اس سے بھلا ہوتے ہوئے بجائے اس سے صلح کر لے تو اس کا اجر اللہ کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کا اجر عطا فرمائیگا اور اس کا یہ عفو و احسان ضائع نہ ہوگا

عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ

يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ

فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا

رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾

وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ

مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا

إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ

أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ

ایسے لوگوں کو اللہ پسند فرماتا ہے لیکن لوگوں پر ظلم و زیادتی کرنیوالوں کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔ ممن ترک القصاص و صلح بینہ وبین الخالق بالعفو فاجرہ علی اللہ، ای ان اللہ یاجرہ علی ذلک (روح ج ۲۵ ص ۴۳) ۴۲ ولمن انتصر بعد ظلمہ۔ یہ گذشتہ آیت کے مضمون کی تنویر ہے۔ جو شخص مظلوم ہو اگر وہ ظالم سے ظلم کا بدلہ لے لے تو وہ طعن و ملامت کا مستحق نہیں۔ انما السبیل الخ یہ ظالموں کیلئے تخویف اخروی ہے اور یہ پہلی صورت کے مقابل میں انتقام کی دوسری صورت ہے یا ابتداء ظلم و تعدی کرنیوالے مراد ہیں۔ جو لوگ بلا انتقام کے وقت یا ابتداءً ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق شر و فساد پیدا کرتے اور شرک پھیلاتے ہیں ایسے لوگ قابل مواخذہ ہیں اور ان کے لئے نہایت دردناک عذاب تیار ہے۔ ولمن صبر وغفر الخ اس میں عفو و درگذر کی ترغیب ہے جو شخص ظالم سے درگذر کرے اور صبر کرے اور اس سے انتقام نہ لے تو یہ ایک عمل ہے جو شرعاً مطلوب ہے اور اللہ نے اسکا حکم دیا ہے (خلاصہ ابن کثیر) ۴۶ ومن یضلل اللہ یہ دوسرے امر سے متعلق ہے جو شخص انصاف کی آنکھیں بند کرکے از راہ ضد و عناد کی وجہ سے باطل اور شرک پھیلانے والے پیشواؤں کی تحریفات کو دیکھ کر گمراہ ہو گیا، شرک کرنے لگا اور حاجات میں غیر اللہ کو پکارنے لگا اور اللہ نے اسے توفیق ہدایت سے محروم کر دیا تو اب اس کا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں جو اسے راہ راست پر لا سکے یا اسے اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔ وتری الظلمین الخ یہ تخویف اخروی ہے قیامت کے دن تم یہ منظر دیکھو گے کہ جب مشرکین عذاب جہنم کا مشاہدہ کرینگے تو انتہائی حسرت سے کہیں گے کیا دنیا میں واپس جانے کی کوئی سبیل ہے۔ تاکہ ہم وہاں جا کر نیک عمل کریں؟ اور تم یہ بھی دیکھو گے کہ جب انکو دوزخ میں ڈالدیا جائیگا تو وہ ذلت و خواری سے سر جھکائے ہوں گے اور چھپی چھپی آنکھوں سے دیکھیں گے ان پر ذلت و رسوائی اسقدر غالب ہو گی کہ آنکھ اٹھا کر دیکھ بھی نہیں سکیں گے۔ وقال الذین امنوا الخ اس وقت ایمان والے خوش ہوں گے اور کہیں گے یا دنیا میں یوں کہتے ہیں۔ یوم القیامۃ۔ خسروا کے متعلق ہے (روح)۔ یعنی دراصل تو خسارے میں وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنی جانوں اور اپنے اہل و عیال کا خسارہ اٹھائیں گے جب خود بھی اور ان کے متبع اہل و عیال

فتح الرحمن ۔ مترجم گوید مغفرت در حق خود عزیمت است و انتقام رخصت، و در حق ضعفاء قوم انتقام اولیٰ است مگر آنکہ آن ضعفاء درگذرند واللہ اعلم ۱۲

جہنم میں ڈالے جائیں گے اور دائمی عذاب میں گرفتار رہیں گے سن لو بیشک مشرکین دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے ۴۶ وما کان لہم من اولیاء قیامت کے دن جب مشرکین عذاب جہنم میں گرفتار ہوں گے تو اس وقت کوئی ان کا حمایتی اور مددگار نہیں ہوگا جو ان کو اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔ دنیا میں جن کو کارساز سمجھ کر پکارتے تھے وہاں ان میں سے کوئی بھی کام نہ آئیگا اور جس کو اللہ تعالیٰ اس کے عناد و تعنت کی وجہ سے اور مہر جباریت کی وجہ سے گمراہ کر دے اور توفیق ہدایت سے محروم کر دے تو دنیا میں راہ راست پر آنے کی اور آخرت میں جنت تک پہنچنے کی اس کیلئے کوئی سبیل نہیں۔ کوئی اس کا علاج اور مداوا اس سے یہ مشکلات دور نہیں کر سکتا

فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن
تو اس کے لئے نہیں کوئی راہ مانو اپنے رب کا حکم اس سے پہلے کہ
يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ
آئے وہ دن جس کو پھرنا نہیں اللہ کی طرف سے نہیں ملے گا تم کو کہیں ٹھکانا
يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا
اس دن اور نہ ملے گا تم کو انکار کرنا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو
أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا
تجھ کو نہیں بھیجا ہم نے ان پر نگہبان تیرا ذمہ تو یہی ہے پہنچا دینا اور ہم
إِذَا أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ
جب چکھاتے ہیں آدمی کو اپنی طرف سے مہربانی اس پر پھولا نہیں سماتا اور اگر پہنچے ان کو
سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ﴿٤٨﴾
کچھ برائی بدلے میں اپنے کئے کے تو انسان بڑا ناشکرا ہے
لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ
اللہ کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں پیدا کرتا ہے جو چاہے بخشتا ہے
لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ﴿٤٩﴾ أَوْ
جس کو چاہے بیٹیاں اور بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹے یا
يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ
ان کو دیتا ہے جوڑے بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہے بانجھ
إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ
وہ سب کچھ جانتا کر سکتا اور کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اس سے باتیں کرے اللہ
إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا
مگر اشارہ سے یا پردہ کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا

من سبیل ای وصول الی الحق فی الدنیا و الجنۃ فی العقبیٰ (معالم و خازن ج ۶ ص ۲۰۴) ۴۷ استجیبوا لربکم یہ دعوے سے متعلق ہے اور ثمرہ ہے اور تخویف اخروی بھی ہے یعنی جب قبول کی گھڑی ہاتھ سے نہیں نکلی تو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے احکام کو قبول کرو اور صرف اسی کی عبادت کرو، اسی کو پکارو اور گمراہوں کی تحریفات کو پیچھے پھینکو۔ اجیبوہ بالتوحید والعبادۃ (جلالین) قبل اس کے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آ جائے جس کی آمد کوئی روک نہیں سکتا اور وہ لامحالہ آ کر رہیگا۔ مراد قیامت کا دن یا موت کا دن۔ ای لا یقدر احد علی دفعہ وھو یوم القیامۃ وقیل ھو یوم الموت (خازن ج ۶ ص ۲۰۴) من اللہ، یأتی کے متعلق ہے یا یوم کی صفت ہے۔ (روح) وہ دن نہایت ہولناک ہو گا اس دن نہ تو تم کہیں بھاگ کر جان بچا سکو گے اور نہ اپنے گناہوں کا انکار کر سکو گے کیونکہ وہ تو نامۂ اعمال میں محفوظ ہوں گے ۴۸ فان اعرضوا یہ زجر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے اگر مشرکین آپ کی دعوت کو نہیں مانتے اور اس سے اعراض ہی کرتے ہیں، تو آپ غم نہ کریں، کیونکہ آپ کو ان کا نگران نہیں مقرر کیا گیا کہ ان کو کفر و شرک سے روک کر اسلام پر لائیں۔ آپ کا فریضہ تو صرف تبلیغ دعوت ہے اگر مانتے ہیں تو بہتر اس میں انہی کا فائدہ ہے اور اگر نہیں مانتے تو اس کی آپ سے باز پرس نہیں ہوگی۔ وانا اذا اذقنا یہ زجر ہے اور انسان سے کافر مراد ہے (قرطبی) انسان کا تو یہ حال ہے کہ جب ہم اس کو کوئی نعمت و راحت سے ہمکنار کرتے ہیں تو وہ تو اترانے لگتا ہے اور حد سے زیادہ خوشی پر اتر آتا ہے۔ یعنی کبر و غرور سے اکڑ جاتا ہے اور غیر اللہ کی پکار پر خوش ہوتا ہے تائید ذلکم بما کنتم تفرحون فی الارض بغیر الحق (مومن ع ۸) الفرح ھھنا البطر (قرطبی ج ۱۶ ص ۴۸) لیکن اگر اس کے گناہوں کی شامت سے اس پر کوئی مصیبت آ جائے تو وہ ناشکر گزار اور احسان فراموش ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے گزشتہ انعام و احسان کو یکسر بھلا دیتا ہے اور مصیبتوں کو یاد رکھتا ہے (روح، قرطبی) حضرت شیخ فرماتے ہیں مشرک پر جب اللہ کی طرف سے کوئی نعمت آ جائے تو اسے اپنے معبودان باطلہ کی مہربانی سمجھتا ہے۔ لیکن جب اس پر کوئی مصیبت آ جائے تو اپنے معبودوں سے مایوس ہو کر اللہ کا احسان فراموش ہو جاتا اور خدا کو پکارنے لگتا ہے ۴۹ للہ ملک السموات یہ عقلی دلیل ہے اور پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ زمین و آسمان میں وہی متصرف و مختار ہے اور وہی ہر چیز کا خالق ہے اولاد دینا اور اولاد سے محروم کرنا بھی اسی کے اختیار میں ہے اس معاملے میں اللہ کے سوا ساری کائنات کے لئے کوئی دخل نہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے صرف بیٹیاں عطا کرتا ہے جیسا کہ حضرت لوط اور حضرت

شعیب علیہ السلام اور جسے چاہتا ہے صرف بیٹے ہی عطا کرتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں نعمتیں عطا فرما دیتا ہے جیسا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے چار صاحبزادے ابراہیم، قاسم، طیب اور طاہر تھے اور چار ہی صاحبزادیاں زینب، ام کلثوم، رقیہ اور فاطمہ تھیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور جسے چاہتا ہے دونوں نعمتوں ہی سے محروم کر دیتا ہے اور وہ ساری عمر اس آرزو میں بیٹھے رہتے ہیں اور آخر اس آرزو کو اپنے سینوں ہی میں لیے قبر میں جا کر رخصت ہو جاتے ہیں۔ رحم بعضہم ان الآیۃ فی الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حیث وہب سبحانہ شعیبا ولوطا علیہم السلام اناثا ولابراہیم علیہ السلام ذکورا ولرسولہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذکورا و اناثا وجعل یحیی وعیسی علیہما السلام عقیمین (روح المعانی) وہ علیم ہے یعنی اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قادر ہے وہ اپنی حکمت بالغہ کے مطابق جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ۵۱ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ یہ آیت مشرکین کی ... سے متعلق ہے اور دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے۔ انبیاء سابقین علیہم السلام اور خود حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تین طریقوں سے کلام فرمایا ہے اور انہی تین طریقوں سے ان کی طرف احکام کی وحی فرمائی ہے۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ بیداری میں یا خواب میں کوئی بات ان کے دل میں ڈال دے دوسرے لفظوں میں اسے الہام سے تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے ان روح القدس نفث فی روعی الحدیث۔ الا وحیا الہاما او رؤیا نفث فی روع او رؤیا فی المنام کقولہ علیہ السلام رؤیا الانبیاء وحی و ہو کامر ابراہیم علیہ السلام بذبح الولد (مدارک) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبح اسمٰعیل کے بارے میں وحی اسی نوعیت کی تھی۔ دوم یہ کہ درمیان میں کوئی واسطہ نہ ہو اور اللہ کا کلام پردے کے پیچھے سے سنائی دے جیسا کہ کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی ہوئی۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو انسان کی شکل میں بھیجکر اپنا پیغام بھیجے جیسا کہ جبرئیل امین کی معرفت سے انبیاء علیہم السلام پر وحی نازل ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کی طرف انہی تین طریقوں سے مسئلہ توحید کی وحی فرماتا رہا ہے اور حکم دیتا رہا ہے کہ صرف میری ہی عبادت کرو اور صرف مجھ ہی کو پکارو۔

فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٥١﴾ وَكَذَٰلِكَ

پھر پہنچا دے اس کے حکم سے جو وہ چاہے تحقیق وہ سب سے برتر حکمت والا ہے اور اسی طرح

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا

بھیجا ہم نے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے

الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي

کتاب اور نہ ایمان لیکن ہم نے رکھی ہے یہ روشنی اس سے راہ سمجھا

بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ

دیتے ہیں جس کو چاہیں اپنے بندوں میں اور بے شک تو سمجھاتا ہے سیدھی

مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ

راہ راہ اللہ کی اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں

مَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿٥٣﴾

اور زمین میں سنتا ہے اللہ ہی تک پہنچتے ہیں سب کام

سُورَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ زخرف مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی نواسی آیتیں ہیں اور سات رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

حم ﴿١﴾ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا

قسم ہے اس کتاب واضح کی ہم نے رکھا اس کو قرآن عربی زبان کا

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٣﴾ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا

تاکہ تم سمجھو اور تحقیق یہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس ہے

لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٤﴾ أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَن

برتر محکم کیا ہم پھیر دیں گے تم پر سے یہ نصیحت منہ موڑ کر اس سبب سے

موضح قرآن ف۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام ہوئے تھے پردہ کے پیچھے سے۔

فتح الرحمٰن ف۱ مترجم گوید اشارت است بعبارت از رؤیا در خواب است و از القاء در دل بطریق الہام و از پس پردہ عبارت از آنست کہ آواز شنود و کسی را نہ بیند و قسم ثالث آنست کہ فرشتہ بصورت آدمی متمثل شود و سخن گوید واللہ اعلم۔ ف۲ مترجم گوید ... اثبات ... لازم ... است واللہ اعلم۔

[illegible]

[illegible] اس وحی ربانی کے [illegible] عبارت دی ہے وہ العلی [illegible]
[illegible] اور توحید [illegible] کی طرف [illegible]
مسئلہ توحید [illegible] رسالت [illegible] وہ اللہ [illegible]
[illegible] ایمان کی تفصیل [illegible] کو نہیں جانتے تھے [illegible]
[illegible] قرآن [illegible] ہدایت [illegible]
[illegible] ایمان کی حقیقت [illegible]
توحید [illegible] رسالت [illegible] کے ساتھ [illegible] رسالت [illegible]
[illegible] نبوت [illegible]
[illegible] کی تفصیل حقیقت [illegible] رسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]
[illegible] علیہ وسلم مخاطب بالانسان [illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible] صراط مستقیم [illegible] الشرک [illegible] توحید [illegible]
[illegible] اسلام [illegible]
[illegible] صراط مستقیم [illegible]
[illegible]

سورۂ شوریٰ میں آیاتِ توحید اور اسکی خصوصیات

۱۔ له ما فی السموات وما فی الارض وهو العلی العظیم ○ (۴) [illegible] کی تشریح۔
۲۔ فاطر السموات والارض ــــ ۲ ــــ انه بکل شیء علیم ○ (۱۲) [illegible] کی تشریح۔
۳۔ شرع لکم من الدین ــــ ۳ ــــ ولا تتفرقوا فیه (۱۳) تمام انبیاء علیہم السلام کی [illegible] کا دین ایک تھا۔
۴۔ وما تفرقوا الا من بعد ما جاءهم العلم بغیا بینهم (۱۴) انہوں نے [illegible] کے بعد [illegible] اختلاف ڈالا۔
۵۔ وهو الذی ینزل الغیث ــــ ۲ ــــ [illegible] (۲۸) [illegible] کی تشریح۔
۶۔ [illegible] السموات والارض ــــ [illegible] (۴۹) [illegible] کی تشریح۔

سُورۂ زخرف

ربط — سورۂ شوریٰ میں ذکر کیا گیا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیم یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہی متصرف و کارساز ہے اس لئے حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔ انبیاء علیہم السلام کی متفق علیہ تعلیم کے خلاف کتب سابقہ میں جو مشرکانہ مسائل ہیں وہ باطل اور ان کے پیشواؤں کی تحریفات ہیں جو انہوں نے محض ضد سے ملحق کر دی ہیں تاکہ اس طرح لوگوں کو گمراہ کریں۔ اب سورۂ زخرف میں یہ شکوہ کیا گیا ہے اور اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ہم نے صاف بیان کیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی متصرف و مختار نہیں اور جن معبودوں کی تم عبادت کرتے ہو وہ کچھ نہیں سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا تم اپنے معبودوں کی عبادت اس لئے کرتے ہو اور انہیں اس لئے پکارتے ہو کہ وہ خدا کی بارگاہ میں تمہارے شفیع و سفارشی ہیں اور خدا سے تمہارے کام کرا دیتے ہیں۔ سورت کے آخر میں ولا یملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ الا من شہد بالحق میں اسکا جواب دیا گیا کہ اللہ کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب نہیں اور قیامت کے دن صرف انہی لوگوں کے حق میں شفاعت قبول ہوگی جنہوں نے دنیا میں توحید کی شہادت دی ہو اس لئے مشرکین کے حق میں کوئی شفاعت نہیں ہوگی۔

خلاصہ — تمہید مع ترغیب، تین عقلی دلیلیں جن میں سے اول بسبیل الاعتراف ہے، پھر ایک شکوہ، پھر ایک نقلی دلیل، پھر تین تفصیل، پھر ایک اجمالی اور ایک دلیل نقلی اور آخر سورت میں دعویٰ مذکور ہے یعنی شبہ کا ازالہ اور درمیان میں ایک نہایت اہم زجر اور ایک شکویٰ۔ اس کے علاوہ تخویف و تبشیر اور عام زجریں اور شکوے۔

تفصیل

حٰم ۞ والکتٰب — تا — لعلی حکیم ۞ تمہید مع ترغیب ہے اور الکتٰب کی صفت المبین بیان ہے یعنی روشن اور واضح کتاب جس کا نام لوح محفوظ میں عربی ہے تاکہ تم اس کو سمجھو اور اس پر عمل کرو۔ افنضرب عنکم الذکر زجر ہے۔ وکم ارسلنا من نبی — تا — ومضیٰ مثل الاولین ۞ تخویف دنیوی ہے جیسے گذشتہ امتوں میں پیغمبر بھیجے انہوں نے ماننے کی بجائے ان کا مذاق اڑایا، تو ہم نے ان سرکشوں کو ہلاک کر دیا حالانکہ وہ ان مشرکین قریش سے کہیں زیادہ طاقتور اور ثروت مند تھے۔

ولئن سألتھم — تا — العزیز العلیم ۞ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے علی سبیل الاعتراف۔ اگر آپ مشرکین سے پوچھیں کہ زمین و آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہیں گے کہ اللہ نے۔ جب ہر چیز کا خالق وہی ہے تو کارساز بھی وہی ہے۔

الذی جعل لکم الارض — تا — ما ترکبون ۞ یہ دلیل عقلی برتوحید ہے۔ زمین و آسمان کا خالق وہی ہے جس نے زمین کو بچھونا بنایا اور راستے بنائے اور آسمان سے مینہ برسا کر مردہ زمین کو زندہ کیا اور ہر قسم کے جوڑے پیدا کیا اور سواری کے لئے کشتیاں اور چوپائے پیدا کئے۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا تاکہ تم اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو اور اس بات کو سمجھو کہ سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں لہٰذا تم اسی کو پکارو۔

وجعلوا لہ من عبادہ جزءا — تا — وھو فی الخصام غیر مبین ۞ یہ زجر ہے۔ دلیل عقلی اور اس کی تنویر سے توحید ثابت کرنے کے بعد کہ سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے مشرکین کے اس عقیدے کا رد کیا گیا ہے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور کائنات میں اللہ کی طرف سے نائب متصرف ہیں اور پھر اللہ کی طرف نسبت بھی بیٹیوں کی حالانکہ خود بیٹیوں سے نفرت کرتے ہیں۔ وجعلوا الملٰئکۃ الذین ھم عباد الرحمٰن اناثا یہ زجر ہے اور کچھ جعلوا کی تفسیر ہے۔ وقالوا لو شاء الرحمٰن ما عبدناھم یہ شکویٰ ہے مشرکین سے جب کوئی جواب نہیں بن پڑتا تو مشیت ایزدی کا سہارا لیتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے حالانکہ یہ دلیل نہیں۔ شریعت، دلیل عقل، دلیل نقل یا دلیل وحی سے ثابت ہوتی ہے۔ ما لھم بذلک من علم الخ یعنی ان کے پاس کوئی عقلی دلیل نہیں۔ ام اٰتینٰھم کتٰبا الخ اور نہ ان کے پاس کوئی نقلی دلیل ہی موجود ہے۔ بل قالوا انا وجدنا اٰباءنا الخ یعنی تو ان کے پاس ہرگز نہیں سکتی نہ ان کے پاس کوئی دلیل ہے کہ شرک کی دعوت پر کاربند ہوں بلکہ صرف باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں۔ شرک یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی لوگوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ وکذٰلک ما ارسلنا من قبلک الخ یہ تخویف ہے تسلی ہے۔ آپ سے پہلے جس بستی میں بھی کوئی پیغمبر توحید کا پیغام لے کر آیا وہاں کے خوشحال اور دولتمند لوگوں نے یہی جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اس لئے ہم انہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔ فانتقمنا منھم الخ یہ تخویف دنیوی ہے ہم نے ان معاندین سے دنیا ہی میں انتقام لے لیا اور انکا انجام بد کسی سے پوشیدہ نہیں۔

واذ قال ابرٰھیم لابیہ الخ (ع ۳) یہ پہلی دلیل نقلی تفصیلی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس دعوے پر کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پکار

کے وارث نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ میں تمہارے تمام معبودانِ باطلہ کی عبادت سے بیزار ہوں [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] توحید [illegible] ان کی اولاد [illegible] تبلیغ کے لئے پیغمبر مبعوث کئے [illegible] ہے دونوں [illegible] اہلِ مکہ [illegible] توحید [illegible] ان کے انکار کی وجہ [illegible] باپ دادا [illegible] دنیا [illegible] آخرت [illegible] ہے اور اس کا مطلب [illegible] وقالوا لولا نزل هذا القرآن [illegible] عظیم [illegible] آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کوئی وقعت ہی نہیں۔

ومن يعش عن ذكر الرحمن [illegible] نقيض له شيطانا [illegible] توحید [illegible] شیطان [illegible] قرآن [illegible] عذاب [illegible] نہیں بچ سکتے۔

فاستمسك بالذي اوحي اليك [illegible] آپ حق پر اور سیدھی راہ پر ہیں [illegible] عبادت [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible] غیر اللہ کی عبادت [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] فرعون [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

ولما ضرب ابن مريم مثلا [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] عبادت [illegible] معبود [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] قیامت [illegible] جنت [illegible] جہنم [illegible] عذاب [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] قیامت کا علم بھی اسی کو ہے [illegible]

ساری کائنات میں وہی معبود اور متصرف و مختار ہے تو کوئی اس کا نائب بھی نہیں۔ ولا یملک الذین یدعون (الآیۃ) یہ مشرکین کا مرکزی دعویٰ ہے اور مشرکین کے ایک شبہے کا جواب ہے کہ ہم نے مانا کہ اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں اور سب کچھ کرنے والا اللہ ہی ہے لیکن ہم اپنے معبودوں کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سفارشی ہیں۔ فرمایا مشرکین جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں انہیں ان کے حق میں شفاعت کا کوئی اختیار نہیں ہوگا ولئن سألتہم من خلقہم (الآیۃ) یہ تیسری عقلی دلیل ہے علی سبیل الاعتراف من الخصم مشرکین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ان کا اور ان کے معبودوں کا

كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ﴿٥﴾ وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي

الْأَوَّلِينَ ﴿٦﴾ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٧﴾ فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ

مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٩﴾ الَّذِي

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا

لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ

الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ

ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ

خالق اللہ ہے لیکن وہ پھر نہیں سمجھتے اور اللہ کیلئے اولاد اور نائب تجویز کرتے ہیں۔ وقیلہ یٰرب تخویف ہے یہ لوگ ایسے سرکش اور ضدی ہیں کہ ایمان لانے کا نام نہیں لیتے آپ ان سے اعراض کریں۔ دنیا ہی میں اور پھر آخرت میں اپنا انجام دیکھ لیں گے اور حقیقت ان پر واضح ہو جائیگی۔ ۲ والکتب المبین یہ تمہید مع ترغیب ہے اور قرآن کی عظمت شان کا بیان ہے۔ واؤ قسمیہ ہے اور جواب محذوف ہے ای انک لمن المرسلین او انک لرسول صادق اور انا جعلنہ استیناف ہے یعنی یہ واضح اور روشن کتاب اس پر شاہد ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ کذا قال الشیخ۔ یا انا جعلنہ جواب قسم مذکور ہے یعنی یہ کتاب جو واضح اور فصیح و بلیغ عربی زبان میں ہے بذات خود اس پر شاہد ہے کہ ہم نے اس کو اس زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم اسے اپنی مادری زبان میں اچھی طرح سمجھ سکو۔ اور گویا قرآن خود ہی اپنا شاہد ہے ع آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ یہ تمہید لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ کی دو قسمیں ہیں۔ جس کا مقصد یہ کہ الوہیت کا مالک عالم الغیب ہے وہ قرآن محفوظ کی جاتی ہے اور اس میں یہ تصور ہوتا ہے کہ اگر اس کی مخالفت کی گئی تو وہ سخت پکڑے گا۔ اللہ غیر اللہ کی پکار نہیں اور مشرکین کو جواب بطور شاہد پیش کیا جاتا ہے یہاں قسم اسی قبیل سے ہے اور یہ مسئلہ غیر اللہ کی پکار ہے۔ ۳ وانہ فی ام الکتب ام الکتب سے لوح محفوظ مراد ہے یعنی قرآن کی عظمت شان کا یہ حال ہے کہ لوح محفوظ میں وہ نہایت بلند پایہ اور حاکم ہے اور ہر قسم کی لفظی اور معنوی فساد و خلل سے پاک ہے۔ وفیہ تشریف لطلق ان وترفیع بکونہ لدینا علیا علی جمیع الکتب وعالیا عن وجوہ الفساد وحکیما ای حاکما علی سائر الکتب او محکمًا بکونہ فی غایۃ البلاغۃ والفصاحۃ وصحۃ المعنیٰ

موضح قرآن ف یعنی اس سبب سے کہ تم نہیں مانتے کیا سمجھانا موقوف کریں گے ہم۔ ف یعنی جہاں تک انسان پہنچے ہیں آپس میں مل سکیں ایک دوسرے تک راہ پا دیں۔

فتح الرحمن ف یعنی عاد و ثمود از قریش قوی تر بودند۔ ف یعنی از قبور۔

ذبح (ص ۵۰) یا مطلب یہ ہے کہ لوح محفوظ میں اس قرآن کا نام علی حکیم ہے قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ ۳ افنضرب عنکم (الآیۃ) یہ زجر ہے اور الذکر سے یا قرآن مراد ہے یا دعوت توحید یا تذکرہ و تخویف۔ ذکیرہ کرا اور صفحا، انضرب کا مفعول مطلق ہے من غیر لفظہ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ افلا کے بعد فعل مقدر کے متعلق سے پہلے ام ائلیہ مقدر ہے ای لان کنتم قوما مسرفین۔ مطلب یہ ہے کہ کیا ہم قرآن کا نازل کرنا بند کر دیں اور تمہیں توحید کی دعوت دینا چھوڑ دیں اس وجہ سے کہ تم انصاف کی حدوں کو پھلانگ چکے ہو اور ضد و عناد پر اتر آئے ہو اور خدا وند قادر و قیوم کے لئے نائب تجویز کرنے لگے ہو؟ یا صفحا مفعول لہ ہے

مفعول لہ علی معنی افنعزل عنکم انزال القرآن و الزام الحجۃ بہ اعراضا عنکم (ذبح ص ۵۰) الف استفہام انکاری ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا، بلکہ ہم تمہیں توحید کی دعوت دیتے اور نہ ماننے کی صورت میں سزا بھی دیں گے۔ وبعضہ استفہام علی سبیل الانکار یعنی انا لا نترک ھذا الاعذار والانذار بسبب کونکم مسرفین ... بل نذکرکم العمل و ندعوکم الی الدین ... نؤاخذکم حتی اخذناہم بالواجب و قد ہتم علی انقطیع (کبیر ج ۲ ص ۲۰۰) ۵ وکم ارسلنا ... مثل الاولین ۵ یہ تخویف دنیوی ہے۔ اور اس سے مقصود ترغیب ہے مشرکین مکہ کا انکار کوئی نئی بات نہیں ان سے پہلے بھی ہم نے گذشتہ امتوں میں پیغمبر بھیجے۔ ان کے پاس جو پیغمبر بھی آیا انہوں نے اس کو جھٹلایا اور اس کا تمسخر اڑایا تو ہم نے شرک کے ان متمرد اور سرکش سرغنوں کو تباہ و برباد کر دیا جو ان مشرکین قریش سے زیادہ طاقتور اور ان سے کہیں بڑے اور مضبوط جتھے والے تھے امم سابقہ کی مثال گذر چکی ہے اس لئے مشرکین قریش کو ڈر جانا چاہئے کہ کہیں ان پر بھی ویسا ہی عذاب نازل نہ ہو جائے جیسا گذشتہ سرکش قوموں پر نازل ہوا۔ ای فلیحذر قریش ان یحل بہم مثل ما حل بالاولین مثلہم الرسل من العقوبۃ (قرطبی ج ۱۶ ص ۶۳) ۶ ولئن سألتہم (الآیۃ) یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے علی سبیل الاعتراف من الخصم یعنی اللہ کی توحید اور اس کے شریک و نائب مقرر سے منزہ ہونے پر ایک ایسی حقیقت سے استدلال کیا گیا ہے جسے مشرکین قریش تسلیم کرتے اور اس کا اقرار کرتے تھے۔ یعنی ان سے پوچھو تو کہ زمین و آسمان کا خالق اور موجد کون ہے؟ تو صاف اقرار کریں گے کہ اللہ تعالیٰ جو سب پر غالب اور سب کچھ جاننے والا ہے وہی

الزخرف ۴۳	۱۰۴۹

تَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ

مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا

لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾ وَ

إِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ

وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي

الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ

الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ

الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ

هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم

منزل ۶

زمین و آسمان کا خالق ہے جب تم نے تسلیم کر لیا کہ عالم علوی اور عالم سفلی کا خالق اور موجد اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ساری کائنات کی ایجاد میں اس کا کوئی شریک اور معاون و مشیر نہیں ہوا تو معبودان باطلہ کو اس کائنات کے اندر تصرف و اختیار میں خدا کے شریک اور نائب ماننا تمہارے اپنے اقرار و اعتراف کے خلاف ہے جب ایجاد

موضح قرآن ف اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کر و حضرت سوار ہوتے تو یہ تسبیح کہتے۔ ف یہ جو فرمایا کہ بندے سے رحمن کے ٹکڑے یعنی بیٹیاں نہیں اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ نہ مرد ہیں نہ عورت پر بولی مردانی بولیں ... [illegible]

فتح الرحمٰن ف یعنی متولد دختری۔ [illegible]

کائنات میں [illegible] کوئی شریک نہیں اور تصرف و تدبیر میں اس کا نائب بھی کوئی نہیں۔ خلقهن العزيز العليم [illegible] مشرکین کے جواب کی تعبیر یا معنی ہے [illegible] مطلب یہ
کہ انہوں نے [illegible] الفاظ کہے ہوں [illegible] مطلب یہ ہے کہ مشرکین زمین و آسمان کی تخلیق کو اس ذات کی طرف منسوب کرینگے جو ان
صفات سے متصف ہے۔ الذي جعل لكم الارض مهدا [illegible] عقلی دلیل پر تنویر ہے [illegible] اوصاف اسی خالق کی [illegible] کے ساتھ [illegible] میں
اور سب کا وجود [illegible] اس کے سوا اور کوئی نہیں کریگا۔ [illegible] لكم الارض مهدا [illegible] اس نے زمین کو [illegible] تمام [illegible]
جس سے [illegible] آسانی سے میسر ہو سکتی ہے۔ [illegible] مکانات تعمیر کرو۔ کھیتی باڑی کرو [illegible] سب کچھ آسان ہے اور
پھر [illegible] راستے بنا دئیے [illegible] یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت و حکمت کا کرشمہ ہے۔ والذي نزل من السماء ماء
[illegible] آسمان سے [illegible] نازل فرمایا [illegible] زمین کو [illegible] ہے اس لئے [illegible] کام کر سکتا ہے [illegible]
[illegible] جس طرح اللہ تعالیٰ [illegible] زمین کو [illegible] کر سکتا ہے اسی طرح وہ انسانوں کو [illegible] کرنے پر بھی قادر ہے۔ گویا [illegible]
طرح [illegible] دلالت کرتی ہے [illegible] اس دلیل سے حشر و نشر بھی ثابت ہوتا ہے۔ والذي خلق الازواج
[illegible] اس نے [illegible] جوڑے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] رنگ [illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] والاسود والابيض [illegible] كلها [illegible] اور [illegible]
[illegible] کشتی اور [illegible] سواری [illegible] تمام [illegible] صفات میں اللہ تعالیٰ یکتا اور منفرد ہے اور وہی تنہا متصرف و کارساز
ہے [illegible] کوئی اس کا نائب نہیں ہے۔ لتستووا على ظهوره [illegible] الا ان [illegible] کا شکر ادا کرنے کے طریق کی تعلیم دی [illegible] سواری کے جانور
[illegible] پیدا کئے گئے [illegible] سواری کرو [illegible] اس نعمت کو یاد کرو اور زبان سے [illegible] تسبیح و تقدیس کرو [illegible] شریک [illegible]
ہر نقص و عیب سے پاک اور منزہ ہے جس نے [illegible] جانور ہمارے تابع کر دئیے [illegible] ہم [illegible] تابع اور اپنے قبضے
میں کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ [illegible] سواری کرتے وقت یہ دعا پڑھنا [illegible] سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى
ربنا لمنقلبون [illegible] یہ سب کچھ اللہ نے [illegible] تاکہ تم ان کو دیکھو اور ان میں غور و فکر کرو اور سمجھو
کہ سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں [illegible] بالآخر [illegible] قیامت کے دن [illegible] عدالت میں [illegible]
[illegible] اس صورت میں [illegible] انسانی [illegible] الله [illegible] ہے۔ [illegible] اللہ تعالیٰ کا کوئی نائب نہیں [illegible]
ایک [illegible] ثابت ہو گیا [illegible] اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ [illegible] مشرکین کے اعتراف سے [illegible] دوسرا [illegible] دلیل عقلی [illegible]
دوسرا [illegible] دلیل نقلی سے ثابت [illegible] وجعلوا له من عباده جزءا [illegible] مشرکین کے اعتراف (دلیل عقلی) سے اور [illegible]
[illegible] ثابت ہو گیا کہ [illegible] اللہ تعالیٰ ہی ہے اب مشرکین [illegible] شکوہ کیا [illegible] فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں [illegible]
مانتے تھے۔ [illegible] جزء سے تعبیر کیا [illegible] اس سے [illegible] جیسا کہ [illegible] اس مضمون کو [illegible]
[illegible] سے تعبیر کیا گیا ہے۔ [illegible] الملائكة بنات [illegible] برابر [illegible] معبود غیر اللہ
[illegible] حاصل یہ ہے کہ اس اعتراف کے [illegible] کائنات کا خالق اللہ ہے [illegible] مشرکین [illegible] مخلوق کو [illegible] عبادت و
تعظیم [illegible] شریک [illegible] من دون الله عز وجل [illegible]
[illegible] ان الانسان لكفور مبين [illegible] انسان [illegible] ناشکرا ہے اور اس کی ناشکرگزاری بالکل واضح اور ظاہر ہے [illegible] اپنے خالق و مالک کو [illegible]
کائنات کے بادشاہ [illegible] صفات [illegible] شریک [illegible] ام اتخذ مما يخلق بنات [illegible]
[illegible] تعجب [illegible] اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں منتخب کر لیں اور بیٹوں کو تمہارے لئے
مخصوص کر دیا ہے۔ یہ مشرکین کی جہالت [illegible] انتہائی تعجب ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف [illegible] بیٹیوں کی نسبت کی جسے وہ خود [illegible]
[illegible] ذلیل سمجھتے ہیں۔ واذا بشر احدهم بما ضرب للرحمن مثلا [illegible] صفة [illegible] قال [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] الذي جعله [illegible] مشرکین کا اپنا حال یہ ہے کہ جس جنس
[illegible] انہوں نے خداوند تعالیٰ کے [illegible] قرار دیا ہے اور اس کی طرف جس کی نسبت کی ہے جب ان میں سے کسی کے گھر [illegible]
[illegible] یہ خبر ملتی کہ اس کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے [illegible] ندامت سے اس کا چہرہ [illegible] ہو جاتا اور [illegible]
[illegible] او من ينشأ في الحلية [illegible] مشرکین کے قول کی [illegible] کا بیان ہے کیا انہوں نے اس جنس کو خدا کی طرف منسوب کیا ہے
جس کی نشو و نما [illegible] میں ہوتی ہے یعنی بیٹیاں اور [illegible] دلیل ہے اور [illegible] اپنے [illegible] واضح دلیل اور
روشن [illegible] پیش نہیں کر سکتیں [illegible] نقصان کی علامت ہے مشرکین کا یہ قول کس قدر [illegible] ہے کہ انہوں نے ایک [illegible]
[illegible] جنس کو خدا کی طرف منسوب کیا [illegible] وجعلوا الملائكة الذين هم عباد الرحمن اناثا [illegible]
[illegible] ان ظالموں نے فرشتوں کو [illegible] کہ وہ خدا کی بیٹیاں ہیں [illegible] فرشتے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور عبادت گزار بندے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ
أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾ وَكَذَٰلِكَ مَا
أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ
مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ
آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ
مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم
بِهِ كَافِرُونَ ﴿٢٤﴾ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٥﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ
وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا الَّذِي
فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً
فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ

[illegible]

موضح قرآن ف [illegible]

تفسیر الرحمٰن ف [illegible]

سے تمسک کرکے وہ فرشتوں کو معبود ٹھہرانے ہوں۔ بل ... غیر اللہ تعالیٰ و یعبدونہ ... بل قالوا انا وجدنا آباءنا ... دلیل نقلی کی
نفی کے بعد دلیل عقلی خود بخود منتفی ہو جاتی ہے کیونکہ دلیل نقلی ان کے خلاف ہے۔ ان ... ہر طرح سے لاجواب ہو کر وہ کہتے ہیں ... باپ
دادا کو ... [illegible] ... بلکہ ... [illegible] ... سے ... ہے ... [illegible] ... طریقہ پر پایا
ہے اور وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھتے تھے۔ ان کی عبادت و تعظیم بجا لاتے تھے اور ان کو نائب خدا اور عند اللہ شفیع غالب سمجھتے تھے۔ اسی لئے ہم بھی
انہیں ... [illegible] ... تقلید ... [illegible] ... کی تمہید ہے ... [illegible]
کا حال ... مشرکین ... [illegible] ... اللہ کی طرف سے ... توحید ... جب اللہ کا پیغمبر انہیں توحید
کی دعوت دیتا اور ان کے مذاہب کے ... [illegible] ... کے جواب میں کہتے ... بات تو
ہم ... نہیں ... ہم نے اپنے باپ دادا کو ... [illegible] ... ہم ... کی پیروی کریں گے ... [illegible]
... اس کے جواب میں پیغمبر علیہ السلام انہیں کہتے ... [illegible] ... باپ دادا کے دین سے اچھا اور اللہ
تعالیٰ کی ہدایت ... مطابق ہے ... [illegible] ... باپ دادا کے ... [illegible] ... تو اس کے جواب میں
مشرکین نہایت سرکشی ... [illegible] ... اس کا ... انکار ہی کریں گے۔
فانتقمنا منھم ... [illegible] ... مشرکین نے عناد و تعنت اور سرکشی کی انتہا کر دی ... دعوت توحید کو ٹھکرا دیا ... انبیاء
علیہم السلام کو ایذا دی ... [illegible] ... مصائب و آفات سے ... دنیا ہی میں ... [illegible]
سے انتقام ... [illegible] ... انجام ... مشرکین قریش کو بھی اس قسم کے انجام سے ڈرنا چاہئے۔ اور آپ کو ان کی تکذیب
کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے ... [illegible] ... تسلیۃ لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible]
... علیہ الصلوۃ (روح ج ۲۵ ص ۷۶)
۲۶ واذ قال ابراھیم ... [illegible] ... حضرت ابراہیم علیہ السلام ... مستثنیٰ منقطع ہے ... حضرت ابراہیم علیہ السلام جو
جد الانبیاء ... مشرکین قریش کے جد اعلیٰ تھے ان کی تعلیم یہ تھی کہ انہوں نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم کے سامنے ... [illegible] ... فرمایا تھا
... معبودان باطلہ کی عبادت و تعظیم بجا لاتے ہو ... حاجات و مشکلات میں ... پکارتے ہو میں ان سب سے سخت بیزار ہوں۔ البتہ
... پاک جس نے مجھے پیدا کیا ہے میں اسی کی عبادت کرتا ہوں ... حاجات میں پکارتا ہوں ... مجھے اس ہدایت پر قائم رکھے
ہے ... [illegible] ... (روح ج ۲۵ ص ۷۷) ... [illegible]
۲۸ وجعلھا کلمۃ ... [illegible] ... توحید ... یعنی اللہ تعالیٰ نے توحید کو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں دائم و باقی
فرمایا ... اولاد میں توحید باقی رہے گی ... انبیاء ... [illegible] ... توحید کی تبلیغ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ
خاتم النبیین ... صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو جائے گی ... توحید کی دعوت و تبلیغ کا کام ... [illegible]
... دعوت و تبلیغ ... [illegible] ... والضمیر ... کلمۃ التوحید ... [illegible]
... روی عن قتادۃ ومجاھد ... [illegible] ... (روح ج ۲۵ ص ۷۸) ... فلا یزال فیھم من یوحد اللہ
... [illegible] ... (قرطبی ج ۱۶ ص ۷۷)
۲۹ بل متعت ... [illegible] ... حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں توحید کو ... کے لئے قائم و دائم کر دیا تو پھر یہ مشرکین مکہ جو
ان کی اولاد ہیں ... [illegible] ... مشرک ہو گئے ... توحید کے بارے میں ان کے دلوں میں شبہات ہیں ... جواب دیا گیا کہ ... [illegible]
... دلائل قائم ... قرآن تمام شبہات کو دور کرتا ہے بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے
مال ... [illegible] ... مالا مال کر دیا ... دنیوی عیش و عشرت میں ... توحید سے منحرف ہو گئے یہاں تک کہ اب ان کے
پاس حق یعنی قرآن ... توحید ... [illegible] ... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ آپ اسی دعوت ابراہیمی
کو لے کر آئے ہیں ... [illegible] ... محمد صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]
... الاسلام الذی ھو اصل دین ابراھیم ... [illegible] ... اللہ ... [illegible]
... [illegible] ... دعوت توحید ... [illegible] ... ہم
... [illegible]

ف۸ وقالوا لولا نزل. یہ شکوی ہے۔ یہ مشرکین کی جہالت اور ان کے عناد و انکار کی ایک اور طرح ہے۔ وہ اپنی جہالت و نادانی سے یہ سمجھتے تھے کہ نزول
قرآن اور نبوت ایسی نعمت ہے جو کسی معمولی شخص کو نہیں مل سکتی اور اگر اللہ کو یہی منظور تھا کہ وہ کسی انسان و بشر ہی کو یہ رتبہ عطا فرمائے، تو اس کے لئے کوئی ایسا آدمی منتخب ہونا
چاہئے جو دنیوی اعتبار سے بہت بڑا آدمی ہو یعنی اس کے پاس دولت زیادہ ہو اور وہ دنیوی شان و شوکت اور وجاہت میں سب پر فائق ہو۔ بھلے
یہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کیوں نازل ہوا جس کے پاس دولت ہے نہ جاگیر اور مکہ و طائف دونوں شہروں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل

اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَ
ان کے باپ دادوں کو یہاں تک کہ آپہنچا ان کے پاس دین سچا اور رسول کھول کر سنانے والا اور
لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ
جب پہنچا ان کے پاس سچا دین کہنے لگے یہ جادو ہے اور ہم اس کو
كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى
نہیں مانیں گے اور کہتے ہیں کیوں نہ اترا یہ قرآن کسی
رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ
بڑے مرد پر ان دونوں بستیوں میں کے کیا وہ بانٹتے ہیں
رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ
تیرے رب کی رحمت کو ہم نے بانٹ دی ہے ان میں روزی ان کی دنیا کی زندگانی
الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ
میں اور بلند کر دیے درجے بعض کے بعض پر کہ ٹھہراتا ہے
بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا
ایک دوسرے کو خدمتگار اور تیرے رب کی رحمت بہتر ہے ان چیزوں سے
يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً
جو سمیٹتے ہیں اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ہو جائیں ایک دین پر تو ہم دیتے
لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ
ان لوگوں کو جو منکر ہیں رحمٰن سے ان کے گھروں کے واسطے چھت
فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا
چاندی کی اور سیڑھیاں جن پر چڑھیں اور ان کے گھروں کے دروازے
وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ
اور تخت جن پر تکیہ لگا کر بیٹھیں اور سونے کے اور یہ سب کچھ نہیں ہے

نہ ہوا؟ اھم یقسمون. یہ جواب شکوی ہے
لیتخذ میں لام برائے عاقبت ہے یعنی دنیا میں
ان کی روزی تو ہمارے ہاتھ میں ہے اور روزی کی
تقسیم ہم ہی نے کی کسی کو زیادہ اور کسی کو کم تاکہ
ہم امتحان لیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر مالدار اس امتحان
میں ناکام رہے اور بجائے اللہ کا شکر کرنے کے غریبوں
اور مسکینوں کا مذاق اڑانے لگے۔ ان کی روزی تو
ہمارے قبضے میں ہے، تو کیا میری رحمت جس کا فرد
اعلیٰ نبوت ہے ان کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اسے تقسیم
کریں اور جسے چاہیں دیدیں۔ استفہام انکاری ہے
ان کا یہ خیال باطل ہے جس طرح روزی اور تمام
خزائن رحمت اس کے اپنے ہی قبضے میں ہیں اسی طرح
نبوت بھی اس کے اختیار میں ہے وہ جسے چاہے محض
اپنی رحمت سے نبوت کیلئے منتخب فرمالے تاکیداً۔
اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (انعام ع ۱۵) فھو یخص
بھا النبوۃ وھو الا لسب کا قبیل وعلیہ اکثر
المفسرین (روح ج ۲۵ ص ۸۰) ورحمت ربک
خیر مما یجمعون اللہ کی رحمت و برکت ایمان
اور توفیق ہدایت اور جنت دنیا کے مال و متاع سے
کہیں زیادہ بہتر ہے ف۹ ولولا ان یکون. یہ
قالوا لولا نزل ھذا القرآن الخ (شکوی) سے
متعلق ہے امۃ واحدۃ سے امت کافرہ مراد ہے
لولا کراھۃ ان یجتمعوا علی الکفر ویطبقوا
علیہ (مدارک ج ۴ ص ۸۸) سُقُفًا چھتیں یہ سَقْف
کی جمع ہے۔ معارج سیڑھیاں۔ سُرُر سریر
کی جمع ہے یعنی چارپائی، پلنگ۔ زخرف سونا الزخرف
ھنا الذھب عن ابن عباس وغیرہ (قرطبی ج ۱۶
ص ۸۵) اور زخرفا فعل محذوف کا مفعول ہے۔
ای ولاعطینا ھم زخرفا کذا الشیخ رحمہ اللہ

تعالیٰ ان آیتوں میں دولت دنیا کی قلت و حقارت کا بیان ہے جس پر مغرور ہو کر مشرکین کہتے ہیں کہ وحی ان پر کیوں نازل نہ ہوئی حالانکہ دنیا کی دولت
اور زر و جواہر آخرت کے مقابلے میں بالکل بے قدر اور ہیچ ہیں۔ سونا چاندی اور دنیوی زینت و آرائش ہمارے نزدیک اس قدر حقیر اور بے قدر ہے کہ اگر یہ بات

موضح قرآن ف یعنی مکے اور طائف کے کسی سردار پر ف یعنی اللہ نے روزی دنیا کی تو ان کی تجویز پر نہیں بانٹی تو پیغمبری کیونکر دے ان کی تجویز پر۔

تفسیر الرحمٰن ف۱ یعنی یکے از متمولان مکہ و طائف ۱۲ ف۲ یعنی بچشم حقارت نگرد ۱۲۔

نہ ہوتی کہ لوگ کافروں کو عیش و عشرت میں دیکھ کر سب کفر ہی پر جمع ہو جائیں گے تو ہم کافروں پر سونا چاندی بارش کی طرح برسا دیتے، ان کے گھروں کی چھتیں اور چھتوں پر چڑھنے کی سیڑھیاں، ان کے گھروں کے دروازے اور ان کے پلنگ غرضیکہ ہر چیز چاندی کی ہوتی اور انھیں ہم سونا بھی اس قدر عطا کر دیتے کہ وہ چاہتے تو یہ تمام چیزیں سونے کی بنوا لیتے۔ حاصل یہ ہے کہ اگر سب لوگوں کے کفر پر جمع ہو جانے کا احتمال نہ ہوتا تو یہ حقیر اور ناچیز دولت دنیا بدترین مخلوق (کفار و مشرکین) پر ہر لحاظ سے مکمل طور پر وسیع کر دیتا لیکن اسی وجہ سے کفار پر کامل توسیع نہیں کی گئی۔ استنباط صحیح عطاء بالحدیث

لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ
لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ
السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا
قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ
الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ
فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ
تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا
نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ
الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ
بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾

الدنیا و لجعلنا ... الخ بعد قیل معنی الله عز وجل ... لولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لولا کراہۃ ان یجتمع الناس علی الکفر ویطبقوا علیہ لاعطینا الکفر وجعلنا من هو شر الخلائق وادناهم منزلۃ لکراهۃ الاجتماع علی الکفر من الطائفۃ من تمتیع کل کافر والبسط علیہ ... ان وان کل ذلک ... قبل کا ثمرہ ہے۔ ان نافیہ اور لما بمعنی الا ہے۔

چند روزہ دنیوی زندگی کی فانی متاع اور ایک طرح کی نفع ہے اور دار آخرت کی دائمی اور لازوال نعمتیں ان لوگوں کے لئے مخصوص ہیں جنہوں نے تقویٰ کو اپنا شعار بنایا، شرک اور تمام معاصی سے اجتناب کیا اور احکام الٰہی کی تعمیل میں سرگرم رہے۔ ﴿۴۳﴾ ومن یعش، یہ زجر و تخویف اخروی ہے اور مشرکین کے نہ ماننے کی وجہ کا بیان ہے، جو شخص جان بوجھ کر اللہ کے قرآن سے اندھا بن جائے اور محض ضد و عناد کی وجہ سے اس کا انکار کرے، تو ہم اس کی قبول حق کی صلاحیت سلب کر لیتے ہیں اور شیاطین کو ان پر مسلط کر دیتے ہیں جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے اور انھیں راہ توحید سے گمراہ کرتے ہیں مختلف حیلوں سے اور جھوٹی آرزوئیں دلا کر انھیں غیر اللہ کی عبادت اور پکار پر لگاتے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں اور سیدھی راہ پر چل رہے ہیں۔ حتی اذا جاءنا الخ یعنی اب تو مشرکین آنکھیں بند کر کے شیاطین کی پیروی کر رہے ہیں اور حق کو نہیں مانتے اور اللہ کی توحید سے اعراض کرتے ہوئے اس کے لئے نائب تجویز کرتے ہیں، لیکن جب قیامت کے دن ہمارے سامنے حاضر ہوں گے اور ان پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی، تو ہر کافر اپنے شیطان قرین سے کہے گا اے کاش دنیا میں ... تیرا منہ بھی نہ دیکھتا، میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا، تو کیا ہی بدترین ساتھی تھا۔ تو نے مجھے گمراہ کر کے میری عاقبت برباد کر دی ﴿۳۹﴾ ولن ینفعکم الیوم اذ ظلمتم ... جملہ کی علت ہے اور جملہ کے درمیان واقع ہے اور انکم فی العذاب مشترکون جملہ ... لن ینفعکم کا فاعل ہے ... قیامت کے دن ...

موضح قرآن ف یعنی کا ذکر اللہ نہ کیا گئیں تو اس کو ... آخرت میں ... دنیا ہی میں آرام تھا۔ مگر ایسا ہو تو سب ... کفر پکڑ لیں ... یعنی دنیا میں شیطان ... رہتا ہے اور وہاں ... بھی ساتھ ... کسی کو آدمی ... یعنی کافر ... انھوں نے جیسی ... لیکن اس کو کیا فائدہ اگر دوسرا بھی پکڑا گیا۔

تمنا کریں گے کہ وہ شیاطین جن و انس جنہوں نے انہیں گمراہ کیا ہے انہیں بھی ان کے ساتھ عذاب میں شریک کیا جائے۔ ان سے کہا جائیگا جب کہ تم خود بھی ظالم اور مشرک ہو، اس لئے اس سے تمہیں کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا کہ تمہارے ساتھ تمہارے پیشوا یان شرک بھی شریک عذاب ہوں کیونکہ ان کے شریک عذاب ہونے سے تم عذاب سے بچ نہیں جاؤ گے اور نہ تمہارے عذاب میں کوئی تخفیف ہی ہوگی یعنی لا ینفعکم اشتراککم فی العذاب ولا یخفف الاشتراک عنکم العذاب لان لکل واحد من الکفار والشیاطین الحظ الاوفر من العذاب [illegible] افانت تسمع۔ الآیۃ [illegible]

وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ﴿٤٤﴾ وَ
[illegible]
سْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا
[illegible]
مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا
[illegible]
مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ
[illegible]
رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا
[illegible]
يَضْحَكُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ
[illegible]
أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٨﴾
[illegible]
وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ
[illegible]
إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ
[illegible]
يَنْكُثُونَ ﴿٥٠﴾ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ
[illegible]
أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِي ۖ
[illegible]

تقویت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کو توحید کی دعوت دیتے ہیں انتہائی کوشش فرماتے اور اہتمام تبلیغ کا ہر ممکن طریقہ اختیار کرتے مگر ان کی طرف سے انکار اور جمود کے سوا کچھ بھی ظاہر نہ ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور آپ حق سے اعراض کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں [illegible] کی وجہ سے حق کو سمجھنے کی صلاحیتیں ہی سلب کر لی گئی ہیں [illegible] گمراہی میں مستغرق ہوں کیا آپ ان کو راہ راست پر لا سکتے ہیں [illegible] استفہام انکاری ہے یہ لوگ حق کو سننے سے بہرے اور دیکھنے سے اندھے ہو چکے ہیں اس لئے وہ ہدایت کو کبھی قبول نہیں کریں گے [illegible] فاما نذھبن بک [illegible] یہ تسلی [illegible] اور شرک کے [illegible] ہماری گرفت سے نہیں بچ سکتے ہم انہیں ان کے عناد و تعنت اور انکار و تمرد کی دنیا ہی میں سخت سزا دیں گے اور اگر ہم [illegible] سے کسی [illegible] تو آخرت کے عذاب سے تو کسی حال میں نہیں بچ سکتا۔ اگر ہم آپ کو دنیا سے اٹھا لیں اور آپ کے سامنے ان کو عذاب نہ دیں تو بھی ان سے دنیا و آخرت میں انتقام لیکر چھوڑیں گے اور اگر ہم چاہیں کہ ان پر آنے والا عذاب آپ کو دکھا دیں اور آپ بچشم خود عذاب میں مبتلا دیکھ لیں تو ہم ایسا بھی کر سکتے ہیں جیسا کہ جنگ بدر کے موقع پر قتل اور قید [illegible] عذاب اللہ نے مشرکین پر مسلط فرمایا، جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ اپنے ہاتھوں سے اسکی تکمیل فرمائی۔ قال ابن عباس [illegible] ذلک یوم بدر [illegible] فاستمسک [illegible] دلیل [illegible] معنی یہ ہیں [illegible] تو آپ اس سے [illegible] ہیں اور اس سے آپ کو [illegible] بھی ہو [illegible] آپ اللہ کی وحی سے تمسک کریں اور دعوت توحید کو [illegible] آپ سیدھی راہ پر ہیں [illegible] وانہ لذکر لک [illegible]

موضح قرآن ف یعنی کسی دین میں شرک روا نہیں رکھا [illegible] ان کی امتوں سے ملاقات ہو یا ان کے احوال کتابوں سے تحقیق کرو۔

فتح الرحمٰن ف یعنی مسلمان شویم۔

اور آپ کی قوم کے لئے ایک بہت بڑا شرف ہے۔ کیونکہ یہ قرآن ان کی زبان عربی اور انہی میں سے ایک فرد پر نازل ہوا ہے۔ اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ سب سے زیادہ اس کی قدر کریں اور اس پر عمل کریں ... یہ قرآن آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے سراسر نصیحت اور یاد دہانی ہے ... اوامر و نواہی اور احکام پر مشتمل ہے۔ قیامت کے دن قرآن کے بارے میں تم سب سے سوال ہوگا کہ تم نے اس کے کیا حق ادا کیا، اس پر عمل کرنے کا حق ادا کیا یا نہیں! [illegible] القرآن شرف لك ولقومك من قريش اذ نزل بلغتهم وعلى رجل منهم (قرطبی ج ۱۶ ص ۹۳) فان المعنى القوم هنا امته او المعنى ان هذا لذكر وموعظة (بحر ج ۸ ص ۲۲)

۴۵ وسئل من ارسلنا الآية وہ دلیل نقلی تفصیل کے بعد دلیل نقلی اجمالی ہے کہ تمام انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام یعنی اپنے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اول تو نہ تھی یا [illegible] ... بعض سابقین علیہم السلام ہیں سے کسی کا ہم نے غیر اللہ کی عبادت کا حکم دیا تھا؟ یعنی ہم نے تو اس کا حکم نہیں دیا تھا پھر تم نے یہ بت کہاں سے نکال لئے؟ انبیاء علیہم السلام سے سوال کرنے سے حقیقۃً سوال کرنا مراد نہیں بلکہ مجاز ان سے سوال کرنا مراد ہے ... اول یہ کہ ان کی اصل اور غیر محرف کتابوں اور ان کے صحیفوں کی روشنی میں ان کے ادیان کی تحقیق و جستجو کی جائے کہ کہیں غیر اللہ کی عبادت اور پکار کا کوئی حکم یا جواز موجود ہے؟ ليس المراد بسؤال الرسل حقيقة السؤال لكنه مجاز عن النظر في اديانهم والفحص عن مللهم هل جاءت عبادة الاوثان قط في ملة من ملل الانبياء (مدارک ج ۴ ص ۹۱) دوم یہ کہ گذشتہ پیغمبروں کی امتوں اور ان کے انصاف پسند علماء مومنین اہل کتاب سے دریافت کیا کہ ان کے دین میں غیر اللہ کی عبادت اور پکار کی اجازت ہے؟ دوقول کثیر المفسرین معناه واسئل امم من ارسلنا من قبلك وعلماء دينهم يعني مؤمني اهل الكتاب وهذا قول ابن عباس في اكثر الروايات ومجاهد وقتادة والضحاك والسدي والحسن والمقاتلين (معالم ج ۴ ص ۱۳۹) کی ہے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ... مشرکین کا استدلال باطل ہو گیا کہ اس آیت میں تمام انبیاء علیہم السلام سے سوال کرنے کا حکم ہے اور سوال اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ سب آپ کے پاس موجود ہوں تو اس سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام حاضر و ناظر ہیں۔ گذشتہ تفصیل کی روشنی میں اس استدلال کا بطلان ظاہر ہے کیونکہ اس آیت میں انبیاء علیہم السلام سے حقیقۃً سوال کرنا مقصود نہیں بلکہ ان کی غیر محرف کتابوں اور ان کی امتوں کے حق پسند علماء سے تحقیق کرنا مقصود ہے۔

۴۶ ولقد ارسلنا موسى، یہ دوسری دلیل نقلی تفصیلی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ وما نريهم من آية الخ سے متعلق ہے جس طرح مشرکین عرب آپ پر اعتراض کرتے ہیں اسی طرح فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کئے تھے۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو دلائل و معجزات دے کر فرعون اور اس کے درباری سرداروں کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری توحید کے ساتھ ان کے پاس آئے تو وہ ان کو دیکھ کر تمسخر اور استہزاء سے ہنسنے لگے اور معجزات کو جادو سمجھنے لگے۔ وما نريهم من آية الا هي اکبر الخ ہم نے ان کو ایک سے ایک بڑھ کر اپنے نشانات اور معجزات دکھائے اور انہیں مختلف اقسام عذاب میں گرفتار کیا تاکہ وہ انکار و کفر سے باز آجائیں۔ والمراد وصف الكل بالكبر كقولك رأيت رجالا بعضهم افضل من بعض (بیضاوی)

۴۹ وقالوا يايها الساحر، یہ ان کے عناد اور انکار کی انتہا تھی کہ جب وہ کسی عذاب میں مبتلا ہو جاتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر کہہ کر پکارتے اور کہتے اپنے رب کو پکار کر وہ اپنا عہد پورا کرے کہ اگر ہم ایمان لے آئیں تو ہم سے عذاب ٹل جائے گا۔ اس لئے اللہ سے دعا مانگ کر یہ عذاب ہم سے ہٹا دے تو ہم یقیناً ہدایت قبول کر لیں گے اور ایمان لے آئیں گے۔ ادع لنا ربك بما عهد عندك انه ان آمنا كشف عنا العذاب فنحن مهتدون (بحر ج ۸ ص ۲۳) فلما كشفنا عنهم العذاب الخ یہ ان کی عہد شکنی کا بیان ہے۔ جب بھی عذاب کے بعد وہ موسیٰ علیہ السلام سے یہ عہد کرتے کہ اگر یہ عذاب ہم سے اٹھا لیا گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ عذاب کو اٹھا لیتا تو وہ اپنا عہد پورا نہ کرتے اور ایمان لانے کے بجائے اپنے کفر و شرک و طغیان پر قائم رہتے۔ ينكثون ينقضون العهد بالايمان فلا يفعلون ما عاهدوا (روح ج ۲۵ ص ۹۲)

۵۱ ونادى فرعون ... تا ... مستقيم، یہ فرعون کے غرور و استکبار اور اس کی شرکیہ تعلّی کا بیان ہے۔ فرعون نے جب دیکھا کہ بار بار موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے عذاب ہٹ جاتا ہے تو اسے خطرہ لاحق ہوا کہیں میری قوم کے دلوں میں اس کی عظمت و ہیبت نہ بیٹھ جائے اور ان کے دل اس کی طرف مائل نہ ہو جائیں اس لئے اپنی مادی حیثیت میں یہ اعلان کر دیا تاکہ اپنی حکومت و سلطنت اور شان و شوکت کا رعب قوم کے دلوں پر مضبوط ہو جائے۔ اور بولا میری قوم کے لوگو! کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں ملک مصر کا مطلق العنان حکمران ہوں اور یہ نہریں میرے حکم سے چل رہی ہیں۔ کیا میں جو اس وسیع سلطنت کا بادشاہ اور اس ملک میں پورے اختیارات کا مالک ہوں ... بہتر ہوں یا یہ ... جو دنیاوی جاہ و مال ... اپنا مطلب بھی واضح ادا نہیں کر سکتا ... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں ... زبان میں لکنت یا گرہ ... کلام بھی ... اپنے مطلب پر دلیل ... اس صورت میں بھی یہ کلام محض لسانی و مکابرہ پر مبنی ہے کیونکہ ... عقدة من لسانه ... (بحر ج ۸ ص ۲۳)

أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ
مَهِينٌ ۙ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ
مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾
فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا
فَاسِقِينَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ
أَجْمَعِينَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَ
لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ
يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ
لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا
عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾
وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ

ع ٥

منزل ٦

فلولا القی علیہ (الآیۃ) امام مجاہد فرماتے ہیں اس زمانے کا دستور تھا کہ جس شخص کو سرداری کیلئے منتخب کرتے اسے سونے کے کنگن اور سونے کا طوق پہناتے یہ چیز سیادت کی علامت سمجھی جاتی تھی۔ فرعون نے کہا اگر واقعی اللہ نے موسیٰ کو رسالت کے لئے چنا ہے جیسا کہ اس کا خیال ہے تو یہ تو بہت بڑی سیادت ہے پھر اس کو اس کے خدا نے سونے کے کنگن کیوں نہیں پہنائے اگر یہ پیغمبر ہوتے تو دنیوی شان و شوکت بھی حاصل ہوتی جیسے کہ مشرکین عرب کا خیال تھا کہ رسالت مکہ اور طائف کے کسی بڑے رئیس کو ملنی چاہیئے تھی۔ اگر وہ واقعی خدا کا رسول ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت ہر وقت اس کے ساتھ رہتی۔ وہ اس کی تصدیق کرتے اور اس کے مخالفوں کے مقابلے میں اس کی مدد کرتے۔ فاستخف قومہ فرعون نے اپنی قوم کو جاہل اور خفیف العقل پایا، اور انہیں گمراہی پر لگا دیا، تو ساری قوم اس کے پیچھے چل پڑی وہ سب تھے ہی فاسق اور بدکردار اس لئے فوراً ہی انہوں نے اس کی اطاعت قبول کرلی اور اس کے اشاروں پر ناچنے لگے۔ استخف حقولھم فدعاھم الی الضلالۃ فاستجابوا لہ (ابن کثیر ج ۴ ص ۱۳۰) فلما اسفونا انتقمنا جب فرعون اور اس کی قوم نے عناد و مکابرہ اور غرور و تکبر سے دعوت توحید کو ٹھکرا کر ہمارے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کو اور ایمان والوں کو ہر طرح ستانا اور حق والوں کا تمسخر اڑا کر ہمارے غیظ و غضب کو دعوت دی تو ہم نے ان سب کو دریا میں غرق کرکے ان سے انتقام لیا۔ فجعلنھم سلفا الآیۃ اور ان کو بعد میں آنے والے کفار و مشرکین کے لئے عبرت اور عبرت و موعظت کا ایک نمونہ اور ضرب المثل بنا دیا تاکہ بعد میں آنے والے ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں یعنی جعلنا المتقدمین من الاتعاظ عبرۃ و موعظۃ لمن یاتی من بعدھم (مدارک ج ۴ ص ۱۰۹) حدیث عجیب الشان ما اثرا صیرا لمثل یضرب بھم الامثال و یقال مثلکم مثل قوم فرعون (مظہری ج ۸ ص ۳۶۵) ولما ضرب ابن مریم مثلا۔۔۔ الی عذاب یوم الیم۔ یصدون۔ یضحکون و یضجون (بحر، جلالین) یعنی شور مچاتے ہیں۔ اور ہنستے ہیں جب عیسیٰ ابن مریم کی مثال بیان کی جاتی ہے تو آپ کی قوم یعنی مشرکین قریش مارے خوشی کے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں ہنستے اور شور مچاتے ہیں۔ ان آیتوں کا ماقبل سے ربط چار طرح ہو سکتا ہے۔ سب سے زیادہ مناسب شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کا قول ہے کیونکہ اس کے مطابق اس آیت کا ماقبل سے ربط واضح تر ہے۔ وسئل من ارسلنا من

موضح قرآن ف اس گروہ وحشی کے ملکوں میں حاکم بڑا ہوتا تھا اور جو بڑا ہو اس کی لئے ہاتھ میں کنگن پہنائے جاتے ہیں اور ہار گلے میں ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی اور جس پر وہ ٹوٹ پڑا ہوتا سونے کے کنگن پہنتا اور اس کے سامنے لکڑی جھڑی ہوتی تھی۔ قرآن میں ان کا ذکر آئے تو دھیان کرنے ہیں کہ ان کو بھی ملنی چاہئے جیسے نوکر نقلی ہوں اور بادشاہ کو بڑا سمجھتے ہیں۔

فتح الرحمٰن ف یعنی مردمان حضرت موسیٰ علیہ السلام گفت پور ۱۲ منہ۔ مترجم گوید درمسئلہ کلمۂ ثالثہ استعمال مسلمانان ایراد کرد تعاقب... والی غیر منسوب ... واللہ اعلم۔

قیامت ... سے ثابت ہو گیا کہ کسی پیغمبر کی شریعت میں غیر اللہ کی عبادت کی اجازت نہیں تھی کیونکہ خدا کے سوا کوئی معبود لائق عبادت نہیں۔ اس پر مشرکین نے اعتراض کیا کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش کرتے ہیں [illegible] ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی عبادت کا کسی کو حکم نہیں دیا [illegible]

يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا
وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ
الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ
بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم
بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾
إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ
مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ
لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ
يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا
يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ [illegible] ... عبداللہ بن الزبعریٰ نے کہا ... غیر اللہ کی ... عیسیٰ علیہ السلام کی ... عبادت کرتے ہیں ... [illegible] ... ءَأٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ [illegible] ... اس کا جواب سورۂ انبیاء کی ... آیات ... [illegible] ... ملائکہ کی عبادت کرتے ہیں ... [illegible]

[illegible] ... الملائکۃ ... عیسیٰ علیہ السلام ... [illegible] ... زمین میں تمہاری جگہ فرشتے پیدا کر دیں ... [illegible]

موضح قرآن [illegible] ... قیامت کا ... [illegible]

بنا سکتے تھے یعنی ہم تم کو فرشتوں کے سپرد کرتے اس سے معبود نہیں ہوتے۔ اگر چاہیں تمہاری نسل سے ایسے لوگ پیدا کریں۔ جعلنا منکم ای بدلکم
الجن لانس: معالم ج ۴ ص ۱۴۹) فرشتے بھی چونکہ مخلوق ہی ہیں اس لئے معبود نہیں ہو سکتے چنانچہ امام شاہ عبدالقادر دہلوی فرماتے ہیں، مشرکین
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے کہ تم ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہو لیکن عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آتا ہے تو ان کو خوبی سے یاد کرتے ہو حالانکہ لوگ
(نصاریٰ) ان کی بھی پوجا کرتے ہیں۔ اس کا جواب دیا گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا وہ تو توحید کی تعلیم دیتے تھے لہٰذا ان
سے نہ تو وہ معبود ہے جو اپنی عبادت آپ کرے۔

۶۱ وانہ لعلم للساعۃ یہ تخویف اخروی ہے۔ انہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے
پیدا ہونا قیامت کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ جو عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ پیدا کر سکتا ہے وہ انسان کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر
ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانے میں نزول قرب قیامت کی علامت ہے۔ وقال ابن عباس و مجاہد وقتادۃ
والحسن والسدی والضحاک وابن زید ای وان خروجہ لعلم للساعۃ یعلم بہ قربہا لان خروجہ شرط من
اشراطہا وقد تنزلہ من السماء (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۰۵) قیامت میں شک مت کرو۔ وہ ضرور آنے والی ہے اور میری شریعت اور
میرے احکام کی پیروی کرو یہی سیدھی راہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مقولہ ہے یا واتبعون سے پہلے قل مقدر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
حکم دیا گیا ہے کہ آپ اعلان کریں کہ توحید میں اور تمام شرائع میں میرا اتباع کرو یہی صراط مستقیم اور سیدھا راستہ ہے۔ واتبعون ای اتبعوا ھدیی
او شرعی (مظہری) وقیل ھو لقل ای اتبعونی علی التوحید ھذا الذی امرکم بہ صراط مستقیم (جلالین) او تبعون ای فی التوحید
وفیما ابلغکم عن اللہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۰۷) اور دیکھنا شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے اس سے خبردار رہنا کہیں وہ تم کو اس سیدھی راہ سے ہٹا کر
شرک وضلالت کی راہ پر نہ ڈال دے۔

۶۳ ولما جاء عیسیٰ ۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ ھذا صراط مستقیم۔ یہ تیسری دلیل نقلی تفصیلی از حضرت عیسیٰ علیہ السلام نیز جواب شبہ مشرکین۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کے پاس واضح دلائل اور معجزات لے کر آئے تو فرمایا میں تمہارے پاس ایک ایسی کتاب (انجیل) لے کر
آیا ہوں جو علم و حکمت سے لبریز اور شرائع و احکام الٰہیہ کی ترجمان ہے اور میں اس لئے آیا ہوں تاکہ ان بات کی جن مسائل میں تم باہم مختلف ہو چکے
ہو ان کو واضح کر کے ان میں صحیح فیصلے سے تمہیں آگاہ کروں۔ بالحکمۃ ای بالانجیل کما قال القشیری والماوردی (روح ج ۲۵ ص ۹۶)
بالحکمۃ ای بالانجیل والشرائع (مدارک ج ۴ ص ۹۳) اس لئے اللہ سے ڈرو، میری مخالفت نہ کرو اور میری اطاعت کرو۔

۶۴ ان اللہ ھو ربی وربکم یہ مشرکین کے شبہ کا جواب ہے۔ نیز وہ حکم ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اپنی اطاعت کا حکم دیا تھا۔ یہ ہے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم۔ اللہ تعالیٰ ہی میرا اور تم سب کا مالک اور پالنہار ہے اس لئے صرف اسی کی عبادت کرو اور حاجات میں مافوق الاسباب صرف
اسی کو پکارو، اس کی عبادت اور پکار میں کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ یہی صراط مستقیم اور سیدھی راہ ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے کسی کو کبھی اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ بعد میں مفسد اور گمراہ لوگوں نے ان کی عبادت کی اور لوگوں کو اس شرک کی تعلیم بھی دی۔ بیان
لما امرھم بالطاعۃ فیہ وھو اعتقاد التوحید والتعبد بالشرائع (روح) ای ھذا القول التوحید والتعبد بالشرائع صراط
مستقیم لا یضل سالکہ (مدارک ج ۴ ص ۹۴)

۶۵ فاختلف الاحزاب (الآیۃ) یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا تو پھر
انہیں کیوں پکارا گیا؟ تو جواب دیا گیا کہ ان کے دنیا سے جانے کے بعد ان کے متبعین میں اختلاف پڑ گیا اور وہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور ان میں
سے بعض فرقوں نے ان کو معبود بنا لیا تو ایسے ظالموں کے لئے دردناک عذاب سے ہلاکت و تباہی ہے۔

۶۶ ھل ینظرون۔ یہ مشرکین قریش کے لئے تخویف اخروی ہے۔ یہ مشرکین ایمان نہیں لاتے، وہ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ وہ اچانک
ان پر آجائے۔ تمام مشرکین جو دنیا میں نہایت ہی گہرے دوست ہیں قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور ایک دوسرے کو طعن و
ملامت کریں گے اور ہر ایک گمراہی کی ذمہ داری دوسرے پر ڈالے گا۔ یتعادی بعضھم بعضا و یلعن بعضھم بعضا (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۰۹)
البتہ ایمان والوں کی باہمی دوستی تو قیامت کے دن بھی قائم رہے گی اور اس میں کوئی فرق رونما نہیں ہوگا۔ الا المتقین استثناء منقطع ہے اور الا بمعنی لکن
ہے۔

۶۸ یعباد لا خوف ۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ تاکلون۔ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ قیامت کے دن جب میدان حشر میں سب لوگ جمع ہوں گے تو سب پریشانی
سے گھبرائے ہوں گے۔ اس وقت اللہ کی طرف سے منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے میرے بندو! تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم ہوگا۔ تو
تمام لوگوں کے اندر امید پیدا ہوگی کہ شاید یہ اعلان ان کے لئے ہو اس کے بعد دوسرا اعلان
ہوگا۔ الذین امنوا بایتنا وکانوا مسلمین یعنی میرے وہ بندے جو خوف و غم سے آزاد ہیں جو دنیا میں میری آیتوں پر ایمان لائے اور تمام ایمانیات پر
ایمان لائے اور میرے فرمانبردار رہے۔ یہ اعلان سن کر کفار مایوس ہو جائیں گے اور ایمان والے اللہ کی رحمت کے امیدوار ہوں گے۔ اس وقت انہیں حکم

وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا
اور نہ تم غمگین ہو گے جو یقین لائے ہماری باتوں پر اور رہے
مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
حکم بردار چلے جاؤ بہشت میں تم اور تمہاری عورتیں
تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ
کہ تمہاری عزت ہوگی لئے پھرتے ہیں ان کے پاس رکابیاں سونے کی اور
اَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ
آبخورے اور وہاں ہے جو جی چاہے اور جس سے آنکھیں آرام پائیں
وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ
اور تم ان میں ہمیشہ رہو گے اور یہ وہی بہشت ہے جو
اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
میراث پائی تم نے بدلہ ان کاموں کا جو کرتے تھے تمہارے واسطے اس میں میوے ہیں
كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ
بہت سے جن میں سے کھاتے ہو البتہ جو لوگ گنہگار ہیں وہ دوزخ کے
جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ
عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں نہیں ہلکا ہوتا ان پر سے اور وہ اسی میں پڑے
مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٦﴾
رہ گئے ناامید اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن تھے وہی بے انصاف
وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۗ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾
اور پکاریں گے اے مالک کہیں ہم پر فیصلہ کر چکے تیرا رب وہ کہے گا تم ہمیشہ پڑے رہو گے
لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾
ہم لائے ہیں تمہارے پاس سچا دین پر تم بہت لوگ سچی بات سے برا مانتے ہو

ہوگا۔ ادخلوا الجنة (الآیة) تم اور تمہاری مومن بیویاں خوش و خرم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (کبیر۔ خازن۔ مدارک) ۷۱ یطاف علیہم۔ جنت میں خوبرو غلمان ان کی خدمت میں ہوں گے اور کھانے پینے کی اشیا سونے کی پلیٹوں اور پیالوں میں انہیں پیش کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ انہیں جنت میں ہر وہ چیز میسر ہوگی جس کی ان کے دلوں میں خواہش پیدا ہوگی اور جس چیز کو دیکھنے کا ان کی آنکھوں کو شوق ہوگا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان پر موت آئیگی اور نہ جنت کی نعمتیں ہی فنا ہوں گی۔ اہل جنت سے کہا جائے گا دنیا میں جو تم نیک عمل کرتے رہے یہ جنت اور یہ تمام نعمتیں اسی وجہ سے تمہیں عطا ہوئی ہیں۔ اس میں تمہارے لئے بے شمار انواع و اصناف کے میوے اور پھل ہیں جو کبھی ختم نہ ہوں گے خواہ کس قدر تم کھاؤ جس قدر تم کھاؤ گے اس سے دگنے اور پیدا ہو جائیں گے۔ فاکھة کثیرة بحسب الانواع والاصناف...... وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاینزع رجل فی الجنة من ثمرہا الا نبت مثلاہا مکانہا (ابوالسعود ص ۴۹ ج ۴) ۷۴ ان المجرمین ...... تا ...... انکم مٰکثون۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ مشرکین جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے جہنم کا عذاب نہ کبھی ختم ہوگا اور نہ اس میں کوئی تخفیف اور کمی ہی ہوگی اور وہ عذاب میں نجات سے مایوس ہو کر خاموش ہونگے جس طرح ایک آدمی مایوس اور ناامید ہو کر خاموش ہو جاتا ہے۔ والمبلس الیائس الساکت سکوت یائس من فرج (کبیر ج ۷ ص ۴۵۵) اس دائمی عذاب میں مبتلا کر کے ہم نے ان پر کوئی زیادتی اور ان سے کوئی بے انصافی نہیں کی بلکہ دنیا میں ہمارے احکام کی خلاف ورزی کر کے انہوں نے خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ عذاب ان کے اپنے ہی گناہوں کی سزا ہے۔ جب وہ ہر طرف سے ناامید ہو جائیں گے تو خازن جہنم سے التجا کریں گے کہ اللہ کی بارگاہ میں درخواست کرے کہ وہ موت سے ہمارا خاتمہ کر دے تاکہ ہم اس عذاب اور مصیبت سے بچ جائیں۔ تو وہ جواب دے گا کہ موت تمہیں نہیں آئیگی کیونکہ موت تو عذاب سے نجات کی ایک صورت ہے اور تمہارے لئے نجات نہیں ہے۔ اجاب بانہ لا خلاص لکم منہ بموت ولا بغیرہ (ابو السعود ج ۴ ص ۵۰) ۷۸ لقد جئنٰکم الخ۔ بسوئے اہل مکہ۔ ہم نے اپنا رسول تمہارے پاس حق و صداقت کا پیغام (توحید و شرائع دین) دے کر بھیجا لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق کو پسند نہیں کرتے اور توحید اور خدائے واحد کی عبادت اور پکار کے مقابلے میں غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اما الحق المعہود الذی ھو التوحید او القرآن وکلہم کارھون لہ مشمئزون منہ (ابو السعود ج ۴ ص ۵۰)

موضح قرآن ۱ یعنی چین چین کر۔ ۲ مالک نام ہے فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہے۔ کہتے ہیں ہزار برس چلاویں گے تب وہ ایک جواب دیگا ناامیدی کا۔ فیصلہ کر چکے یعنی مار ڈال چکے عذاب کر کر۔

ام ابرموا امرا ... یہ توبیخ ہے۔ مشرکین مکہ کسی کام کا پختہ فیصلہ کر چکے ہیں یعنی وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے اور دین اسلام کو مٹا دینے کا منصوبہ بنا چکے ہیں لیکن ہم ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیں گے [illegible] اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ ام یحسبون ... کیا ان کا خیال ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے اور نہیں جانتے [illegible] ہم [illegible] اور ان کی سب باتیں لکھ رہے ہیں۔ اس لیے ان کا کوئی منصوبہ [illegible]

اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا

نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا

يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ

وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبٰرَكَ

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَ

عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ

بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ

[illegible]

کیا ... نہیں بلکہ پیغمبر علیہ السلام کو ان کی نظروں کے سامنے [illegible] مسلمانوں کو دشمنوں کے ہاتھ [illegible] مشرکین کو ذلت و رسوائی سے قتل کرایا اور بعض کو قیدی بنایا۔ کچھ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے اور ان میں کئی اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ قل ان کان۔ یہ ابتدائے سورت میں وجعلوا له من عباده جزءا سے متعلق ہے۔ قرآن مجید کا یہ قاعدہ ہے کہ جس مضمون سے ابتدائے سورت ہو اس کو آخر سورت میں بھی بالاختصار ذکر کیا جاتا ہے تاکہ سورت کی ابتدا اور انتہا میں اتحاد و مناسبت ہو جائے۔ واضح اور براہین قاطعہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد اور نائب نہیں۔ لیکن اگر بالفرض مشرکین کے قول کے مطابق اللہ کے بیٹے اور نائب ثابت ہو جائے تو میں سب سے پہلے اسے مانوں گا اور اس کی تعظیم بجا لاؤں گا۔ [illegible] تمثیل تعلیق [illegible] بطور مبالغہ ذکر کی گئی ہے [illegible] الآیۃ ان کان للرحمن ولد [illegible] [illegible] فانا اول من یعظم ذلک الولد و اسبقکم الی طاعتہ والانقیاد لہ کما یعظم الرجل ولد الملک لتعظیم ابیہ و ھذا الکلام وارد علی سبیل الفرض و لتمثیل الغرض [illegible] فی نفی الولد و الاطناب فیہ [illegible] سبحن رب السموت۔ اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان اور عرش عظیم کا مالک ہے اور ساری کائنات میں [illegible] ہے وہ اولاد اور نائب سے پاک اور منزہ ہے۔ فذرھم [illegible] زجر مع تخویف اخروی [illegible] ان معاندین کو [illegible] اور [illegible]

[illegible] کفر و شرک اور عناد و مکابرہ میں [illegible] دنیا میں لہو و لعب اور عیش و نشاط میں [illegible] قیامت کے دن [illegible]

موضح قرآن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تفسیر الرحمن [illegible] یعنی [illegible] شفاعت کنند [illegible]

تو پالیں ہیں کہ ان سے رد ہو گیا ہے وہاں اپنے کئے کی پوری سزا پائیں گے ﴿۸۴﴾ وھو الذی ۔۔۔۔ الیہ ترجعون : یہ توحید پر دلیل عقلی ہے اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان اور ان کا خالق و مالک ہے وہی آسمان اور زمین میں معبود برحق ہے اور وہی ساری کائنات میں متصرف و کارساز ہے وہی حکیم و مدبر ہے اور وہی علیم و دانا ہے اس لئے کسی نائب و شفیع کی ضرورت نہیں ۔ و تبارک ۔۔۔ : زمین و آسمان میں متصرف اور غیب دان بھی وہی ہے اور برکات دہندہ بھی وہی ہے سارا کائنات کا مالک وہی ہے اور قیامت کا علم بھی اس کے ساتھ مخصوص ہے قیامت کے

يَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ
هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ
فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

سُورَةُ الدُّخَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

حمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ
مُّبَارَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ﴿٣﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ
حَكِيمٍ ﴿٤﴾ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً
مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ﴿٧﴾ لَا إِلَٰهَ
إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾

منزل ۶

دن سب اسی کے سامنے حاضر ہوں گے جب سارے کائنات میں متصرف بھی وہی ہے اور عالم الغیب بھی وہی ہے تو اسے کسی نائب و متصرف کی حاجت نہیں ۔ ولا یملک الذین ۔۔۔ : اس سورت میں بھی ایک زائد مضمون مذکور ہے اس لئے یہی سورت کا دعویٰ ہے اور مشرکین کے شبہ کا جواب ہے کہ ہم نے مان لیا کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب اور ساری کائنات میں متصرف اور سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن ہم ان کی عبادت صرف اس خیال سے کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے ہاں سفارشی ہیں اور اللہ سے ہمارے کام کروا دیتے ہیں ۔ تو جواب دیا ۔ ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرھم ولا ینفعھم ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ (یونس) تو جواب دیا کہ مشرکین اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اختیار نہیں رکھتے الا من شھد بالحق : یہ استثناء منقطع ہے اور شہادت حق سے کلمۂ توحید کی شہادت مراد ہے اور من دون اللہ سے وہ معبود مراد ہیں جو اپنی عبادت پر خوش تھے اور اگر من دون اللہ کو عام کیا جائے تو اس میں فرشتے عیسیٰ اور عزیر علیہم السلام بھی شامل ہوں گے کیونکہ انبیاء علیہم السلام اور انبیاء کرام جن کو معبود بنا لیا گیا تو استثناء متصل ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ مشرکین اپنے جن کی عبادت کرتے ہیں ان میں سے وہ شفاعت کر سکیں گے جو توحید کے قائل اور اپنی عبادت پر خوش نہ تھے لیکن شفاعت کی اجازت بھی انہیں ملے گی جو توحید پر ہوں گے ۔ الا ولکن من شھد بالحق بکلمۃ التوحید وھم یعلمون ان اللہ ربھم حقا ویعتقدون ذلک ھو الذی یملک الشفاعۃ وھو استثناء منقطع او متصل

لان فی جملۃ الذین یدعون من دون اللہ الملائکۃ (مدارک) اس صورت میں من شھد سے شفاعت کرنے والے مراد ہوں گے اور شفاعت سے وہ شفاعت مراد ہے جو قیامت کے دن مومنوں کے حق میں اللہ کے اذن سے ہوگی ۔ الذین یدعون : [illegible] لوگ ہیں جن کو ان کی حق

تسمیح قرآن : یہ اس کی قسم ہے یعنی اس پر جو کچھ ہے اشرف یعنی ہمیشہ مقرر رہا ہے ۔ برکت کی شب قدر ہے جیسے انا انزلناہ میں فرمایا کہ یہ جو کتاب لوح محفوظ میں سے جو کچھ نازل ہوا ہے اور کچھ رات میں یعنی زمین آسمانوں پر ہے ۔

تسمیح الرحمن : یعنی یہاں قدر ، یعنی حکم یہ ۔

کے خلاف معبود بنا لیا گیا اور من شہد سے مشفوع لہم مراد ہوں یعنی وہ لوگ جن کے حق میں شفاعت ہو گی یعنی الا من شہد [illegible] اور مطلب یہ ہو گا کہ ان معبودوں ان لوگوں کے حق میں شفاعت کی اجازت ہو گی جنہوں نے کلمۂ توحید کا اقرار کیا لیکن ان مشرکین کے حق میں شفاعت کی اجازت کسی کو نہیں دی جائے گی۔

[illegible] الملائکة فانہ لا یملک [illegible] الا من شہد بالحق [illegible] ولئن سألتھم من خلقھم لیقولن اللہ فانی یؤفکون [illegible] یہ دلیل [illegible] مشرکین سے آپ پوچھیں کہ یہ تو بتاؤ کہ تمہیں اور تمہارے معبودوں کو جن کو تم عند اللہ شفیع سمجھتے ہو کس نے پیدا کیا ہے تو جواب دیں گے کہ ان کو اللہ نے پیدا کیا ہے پھر اس کی عبادت سے کیوں پھرے جاتے ہیں اور اس اقرار کے باوجود شرک و عبادت غیر اللہ کی طرف کیوں جاتے ہیں ﷺ وقیلہ یا رب [illegible] ان ھؤلاء قوم لا یؤمنون یہ مشرکین کے ایمان سے مایوس ہو کر آپ نے مشرکین کی شکایت کی [illegible] یہ قوم ایسی سرکش ہو چکی ہے کہ اب وہ ایمان نہیں لائے گی۔ قال ابن عباس [illegible] من الایمان [illegible] حضرت شیخ [illegible] فرماتے ہیں [illegible] اس کے یہ کہنے اور دعا مانگنے کے سبب سے ہم ان کو سزا دیں گے [illegible] قوم لا یؤمنون [illegible] یہ جواب قسم ہے یعنی مجھے پیغمبر کے یا رب کہنے اور بد دعا مانگنے کی قسم یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے اور پیغمبر علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے میں انہیں سزا دوں گا [illegible] فاصفح عنھم [illegible] مشرکین سے اعراض کیجئے اور بد دعا کرنے کا حکم ہے [illegible] اپنے اعمال کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں بد دعا کرنے کی ضرورت نہیں عنقریب ہی وہ اپنا انجام دیکھ لیں گے چنانچہ جلد ہی جنگ بدر میں انہوں نے اپنا انجام دیکھ لیا۔ اور سلام سے مراد متارکت ہے [illegible] فاصفح عنھم وقل سلام فسوف یعلمون [illegible] (روح ج ۲۵ ص ۹۹) وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سورۂ زخرف میں آیاتِ توحید اور اسکی خصوصیات

۱۔ ولئن سألتھم — تا — ما لھم بذلک من علم (ع ۱) نفی شرک فی التصرف

۲۔ وجعلوا لہ من عبادہ جزءا — تا — وما لھم بذلک من علم ان ھم الا یخرصون (ع ۲)۔ نفی شرک فی التصرف

۳۔ واذ قال ابراھیم — تا — لعلھم یرجعون (ع ۳) نفی شرک فی العبادۃ والدعاء

۴۔ واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا (ع ۴) کسی پیغمبر کی شریعت میں غیر اللہ کی عبادت اور پکار کو جائز نہیں رکھا گیا۔

۵۔ ان ھو الا عبد انعمنا علیہ [illegible] ھذا صراط مستقیم (ع ۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم یہی تھی کہ صرف اللہ کی عبادت کرو انہوں نے اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا۔

۶۔ وھو الذی فی السماء الہ — تا — والیہ ترجعون (ع ۷) نفی شرک فی العبادۃ والتصرف ونفی شرک فی العلم

۷۔ ولا یملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ (ع ۷) نفی شفاعت قہری، و نفی شفاعت بت مشرکین

سورۃ الدخان لہ

ربط — سورۂ زخرف میں مشرکین کے اس شبہے کو رد کیا گیا ہے کہ ان کے معبودان باطلہ خدا کے نائب اور اس کی بارگاہ میں شفیع غالب ہیں اور ان دونوں
عقل و نقل اور وحی سے ثابت کیا گیا کہ زمین و آسمان کا خالق و مالک وہ وحدہ لا شریک ہے وہی ساری کائنات میں متصرف و کارساز ہے اور اس کا
کوئی نائب نہیں اور نہ اس کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب ہے۔ اب سورۂ دخان میں مشرکین کے ایک اور شبہے کا جواب دیا گیا ہے یعنی ہم نے مان لیا کہ ہمارے
معبود خدا کے نائب اور شفیع غالب نہیں ہیں لیکن وہ ہماری دعائیں سنتے اور ہماری عبادت کو پسند کرتے ہیں اس لئے اگر وہ ہماری پکاریں سن کر خدا کی بارگاہ
میں ہماری سفارش کر دیں تو اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔ تو اس کا جواب دیا گیا۔ انہ ھو السمیع العلیم o یعنی سب کچھ جاننے
والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے اور کوئی نہیں۔

خلاصہ — تمہید مع ترغیب، دعویٰ سورت انہ ھو السمیع العلیم، تخویف دنیوی، تخویف اخروی، بشارت اخرویہ اور درمیان میں توحید پر
ایک دلیل عقلی وما خلقنا السموت — تا — لا یعلمون۔

تفصیل

حٰمٓ o والکتب المبین o — تا — رحمۃ من ربک۔ تمہید مع ترغیب۔ یہ ایک عظیم الشان کتاب ہے جسے ہم نے برکت والی رات میں
نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس سے مستفید ہوں اگر یہ لوگ ... اللہ کا عذاب ... انہ ھو السمیع العلیم o یہ دعویٰ سورت ہے
دعویٰ ہے ... ایک ... کا جواب ہے۔ فارتقب — تا — منتقمون o تخویف دنیوی ہے۔ مشرکین ... قحط سالی کی صورت
میں عذاب ... اللہ کو پکاریں گے کہ یہ عذاب ... ہم ایمان لے آئیں گے لیکن جب ہم عذاب دور کر دیں گے تو وہ پھر سرکشی کرنے لگیں گے
آخر ... کے دن ... ولقد فتنا قبلهم — تا — وما کانوا منظرین o تخویف دنیوی کا ایک نمونہ فرعون
اور اس کی قوم کا ... انہوں نے سرکشی کی ... عذاب ... کوئی چیز کام نہ آئی ... دولت و سلطنت ...
... ولقد نجینا بنی اسرائیل — تا — بلؤا مبین o یہ بشارت دنیویہ کا نمونہ ہے کہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی
اور اس کے عذاب سے نجات دی اور اپنے زمانے کے لوگوں پر ان کو فضیلت عطا فرمائی۔

ان ھؤلاء لیقولون — تا — ان کنتم صدقین o منکرین قیامت ... یہ لوگ ... توحید کا انکار کرتے ہیں بلکہ قیامت
اور دوبارہ جی اٹھنے کو بھی نہیں مانتے۔ اھم خیر ام قوم تبع ... تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ ... کیا یہ لوگ زیادہ طاقتور ہیں
یا ... جب انہیں ... کے جرم میں ہلاک کر دیا گیا ... کس باغ کی مولی ہیں۔

وما خلقنا السموت — تا — لا یعلمون o یہ توحید پر دلیل عقلی ہے ... زمین و آسمان اور ... کو ہم نے ... پیدا نہیں
کیا بلکہ ہر چیز کو ... پیدا کیا ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ ہماری وحدانیت اور قدرت کاملہ کی دلیل ہے۔ ان یوم الفصل ... تخویف
بشارت اخرویہ ہے۔ ان شجرت الزقوم — تا — ان ھذا ما کنتم بہ تمترون o یہ تخویف اخروی ہے ... کھانے
... کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا۔ ان المتقین فی مقام امین o — تا — ذلک ھو الفوز العظیم o یہ بشارت اخرویہ ہے۔ متقی لوگ
جنت میں ہوں گے ... پہننے کے لئے ... اور ... بہشتی ... میں ہوں گی ... میسر ہو گا ... تمام
نعمتیں ... ہوں گی۔

فانما یسرنہ ... یہ تمام سورت سے متعلق ہے۔ فارتقب انھم مرتقبون o یہ تخویف دنیوی ... یوم ... سے ...
متعلق ہے۔

لہ حٰمٓ والکتب المبین ... تمہید مع ترغیب ہے۔ کتاب سے قرآن مراد ہے۔ اس صورت میں قرآن کو لیلۃ مبارکہ میں نازل کرنے کا مطلب یہ ہو
گا کہ اس رات میں قرآن کو نازل کرنے کا شروع ہوا ... وقال ... فی ذلک اللیلۃ ... (روح ج ۲۵ ص ...)
نے لکھا ہے کہ اس برکت والی رات میں سارا قرآن لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر ... اور وہاں سے تھوڑا تھوڑا ... سال ...
... برکت والی رات ... یا ... فرمایا ... (تفسیر ... ج ۲۵ ص ...)

سو یہی مراد ہے۔ اس صورت میں انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ میں تاویل کی ضرورت نہ ہوگی اور مطلب یہ ہوگا کہ اس سورت کو ہم نے برکت والی رات میں نازل کیا ہے۔ تیسری توجیہ یہ ہے کہ [illegible] سورت کا [illegible] مراد ہے یعنی انا انزلنا هذا الحكم الاول فی لیلۃ مبارکۃ [illegible] [illegible] لیلۃ الفرق [illegible] [illegible] بکل شیء العلیم [illegible] الشیخ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] رحمت سے [illegible] برکات کے [illegible] چنانچہ لیلۃ القدر [illegible] نزول قرآن کا آغاز ہوا [illegible] ہزار [illegible] رات [illegible] ظہور ہوتا ہے۔ والکتٰب المبین قسم ہے اور جواب قسم محذوف ہے [illegible] [illegible] الشیخ [illegible] انا انزلناہ جواب قسم [illegible] قال ابن عطیۃ [illegible] [illegible] (روح المعانی [illegible])

قرآن مجید میں جو قسمیں [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] الشکر [illegible]

لیلۃ مبارکۃ [illegible] شب قدر [illegible] رمضان [illegible] انا انزلناہ فی لیلۃ القدر [illegible] شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن [illegible] لیلۃ البرات یعنی شعبان کی پندرھویں رات [illegible] عکرمۃ [illegible] لیلۃ النصف من شعبان [illegible] [illegible] شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن [illegible] لیلۃ القدر [illegible] ابن عباس وقتادۃ وابن جبیر ومجاہد [illegible] شب برات کے [illegible] [illegible] لیلۃ النصف من شعبان [illegible] لیلۃ القدر [illegible] رمضان [illegible] ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ [illegible]

[illegible]

فیہا یفرق۔ اس رات میں ہر اہم [illegible] [illegible] فرشتوں [illegible] [illegible] الملائکۃ علیہم السلام [illegible]

امرا من عندنا۔ [illegible] [illegible] الزمخشری امرا [illegible] [illegible] انا کنا مرسلین۔ [illegible] [illegible] لیلۃ مبارکۃ [illegible] [illegible]

باریعباً مفعول ... جیسے مرسلین کا، یا مفعول لہ یا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا مفعول لہ علی معنی انا انزلنہ ... عن طرف و عاد اذ ... الرسل
... الکتب الی عباد ... رحمۃ علیهم ... رحمۃ ... ای یکون مفعول
مرسلین و الرحمۃ ... ایک قراءت میں رحمۃ بالرفع ہے اس صورت میں وہ مبتدا محذوف کی خبر ہوگی ...
علی ... رحمۃ ... یعنی یہ کتاب تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے۔ ؎ انہ هو السمیع العلیم یہ صورت کا مقصود ...

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي
[illegible]
السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ
[illegible]
أَلِيمٌ ﴿١١﴾ رَّبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾
[illegible]
أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ
[illegible]
تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا كَاشِفُوا
[illegible]
الْعَذَابِ قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ
[illegible]
الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا
[illegible]
قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ
[illegible]
أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَن
[illegible]
لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّي
[illegible]
عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا
[illegible]

کے ایک شبہ کا جواب ہے جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا ہے۔ ؎ رب السموت اس میں دو قراءتیں ہیں اول جر اس صورت میں یہ من ربک سے بدل ہے دوم رفع اس صورت میں یہ انہ کی دوسری خبر ہوگی یا مبتدا محذوف کی خبر ہوگی ای هو رب السموت الخ اس قراءت پر لا الٰہ الا هو یحیی و یمیت اور ربکم و رب ابائکم الاولین سب ان کی خبریں ہوں گی یا جمل مستانفہ یا مبتدا ات محذوف کی خبریں ہوں گی اور جمل قراءت پر یہ جمل مستانفہ ہیں یا مبتدا ات محذوف کی خبریں۔ کل ذلک ... زمین و آسمان اور ساری کائنات کا مالک ہے اگر واقعی تمہارا اس پر ایمان ہے جیسا کہ تم اس کا اقرار کرتے ہو اور تمہارا اقرار ایمان و یقین سے ناشی ہے تو پھر اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے اسے بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ اس کے سوا کوئی متصرف و کارساز اور عالم الغیب نہیں۔ ان هذا الرب هو السمیع العلیم الذی انتم مقرون بہ و معترفون بانہ رب السموت والارض و ما بینهما ان کان اقرارکم عن علم و ایقان ... ؎ لا الٰہ الا هو یعنی ... بالا سے جو متصف ہے وہی الٰہ ہے وہی متصرف و کارساز اور عالم الغیب ہے زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے۔ وہ تمہارا بھی مالک و کارساز ہے اور تمہارے باپ دادا کا مالک اور کارساز بھی وہی تھا جب سب کا مالک و خالق وہی ہے تو اس کے سوا کوئی کارساز اور غیب دان بھی نہیں۔ ؎ بل هم فی شک یلعبون۔ یہ مقدر سے متعلق ہے ای ما ایقنوا ... یعنی ان کو ایسے کمالات ...

موضح قرآن ؎ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دھوئیں کا مذکور ہے کہ اس وقت سمجھنا کام نہیں آتا قیامت ... ؎ یعنی عادت ... یعنی بنی اسرائیل کو رخصت کرو۔ ؎ شاید وہ ...

فتح الرحمن ؎ مترجم گوید ... وعدہ محقق شد ... خدای تعالیٰ ... قریش ... ؎ یعنی بنی اسرائیل ... ۱۲

لیکن [illegible] پھر بھی نہیں مانتے بلکہ شک و تردد میں لعب و استہزاء کرتے رہے یعنی اس طرح استہزاء کرتے رہے گویا
انہیں مسئلہ میں کچھ شک ہے۔ [illegible]

ڪلہ فارتقب۔ یہ تخویف دنیوی ہے۔ [illegible] قحط [illegible] سے کیونکہ بھوکے آدمی کو شدت بھوک سے فضا میں بادل اور آنکھوں کے سامنے دھواں سا نظر
آتا ہے۔ جب مشرکین قریش [illegible] سرکشی میں حد سے بڑھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے کے
قحط کی طرح قحط مسلط فرما [illegible] تو ان پر ایسا شدید قحط آگیا کہ وہ مردار تک کھانے پر مجبور ہو گئے یعنی اگر وہ نہیں مانتے تو آپ اس وقت کا انتظار کریں
جب ان پر سخت قحط مسلط کیا جائے گا۔ قال عبد اللہ [illegible] ان قریشا لما استعصت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیہم بسنین
کسنی یوسف، فاصابہم قحط وجہد حتی اکلوا العظام فجعل الرجل ینظر الی السماء فیری ما بینہ وبینہا کہیئۃ الدخان من الجہد
(بخاری ج ۲ ص ۷۱۳)

ڪلہ یغشی الناس۔ یعنی وہ قحط تمام مشرکین کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور وہ کہیں گے یہ تو بڑا ہی دردناک عذاب ہے [illegible]
[illegible] عذاب ہے [illegible] جب مشرکین [illegible] بھوک [illegible]
کیا تو ابوسفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر [illegible] کہ اگر یہ عذاب اٹھا لیا جائے تو ہم
سب ایمان لے آئیں گے۔ ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون۔ لما اشتد القحط بقریش [illegible] ابو سفیان الی رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] (روح ج ۲۵ ص ۱۱۹)

ڪلہ انی لہم الذکری۔ مشرکین کے نفاق اور ان کی [illegible] کا بیان ہے۔ یعنی یہ جھوٹا وعدہ کر رہے ہیں اس سے ان کا مقصد صرف عذاب
ٹلوانا ہے [illegible] یہ کس طرح نصیحت حاصل کریں گے حالانکہ ان کے پاس [illegible] توحید کو کھول کھول کر بیان کرنے والا رسول آ
چکا ہے۔ [illegible] سے متاثر نہیں ہوئے بلکہ اس سے اعراض کیا اور کبھی کہتے ہیں [illegible] سکھایا جاتا ہے اور کبھی اسے دیوانہ
کہتے ہیں۔ [illegible] ایسے معاندین سے [illegible] کی توقع کیا ہو سکتی ہے۔ انا کاشفوا العذاب۔ اچھا ہم کچھ
وقت کے لیے عذاب اٹھا لیتے ہیں لیکن تم حسب وعدہ ایمان نہیں لاؤ گے بلکہ کفر ہی پر قائم رہو گے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے
بارش ہوئی اور قحط دور ہو گیا [illegible] مشرکین ایمان نہ لائے۔ یوم نبطش [illegible] آخری فیصلے کا اعلان ہے [illegible]
عذاب مراد ہے [illegible] جب ہم ان کو [illegible] پکڑیں گے [illegible] انتقام لے کر چھوڑیں گے۔ یوم
نبطش کا [illegible] انا منتقمون [illegible] یوم نبطش ظرف لفعل دل علیہ انا منتقمون (مظہری)

ڪلہ ولقد فتنا قبلہم [illegible] یہ تخویف دنیوی کا ایک نمونہ ہے [illegible] یوم نبطش سے متعلق ہے جس طرح ان سے
پہلے فرعون اور اس کی قوم کو دنیا ہی میں سرکشی کی سزا ملی اسی طرح ان کو بھی دنیا میں سزا ملے گی۔ ان سے پہلے ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو آزمایا
[illegible] ان کے پاس ایک نہایت معزز رسول جو پیغام لے کر آیا [illegible] حقوق [illegible] میری طرف ادا
کرو [illegible] اس صورت میں [illegible] قبول دعوت [illegible] ادوا الی حق اللہ تعالیٰ
من الایمان وقبول الدعوۃ یا عباد اللہ [illegible] (روح ج ۲۵ ص [illegible]) [illegible] مطلب یہ ہے کہ اللہ کے
بندوں کو میرے حوالے کر دو۔ اس صورت میں عباد اللہ ادوا کا مفعول ہوگا اور اس سے مراد [illegible] جنہیں قوم فرعون نے غلام بنا رکھا تھا
اطلقوہم وسلموہم [illegible] (روح) انی لکم رسول امین [illegible] میں تمہاری طرف
سچا رسول ہوں [illegible] اس لیے میری پند و نصیحت کو قبول کرو [illegible] سرکشی [illegible]
کرو [illegible] احکام [illegible] میں تمہارے پاس ایسے دلائل و معجزے [illegible] لایا ہوں جو میری صداقت کی کھلی حجت ہیں۔

ڪلہ وانی عذت [illegible] جب موسیٰ علیہ السلام نے [illegible] قتل کرنے کی دھمکی دی تو موسیٰ علیہ السلام
نے کہا میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لیتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کرو [illegible] میں رب کی حفاظت میں ہوں۔ تم مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچا
سکتے۔ [illegible] وان لم تؤمنوا لی [illegible] اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے
الگ رہو اور میرے ساتھ کوئی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] حق و باطل کا فیصلہ فرما دے گا۔ [illegible]
[illegible] (قرطبی ج ۱۶ ص [illegible]) [illegible]
[illegible] (روح ج ۲۵ ص ۱۲۰)

ف۱۰ فدعا ربہ۔ جب فرعون اور اس کی قوم تکذیب پر مصر ہو گئی اور عناد و سرکشی سے باز نہ آئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ان کی شکایت کی یہ لوگ سخت مجرم ہیں اور اپنے جرم و شرک سے باز آنے والے نہیں ہیں اس لئے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ مجرمون مضمر کی ... ان ھؤلاء قوم مجرمون ... فاسر بعبادی ... اس سے پہلے حذف ہے یہ قاعدہ ہے کہ جب گذشتہ زمانے کے امر کی حکایت کی جائے تو اس سے پہلے قلنا یا کوئی اور مناسب فعل محذوف ہوتا ہے ...

لِّي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾
فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ
رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ
وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا
فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿٢٧﴾ كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾
وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾
مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَ
لَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ
الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾
إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾ فَأْتُوا

... جس نے اس کی دعا قبول کی اور اسے حکم دیا کہ میرے بندوں کو ساتھ لے کر راتوں رات نکل جاؤ، تمہارا تعاقب کیا جائیگا۔ فرعون اور اس کا لشکر سب تمہارے پیچھے تمہیں پکڑنے کے لئے نکلے گا۔ ف۱۱ واترک البحر رھوا ... رھوا ساکنا ... اس سے پہلے ... ہے یعنی القصہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر دریا کے کنارے پہنچا تو اللہ کے حکم سے اس پر اپنی لاٹھی ماری جس سے اس میں بارہ خشک راستے بن گئے جب وہ ان راستوں سے گذر کر پار ہو گئے اس وقت فرعون بھی لاؤ لشکر کے ساتھ دریا پر پہنچ گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے ارادہ کیا کہ دریا پر دوبارہ لاٹھی ماریں تا کہ وہ جاری ہو جائے اور فرعون آگے نہ بڑھ سکے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ دریا کو ابھی ساکن ہی رہنے دو، کیونکہ ہم فرعون کے لشکر کو انہی راستوں میں غرق کرنا چاہتے ہیں۔

ف۱۲ کم ترکوا۔ فرعون کس قدر عمدہ باغات اور چشمے، سرسبز و شاداب کھیتیاں، عالیشان محلات اور عیش و عشرت کا سامان چھوڑ گئے جس میں وہ خوش و خرم زندگی بسر کرتے تھے۔ کذلک یعنی بات یونہی ہے اور ہم نافرمانوں اور سرکشوں سے ایسا ہی معاملہ کیا کرتے ہیں۔ واورثنھا الخ قوما آخرین سے بنی اسرائیل مراد ہیں۔ جیسا کہ دوسری جگہ اس کی تصریح موجود ہے کذلک واورثنھا بنی اسرائیل (شعراء ع ۴) یعنی فرعون کی حکومت اور تمام دولت کا ہم نے بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ بنی اسرائیل ملک شام سے مصر کی طرف واپس آ گئے ہوں جیسا کہ قتادہ اور حسن نے کہا ہے ان بنی اسرائیل رجعوا الی مصر بعد ھلاک فرعون (روح ج ۲۵ ص ۱۲۰) ... یہ اعتراض کہ بنی اسرائیل کی مصر میں واپسی کا ذکر تاریخوں میں نہیں ملتا، قابل التفات نہیں کیونکہ کتب تاریخ میں کذب و تحریف کا امکان ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان سراسر حق ہے۔ ولا اعتبار بالتواریخ فان الکذب فیھا کثیر وکلام اللہ صدق، قال تعالیٰ فی سورۃ الشعراء کذلک واورثنھا بنی اسرائیل (روح) و قالوا لا اعتبار بالتواریخ ... التی بید الیھود الیوم لما ان الکذب ...

موضح قرآن ... یعنی بنی اسرائیل کو جیسے سورۃ شعراء میں ہے معلوم ہوتا ہے فرعون کے غرق ہوئے پیچھے بنی اسرائیل کا دخل ہوا مصر میں ف۱ حدیث میں فرمایا مسلمان کے مرنے پر روتا ہے دروازہ آسمان کا جس سے اس کی روزی اترتی تھی اور زمین جہاں وہ نماز پڑھتا تھا یعنی کافر کے واسطے نہیں ... ف۲ یعنی حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے۔

فیما کنتم وعصیتم کتاب اللہ تعالیٰ وھو سبحانہ اصدق القائلین و کانہ جعل وعلا مرالعون من تغریب الغرق ... ۱۹ فائت
یہ کہا ہے اس سے کہ فرعون کی ہلاکت کوئی اہم اور بڑا حادثہ نہیں ہے بلکہ ایک حقیر اور معمولی سی بات تھی ان کی ہلاکت سے کوئی فرق نہیں آیا۔ مجاز عن عدم
الاکتراث بھلاکھم والاعتداد بوجودھم ... ۲۰ ولقد نجینا فرعون اور اس کی قوم کو ہلاک کرکے ہم نے بنی اسرائیل کو اس رسوا کن اور ذلت آمیز
عذاب سے نجات دی جو وہ فرعون کے ہاتھوں برداشت کرتے تھے۔ بیشک فرعون نہایت سرکش، متکبر اور حد سے زیادہ ظالم و جابر تھا۔ من فرعون کا متعلق محذوف
ہے اور یہ العذاب سے حال ہے۔ حال من العذاب المھین مبتدئ وصادرا من جھتہ ... ولقد اخترنھم
الخ اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس وقت کی تمام اقوام پر شرف و فضیلت عطا فرمائی۔ ان کو یہ امتیاز ان کے ایمان و عمل اور صبر و استقلال کی وجہ سے حاصل ہوا۔ علی علم یعنی ہم نے ان کو مستحق جان کر یہ شرف عطا کیا۔ و اتینٰھم الخ یہ مزید انعامات کا ذکر ہے جو بنی اسرائیل پر کئے گئے۔ ہم نے بنی اسرائیل کو ایسے نشانات دیئے جن میں انعام و احسان کا پہلو نمایاں اور امتحان و ابتلا کی صورت واضح تھی مثلاً دریا میں راستے بنانا، بادلوں کا ان پر سایہ کرنا، من و سلویٰ کا اتارنا وغیرہ۔ یہ انعامات تھے اور ان میں ان کا امتحان بھی مقصود تھا کہ وہ کس طرح ان کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ... ونعمہ ظاھر ... لننظر کیف تعملون ... ۲۱ ان ھؤلاء یہ اہل مکہ کی طرف التفات اور شکوی ہے۔ مشرکین مکہ کہتے ہیں کہ بس اس پہلی زندگی کے ختم ہو جانے سے قصہ تمام ہو جائیگا اور اس کے بعد پھر کوئی زندگی نہیں ہوگی اور ہمیں دوبارہ نہیں اٹھایا جائیگا۔ یعنی یہ جو پہلی دنیوی موت ہے اس کو تو ہم مانتے ہیں، لیکن اس کے بعد جو دوسری زندگی بتائی جاتی ہے اسے ہم نہیں مانتے۔ اب یہ مشرکین دنیوی موت کو تو مانتے تھے اور دوسری زندگی کا انکار کرتے تھے اس لئے ان ھی الا حیاتنا الاولیٰ کہنا چاہئے تھا۔ فاتوا بآبائنا یہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین سے ہے یعنی اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوں گے تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کرکے ہمیں دکھا دو تو ہم مان لیں گے۔ ۲۲ اھم خیر کیا یہ مشرکین مکہ قوم تبع اور ان سے پہلے مشرکین سے بہتر ہیں؟ اسی لیے یہ

یٰاٰبَآئِنَآ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ
وَّالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۳۷﴾
وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۳۸﴾
مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾
اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۰﴾ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ
مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَیْـًٔا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ
رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ
الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ یَغْلِیْ فِی
الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى
سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ
الْحَمِیْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ

منزل ۶

بھی عذاب کے مستحق ہیں اور جس طرح ان اقوام سابقہ کو ہلاک کیا گیا ان کو بھی ہلاک کیا جائیگا۔ ھذا استفھام انکاری ای انھم مستحقون فی ھذا القول العذاب او لیسوا خیرا من قوم تبع والامم المھلکۃ ... اھلکنا او شبہ ... (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۴۴)۔ جب ہم نے قوم تبع اور ان سے پہلے مشرکین کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ مجرم تھے۔ تعلیل لاھلاکھم ای اھلکنا ھم بسبب ... (روح ج ۲۵ ص ۱۳۵) [illegible]

موضح قرآن ف تبع بادشاہ تھا یمن کا سب قوم اس کی بت پرست۔ اس کو یقین آیا تورات پر اپنی قوم کے سامنے آزمایا۔ اس کا دین کہ ان کا ہمسایہ آگ جلاتی تھی عالم ہود کے توراۃ بغل میں لیکر اس میں گھس گئے نہ جلے وہ بت پرست بت کو بغل میں لیکر جلے، جلتے گئے، اسی طرح جلتے گئے۔ اس کی قوم اس کی دشمن ہوئی۔ آخر خراب ہوئے۔ ف وہ آپ کو دنیا میں ایسا سمجھتا۔

تبع حمیری کا اصل نام اسعد یا اسعد تھا اور کنیت ابو کرب تھی یہ نیک اور صالح آدمی تھا، شرک سے بیزار اور توحید پرست تھا۔ اپنے زمانے کے علماء سے اس نے سنا تھا کہ مکہ میں آخری زمانے میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں گے اور مدینہ (یثرب) آپ کا دار الہجرت ہوگا تو وہ اسی وقت آپ پر ایمان لے آیا۔ اس نے بیت اللہ کا حج کیا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے بیت اللہ کو غلاف پہنایا اور اپنے جانشینوں کو وصیت کی کہ اس کے بعد ہر سال خانہ کعبہ کو غلاف پہنایا جائے (قرطبی، روح وغیرہ) تبع کی زندگی کے بعد اس کی قوم مشرک ہو گئی اسی قوم کا یہاں ذکر کیا گیا ہے ۳۸ وما خلقنا السموات۔

هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝۵۰ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ
اَمِيْنٍ ۝۵۱ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝۵۲ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ
وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝۵۳ كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ
عِيْنٍ ۝۵۴ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝۵۵ لَا
يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ
عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۵۶ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ۝۵۷ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۵۸
فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝۵۹

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲ اِنَّ

توحید پر دلیل عقلی ہے۔ ہم نے زمین و آسمان اور دیگر کائنات کو محض کھیل کے طور پر بے مقصد نہیں پیدا کیا، بلکہ اس ساری کائنات کو ایک نہایت اہم مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ مقصد اظہار حق ہے تاکہ اس مخلوقات کے ذریعے سے اللہ کی معرفت اور اس کی قدرت کاملہ پر استدلال کیا جائے لیکن اکثر لوگ جاہل ہیں اور اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ بالحق ای لاظہار الحق۔ تائید (۱) ھل من خالق غیر اللہ (فاطر رکوع ۱) (۲) لو اردنا ان نتخذ لھوا لاتخذناہ من لدنا ان کنا فاعلین بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق (انبیاء ع ۲) ۴۴ ان یوم الفصل۔ یہ تخویف اخروی ہے سب کے حساب کتاب اور جزاء و سزا کے لئے فیصلے کا دن مقرر ہے جس میں حق و باطل اور محق و مبطل کے درمیان آخری فیصلہ کیا جائیگا یوم لا یغنی مولی عن مولی۔ اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آ سکے گا اور نہ ان کا کوئی حامی و ناصر ہی ہوگا جو انہیں اللہ کے عذاب سے چھڑا سکے۔ البتہ جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوگی وہ عفو و مغفرت سے یا نیک لوگوں کی شفاعت کے باعث عذاب سے بچ جائیں گے۔ یہ منصوبون کی ضمیر سے بدل ہے یا استثناء منقطع ہے اور اس سے مراد مومنین ہیں الا من رحمہ اللہ بالعفو وقبول الشفاعۃ فیہ ومحلہ الرفع علی البدل من الواو او النصب علی الاستثناء (روح)۔ ھو العزیز الرحیم۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب پر غالب اور مہربان ہے جسے وہ عذاب دینا چاہے اسے کوئی چھڑا نہیں سکتا اور جسے چاہے اپنی مہربانی سے معاف کر دے ۴۵ ان شجرت الزقوم۔

یہ تخویف اخروی ہے۔ زقوم دوزخ کا ایک نہایت ہی کریہ المنظر اور خبیث درخت ہے جس کا ادنیٰ سا نمونہ دنیا کا تھوہر ہے۔ الاثیم سے مراد مشرک ہے۔ (روح) کالمھل پگھلی ہوئی دھات (روح، بحر) دوزخ میں کافروں کی خوراک خبیث ترین تھوہر (زقوم) ہوگی اور وہ پگھلی ہوئی دھات کی طرح گرم ہوگا اور ان کے پیٹ میں اس طرح کھولے گی جس طرح سخت گرم پانی کھولتا ہے۔ خذوہ فاعتلوہ اسے گھسیٹ کر لے جاؤ۔ دوزخ کے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس مجرم کو گھسیٹ کر دوزخ کی آگ کے وسط میں لے جاؤ اور اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالو تاکہ اوپر سے بھی وہ عذاب کا مزہ چکھے یا مطلب یہ ہے کہ ان کے سروں کے اوپر سے ان کے منہوں میں کھولتا ہوا پانی ڈالو قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ذق انک انت العزیز الکریم۔ اس سے کہا جائیگا اس عذاب کا مزہ چکھ تو دنیا میں بڑا عزیز و کریم بنا ہوا تھا اور کہا کرتا تھا [illegible]

گیا ہے جس میں کوئی بڑا اختلاف یا بے بنیاد بات ... اور عذر پر کہا گیا ہے ... وقیل حل معنی الاستفهام والتوبیخ [illegible]
[illegible] ان هذا ما کنتم به تمترون ... یہ وہی عذاب ہے جس سے دنیا میں تمہیں ڈرایا گیا لیکن تم ہمیشہ اس میں شک کرتے رہے اور ... نے
والوں کی باتوں پر یقین نہ آیا ... ان المتقین ... تا ... ذلک هو الفوز العظیم یہ بشارت اخرویہ ہے ... فی جنت وعیون ... مقام امین ...
ہے متقی اور پرہیزگار لوگ اور شرک سے بچنے والے قیامت کے دن پرامن مقام یعنی بالاتفاق جنت اور چشموں میں ہوں گے جہاں وہ ہر قسم کے خوف و
ہراس اور تکلیف و عذاب سے محفوظ و مامون ہوں گے اور انہیں زندگی کی ہر راحت و آسائش میسر ہوگی ... یلبسون من سندس ... و ...
... ریشم کے کپڑے پہنیں گے ... [illegible]
[illegible] ... ہوں گے ... [illegible]
فی ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... میں ان
کو ... [illegible] ... وہ جو چاہیں گے طلب کریں گے ... [illegible]
سے محفوظ ہوں گے ... [illegible] ... اور
اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچائے گا ... یہ ساری نعمتیں محض اللہ کے فضل و کرم سے حاصل ہوں گی ... [illegible]
میں ہر نعمت میسر ہو ... [illegible]
سے مستحق ... [illegible] ... آپ کی زبان ... [illegible] ... میں بیان کر
دیا ہے تاکہ لوگ اسے آسانی سے سمجھ لیں اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں ... فارتقب انهم مرتقبون ... [illegible]
[illegible] ... [illegible]
[illegible] ... ہو جائے آپ ان کے انجام
اور ... [illegible] ... انتظار کریں ... [illegible] ... کے لئے تعریض ... ہے
اور دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے وعدہ نصرت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]
[illegible] ... انهم مرتقبون ای ... [illegible]

سورۂ دخان میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

ان ربک هو السمیع العلیم ــــــ تا ــــــ ربکم ورب اٰبآئکم الاولین ۝ فیہ ... [illegible]
... ما خلقنا السمٰوٰت والارض ــــــ تا ــــــ هو العزیز الرحیم ۝ ... [illegible] ... توحید

سورۂ جاثیہ

سورۂ دخان میں اس شبہ کا جواب دیا گیا تھا کہ ہم ان معبودوں کو بالخصوص اس لئے پکارتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے خدا کی بارگاہ میں سفارش کریں گے۔ دوسرا شبہ
ربط یہ تھا کہ یہ بزرگ یاد کرتے ہیں اس کی مرضی ... اس کا جواب دیا گیا کہ ... وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ اب سورۂ جاثیہ
میں ایک اور شبہ کا جواب دیا گیا ہے کہ ہم یہ مانتے ہیں کہ یہ معبود شفیع غالب بھی نہیں اور عبادت کی پکار بھی نہیں سنتے، لیکن ہم ان کو اس لئے پکارتے
ہیں کہ ہمارے آباء و اجداد ان کو پکارا کرتے تھے اور اگر اللہ تعالیٰ ان کو ہماری پکار سننے والا اور دعا قبول کرنے والا نہ بناتا تو ہماری سفارش کرنے کا ... نہ بنتے
زیادہ ہمارا پکارنا لغو ہو جائے گا تو اس کا جواب دیا گیا کہ دلائل عقلی و نقلی سے ثابت ہو چکا ہے کہ سب کچھ ... صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی
نہیں، اس لئے صرف اسی کو پکارو اور غیر اللہ کو مت پکارو نیز ... دین ... اور روشن کر دی ہے اس پر چلو اور ... لوگوں کی خواہشات نفس کی
اتباع کر کے بے ہودہ غیر اللہ کو نہ پکارو۔ ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَۃٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا الآیۃ۔

خلاصہ تمہید مع ترغیب، توحید پر پانچ عقلی دلیلیں اور ایک دلیل نقلی، زجریں، تخویفیں، بشارتیں اور شکوے اور درمیان میں ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَۃٍ
مِّنَ الْاَمْرِ سے سورت کا مقصود ذکر ہوا ہے۔

تفصیل

حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ الآیۃ۔ تمہید مع ترغیب، یہ کتاب غالب اور حکمت والے بادشاہ کی بھیجی ہوئی ہے۔ اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔۔۔ تا ۔۔۔
فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ۔ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ پہلی دلیل کا ذکر ... زمین و آسمان میں ایمان والوں کے لئے ...
کی وحدانیت کے کافی دلائل موجود ہیں۔ پھر انسانوں اور چوپایوں کی پیدائش میں، رات دن کی آمد و رفت میں، آسمان اور زمین سے ... سامان ہم
پہنچانے میں، ہواؤں کی ... عقل و بصیرت والوں کے لئے اس کی قدرت اور وحدانیت کے بے شمار نشانات موجود ہیں۔ اگر مشرکین ان
آیات و نشانات کو دیکھ کر بھی اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہیں لاتے تو پھر اس سے واضح تر کوئی دلیل نہیں۔ وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ ۔۔۔ تا ۔۔۔ لَہُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ یہ زجر ہے مع تخویف اخروی، اس جھوٹے اور مجرم کے لئے ہلاکت ہے جو اللہ کی آیات سنتا ہے اور غرور و استکبار سے اعراض
ان سے اعراض کرتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں، ایسے مجرم کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا ۔۔۔ تا ۔۔۔ لَہُمْ عَذَابٌ
مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ۔ یہ زجر ثانی ہے مع تخویف اخروی۔ یہ لوگ ایسے معاند ہیں کہ جب کوئی آیت سن پاتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگوں
کے لئے نہایت ذلت آمیز عذاب تیار ہے۔ ان کے عذاب سے انہیں دنیا کی دولت کچھ بچا سکے گی نہ ان کے معبودان باطلہ ہی نجات دلا سکیں گے۔ ایسے
لوگوں کے لئے نہایت ہی ذلت آمیز عذاب تیار ہے۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَکُمُ ۔۔۔ تا ۔۔۔ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ۔ یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے بطریق ترقی۔ صرف زمین ہی میں چیزیں پیدا کر دیں اور سمندر کی
لہریں تمہارے تابع کر دیں تاکہ تم اس میں کشتیاں چلا سکو۔ بلکہ اس کے علاوہ زمین و آسمان کی ہر چیز کو اس نے اپنے حکم سے تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے تم
غور کرنے والوں کے لئے اس میں اللہ کی وحدانیت و قدرت کے کافی دلائل موجود ہیں۔ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔۔۔ تا ۔۔۔ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ۔ یہ تخویف
دنیوی ہے جو لوگ اللہ کے عذاب پر ایمان نہیں رکھتے اور جیسا کہ ... اللہ کے حکموں کا انکار کرتے ہیں ان پر دنیا ہی میں خدا کا عذاب آئے گا۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۔۔۔ تا ۔۔۔ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ۔ یہ دلیل نقلی ہے۔ جیسے تورات میں بھی یہی حکم تھا کہ میرے سوا کسی اور کو کارساز نہ بنانا۔ موسیٰ
علیہ السلام کے بعد علماء یہود نے ضد اور نفسانیت کی وجہ سے اس مسئلے میں اختلاف کیا۔ ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَۃٍ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ۔
یہ سورت کا مقصود ذکر ہوا ہے۔ یہ صاف اور واضح اور روشن شریعت ہم نے آپ کو دی ہے آپ اسی کی پیروی کریں اور ان نادانوں کی خواہشات نفسانیہ کا
اتباع نہ کریں جو ... اپنے مشرک ماں باپ اور ... گمراہ پیروں اور رسموں کی پیروی کرتے ہیں۔ ... معبودوں کو پکارتے ہیں۔ ان کی اطاعت میں کچھ
فائدہ نہیں۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ ۔ الآیۃ۔ یہ زجر ہے ان بدکرداروں اور مشرکین کا خیال ہے کہ ہم ان کو مومنین صالحین کے برابر کر
دیں گے۔ یہ خیال قطعی باطل ہے۔

وَخَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۔ الآیۃ۔ یہ تیسری عقلی دلیل ہے مع تخویف اخروی۔ زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے اظہار حق کے لئے پیدا فرمایا ہے
اور ہر شخص کو اس کے اعمال کے موافق جزا و سزا ملے گی اور کسی پر بے بنیاد ظلم نہیں ہوگا۔ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـھَہٗ ھَوٰىہُ ۔ الآیۃ۔ یہ زجر ہے۔ یہ
مشرکین اپنی خواہشات کی پیروی میں ... شکل کے غیر اللہ کو معبود بنا رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے عناد کی وجہ سے ان کے دل
پر مہر جہالت لگا دی ہے۔ ... وَقَالُوْا مَا ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا ۔ الآیۃ۔ یہ شکوہ ہے۔ یہ لوگ توحید
باری تعالیٰ کے منکر ہیں بلکہ قیامت کے بھی منکر ہیں اور اس بات کے قائل ہیں کہ ... عذاب ان کے گناہوں کی سزا ہے وہ ...

[illegible] سمجھ لیتے ہیں۔ [illegible] جب ان کے سامنے [illegible] کے دلائل نقل کئے جاتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وللہ ملک السموات والارض [illegible]

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي
خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَابَّةٍ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾
وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ
مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ
الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾
وَيْلٌ لِكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ
ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ ﴿٨﴾ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿٩﴾ مِنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ
وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ

[illegible] اللہ ہی کے لئے مختص ہے اور ساری کائنات [illegible] ویوم تقوم الساعۃ [illegible]
[illegible]

بادشاہی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون [illegible]

ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اس کی وحدانیت کی دلیل ہیں۔ (۱) اس عظیم الشان شرح کا مضمون یہ ہے کہ نفس آسمان و زمین ہی ایمان والوں کے لئے اللہ کی قدرت و وحدانیت پر کافی دلیل ہیں۔ زمین و آسمان اور عجائب المخلوقات اور کائنات کی ہر چیز ایک مستقل دلیل ہے ان فیھما لآیات لما فیھما من قوۃ الدلالۃ علی القادر الحکیم جل شانہ (روح ج ۲۵ ص ۱۳۹) الآیات تدل علی وحدانیتہ (مدارک ج ۴ ص ۱۰۱) پھر آسمان کا ستونوں کے بغیر محض اس کے حکم سے قائم رہنا اور زمین کا فضا میں کسی ظاہری سہارے کے بغیر معلق رہنا یہ سب اس کی وحدانیت اور قدرت کے دلائل ہیں جیسا کہ فرمایا ومن آیتہ ان تقوم السماء

دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾ هٰذَا

اللہ کے سوائے رفیق اور ان کو بڑا عذاب ہے

هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ

سجھایا ہوا ہے اور جو منکر ہیں اپنے رب کی باتوں سے ان کے لئے عذاب

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ

ہے ایک بلا کا دردناک اللہ وہ ہے جس نے بس میں کردیا تمہارے دریا کو

لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

تا چلیں اس میں جہاز اس کے حکم سے اور تاکہ تلاش کرو اس کے فضل سے اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

تاکہ تم حق مانو اور کام میں لگا دیا تمہارے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور

مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

جو کچھ ہے زمین میں سب کو اپنی طرف سے اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا

ان لوگوں کو جو دھیان کرتے ہیں تو کہہ دے ایمان والوں کو کہ درگزر کریں

لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا

ان سے جو امید نہیں رکھتے اللہ کے دنوں کی تاکہ وہ سزا دے ایک قوم کو بدلہ اس کا

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ

جو کماتے تھے جس نے کی بھلائی تو اپنے واسطے اور

مَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾

جس نے برائی کی سو اپنے حق میں پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے

لَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ

اور ہم نے دی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری

والارض بامرہ (روم ع ۳) ۳ وفی خلقکم الآیۃ۔ اس سے بڑھ کر تم خود اپنی پیدائش کو دیکھو کس طرح اس نے اپنی قدرت کاملہ سے تمہیں ایک قطرۂ آب سے پیدا کیا اور پھر زمین میں بے شمار انواع و اقسام کے چوپائے پھیلا دیئے ماننے والوں کے لئے اس میں کھلے دلائل ہیں و اختلاف اللیل والنہار الآیۃ پھر اس سے آگے بڑھو اور رات دن کے یکے بعد دیگرے آنے جانے اور ان کے گھٹنے بڑھنے میں غور و فکر کرو اور دیکھو وہ آسمان سے مینہ برسا کر کس طرح ناکارہ زمین کو زرخیز بنا دیتا ہے اور ہوائیں اس کے حکم سے چلتی ہیں عقل و دانش رکھنے والوں کے لئے ان تمام چیزوں میں توحید الٰہی اور قدرت خداوندی کے عظیم الشان نشانات موجود ہیں۔ رزق سے مراد بارش ہے بطریق تسمیۃ الشیء باسم السبب من رزق من مطر سماہ رزقا لانہ سببہ (بیضاوی) ۵ تلک آیت اللہ الآیۃ۔ یہ اللہ کی وحدانیت کے دلائل و براہین ہیں جو ہم آپ کو سناتے ہیں سراپا حق و صدق ہیں اور ان میں کوئی بات غلط اور باطل نہیں۔ اگر یہ معاندین ان آیات کو دیکھ سن کر بھی ایمان نہیں لاتے تو پھر وہ کونسا بیان ہے اور وہ کونسے دلائل ہیں جن کا وہ مطالبہ کرتے ہیں کیونکہ اس سے واضح تر کوئی بیان نہیں اور اس سے مضبوط تر کوئی دلیل نہیں ای ھذہ آیت اللہ ای حججہ و براھینہ الدالۃ علی وحدانیتہ وقدرتہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۵۸) لابیان ازید من ھذا البیان ولا آیۃ ادل من ھذہ الآیۃ (مدارک ج ۴ ص ۱۰۲) ۶ ویل لکل افاک۔ یہ زجر ہے مع تخویف اخروی اس بہت بڑے جھوٹے اور مجرم کے لئے ویل ہلاکت یا جہنم کی ایک وادی ہے جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے لیکن غرور و استکبار سے ان کی پرواہ نہیں کرتا اور اپنے کفر و عناد پر قائم رہتا ہے اور آیات الٰہیہ سے اس طرح اعراض کرتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں ایسے معاندین و متکبرین کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے عذاب اس کے غرور و استکبار، کفر پر اصرار اور آیات الٰہیہ سے اعراض کی سزا ہے۔

موضح قرآن۔ ف۱ معاف کریں یعنی بدلہ کا فکر نہ کریں اللہ پر چھوڑیں۔

فتح الرحمٰن۔ ف۱ یعنی معتقد نیستند کہ خواستہ جزای اعمال ایشان باشد ۱۲۔

[illegible]

وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَـيْــــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾

ھٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان لوگوں سے درگزر [illegible] جو دنیا میں اللہ کے عذاب کی توقع ہی نہیں رکھتے یا اس کے آخرت پر ان کا ایمان ہی نہیں [illegible]
[illegible] ان کے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] وہ اپنے ہی لئے کرتا ہے اور اس کا فائدہ اسی کو ہوتا ہے [illegible]
[illegible] اور نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے پھر آخرت میں سب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے اور وہ ہر ایک کو اس کے اعمال
کی جزا و سزا دے گا [illegible] ولقد اتینا [illegible] ہم نے بنی اسرائیل کو ایک عظیم الشان کتاب تورات عطا
[illegible] ان کے [illegible] اور ہم نے ان میں بہت سے انبیاء علیہم السلام مبعوث
کئے جو تورات ہی کے مطابق [illegible] بنی اسرائیل کے لئے دستور العمل [illegible]
[illegible] و اتینا موسی الکتب وجعلنه هدی لبنی اسرائیل الا تتخذوا من دونی وکیلا
[illegible] بنی اسرائیل پر ہم نے بے شمار احسانات کئے [illegible]
[illegible] اور اس وقت کی تمام اقوام عالم پر [illegible] فوقیت دی [illegible]
[illegible]
سے تورات کی اصل تعلیم (توحید) [illegible] بنی اسرائیل میں [illegible]
[illegible]
[illegible] کتاب قرآن مجید نازل ہو چکا ہے جس میں [illegible] دلائل عقل و نقل [illegible]
[illegible] ثم جعلنك علی شریعة [illegible]
[illegible]
[illegible] اللہ تعالی [illegible]
[illegible] دلائل عقل و نقل سے ثابت ہو چکا [illegible]
[illegible] دین اسلام [illegible]
[illegible] خواہشات [illegible]
[illegible] واذا قیل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفینا علیه اباءنا [illegible] ولا تتبعوا اهواء
قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل [illegible] واذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله والی الرسول
قالوا حسبنا ما وجدنا علیه اباءنا [illegible] واذا قیل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما وجدنا علیه اباءنا [illegible]
ذلکم الله ربکم له الملک والذین تدعون من دونه ما یملکون من قطمیر ان تدعوهم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا
ما استجابوا لکم ویوم القیمة یکفرون بشرککم ولا ینبئک مثل خبیر [illegible] ام اتینهم کتبا من قبله فهم به مستمسکون
[illegible] ومن اضل ممن یدعوا من دون الله من لا یستجیب
له الی یوم القیمة وهم عن دعاءهم غفلون [illegible] واتل علیهم نبا ابرهیم اذ قال لابیه وقومه ما تعبدون
قالوا نعبد اصناما فنظل لها عکفین قال هل یسمعونکم اذ تدعون او ینفعونکم او یضرون قالوا بل وجدنا
اباءنا کذلک یفعلون [illegible] ان الذین تدعون من دون الله عباد امثالکم [illegible]
[illegible] انهم لن یغنوا [illegible]
[illegible] عذاب [illegible] ایمان [illegible]
[illegible] مشرکین [illegible]
[illegible] انما اتخذتم من دون الله اوثانا مودة بینکم فی الحیوة الدنیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہیں یہ خیال کبھی بھی اپنے دل میں نہیں لانا چاہیے۔ مومن اور کافر و مطیع و عاصی برابر نہیں ہو سکتے کیونکہ مومن دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں اللہ کی رحمت کا مورد ہے لیکن مشرک دنیا میں اگرچہ اللہ کی رحمت سے متمتع ہوتا ہے مگر آخرت میں رحمت الٰہیہ سے بالکلیہ محروم ہوگا۔ نیز دنیا میں بھی دونوں کی زندگیاں یکساں نہیں ہیں۔ ایک کی زندگی اللہ تعالیٰ کی محبت و اطاعت میں گذرتی ہے اور دوسرا اپنی ساری زندگی اللہ کی نافرمانی اور ناشکری میں گذار دیتا ہے۔ والمعنی انکار ان یستوی غیبتہم و محسنہم محیا و ان یستووا مماتا لافتراق احوالهم احیاء حیث عاش هؤلاء علی القیام بالطاعة و اولئک علی اقتراف السیئات و مماتا حیث مات هؤلاء علی البشری بالرحمة والکرامة و اولئک علی الیأس من الرحمة والندامة۔ (مدارک ج ۴ ص ۱۰۷)

ف وخلق اللہ ... یہ توحید کی تیسری عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور اس ساری کائنات کو اظہار حق کے لئے پیدا فرمایا ہے تاکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی قدرت کاملہ اور اس کی صفات کارسازی پر دلالت کرے اور اس طرح اس کی وحدانیت پوری کائنات سے ظاہر ہو۔ بالحق ای لیدل علی قدرته (مدارک ج ۴ ص ۱۰۷) ای لیدل علی وجوده و قدرته و صفات کماله (مظہری)۔ ولتجزی کل نفس ... بالحق پر معطوف ہے۔ یعنی اس کائنات کو پیدا کرنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے تاکہ بندوں کا امتحان ہو اور ان میں نیکوکار اور بدکار کے درمیان امتیاز ہو جائے اور ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزاء و سزا دی جائے اور کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کسی پر زیادتی نہ ہونے پائے۔

ف افرءیت ... یہ زجر ہے۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو محض اپنی خواہش نفس کا بندہ ہو جو دلیل عقل و نقل کے بغیر محض خواہش نفس سے غیر اللہ کو پکارتا ہے گویا اس نے اپنی خواہش ہی کو معبود بنا رکھا ہے۔ علی علم: اضلہ کی ضمیر منصوب سے حال ہے یعنی حق کو جانتے ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ جن کو وہ پکارتا ہے وہ اس کی پکار نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو باوجود اس علم کے کہ جن کو وہ پکارتا ہے وہ سنتے نہیں گمراہ کر دیا ہو اور اس کے کانوں پر اور اس کے دل پر مہر جباریت لگا دی ہو اور اس کی

الجاثیۃ ۴۵

سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَ
أَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَ
جَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ
اللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا
الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَ
مَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٢٤﴾ وَ
إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا
أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾
قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ

آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہو، تو بتائیے اسے اب کون راہ راست پر لا سکتا ہے یعنی اس کے راہ راست پر آنے کی کوئی صورت نہیں کیونکہ اس کی ضد اور اس کے عناد و مکابرہ کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے قہر کی زد میں آچکا ہے اور اس پر مہر جباریت لگ چکی ہے اور اسے توفیق ہدایت اور قبول حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ف وقالوا ما ھی ... تا ... یظنون۔ یہ شکوی ہے یہ حشر و نشر کے بھی منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ زندگی صرف یہی دنیا کی زندگی ہی ہے اس زندگی کے ختم ہو جانے کے بعد اور کوئی زندگی نہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کچھ لوگ مرتے ہیں اور کچھ لوگ پیدا ہوتے ہیں یعنی

موضح قرآن ف یعنی زمانہ نام ہے دم بدم کا وہ کچھ کام کر سکتا نہیں مگر کسی اور چیز کو کہتے ہیں تو معلوم نہیں ہوئی اور دنیا میں گردش اس کا چلتا ہے پھر اللہ کی کیوں نہ کہیں۔ اسی معنی پر حدیث میں آیا ہے کہ دہر اللہ ہے اس کو برا نہ کہیے۔

یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا اور ہماری موت تو حوادث زمانہ اور نوازل دہر کا نتیجہ ہے۔ یہ مشرکین کے ایک گروہ کا خیال ہے جو تمام وقائع و حوادث کو گردش
اور زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے وھؤلآء معترفون بوجود اللہ تعالیٰ فھم غیر الدھریۃ ... والعقل یقول باستقلال الدھر
بالتاثیر۔ (روح) وہ ہیں۔ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ محض بے علمی سے ناشی ہے۔ ان کے پاس کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں۔ محض ظن و تخمین سے دعویٰ
کرتے ہیں ⁂ و اذا تتلیٰ۔ الآیۃ۔ یہ دوسرا شکوہ ہے جب اللہ تعالیٰ کی آیات بینات ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور ان میں کہیں حشر و نشر کا ذکر آجاتا
ہے تو اس کے انکار کیلئے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں
ہوتی سوائے اس کے کہ کٹ حجتی کے طور پر کہتے
ہیں کہ اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ دوبارہ
کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تو ہمارے یقین
کے لئے ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے دکھلا دو۔
قل اللہ یحییکم۔ الآیۃ۔ یہ دونوں شکووں کا جواب
ہے کہ دنیا میں پیدا کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے
اور عمر ختم ہو جانے کے بعد مارتا بھی وہی ہے اور
تمام حوادث دہر اسی کے اختیار و تصرف میں ہیں
اور جب قیامت قائم ہونے کا وقت آئے گا جس
کی آمد میں کوئی شک نہیں تو تم سب کو زندہ کر کے میدان
حشر میں جمع کرے گا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور یہ
یقین نہیں کرتے حالانکہ یہ حقیقت ہے باقی رہا ان کے
مطالبے پر ان کے باپ دادا کو زندہ کرنا تو اللہ تعالیٰ
اگرچہ اس پر بھی قادر ہے لیکن قیامت سے پہلے کسی کو
زندہ کرنا اسکی حکمت تشریعیہ کے خلاف ہے ⁂ و
للہ ملک السموت والارض۔ الخ۔ یہ ترقی اولیٰ دلیل
ہے اور دلائل سابقہ کا خلاصہ ہے کہ زمین و آسمان
کی بادشاہت اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے۔ اور
ساری کائنات میں بلا شرکت غیرے وہی متصرف
و مختار ہے لہٰذا اس کے سوا کسی کو مت پکارو۔
ویوم تقوم الساعۃ الخ یہ تخویف اخروی ہے اور
جب قیامت قائم ہوگی اس دن باطل پرست لوگ
و مشرکین بہت بڑے نقصان اور خسارے میں رہیں
گے کیونکہ انہیں جہنم میں دھکیل دیا جائیگا جس میں
وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی سب سے بڑا خسارہ ہے
وتری کل امۃ جاثیۃ۔ قیامت کے دن تم ہر
ملت کے لوگوں کو دیکھو گے کہ خوف و ہراس کی وجہ
سے گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہیں اور ہر امت کے

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ
يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ
جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتٰبِهَا
اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا
كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا
نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ
فِيْ رَحْمَتِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

لوگوں کو ان کے صحائف اعمال کی طرف بلایا جائیگا کہ ادھر آؤ اور اپنے اعمالنامے خود ہی پڑھو، آج تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دی جائیگی۔ ھذا کتبنا ینطق
⁂ یہ ہماری یہ کتاب تم پر سچی گواہی دے گی کیونکہ جب تم دنیا میں کوئی عمل بجالاتے تھے ہم اسی وقت فرشتوں سے لکھوا لیتے جاتے تھے ⁂ فاما الذین

موضح قرآن اور یہ بیٹھنا عاجزی کرنے کو اور دفتر وہی اعمال جو لکھے گئے ہیں۔

لسنح الرحمٰن یعنی بر لتے سوال و جواب جیسا شد ۱۲۔

احسنوا ۔ الخ یہ بشارت خصوصیت سے ان مومنین صالحین کو ہے جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی رحمت میں چھپا لے گا۔ ان کے گناہ معاف فرما دیگا اور انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جانا ہی نمایاں کامیابی ہے جو مومنین کو حاصل ہوگی۔ ۳۱ واما الذین کفروا ۔ تا ولا ہم یستعتبون ۔ یہ کافروں کا انجام ہے جس کی کچھ تفصیلات بھی مذکور ہیں۔ افلم تکن اٰیٰتی تتلٰی علیکم ۔ قیامت کے دن اللہ کی طرف سے کفار و مشرکین سے سرزنش اور توبیخ کے طور پر کہا جائیگا۔ کیا دنیا میں تمہیں میری آیتیں نہیں سنائی جاتی تھیں لیکن تم غرور و تکبر سے انکار کرتے تھے اور تم عادی مجرم اور مشرک تھے۔ میرے پیغمبروں کی تبلیغ اور ان کے وعظ و نصیحت کے باوجود تم شرک اور دوسرے جرائم سے باز نہیں آتے تھے۔

فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا
قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا
قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا
نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا
وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٣﴾ وَقِيلَ
الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَ
مَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٤﴾ ذَٰلِكُم
بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ
الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾
فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٦﴾
وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾

۳۲ واذا قیل ان وعد اللہ حق ۔ الآیۃ ۔ اور جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ وعدہ یقیناً پورا ہو کر رہیگا اور قیامت ضرور آئیگی اس میں کوئی شک نہیں تو تم نہایت گستاخی سے کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہوتی ہے تمہارے کہنے سے ہمارے دلوں میں ایک خیال اور گمان سا پیدا ہو جاتا ہے لیکن اس کا یقین ہمیں کبھی نہیں ہوا۔ ان نظن الا ظنا ضعیفا ۔ مطلب یہ ہے کہ قیامت کے بارے میں ہمارے دلوں میں صرف شک اور تردد ہے اور کوئی چیز نہیں اس لئے ہم ایسا تردد ہے کہ اس پر یقین نہیں ہوتا۔

۳۳ وبدا لہم ۔ الآیۃ ۔ سیئات سے اعمال کے نتائج مراد ہیں یعنی بداعمالیوں کی سزا ظاہر ہو جائیگی اور استہزاء اور تمسخر کی سزا ان پر نازل ہوگی۔ وقیل الیوم ننسٰکم ۔ ان کے حق میں نسیان کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف مجازی ہے۔ جس طرح تم نے قیامت کے دن کو بھلا دیا تھا اس سے بالکل غافل ہو گئے تھے اسی طرح آج ہم تمہیں دائمی عذاب میں داخل کریں گے اور ہمیشہ کے لئے تمہیں اس میں چھوڑ دیں گے۔ دوزخ تمہارا ٹھکانا ہوگا اور آج کوئی تمہارا حامی و مددگار اور ناصر و مددگار نہیں جو تمہیں اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔

۳۴ ذلکم بانکم اتخذتم ۔ الآیۃ ۔ یہ دائمی عذاب تمہیں اس لئے نصیب ہوا کہ تم اللہ کی آیتوں کو ماننے اور ان پر عمل کرنے کی بجائے ان کا مذاق اڑاتے اور ان پر لایعنی اعتراضات کیا کرتے تھے۔ اور دنیوی زندگی کی ظاہری شان و شوکت پر ایسے فریفتہ ہو گئے کہ اسی کو اصل زندگی سمجھنے لگے اور آخرت کا انکار کر دیا۔ اس لئے آج ان کو اس دائمی عذاب میں جھونک دیا جائیگا جس سے وہ کبھی نہ نکل سکیں گے اور نہ ان کو ایمان و عمل اور توبہ سے اللہ کو راضی کرنے کا موقع دیا جائیگا۔

منزل ۶

موضح قرآن ف بھلا دیں گے یعنی تم پر مہربانی نہ کریں گے۔ ف دنیا کی طرف پھر بھیجے جاویں اور جیسے ہم دنیا میں مسلمان اور کافر مقابل ہیں وہاں بھی ویسا ہی نور چلے گا۔

یطلب منہم ان یوحدوا ربہم ... (الخ) (روح ج ۲۵ ص ۳۲۲)

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ ... الخ یہ تفریع ہے۔ اور یہ ... دلیل ہے اور دلیل ... جب زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے تو تمام صفات کارسازی کا مالک بھی وہی ہے زمین و آسمان اور ساری کائنات کا خالق اور مالک اور سب کا پروردگار بھی وہی ہے ساری کائنات میں بڑائی و عظمت اور شان کبریائی اسی کا حق ہے اس میں کوئی اس کا شریک و سہیم نہیں۔ وہ سب پر غالب ہے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

سورۃ جاثیہ کی خصوصیات

اور

اسمیں آیات توحید

۱۔ وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّۃٍ ــــــ تا ــــ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ (۴) نفی شرک فی التصرف

۲۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَکُمُ الْبَحْرَ ــــــ تا ــــ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ (۱۳) نفی شرک فی التصرف

۳۔ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ (۲۲) نفی شرک فی التصرف۔

۴۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ ــــــ تا ــــ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (۳۷) نفی شرک فی التصرف و اثبات تمام صفات کارسازی برائے اللہ تعالیٰ۔

لہ

سورۃ الاحقاف

ربط: سورۃ جاثیہ میں یہ شبہ ذکر کیا گیا کہ ہمارے معبود بے شک سنتے نہیں اگر فرض کیجئے اور ہماری پکار ان کو سنوا دیں تو وہ ہمارے لئے سفارش کر دیں گے اور زیادہ سے زیادہ ہماری پکار نہ سن پائیں گے تو اس کا جواب دیا گیا ثم جعلناک علی شریعۃ من الامر کہ ہم نے آپ کو ایک واضح قانون دیا ہے کہ وہ نہیں سنتے آپ اسی کا اتباع کریں اور مشرکین کی خواہشات نفسانیہ کا اتباع نہ کریں۔ اب سورۃ احقاف میں اسی شبہ کا جواب دیا گیا ہے کہ ان کا ماننا معبود سنتے نہیں ہیں ان کی پکار ہی کا جواب دیتے ہیں جو ان کو پکارتے ہیں بلکہ وہ قیامت تک نہیں سنیں گے اور قیامت کے دن ان کی پکار کا جواب دیا گیا اور ان کی پکار میں اگر کوئی تاثیر اور برکت ہوتی تو سارا عالم ان کی گرفت سے وہاں کو نکال لیتا مگر ان کو نہیں چھڑا سکے ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ فرمایا لہ

خلاصہ: دعوائے سورت پر چار تفصیلی دلائل، ایک دلیل عقلی اور ایک دلیل وحی۔ ابتداء میں تمہید مع ترغیب کے بعد مشرکین سے دلیل عقلی و نقلی کا مطالبہ۔ آخر میں سورت کے مرکزی مضمون کا ذکر، زجر و تخویف، تشویق، تخویف و تبشیر اور آخر میں ایک دلیل عقلی برائے اثبات قیامت اور خاتمہ میں ایک آیت متعلقہ تمام سورۃ۔

تفصیل

تنزیل الکتب۔ الآیۃ۔ تمہید مع ترغیب ہے کہ یہ کتاب حکیم بادشاہ کا بھیجا ہوا ہے۔ ما خلقنا السموات۔ دلیل توحید عقلی۔ اس ساری کائنات کو ہم نے اظہار حق کے لئے پیدا کیا ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اس کی صفات کارسازی اور اس کی وحدانیت کی دلیل ہے۔ والذین کفروا الخ یہ زجر ہے لیکن مشرکین جو کچھ کہتے ہیں اس سے اعراض کرتے ہیں۔ قل ارءیتم الآیۃ اس میں مشرکوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ غیر اللہ کی الوہیت اور پکار کے لائق ہونے پر کوئی عقلی یا نقلی دلیل پیش کریں۔ یعنی وہ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں کیا انہوں نے کسی چیز کو خلق کیا ہے یا کسی آسمانی کتاب یا کسی پیغمبر کے ارشاد سے ان کا معبود ہونا ثابت ہے؟ تو پیش کریں۔ ومن اضل ممن یدعوا۔ تا۔ وکانوا بعبادتہم کٰفرین یہ مذکورہ مطالبہ کا ثمرہ ہے یعنی جب تمہارے پاس کوئی عقلی اور نقلی دلیل موجود نہیں تو پھر ان کو کیوں پکارتے ہو جو شخص اللہ کے سوا ایسے معبودوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہیں دے سکتے اور پکارنے والوں کی پکار سے بے خبر ہوں اس سے بڑا گمراہ کون ہو سکتا ہے۔ واذا تتلیٰ علیہم۔ الآیۃ یہ پہلا شکوہ ہے جب ان کے سامنے ہماری واضح اور روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو جادو بتاتے ہیں۔ ام یقولون افترٰہ۔ یہ دوسرا شکوہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے خود بنا لیا ہے۔ قل ان افتریتہ۔ الآیۃ یہ شکوہ کا جواب ہے اور ضمناً دلیل وحی بھی ہے یعنی آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر میں نے اللہ پر افتراء کیا ہے تو تم مجھے اللہ کی گرفت سے نہیں چھڑا سکتے۔ قل ما کنت بدعا۔ الآیۃ۔ یہ دلیل وحی پر ایک سوال کا جواب ہے کہ تم میری باتیں سن کر ایسا کیوں کہتے ہو میں تو اپنے حال کی بھی خبر نہیں رکھتا ہاں مجھے اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ قل ارءیتم ان کان۔ الآیۃ۔ یہ زجر ہے اور اس کے ضمن میں پہلی دلیل نقلی تفصیلی کا ذکر ہے۔ اے پیغمبر آپ کہہ دیجئے اگر یہ قرآن اللہ ہی کی طرف سے ہو اور علماء اہل کتاب میں سے کوئی اس کی تصدیق کر چکا ہو اور تم نے تکبر کیا تو تم سب سے بڑے گمراہ ہو گے۔ وقال الذین کفروا۔ الآیۃ یہ شکوہ ہے کہ مشرکین یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ اچھی چیز ہوتی تو یہ غریب لوگ ہم سے پہلے اس کی طرف نہ دوڑتے حالانکہ وہ گمراہ ہیں اور قرآن حق ہے چونکہ ان کو توفیق حق نصیب نہیں اس لئے وہ اس کو افتراء کہتے ہیں۔

ومن قبلہ کتب موسیٰ اماما ورحمۃ۔ یہ پہلی تفصیلی نقلی دلیل ہے یعنی تورات سے اور اس سے پہلے تورات میں یہی مضمون بیان کیا جا چکا ہے اور یہ قرآن اس کی تصدیق کرنے والا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ۔ تا۔ جزاء بما کانوا یعملون یہ بشارت اخرویہ ہے جن لوگوں نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور پھر اس پر قائم رہے ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ ووصینا الانسان بوالدیہ۔ تا۔ اولٰئک الذین نتقبل عنہم الخ اگر کوئی شخص چالیس برس کی عمر میں کفر و شرک سے توبہ کر لے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ والذی قال لوالدیہ۔ تا۔ انہم کانوا خٰسرین۔ یہ زجر ہے مع تخویف اخروی لیکن جو لوگ اپنے ماں باپ سے الجھتے ہیں اور ان کی بات نہیں مانتے اور شرک کرتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے آخرت میں عذاب ہے۔ ویوم یعرض الذین کفروا۔ الآیۃ یہ بھی تخویف اخروی ہے قیامت کے دن مشرکین کو کہا جائے گا تم دنیا میں عیش و عشرت کے مزے اڑا چکے۔ دنیا کی لذات سے متمتع ہو چکے ہو اس لئے آج تمہیں کبر و غرور اور اللہ کی آیتوں سے انکار کی سزا میں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔

واذکر اخا عاد۔ تا۔ وحاق بہم ما کانوا بہ یستہزءون (رکوع ۳ و ۴) دوسری تفصیلی نقلی دلیل ہے از ہود علیہ السلام مع تخویف دنیوی۔ قوم عاد کے پاس حضرت ہود علیہ السلام آئے اور انہیں اللہ کا پیغام پہنچایا لیکن وہ انکار و استکبار پر قائم رہے تو اللہ نے ان کو عذاب سے ہلاک کر دیا لیکن ان کے معبود ان کے کام نہ آئے۔

[illegible]

سورة الأحقاف مكية وهي خمس وثلاثون آية وأربع ركوعات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

حمٓ ① تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ②
مَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ
وَأَجَلٍ مُّسَمًّى وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا
مُعْرِضُونَ ③ قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ
اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ
فِي السَّمَاوَاتِ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِّن قَبْلِ هَٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ
مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ④ وَمَنْ أَضَلُّ
مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ
إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ⑤ وَ

[illegible]

ہو گیا ان کی الوہیت اور پکار کے لائق ہونے پر تمہارے پاس کوئی عقلی یا نقلی دلیل ہے تو پیش کرو۔ عقلی دلیل کا مطالبہ اس قول میں ہے: اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مجھے دکھاؤ تو سہی انہوں نے زمین کا کوئی حصہ پیدا کیا ہے یا آسمانوں کے پیدا کرنے میں ان کا کوئی عمل دخل ہے؟ اگر وہ کسی ایک چیز کے بھی خالق نہیں تو پکارے جانے کے لائق بھی نہیں۔ نقلی دلیل یا کتب سابقہ و انبیاء سابقین علیہم السلام کا مطالبہ۔ یعنی کوئی کتاب جو آسمانی اور عقلی نہیں تو کتب سابقہ میں سے کوئی ایک حوالہ ہی پیش کر دو یا اولین کے علوم میں سے کوئی نقل ثبوت ہی مہیا کر دو جس سے غیر اللہ کو پکارنے کا جواز نکلتا ہو۔ والمراد نفی استحقاق الہتھم للعبودیۃ ...

وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ
كَافِرِينَ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ أَمْ
يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ
لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ
كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝
قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا
يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا
أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ
عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

دلیل عقلی و نقلی ... (الاحقاف ...)

ف ۵ وَمَنْ اَضَلُّ ... یہ سابقہ آیت میں مذکور مطالبہ پورا کرنے میں ناکامی کا ثمرہ اور نتیجہ ہے جب کسی عقلی یا نقلی دلیل سے یہ ثابت نہیں کر سکے کہ مشرکین اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ پکاریں سنتے اور حاجات پوری کر سکتے ہیں، تو اس کا صحیح نتیجہ یہ ہے کہ وہ شخص سب سے بڑا گمراہ ہے جو ایسیوں کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کی حاجت پوری نہ کر سکیں بلکہ ان کی دعا اور پکار سے سراسر بے خبر ہوں۔ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ ... الآیۃ۔ پکارنے والوں کی پکار سے معبود معبودوں کی بے خبری اور کے متعلق ان کی ناراضی کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن میدان حشر میں جب سب لوگ جمع ہوں گے تو یہی معبود ان پکارنے والوں کے دشمن ہوں گے جنہیں دنیا میں پکارا گیا اور وہ پکارنے والوں کے خلاف ہوں گے اور پکارنے والوں کو جھٹلائیں گے اور ان کی عبادت سے بیزاری اور براءت کا اعلان کریں گے۔ جیسا کہ فرمایا: تَبَرَّاْنَآ اِلَیْکَ مَا کَانُوْٓا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ (القصص ع ۷)۔ فَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اِنْ کُنَّا عَنْ عِبَادَتِکُمْ لَغٰفِلِیْنَ (یونس ع ۳)۔ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاکُمْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ قَالُوْا سُبْحٰنَکَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَکْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ (سبا ع ۵)۔ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکْفُرُوْنَ بِشِرْکِکُمْ (فاطر ع ۲)۔

ف ۶ وَاِذَا تُتْلٰی ... الآیۃ۔ یہ شکوی ہے جب مشرکین کو قرآن کی واضح اور روشن آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جو سراپا حق و صداقت ہیں اور جن کا مثل پیش کرنا قوت بشری سے باہر ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے یعنی وہ آیتوں میں غور و فکر کر کے ان کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، بلکہ سنتے ہی بلا تامل محض ضد و عناد سے ان کو جادو کا نام دے دیتے ہیں۔ اَلْہٰهُمْ لَمْ یَتَاَمَّلُوْا ... بَلْ بَادَرُوْا اَوَّلَ سَمَاعِہٖ اِلٰی نِسْبَتِہٖ اِلَی السِّحْرِ عِنَادًا وَظُلْمًا (مدارک)۔ ف ۷ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ... یہ بھی شکوی ہے اور اس میں مشرکین کا پہلے سے بھی شنیع قول ذکر کیا گیا ہے یعنی یہ جادو ہی نہیں بلکہ یہ خدا کی ذات پر افتراء ہے۔ اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خدا کی طرف ایسی باتیں منسوب کر دی ہیں جو اس نے نہیں فرمائیں۔ العیاذ باللہ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ الآیۃ یہ اس شکوی کا جواب ہے اور تمہارا ... کی طرف اشارہ ہے یعنی میں جو کچھ کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے کہتا ہوں۔ اگر

موضح قرآن ف یعنی سب کچھ یاد آؤ تو کہتے جاؤ۔

بالفرض میں نے خدا پر افترا کیا ہے تو وہ جلد ہی مجھے اس کی سزا دے گا، لیکن تم میں سے کوئی بھی مجھے اس کی گرفت سے نہیں بچا سکیگا۔ تو کیا میں جان بوجھ کر خدا پر افترا کر کے اس کے عذاب کو دعوت دے رہا ہوں، حالانکہ کوئی ایسے قدم کی جسارت نہیں کر سکتا جبکہ کسی طرف سے مدد کی کوئی توقع بھی نہ ہو۔ ای لا تملکون الخ سرور احمدی جتنا من عذاب اللہ فکیف اجترئ علی اللہ و اعرض نفسی لعقاب من غیر توقع نفع ولا دفع ضرر من قبلکم (مظہری ج ۸ ص ۳۸۵) ف۳ هو اعلم بما تفیضون فیہ یعنی جو تمہارا مقصد ہے اسے اللہ خوب جانتا ہے قرآن کو جادو یا افترا کہنا یہ تو محض باتیں ہیں تمہارا مقصد تکذیب ہے میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی اور بہترین شاہد ہے جو میری صداقت اور تمہاری تکذیب کی شہادت دے رہا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ وہ فوراً تم کو کیوں نہیں پکڑتا تو یہ اس کی شان الغفور الرحیم ہے کہ وہ مجرموں کو مہلت دیتا ہے تاکہ انہیں توبہ کا مزید موقع مل جائے۔ انکار سے باز آنے کے بعد بھی جو ان سے اور بھی توبہ کر لے وہ اس کے گناہ معاف فرما کر اسے اپنی رحمت سے نواز دیتا ہے ف۴ قل ما کنت بدعا میں کوئی نئی بات لیکر نہیں آیا۔ انبیاء سابقین علیہم السلام کی تعلیمات کے خلاف کوئی چیز میں نے پیش کی۔ میں نے وہی دعوت توحید پیش کی ہے جو پچھلے پیغمبروں کی دعوت تھی یعنی لست بدعا من الرسل فخالفتہم بل جئت بمثل ما جاءوا بہ من الدعوۃ الی التوحید (روح ج ۲۶ ص) وما ادری ما یفعل بی ولا بکم یہ ان کے سوال کا جواب ہے سوال یہ تھا کہ اگر تم پر وحی آتی ہے تو ہمیں بتاؤ معاملات ساتھ کیا ہونے والا ہے تو جواب دیا گیا کہ مجھے تو ابھی تک بتانے میں بھی علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے کیونکہ اس بارے میں ابھی تک کوئی وحی نہیں آئی۔ نیز تم جو کرو گے وہ خود ہی مختار و (فتح الرحمن) اعنی ولا ادری ما یفعل بی ولا بکم فی الدنیا (روح ج ۲۶ ص ۱۰) وقال ابو جعفر و غیرہ هو قول واحد لا یدری صلی اللہ علیہ وسلم ما یلحقہ والیاہم من مرض وصحۃ ورخص وغلاء وغنی وفقر (ابن جریر) انجام پر آخرت کا علم تو بالیقین معلوم تھا اس لئے یہاں وہ مراد نہیں یعنی لیس فی الآخرۃ فقد علم اللہ تعالیٰ علم صلی اللہ علیہ وسلم ما یلحقہ الجنۃ (روح) میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا جو کچھ بھی کہتا ہوں وہ وحی ربانی کے اتباع ہی میں کرتا ہوں اور میرا کام یہ ہے کہ تمہیں اللہ کا پیغام پہنچاؤں اور نہ ماننے والوں کو اس کے عذاب سے ڈراؤں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ آیت محکم ہے اور اسے منسوخ ماننے کی ضرورت ہی نہیں ضرورت اس صورت میں پیش آسکتی ہے کہ آیت سے امور آخرت مراد ہوں جیسا کہ حضرت ابن عباس سے ایک روایت ہے لیکن یہ قول اکثر محققین کے نزدیک روایت و درایت دونوں پہلوؤں سے ضعیف ہے۔ (کبیر) ف۵ قل ارءیتم الآیۃ یہ زجر ہے اور ایک عالم بنی اسرائیل سے بھی دلیل نقلی تفصیلی کا بیان ہے۔ ان کان شرط کی جزاء محذوف ہے فمن اضل منکم (روح) اور ظاہر ہی مرجع

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑩ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۚ وَاِذْ لَمْ

يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ⑪ وَمِنْ

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۚ وَهٰذَا كِتٰبٌ

مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَ

بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ⑫ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ

اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ⑬

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑭ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

اِحْسٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَ

حَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۖ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ

موضح قرآن ف یعنی میں کوئی نادر چیز ہو کر نہیں آیا اس سے پوچھا کر اس کے لوگوں نے اس نے بتایا کہ ایک رسول اور کتاب آئی منکر ہے اس شہر میں اور یہ کچھ نئی بات ہے ایسی باتیں کیا کرتے ہیں۔

سے عبد اللہ بن سلام مراد نہیں کیونکہ وہ مدینہ میں اسلام لائے تھے اور یہ سورت مکی ہے۔ بلکہ اس سے مراد [illegible] مسلمان ہو گیا تھا یا وہ یہودی مراد ہے جو مکہ میں کسی کام کو آیا اور آپ پر ایمان لے آیا تھا۔ لیکن جمہور مفسرین کے نزدیک شاہد سے مراد عبد اللہ بن سلامؓ ہیں اور یہ آیت مدنیہ ہے اگرچہ باقی تمام سورت مکیہ ہے (روح، قرطبی، ابن کثیر، مدارک وغیرہ) یعنی یہ بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور پھر بھی تم اس کا انکار کرو اور بنی اسرائیل کا عالم بھی اس کی سچائی کی گواہی دے اور اس پر ایمان بھی لے آئے لیکن تم [illegible] اور اس پر ایمان لانے سے

وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
[illegible]
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
[illegible]
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ
[illegible]
إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
[illegible]
نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ
[illegible]
فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا
[illegible]
يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا
[illegible]
أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي
[illegible]
وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ
[illegible]
حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾
[illegible]
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
[illegible]

انکار ہی کرتے رہو تو تم سے بڑا گمراہ کون ہو گا کیونکہ تم محض ضد و عناد کی وجہ سے انکار کر رہے ہو اور ایسے ظالموں اور بے انصافوں کو اللہ تعالیٰ قبول ہدایت کی توفیق ہی نہیں دیتا۔ [illegible] وقال الذین کفروا للذین آمنوا [illegible] یہ مشرکوں کا قول ہے [illegible] ایمان لانا کوئی خیر و برکت کا کام ہوتا تو وہ اس سے پہلے قبول کر لیتے [illegible] قرآن پر ایمان لانے کی توفیق ہے تو [illegible] یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ پرانا جھوٹ ہے۔ [illegible] ومن قبلہ [illegible] یہ دوسری تفصیل عقلی دلیل ہے از تورات۔ [illegible] قرآن نے بیان کیا ہو بلکہ اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات میں بھی یہی مسئلہ [illegible] اور اللہ کی رحمت کا باعث تھی جیسا کہ ارشاد ہے۔ [illegible] اور یہ کتاب یعنی قرآن بھی مسئلہ توحید اور دیگر اصول دین میں تورات کی تصدیق کرتا ہے اور فصیح و بلیغ عربی زبان میں [illegible]

موضح قرآن ف یعنی پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینے میں [illegible] کسی خاص کا بیان نہیں حضرت [illegible] ماں باپ کے حق میں دعا نہیں کی۔ صدیق اکبرؓ چالیس برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور ان کے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے۔ یہ بات اور کسی صحابی کو میسر نہیں ہوئی۔ لیکن باپ اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تو یہ احوال فرضی ہے یعنی [illegible] یہ اس کا حال ہے [illegible] اور ماں باپ سمجھاتے ہیں ایمان کی بات وہ نہیں سمجھتا۔

فتح الرحمن [illegible]

عذاب سے ڈرایا اور ایمان والوں کو جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔ ۳ ان الذین ۔ الخ۔ یہ بشارت اخروی ہے جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور زندگی بھر اس پر قائم رہے اور اس کے عملی تقاضے پورے کرتے رہے قیامت کے دن وہ ہر قسم کے خوف و ہراس اور اندوہ و غم سے محفوظ رہیں گے۔ ان کا ٹھکانا جنت میں ہو گا وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ انعام و اکرام انہیں ایمان و عمل کی جزا کے طور پر حاصل ہو گا۔ ۳ ووصینا الانسان ۔ یہ بھی بشارت اخروی میں داخل ہے۔ انسان پر اپنے ماں باپ کا بڑا حق ہے۔ اگر کوئی شخص والدین کے کہنے پر

مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ⑱

ان سے پہلے جنوں کے اور آدمیوں کے بیشک وہ تھے ٹوٹے میں پڑنے

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ

اور ہر ایک کے کئی درجے ہیں اپنے کیے کاموں کے اور تاکہ پورے دے ان کو ان کے کام اور

لَا يُظْلَمُونَ ⑲ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ

ظلم نہ ہوگا اور جس دن لائے جائیں گے منکر آگ کے کنارے پر

أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

ضائع کر چکے تم اپنے مزے دنیا کی زندگانی میں اور ان کو برت چکے

بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ

اب آج سزا پاؤ گے ذلت کا عذاب بدلا اس کا جو تم

تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ

غرور کرتے تھے ملک میں ناحق اور اس کا جو تم

تَفْسُقُونَ ⑳ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ

نافرمانی کرتے تھے اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو

بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ

احقاف میں اور گزر چکے تھے ڈرانے والے اس کے آگے سے اور

مِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

پیچھے سے کہ بندگی نہ کرو کسی کی اللہ کے سوائے میں ڈرتا ہوں تم پر

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ㉑ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ

آفت سے ایک بڑے دن کی بولے کیا تو آیا ہمارے پاس کہ پھیر دے ہم کو

آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ㉒

ہمارے معبودوں سے سو لے آ ہم پر جس کا وعدہ دیتا ہے اگر ہے تو سچا

ع ۲

چالیس برس کی عمر میں بھی شرک سے توبہ کر کے توحید کو قبول کرے تو بھی اس کی توبہ قبول ہو گی اور وہ اہل جنت میں شامل ہو جائے گا۔ انسان کو ماں باپ والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا اور پھر والدہ کا تو بہت ہی زیادہ حق ہے۔ کیونکہ وہ ایام حمل میں بچے کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھاتی ہے۔ پھر پیدائش کے وقت بھی مشقت برداشت کرتی ہے اور پھر اس کے بعد ڈھائی سال تک اسے دودھ پلاتی اور اسے ہاتھوں میں لے کر کھلاتی ہے۔ وقال ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ علی ان المراد بالحمل بالاکف (ص ۲۰۰) امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک حمل سے اصطلاحی معنی مراد ہے اور تیس ماہ میں اقل مدت حمل چھ ماہ اور اکثر مدت رضاع دو سال کا ذکر ہے۔ اسی کی بنا ایک خبر واحد پر ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہاں حمل اور رضاع دونوں کی مدت تیس تیس ماہ مراد ہے جو مختار ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول راجح ہے۔ حتی اذا بلغ اس کے بعد وہ جوانی کو پہنچ کر بلکہ چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا تو اب اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے ہمت دے اور توفیق عطا فرما کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی ہیں اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں نیک کام کروں جن پر تو راضی ہو۔ اور میری اولاد کو نیک اور صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اولئک الذین نتقبل الایۃ ایسے لوگوں کے نیک اعمال کو ہم قبول کر لیتے ہیں اور ان کے گناہوں سے درگذر فرما کر انہیں اہل جنت میں شامل کر لیتے ہیں یہ ایک سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا

موضح قرآن ف یعنی جنت والے کئی درجے میں ہیں اور دوزخ والے بھی اسی طرح اپنے اعمال سے ف جن لوگوں نے آخرت نہ چاہی فقط دنیا ہی چاہی ان کی نیکیوں کا بدلا اسی دنیا میں مل چکا ف یعنی حضرت ہود علیہ السلام نے ملک [illegible] احقاف ایک ضلع ہے یمن میں اس کے معنی ریت کی تل۔

فتح الرحمٰن ف مترجم گوید این تصویر [illegible] حال سعید و شقی [illegible]

جارہا ہے۔

ملحوظہ والذی قال۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ مؤمن بیٹے کے ذکر کے بعد والدین کے اس بیٹے کا ذکر ہے جو والدین کے کہنے پر ایمان نہیں لایا اور کفر پر قائم رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے اس شخص کا ذکر ہے جو والدین کے کہنے پر ایمان لایا [illegible] یعنی ایک بیٹا تو وہ ہے جو والدین کے کہنے پر ایمان لے آتا ہے اور ایک وہ ہے جو والدین کی شفقت آمیز نصیحت کے جواب میں نہایت گستاخانہ رویہ اختیار کرتا ہے کہ تم مجھے کس قدر ڈراتے ہو، تم کہتے ہو کہ میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے قرنوں کے قرن گذر چکے ہیں ان میں آج تک کسی مرنے کو زندہ ہوتے تو ہم نے نہیں دیکھا [illegible]۔ ایک طرف گستاخ بیٹے کی معاندانہ گفتگو ہے لیکن دوسری طرف والدین نہایت دلسوزی سے اس کو ایمان کی طرف بلانے کے لئے اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ اسے ہدایت کی توفیق عطا فرمائے اور اسے مسلسل ایمان کی دعوت دیتے جاتے ہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت ضرور آئیگی لیکن وہ یہی جواب دیتا ہے کہ یہ وعدۂ قیامت اگلے لوگوں کی خود ساختہ باتوں میں سے ایک ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

ملحوظہ اولئک الذین حق۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا فیصلہ ثابت ہو چکا ہے کہ ان کو جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا جن و انس کی ان امتوں کی طرح جو ان سے پہلے گذر چکی ہیں۔ یہ لوگ بہت بڑے خسارے میں ہیں [illegible] لاملئن جہنم منک وممن تبعک منہم اجمعین (ص ع ۵)

ملحوظہ ولکل درجٰت۔ یہ دونوں فریقوں سے متعلق ہے۔ مومنین اور کفار میں سے ہر ایک کے لئے ان کے اعمال خیر اور اعمال شر کے مطابق جزا اور سزا کے مختلف درجات و منازل ہوں گے۔ [illegible] جنت میں اعمال حسنہ کی کمیت کے مطابق بلند درجات ہوں گے [illegible] کی کثرت و قلت کے مطابق مختلف ہوں گے [illegible] یہ عدل و انصاف ہے کہ ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دی جائے اور کسی پر زیادتی نہ ہونے پائے اور کسی کی حق تلفی نہ ہو۔

ملحوظہ ویوم یعرض۔ تخویف اخروی۔ قیامت کے دن جب کفار دوزخ کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو ان سے کہا جائیگا کہ تم عیش و عشرت کی تمام لذتوں سے دنیا میں لطف اندوز ہو چکے ہو [illegible] اب آخرت میں تمہارے لئے کوئی راحت و لذت نہیں۔ دنیا میں تم نے قبول حق سے استکبار کیا [illegible] توحید کو ٹھکرایا [illegible] اس لئے آج تمہیں [illegible] ذلت آمیز عذاب کی شکل میں دیا جائیگا۔

ملحوظہ واذکر اخا عاد۔ یہ تیسری تفصیل [illegible] دلیل ہے [illegible] جن کے معنی ریت کے ٹیلے کے ہیں۔ قوم عاد ریت کے ٹیلوں پر سکونت پذیر تھی۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کا پیغام پہنچایا اور ان کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا [illegible] الا تعبدوا الا اللہ [illegible] اگر تم نے توحید کو ٹھکرایا تو مجھے [illegible] ایک بہت بڑے ہولناک دن کے عذاب کا خوف ہے۔

ملحوظہ قالوا اجئتنا۔ قوم کے سرکش افراد نے نہایت معاندانہ جواب دیا [illegible] کیا تو ہمیں ہمارے معبودوں سے ہٹانے کے لئے آیا ہے؟ [illegible] قال انما العلم [illegible] مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ عذاب کب آئیگا [illegible] میرا کام یہ ہے کہ میں خدا کا پیغام تم تک پہنچا دوں [illegible] لیکن تم ایسے نادان ہو [illegible] جاہلوں کی سی باتیں کرتے ہو [illegible] (روح ج ۲۶ ص ۲۸)

٢٤ فلما راوہ۔ جب عذاب کا وقت آگیا اور سیاہ بادل کی صورت میں اس کے آثار نمودار ہونے لگے اور بادل ان کی وادیوں پر منڈلانے لگے تو وہ بہت خوش ہوئے کیونکہ عرصہ سے بارش نہیں ہوئی تھی اس لئے بادلوں کو دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ بادل آگئے ہیں اور آج خوب بارش ہوگی بل ھو ما استعجلتم بہ تو زبان حال نے ان سے کہا نہیں نہیں، یہ بادل باران رحمت لیکر نہیں آئے بلکہ ان بادلوں میں وہ عذاب ہے جس کے جلدی آنے کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے، یہ ایک ہولناک طوفانی ہوا ہے جو اللہ کے قہر و غضب کو لے کر آرہی ہے جو اللہ کے حکم سے ہر چیز کو تہس نہس کرتا چلا جائیگا چنانچہ وہ اس طرح مٹ مٹا گئے کہ ان کے مکانوں کے سوا کوئی چیز وہاں نظر نہیں آتی تھی مجرموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ قوم ہود پر جب ہمارا عذاب آیا تو ان کے معبودان باطلہ کو وہ دیکھتے رہ گئے ان میں سے کسی نے بھی ان کی مدد کی اور نہ کسی نے ان کو بچایا۔ ٢٦ ولقد مکنٰھم۔ الآیۃ۔ یہ اہل مکہ کی طرف التفات ہے۔ ان نافیہ ہے۔ اے اہل مکہ! قوم ہود کو ہم نے جو دنیوی قوت و دولت اور شان و شوکت دی تھی وہ تمہیں نہیں دی اور تم سے زیادہ طاقتور اور دولتمند تھے ان کو ہم نے سننے کے لئے کان، دیکھنے کے لئے آنکھیں اور سوچنے کے لئے دل دئیے لیکن ان نعمتوں سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ کانوں سے انہوں نے حق بات کو نہ سنا اور آنکھوں سے خدا کی قدرت و وحدانیت کے تکوینی دلائل کو بنظر عبرت نہ دیکھا اور دلوں کو معرفت خداوندی کی تحصیل میں استعمال نہ کیا۔ اس لئے ان ساری قوتوں کے باوجود وہ دولت ایمان سے محروم رہے اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس عذاب کا وہ مذاق اڑاتے تھے آخر اسی کی لپیٹ میں آکر وہ ہلاک ہوگئے تم بھی قوم عاد کی ڈگر پر چل رہے ہو یاد رکھو تمہارا بھی وہی حشر ہوگا۔ ٢٧ ولقد اھلکنا الآیۃ۔ قریٰ سے یہاں مکے والوں کی سمت خطاب سے گرد و نواح کی بستیاں یعنی قوم ہود، قوم ثمود اور اصحاب حجر وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں۔ ہم نے ان کے پاس اپنے پیغمبر بھیجے اور گونا گوں طریقوں سے ان کو سمجھایا مگر وہ شرک و کفر سے باز نہ آئے اور آخر ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ ٢٨ فلولا نصرھم الآیۃ۔ یہ سورت کا مقصود ثانی ہے۔ اس میں مشرکین کی اس بات کا جواب ہے کہ ہم نے مان لیا کہ ہمارے معبود سفارشی نہیں اور ان کو پکارنا جائز نہیں لیکن ان کے پکارنے میں تاثیر اور برکت ضرور ہے کیونکہ ان کو پکارنے سے کاموں میں برکت ہو جاتی ہے تو جواب دیا گیا کہ جن لوگوں نے معبودان باطلہ کو قرب خداوندی کا وسیلہ اور ذریعہ بنا رکھا تھا اور مصائب و حاجات میں ان کو پکارتے تھے جب ہم نے ان کو پکڑا تو انہوں نے ان کی کوئی مدد نہ کی اور نہ ان کی پکار میں کوئی تاثیر و برکت ہی ظاہر ہوئی بلکہ الٹا وہ ان کے خود ساختہ کارسازوں کا نام و نشان تک مٹ گیا یہ ایک نرا جھوٹ تھا اور خود ساختہ بات تھی کہ وہ کارساز ہیں اور ان کی پکار میں برکت ہے۔ فلا نصرھم الھتھم التی تقربوا بھا بزعمھم الی اللہ لتشفع لھم حیث قالوا ھؤلاء شفعاؤنا

قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ
وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا
مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۚ بَلْ
هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ
كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ
كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا
إِن مَّكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَ
أَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَ
لَا أَفْئِدَتُهُم مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَ
حَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا
مَا حَوْلَكُم مِّنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٧﴾

موضح قرآن ف ان کو دیا کان اور آنکھ اور دل تھے یعنی دنیا کے کام اتنا سمجھتے تھے وہ عقل نہ آئی جس میں آخرت کام ہو۔

عن الله او ومنعهم من الهدى ... ۲۹ واذ صرفنا ... یہ تفصیل نقل دلیل ہے از جنات۔ جنات نے بھی کلام الٰہی کو سن کر مان لیا اور اللہ کی توحید پر ایمان لے آئے اور واپس جا کر اپنی قوم کو بھی تبلیغ کرنے لگے اور دلائل عقلی و نقلی اور وحی سے قوم کے سامنے مسئلہ بیان کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں وادی نخلہ میں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ جنوں کی ایک جماعت جو سیاحت یا تو اقرار پر مشتمل تھی وہاں سے گذری جب تلاوت قرآن کی آواز ان کے کانوں میں پڑی تو نہایت خاموشی سے اسے سننے لگے (ابن کثیر) جب تلاوت ختم ہوئی تو ان کے سینے نور ایمان سے روشن ہو چکے تھے اس لئے اب وہ واپس پہنچ کر انذار و خیر خواہی و ہمدردی اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دینے لگے۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا
[illegible]
آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا
[illegible]
يَفْتَرُونَ ﴿٢٨﴾ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ
[illegible]
يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا ۖ
[illegible]
فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا يَا قَوْمَنَا
[illegible]
إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا
[illegible]
بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾
[illegible]
يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن
[illegible]
ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾ وَمَن لَّا يُجِبْ
[illegible]
دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ
[illegible]
مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾ أَوَلَمْ
[illegible]

۳۰ قالوا یقومنا: جنات نے اپنی قوم کو ہر قسم کے دلائل سے سمجھانے کی کوشش کی انا سمعنا کتابا یہ دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے اور انزل من بعد موسیٰ یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے اور یہدی الی الحق الخ یہ دلیل عقلی کی طرف اشارہ ہے یہ جن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں سے تھے اس لئے انہوں نے ان کا نام لیا۔ (ادرح) اے ہماری قوم! ہم ایک ایسی عظیم کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی ہے اور پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور عقائد حقہ اور سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ یقومنا اجیبوا الایۃ اے ہماری قوم! اللہ کے اس داعی قرآن کو مان لو اور اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دیگا اور تمہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیگا۔ ومن لا یجب داعی اللہ الخ: جو شخص اللہ کے داعی کو قبول نہیں کرے گا وہ گنہگار ہے اور سزائے جہنم کا مستحق ہے، وہ نہ تو کہیں بھاگ کر اللہ کے عذاب سے بچ سکتا ہے اور نہ کوئی اس کا حامی و ناصر اور اس کا کوئی خود ساختہ معبود کارساز ہی اس کو اللہ کی گرفت سے چھڑا سکتا ہے۔

موضح قرآن ف حضرت کے مکے میں چھپے دنوں میں شہر سے باہر نماز صبح پڑھتے تھے اپنے یاروں کے ساتھ اس وقت کتنے جن سن گئے اور مسلمان ہوئے پھر اپنی قوم کو جا کر سمجھایا اس بار حضرت سے نہیں ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہو کر ایک رات مکے سے باہر آئے حضرت کیلئے باہر گئے سب نے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا۔ سورۂ جن میں ان کی باتیں مفصل ہیں اور جب سے حضرت کو وحی آئی تب سے جنوں پر خبر آسمان کی بند ہوئی ان کو جب معلوم نہ تھا قرآن جب سنا تو جانا کہ اس کا نزول ہوتا ہے اس سے خبر بند کی ہے۔ ف حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت سے توریت مشہور تھی۔ ف بھاگ کر زمین میں اوپر سے فرشتے مارتے ہیں تو زمین ہی کو بھاگ گئے ہیں۔

فتح الرحمٰن ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... بحالت نماز فجر ... قرآن استماع کردند ... باز گشتند ...

[illegible]

يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ

[illegible]

يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ۚ بَلٰٓى إِنَّهٗ

[illegible]

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا

[illegible]

عَلَى النَّارِ ۭ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ

[illegible]

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ

[illegible]

كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ

[illegible]

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا

[illegible]

سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ

[illegible]

الْفٰسِقُونَ ﴿٣٥﴾

[illegible]

سُورَةُ مُحَمَّدٍ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

سورۂ احقاف میں آیاتِ توحید

[illegible]

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ربط: سورۂ احقاف میں بیان کیا گیا کہ مشرکین جن معبودوں کو شفعاء سمجھ کر پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے مالک نہیں نہ متصرف و مختار ہیں نہ غائب داں ہیں نہ کارساز ہی بن سکتے ہیں۔ اب سورۂ محمد میں ارشاد فرمایا مرد میدان بنو اور مسئلہ توحید کی خاطر جہاد کرو۔

خلاصہ: مسئلہ توحید کا مفصل اور واضح بیان سورۂ احقاف تک ہو چکا ہے اب اگلی سورتوں میں زیادہ تر قربانیوں کا بیان ہوگا اور مسئلہ توحید چونکہ مقصود اصل ہے اس لئے مختصر طور پر اس کا بھی ذکر آتا رہیگا اور جہاد کا ذکر بھی ہوگا۔ اس لئے اگر سورۂ محمد سے آخر تک قرآن مجید کا پانچواں حصہ قرار دے دیا جائے تو یہ بھی درست ہے۔

سورۂ محمد، فتح اور حجرات تینوں باہم مرتبط ہیں گویا تینوں میں ایک ہی مضمون مذکور ہے کہ تینوں سورتوں میں بھی ایسا ہوگا کہ ایک مضمون پہلی سورۃ میں بیان کیا جائے گا۔ سورۂ محمد میں قتال کا حکم ہے کہ مومنو! جہاد کرو اور سورۂ فتح میں فتوحات کا وعدہ ہے۔ اور سورۂ حجرات میں نظم و نسق کے قواعد وضوابط اور اصول و آداب ذکر کیے گئے ہیں یعنی اگر جہاد کرو گے تو اللہ تمہیں فتوحات عطا فرمائے گا اور جب فتوحات ہو جائیں تو ان قواعد وضوابط کے مطابق نظم و نسق چلاؤ۔ سورۂ محمد کے مضامین کے اعتبار سے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ ابتداء سے لے کر واللہ یعلم متقلبکم ومثواکم (ع ۲) تک ہے اور دوسرا حصہ ویقول الذین آمنوا (ع ۳) سے لے کر آخر سورت تک ہے۔

پہلے حصے میں مومنین اور مشرکین کی صفات کا مقابلہ اور ان کے نتائج کا بیان ہے پھر حکم جہاد اور ترغیب الی الجہاد کی علت اور وہ مقصد یعنی مسئلہ توحید جس کی خاطر جہاد فرض ہے۔

دوسرے حصے میں منافقین پر زجر ہے جو جہاد میں شریک ہونا نہ چاہتے تھے اور نہ جہاد میں مال خرچ کرنا چاہتے تھے۔ اور آخر میں انفاق فی سبیل اللہ کا بیان۔

حصہ اول تقابل احوال مومنین و کفار و حکم قتال

۱ الذین کفروا وصدوا الآیۃ۔ یہاں دو صفتیں ہیں۔ صدوا لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ جو اللہ کی راہ سے رکے گئے اور اس پر چلنے والوں کو بھی اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اللہ کی راہ سے مراد اسلام ہے۔ ای اعرضوا عن الاسلام وسلوک طریقہ او منعوا غیرهم عن ذلک (روح ج ۲۶ ص ۳۷) جن لوگوں نے توحید کا انکار کیا، قبول اسلام سے اعراض کیا اور لوگوں کو توحید اور اسلام سے روکا ان کے اعمال رائیگاں ہیں۔ ان سے مراد اہل مکہ ہیں۔ قال ابن عباس رضی اللہ عنہما هم اهل مكة كفروا بتوحيد الله وصدوا المؤمنين عن دين الله وهو الاسلام بنهيهم عن الدخول فيه (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۲۳) حاصل یہ ہے کہ مشرکین کی نیکیاں حق سے اعراض اور شرک کی وجہ سے برباد ہیں اور مومنوں کی برائیاں ایمان اور اعمال صالحہ کی برکت سے معاف ہوں گی۔

۲ والذین آمنوا الآیۃ۔ مقابلہ میں مومنین کے حال کا ذکر اور بشارت ہے۔ جو لوگ اللہ کی وحدانیت پر ایمان لائے اور نیک کام کئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل کیا گیا ہے (قرآن اور دین اسلام) اس سب پر یقین لائے۔ ہر بات میں آپ کی تصدیق کی اور کسی چیز میں آپ کی مخالفت نہ کی۔ آپ پر جو کچھ بھی نازل کیا گیا ہے وہ سراسر حق ہے اور اللہ کی طرف سے ہے۔ ایسے لوگوں کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرمائے گا اور دنیا و آخرت میں ان کے احوال و معاملات درست کرے گا۔

۳ ذلک بان الذین الآیۃ۔ یہ ماقبل کی علت ہے۔ با سببیہ ہے اور اس کا متعلق محذوف ہے یعنی مشرکین کی نیکیوں کا ضائع ہونا اس لئے ہے کہ انہوں نے حق سے اعراض کر کے باطل کا اتباع کیا اور مومنوں کے گناہوں کا معاف ہونا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے باطل کے مقابلہ میں حق کو قبول کیا اور اسی کی پیروی کی۔ ای ذلک کائن بسبب اتباع الاولین الباطل واتباع الآخرین الحق (روح ج ۲۶ ص ۴۰) کذلک یضرب اللہ سے متعلق ہے اور اشارہ ہے اللہ تعالیٰ ایسی مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت پکڑیں اس لئے دی جاتی ہیں کہ لوگ باطل کو چھوڑ کر حق کا اتباع کریں۔ اس سے کفار کے اعمال برباد اور مومنوں کے گناہ معاف ہوں گے اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو سمجھانے کے لئے فریقین مومنین و کفار کے احوال بیان فرماتا ہے۔

۴ فاذا لقیتم الذین کفروا۔ جب ایمان اور کفر والوں کے احوال بیان کرنے کے بعد جہاد کا حکم دیا گیا۔ فضرب الرقاب یہ مصدر فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے جسے حذف فعل کے بعد اس کے مفعول کی طرف مضاف کر دیا گیا ہے ای فاضربوا الرقاب ضربا (روح ج ۲۶ ص ۴۰) اور ضرب رقاب گردنیں مارنا قتل سے کنایہ ہے۔ جب تمہیں معلوم ہو گیا کہ مشرکین توحید کے دشمن اور شرک و باطل کے پجاری ہیں اور وہ دوسروں کو بھی اسلام اور توحید سے روکتے

جب تم دنیا میں ان سے وہی معاملہ کرو جس کے وہ مستحق ہیں یعنی جب میدان جنگ میں ان سے آمنا سامنا ہو جائے تو انھیں ہرگز معاف نہ کرو بلکہ ان کی گردنیں [illegible] اور میدان جہاد میں [illegible] ان کو قید کرو اور رسیوں سے انھیں باندھ لو اس کے بعد تمھیں اختیار ہے کہ چاہو تو ان پر احسان کر کے بلا فدیہ چھوڑ دو یا ان سے فدیہ لے کر انھیں چھوڑ دو [illegible] اس وقت تک اللہ ہی کے حکم سے [illegible] ان کی قوت و شوکت ختم ہو جائے [illegible]

[illegible]

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾

[illegible]

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ

[illegible]

مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَ

[illegible]

أَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ

[illegible]

وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ

[illegible]

يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ

[illegible]

كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا

[illegible]

الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ

[illegible]

أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن

[illegible]

لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

[illegible]

فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٤﴾ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن ف پہلے زمانے میں سب ملکوں کو تکلیف دینی تھی [illegible] اس وقت سب جہان کو ایک حکم ہے [illegible] مسلمان بھی کرتے تھے [illegible] جہاد میں ہاتھ آئے [illegible] معاف [illegible] جہاد اور گناہ لازم۔

فتح الرحمن ف یعنی جنگ برطرف شود و احتیاج بسلاح نماند ۱۲

ش یٰایھا الذین امنوا۔ الآیۃ۔ بیان حال مومنین دشمن کے مقابلے میں ایمان والوں کی فتح و ظفر کا راز بیان فرمایا۔ اللہ کی مدد کرنے سے مراد اللہ کے دین اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنا مراد ہے۔ (روح) اے ایمان والو! اگر تم مال و جان سے اللہ کے دین اور اللہ کے رسول کی مدد کرو گے اور محض رضائے الٰہی اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور دشمن کے مقابلے میں تمہیں ثبات و استقلال عطا فرمائیگا اور فتح و ظفر سے تمہیں ہمکنار فرمائے گا۔ ش والذین کفروا۔ الآیۃ۔ بیان حال کفار۔ مومنین کے مقابلے میں کفار کے لئے دنیا میں قتل و ہلاکت اور آخرت میں رسوا کن عذاب ہے اور ان کے اعمال بیکار و رائیگاں ہیں۔ ذٰلک بانھم۔ الآیۃ۔ یہ مشرکین کے انجام کا سبب ہے۔ ان کا یہ انجام اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے توحید اور دیگر احکام پر مشتمل اللہ کی کتاب کو نفرت و کراہیت کی نگاہ سے دیکھا اس لئے ان کے تمام اعمال ضائع کر دیئے۔ اگر ان کے اعمال کے ساتھ ایمان کی دولت بھی ہوتی تو ان پر اجر و ثواب ملتا۔ ما انزل اللہ من القرآن لما فیہ من التوحید وسائر الاحکام المخالفۃ لما الفتہ واشتھتہ انفسھم الامارۃ (روح ج ۲۶ ص ۴۸) ف افلم یسیروا۔ الآیۃ۔ احوال مشرکین و تخویف دنیوی ہے۔ یہ سرکش لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں تاکہ اپنے سے پہلے سرکش لوگوں کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے۔ اللہ نے ان کو ان کے اہل و عیال اور اموال کو تباہ کر دیا۔ ان سرکشوں کے لئے ایسے انجام بد کی بہت سی مثالیں ہیں۔ گذشتہ اقوام متمردہ کی ہلاکت دنیا میں ان کے لئے بطور عبرت ہیں۔ ذٰلک بان اللہ۔ الآیۃ۔ لیسیغنوا سے متعلق ہے اور ترغیب الی الجہاد کی دوسری علت ہے یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی یار و مددگار نہیں۔ ش ان اللہ۔ بشارت اخرویہ و بیان احوال مومنین۔ جو مومنین ایمان و عمل صالح سے آراستہ ہوں گے ان کو اللہ تعالیٰ جنت کے ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن میں نہریں جاری ہوں گی۔ والذین کفروا۔ تخویف اخروی مع بیان احوال مشرکین۔ کفار آخرت سے ایسے غافل ہیں کہ ہر وقت دنیوی منافع حاصل کرنے اور عیش اڑانے میں مشغول ہیں اور چوپایوں کی طرح فکر آخرت اور انجام عاقبت سے بے خبر ہو کر کھانے پینے میں منہمک رہتے ہیں۔

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا
فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن
قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذَٰلِكَ
بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ
لَهُمْ ﴿١١﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً

پس ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ وکاین من قریۃ۔ الآیۃ۔ مشرکین کیلئے تخویف دنیوی ہے اور ضمناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے۔ قریۃ سے مجازاً اہل قریہ مراد ہیں۔ بہت سی بستیاں ایسی تھیں جن میں رہنے والے آپ کی اس بستی (مکہ) والوں سے زیادہ طاقتور تھے جنہوں نے آپ کو اس بستی سے نکالا

موضح قرآن ف جب تک کافر زور میں ہیں تب تک قتل ہی چاہیئے اور جب زور ٹوٹ چکا تب قید بھی کفایت ہے تاکہ مسلمان چاہیں احسان کر کر چھوڑ دیجئے یا جیسے احسان مانیں اور دین کی محبت دل میں آوے۔ تو وہ فائدہ ہے اختلاف سے کافر قید میں آئے تو اس کو پھر اپنے گھر جانے دیجئے یا نہیں۔ اگر چھوڑ دیجئے تو اس طرح کہ دعوت ہو کر ف اللہ چاہے تو ابھی کافروں کو مسلمان کر ڈالے۔ پر یہ بھی منظور نہیں یا نیچا منظور ہے سو بندے کی طرف سے مگر اللہ کی طرف سے کام ہوتا ہے۔ جان کا مال کا کھاتا یعنی حرص سے اور مسلمان کھاتے ہیں دفع حاجت کو۔

ہے جنہوں نے ان کو ہلاک کر دیا مگر ان کا کوئی یار و مددگار ان کی مدد کو نہ آیا۔ آپ گھبرائیں نہیں آخرکار ان سرکشوں کی بھی جڑ کاٹ دی جائیگی اور آخرکار غلبہ آپ ہی کو نصیب ہو گا۔ ف ۱۲ افمن کان۔ بیان حال اہل ایمان و اہل طغیان، وہ مومن جن کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے ایک واضح بیان (قرآن) موجود ہے اور وہ اسکی روشنی میں چلتا اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے کیا وہ اس مشرک کے برابر ہو سکتا ہے جو کفر و شرک کو اچھا اور نیک کام سمجھتا ہو اور خواہشات نفسانیہ کی پیروی کرتا ہو توحید اور حق کو تحقیر سمجھتا ہو۔ مطلب یہ انکاری ہے یعنی یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے ف ۱۳ مثل الجنۃ بیان صفت جنت و نعیم جنت کی صفت کا بیان ہے۔ متقی اور پرہیزگار لوگوں کیلئے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اسکی صفت اور اسکی نعمتوں کا حال یہ ہے کہ اس میں بہنے والی پانی کی نہروں کا پانی ہمیشہ خوش رنگ اور خوش ذائقہ رہے گا اور اس کے رنگ و بو میں کبھی تبدیلی نہیں آئیگی اسی طرح ایسے دودھ کی نہریں جاری ہونگی جس کا مزہ کبھی نہیں بگڑے گا بخلاف دنیا کے دودھ تھوڑی دیر میں متغیر ہو جاتا ہے جنت میں شراب کی بھی نہریں جاری ہونگی لیکن دنیوی شرابوں کے برعکس جنت کی شراب نہایت لذیذ اور پاکیزہ ہوگی بدبو، بدمزگی اور نشہ سے پاک ہوگی اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہونگی جو ہر قسم کے فضلات اور کثافت سے پاک صاف ہو، ان مشروبات کے علاوہ ان کے لئے ہر قسم کے پھل اور میوے ہونگے اور سب سے بڑھکر یہ کہ ان کے گناہ بخش دیئے جائینگے اور ان پر ہر طرح سے راضی ہو گا اور کبھی ان سے ان کا ذکر نہ کیا جائیگا تاکہ وہ شرمسار نہ ہوں اور ان کے عیش و سکون میں فرق نہ آئے۔ کمن ھو خالد۔ اہل جہنم کا ذکر و تخویف اخروی۔ ایک وہ شخص ہے جسے جنت میں مذکورہ بالا نعمتیں نصیب ہونگی کیا ایسا سعادتمند انسان اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور جسے وہاں پینے کے لئے سخت ترین گرم پانی دیا جائیگا جو پیتے ہی ان کی انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا۔ ف ۱۴ ومنھم من۔ زجر و بیان حال منافقین۔ منافقین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عدم توجہ اور بے اعتنائی سے آپ کی باتیں سنتے اور جب آپ کی مجلس سے اٹھ کر آتے تو اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم سے بطور استہزاء و تمسخر سوال کرتے کہ ابھی ابھی آپ نے کیا فرمایا ہے؟ ہم کچھ طرح سمجھ نہیں سکے، علی جہۃ الاستہزاء (روح ج ۲۶ ص ۴۶) ای انا لم نلتفت الی قولہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۳۸) فرمایا اصل بات یہ ہے کہ مہر خداوندی کی گرفت و عناد کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر جباریت لگا دی ہے اور ان کو توفیق ہدایت سے محروم کر دیا ہے، اس لئے وہ آپ کے کلام ہدایت التیام کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور خواہشات نفسانیہ کے

مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ
[illegible]
لَهُمْ ﴿١٣﴾ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ
[illegible]
لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ﴿١٤﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي
[illegible]
وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ
[illegible]
مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ
[illegible]
لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا
[illegible]
مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ
[illegible]
فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ﴿١٥﴾ وَ
[illegible]
مِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ
[illegible]
قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا ۚ أُولَٰئِكَ
[illegible]
الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿١٦﴾
[illegible]

موضح قرآن ف وہاں کا شراب بامزہ ہے جیسا یہاں بے مزہ، بہشت میں ہر کسی کے گھر میں چار نہریں ہیں ... ف تشنگی کم ہو ... زیادہ۔

تسہیل الرحمٰن ۱۶ مترجم گوید از ینجا تا آخر سورہ در باب منافقین و مردم ضعیف الایمان نازل شدہ ۱۲۔

پیدا کر چکے ہیں، اس لئے ہر بری بات اور ہر نیک کام کی طرف فوراً متوجہ ہو جاتے ہیں ﴿١٧﴾ والذین اھتدوا ... یعنی ان کا حال یہ ہے ... وہ لوگ ہدایت
قبول کر چکے ہیں جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے کلام الٰہی اور آپ کا وعظ و نصیحت سنتے ہیں تو ان کی بصیرت اور ان کے علم و یقین کو اللہ ترقی
دیتا ہے اور انہیں اللہ سے ڈرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا ہوتی ہے زادھم ھدی ای بصیرۃ وعلما ... ﴿١٨﴾
فھل ینظرون ... [illegible]

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ﴿١٧﴾
فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ
جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ﴿١٨﴾
فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ
مَثْوَاكُمْ ﴿١٩﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ
فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ
رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ
نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَأَوْلَى لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ
وَقَوْلٌ مَعْرُوفٌ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا
اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ

سے عبرت حاصل نہیں کی اور ہدایت کو قبول نہیں کیا
اب صرف ایک چیز باقی رہ گئی ہے کہ اچانک قیامت آ
جائے ... علامات قیامت تو ظاہر ہو چکی ہیں
مثلاً بعثت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم و
... لیکن اس کے باوجود ...
... کہ ...
... ایمان ... فیصلہ کر
چکے ہیں۔ قال المفسرون من اشراط الساعۃ
انشقاق القمر وبعثۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ...
[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible]

[illegible]

أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ

[illegible]

الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا

[illegible]

يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ إِنَّ

[illegible]

الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

[illegible]

الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذَٰلِكَ

[illegible]

بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ

[illegible]

فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا

[illegible]

تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾

[illegible]

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ

[illegible]

فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم

[illegible]

مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لَأَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمٰهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ

[illegible]

الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمٰلَكُمْ ۝٣٠ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ

[illegible]

الْمُجٰهِدِينَ مِنكُمْ وَالصّٰبِرِينَ وَنَبْلُوَا أَخْبَارَكُمْ ۝٣١

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَآقُّوا

[illegible]

الرَّسُولَ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَن يَضُرُّوا

[illegible]

اللَّهَ شَيْـًٔا ۗ وَسَيُحْبِطُ أَعْمٰلَهُمْ ۝٣٢ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓا

[illegible]

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوٓا أَعْمٰلَكُمْ ۝٣٣

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا

[illegible]

وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝٣٤ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوٓا

[illegible]

إِلَى السَّلْمِ ۖ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ ۖ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن

[illegible]

يَتِرَكُمْ أَعْمٰلَكُمْ ۝٣٥ إِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

ضیاء القرآن [illegible]

کرتے اس کے کام میں وہ خلوص نہیں ہے جو ایک مخلص مومن کی سیدھی سادی باتوں میں پایا جاتا ہے ۲۵ ولنبلونکم [illegible] یعنی ہم حکم جہاد سے تمہاری آزمائش کرنا چاہتے ہیں اور ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ کون تم میں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور راہ حق میں مصائب برداشت کرنا چاہتا ہے اور کون ایسا نہیں کرنا چاہتا اس سے سچے مخلص و منافق میں امتیاز ہو جائیگا اور مخلص و منافق کے عمل سے اسکی اندرونی دل کیفیت ظاہر ہو جائیگی یعنی [illegible] لنعلم المجاهدین منکم [illegible] لیظهر [illegible] ۲۶ ان الذین کفروا [illegible] یہ آخر سورت میں پھر احوال منافقین

وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾ إِنْ يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ ۖ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

سُورَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ﴿١﴾ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٢﴾ وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿٣﴾

کا ذکر ہے جو لوگ راہ ہدایت کے بالکل واضح اور روشن ہو جانے کے بعد بھی توحید کا انکار کرتے اور اسلام سے لوگوں کو روکتے ہیں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں حد سے گذر چکے ہیں اور آپ کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے وہ صرف اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام پیغمبر اسلام اور اہل ایمان کے خلاف ان کے تمام منصوبوں کو ناکام کر کے ان کی تمام آرزوؤں کو خاک میں ملا دیگا (سیحبط اعمالهم التی عملوها فی مشاقة الرسول ای سیبطلها فلا یصلون منها الی اغراضهم [illegible]) ۲۷ یا ایها الذین آمنوا [illegible] یہ تشجیع علی القتال ہے امر جہاد میں اللہ اور رسول کے احکام کی پیروی کرو جہاد میں اور راہ دین میں [illegible] چلو یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات پر چلو اور ان کے احکام کی اطاعت کرو اللہ اور اس کے

موضح قرآن ۱ حق تعالیٰ نے مکہ فتح کرتے اور مسلمانوں کو روز روز فتح کرنا [illegible] دنوں میں بڑا جو [illegible] اس سے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] تمام [illegible] کی [illegible]

فتح الرحمن [illegible]

رسول کی مخالفت کرنے اور اپنی روش سے گمراہ کرنے کی نیت اور اپنے عمل کو برباد نہ کرو۔ اس آیت سے معتزلہ نے یہ مسئلہ استنباط کیا ہے کہ اگر کوئی شخص نفل نماز یا روزہ شروع
کر کے توڑ دے تو اس کی قضا واجب ہے۔ احناف کا بھی یہی مذہب ہے۔ اگر صرف لا تبطلوا کے الفاظ سے یہ استنباط کیا جائے تب درست ہے لیکن آیت کا سیاق و سباق اس کا
متحمل نہیں۔ ان الذین کفروا الخ۔ یہ بیان ہے ... جن لوگوں نے خود کفر و شرک اختیار کیا اور دوسروں کو بھی
روکا اور پھر اسی کفر و شرک کی حالت میں مر گئے تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہرگز معاف نہیں فرمائیگا اور وہ ... باطل مذہب ... جائینگے۔

۳۵ فلا تھنوا الخ۔ یہ جہاد میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب ہے۔ وتدعوا، تھنوا پر معطوف ہے یعنی جہاد میں سستی اور بزدلی مت دکھاؤ اور دب کر
صلح کا ابتدا میں ... کی طرف مت بڑھو جب تک تمہارا پلہ بھاری ہے ... وانتم الاعلون واللہ معکم ... وہ تمہاری محنت کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ تمہیں
ثابت قدم رہنے پر اجر عطا فرمائے گا۔ لیکن اگر صورت حال ایسی پیش آجائے کہ ... مسلمانوں کا ... تو صلح کی اجازت ہے ...
مسلمانوں کا ... ان الکفار ... بالنسبة ... والمعاهدة
مصلحة ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ

۳۶ انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو الخ۔ یہ انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب ہے۔ دنیا تو محض ایک کھیل تماشا ہے جو آخرت کے مقابلے میں کوئی چیز نہیں
اگر تم ایمان و تقویٰ اختیار کروگے اور اس کھیل تماشے سے بچتے رہوگے تو اللہ تمہیں بہت اجر دیگا اور وہ تم سے سارا مال بھی طلب نہیں فرماتا۔ بلکہ اس
مال میں سے تھوڑا سا ... ان یسئلکموھا فیحفکم تبخلوا ... یہ بھی اسی
کا بیان ہے ... اور اگر وہ تم سے سارا مال خرچ کرنے کا حکم دے ... تو ...
... ظاہر ہو گا۔

۳۸ ھا انتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا الخ۔ تم وہ لوگ ہو جب تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم میں سے بعض بخل کرتے ہیں حالانکہ بخل کرنے والا
اپنا ہی نقصان کرتا ہے ... اللہ غنی ہے ... خرچ کرنے کا
حکم دیتا ہے ... تمہاری ...
... اگر تم ... تو اللہ تعالیٰ
... تمہاری جگہ دوسری قوم کو لے آئے گا جو تمہاری طرح بخیل نہ ہوگی ... اللہ کی راہ میں خرچ کرے گی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ
اس مسئلہ کی تکمیل فرما لیگا۔ لیکن تم اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعادت سے محروم ہو جاؤ گے۔

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات اور آیات توحید

۱۔ مومنوں اور کافروں کی صفات کا تقابل۔
۲۔ ترغیب الی الجہاد اور اس کی تفصیل۔
۳۔ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ۔ نفی شرک ہر نوع و اثبات ہر صفات کارسازی برائے اللہ تعالیٰ جل شانہ و عز سلطانہ۔

مدنیہ

سورۂ فتح

ربط سورۂ محمد میں ... جہاد کا حکم دیا گیا تھا۔ اب سورۂ فتح میں فتح کی خوشخبری سنائی جا رہی ہے کہ جب تم جہاد کرو گے تو اللہ تمہیں فتح دے گا۔
خلاصہ مضمون کے اعتبار سے اس سورت کے دو حصے ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک تنبیہ کا ازالہ۔

تفصیل - پہلا حصہ

انا فتحنا لک ... یہ پہلی خوشخبری ہے ... [illegible] ... هو الذی انزل السکینۃ ...
دوسری بشارت ہے ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ... سیقول المخلفون من الاعراب ...
[illegible]
[illegible]

تفصیل - دوسرا حصہ

لقد رضی اللہ عن المؤمنین ... وکان اللہ بکل شیء علیما ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ... هو الذی ارسل رسولہ ... محمد رسول اللہ ... [illegible]
[illegible]

پہلا حصہ

انا فتحنا ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سے کہا اگر تم چاہو تو بیت اللہ کا طواف کر لو۔ لیکن انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر پہلا طواف کروں۔ چنانچہ حضرت عثمان بلا طواف کئے حدیبیہ واپس چلے گئے۔ پھر قریش کی طرف سے سہیل بن عمرو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کی شرائط یہ تھیں: (۱) مشرکین کا کوئی آدمی اگر مسلمانوں کے پاس چلا جائے تو اسے واپس کر دیا جائے گا۔ (۲) اگر کوئی مسلمان مشرکین کے پاس پہنچ جائے تو وہ اسے نہیں لوٹائیں گے۔ (۳) مسلمان اس سال بیت اللہ کی زیارت نہیں کر سکیں گے، اگلے سال آئیں گے اور شرط یہ ہے کہ ہتھیاروں کے بغیر مکہ میں داخل ہوں۔ صلح کی شرائط بظاہر مسلمانوں کی کمزوری کا اظہار کر رہی تھیں، اس لئے اکثر مسلمانوں کے چہرے اداس ہو گئے۔ صلح کے بعد جب آپ مقام حدیبیہ سے روانہ ہوئے تو راستے میں یہ سورت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر، معالم وغیرہ) انا فتحنا۔ یہ پہلی بشارت ہے۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا۔ اس سے فتح مکہ مراد ہے یعنی ہم نے آپ کے لئے فتح کا فیصلہ کر دیا ہے اور فتح ہونے کی خبر دی۔ یا مطلب یہ ہے کہ عنقریب ہم آپ کو ایک شاندار فتح عطا فرمائیں گے اور اس سے صلح حدیبیہ مراد ہے۔ صلح حدیبیہ حقیقت میں ایک عظیم الشان فتح تھی کیونکہ جب صلح ہو گئی تو مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان میل جول شروع ہوا اور مسلمانوں کے اخلاق و عادات دیکھ کر مشرکین متاثر ہوئے اور اسلام کی طرف مائل ہونے لگے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے بعد دو سال میں اس قدر لوگ مسلمان ہوئے کہ فتح مکہ کے وقت آپ کے ساتھ دس ہزار کی تعداد تھی۔ قال الزھری لم یکن فتح اعظم من صلح الحدیبیۃ اختلط المشرکون بالمسلمین وسمعوا کلامھم فتمکن الاسلام فی قلوبھم واسلم فی ثلاث سنین خلق کثیر وکثر بھم سواد الاسلام (روح ج ۲۶ ص ۹۰) قال الزھری لقد کان الحدیبیۃ اعظم الفتوح وذلک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء الیھا فی الف واربعمائۃ فلما وقع الصلح مشی الناس بعضھم فی بعض وعلموا وسمعوا عن اللہ فما اراد احد الاسلام الا تمکن منہ فما مضت تلک السنتان الا والمسلمون قد جاؤوا الی مکۃ فی عشرۃ آلاف (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۶۰)۔

۲ لیغفر لک۔ ذنب (گناہ) سے اصطلاحی معنی مراد نہیں کیونکہ گناہ کا صدور انبیاء علیہم السلام سے محال ہے اس لئے ذنب سے یہاں ترک اولیٰ مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عالی کے اعتبار سے وہ ذنب ہے اگرچہ حقیقت میں ذنب نہیں۔ از قبیل حسنات الابرار سیئات المقربین۔ یا مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نظر میں جن کو ذنب سمجھتے تھے گو وہ حقیقت میں گناہ تھے بلکہ خلاف اولیٰ بھی نہ تھے۔ والمراد بالذنب ما فرط من خلاف الاولی بالنسبۃ الی مقامہ علیہ الصلوۃ والسلام فھو من قبیل حسنات الابرار سیئات المقربین۔ ویقال المراد ما ھو ذنب فی نظرہ العالی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وان لم یکن ذنبا ولا خلاف الاولی عند اللہ تعالی (روح ج ۲۶ ص ۹۱)۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ذنب سے مراد الزامات ہیں یعنی آپ پر لگائے گئے مشرکین و منافقین کے تمام جھوٹے الزامات سے بری اور پاک فرما دے۔ لیغفر میں لام ارادہ کا ہے اور اس کے بعد فعل (ذنب) اور اس کا متعلق مقدر ہے ای اراد مغفرۃ ذنوبک اور یہدیک کے بعد سے معنی موضوع له مراد نہیں بلکہ ثبات علی الہدایۃ مراد ہے ای یثبتک علی الھدایۃ یعنی آپ کو راہ راست پر قائم رکھے۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالی ای یثبتک علی الھدی الی ان یقبضک الیہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۶۳) یا لام عاقبت یا علت غائیہ ہے (روح)۔ حاصل یہ کہ آپ کو فتح سے دین کا غلبہ اسلام کی شکست اور شوکت اور آئندہ فتوحات میں فتح و نصرت اور مدد جاری رکھی جائے گی۔ (روح ج ۲۶ ص ۹۲) نصرا عزیزا ایسی مدد جس سے آپ کو دشمن پر غلبہ حاصل ہو جائے اور آپ کو کوئی مغلوب نہ کر سکے۔ اس فتح مبین سے آپ کو یہ فائدے ہوں گے کہ آپ کو بڑا پاکیزہ مقصد حاصل ہو جائے جس کی خاطر آپ نے تمام مصائب و شدائد برداشت کئے یعنی ایمان کی دولت آپ کے تمام ملک عرب کو حاصل ہو جائے، اس کے نتیجے میں دین اسلام کو اور آپ کو دشمنوں پر غلبہ عطا کیا جائے اور آپ کو صراط مستقیم پر قائم رکھا جائے اور اس کے اندر ہر طرح آپ کی مدد و نصرت کی جائے تاکہ آپ ہی غالب رہیں اور آپ پر کوئی غلبہ نہ پا سکے۔ (مظہری، روح، قرطبی وغیرہ)

۳ ھو الذی۔ یہ دوسری بشارت ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ ہی نے اس صلح کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں کو سکون و اطمینان کی نعمت عطا کی اور اسی کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے جوش و غضب اور مشرکین کے خلاف نفرت و غیظ کے باوجود اپنے دلوں کو مضبوط کر لیا اور انہیں جنگ کرنے سے باز رکھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی رعب سے مشرکین کے دلوں پر تمہاری جرأت و شجاعت کا رعب بیٹھ جائے گا۔ کما قال سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب۔ لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم۔ یہ دوسری بشارت کا ثمرہ ہے۔ ہم نے ایمان والوں کے دلوں میں سکون و اطمینان اس لئے ڈال دیا تاکہ ان کے یقین و ایمان میں مزید قوت و شدت پیدا ہو جائے اور وہ دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہیں۔ یقینا مع یقینھم بما یرون من تعقیبہ تعالی الطمانینۃ النفس علیہ (بیضاوی)۔

۴ وللہ جنود السموات۔ یہ جملہ معترضہ ہے۔ یہ ترغیب الی الجہاد اور بشارت فتح کی طرف اشارہ ہے یعنی زمین و آسمان کی تمام فوجیں اللہ کے قبضے میں اور اس کے حکم کے تابع ہیں اور وہ سب کچھ جانتا ہے اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ وہ مومنوں کے دلوں میں سکون و اطمینان نازل فرماتا اور ان کو فتح دے سکتا ہے۔

۵ لیدخل۔ یہ دوسری بشارت کا دوسرا ثمرہ ہے۔ اللہ نے مومنوں کے دلوں میں سکون و طمانیت کا جذبہ پیدا کیا تاکہ وہ ثابت قدم رہیں اور جم کر دشمن کا مقابلہ کریں اور اللہ کی اس نعمت کا شکر ادا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائے اور ان کے گناہ معاف کرے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہو جائے۔ فمن زحزح عن النار

وادخل الجنۃ ... (ج ۱) ... سے مراد وہ مومنین ہیں جو اس صلح کے دوران ایمان لا چکے تھے یعنی ہوئے مومنوں کے دلوں میں [illegible] خیال مضبوط کر دیا تاکہ صلح ہو جائے اور اس طرح اللہ [illegible] سے مشرکین کو اسلام کی توفیق دے کر جنت میں داخل فرمائے۔ ویعذب المنفقین الآیۃ۔ یہ لیدخل پر معطوف ہے اور دوسری بشارت کا ثمرہ ہے اور وہ منافقوں اور مشرکوں کے دلوں کو تمہارے خلاف غیظ و حسد سے بھر دے گا اور ساتھ ہی ان پر تمہاری بہادری اور تمہارے ثبات و استقلال کا ان کے دلوں پر رعب طاری کر دے گا اور تمہارے ہاتھوں ذلت آمیز شکست دے کر ان کو رسوا کرے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا سے بدگمانی کرتے ہیں اور جن کا خیال یہ ہے کہ اللہ اپنے پیغمبر علیہ السلام اور مومنوں کی مدد نہیں کرے گا لیکن بدگمانی کا یہ نتیجہ خود ان ہی کو بھگتنا پڑے گا۔ دنیا میں اللہ ان کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب و مقہور فرمائے گا اور وہ اللہ کے غضب و لعنت کا مورد بنیں گے اور آخرت میں ان کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا جو نہایت ہی برا ٹھکانا ہے۔ وللہ جنود السموت۔ یہ سابقہ جملہ [illegible] کا اعادہ ہے برائے تاکید۔ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی فوجوں کا مالک ہے اور سب پر غالب اور حکمت کا بادشاہ ہے وہ منافقوں اور مشرکوں کو مغلوب و رسوا اور اہل ایمان کو غالب و معزز کر سکتا ہے۔ فلو اراد اھلاک المنفقین والمشرکین لم یعجزہ ذلک ولکن یؤخرھم الی اجل مسمی (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۲۲)۔

هُوَ الَّذِىٓ اَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ فِىۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ لِيَزۡدَادُوۡۤا اِيۡمَانًا مَّعَ اِيۡمَانِهِمۡ‌ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۙ (۴) لِّيُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَيُكَفِّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ‌ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ۙ (۵) وَّيُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ وَالۡمُشۡرِكٰتِ الظَّآنِّيۡنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوۡءِ‌ؕ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ‌ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ وَلَعَنَهُمۡ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَهَنَّمَ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا (۶) وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا (۷) اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ۙ (۸) لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ

ت انا ارسلنک۔ اللہ، ایمان اور نصرت پیغمبر علیہ السلام کی ترغیب ہے۔ شاہد کے معنی جاننے والے اور بیان کرنے والے کے ہیں۔ شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالقادر نے حاضر و ناظر [illegible] لہٰذا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر استدلال درست نہیں۔ لتؤمنوا باللہ۔ امام ابن کثیر اور ابو عمرو کی قراءت میں چاروں افعال بصیغہ غائب ہیں اس صورت میں معنی واضح ہے۔ باقی ائمہ قراءت کی روایتوں میں چاروں افعال بصیغہ خطاب ہیں۔ لتؤمنوا الخ میں خطاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور امت سے ہے جیسا کہ فرمایا ہے یایھا النبی اذا طلقتم النساء (الطلاق ع ۱) یہ تغلیب مخاطب علی الغائب کے قبیل سے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی رسالت پر ایمان لانے کے مکلف ہیں۔ الخطاب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وامتہ کقولہ سبحانہ یایھا النبی اذا طلقتم النساء وھو من باب التغلیب غلب فیہ المخاطب علی الغیب فیفید ان النبی علیہ الصلوۃ والسلام مخاطب بالایمان برسالتہ کالامۃ وھو کذلک (روح ج ۲۶ ص ۹۵) تعزروہ یعنی اس کی مدد کرو و توقروہ یعنی اس کی تعظیم

موضح قرآن ف یعنی [illegible] رسول کے حکم پر [illegible] کے ساتھ [illegible] ایمان [illegible] جنت [illegible] اللہ [illegible] [illegible]

کہ دونوں جگہ ضمیر غائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنایہ ہے اور اس میں خطاب سے غیبت کی طرف التفات ہے اور تسبحوہ میں ضمیر غائب لفظ اللہ کی طرف راجع ہے۔ تو پہلے رسالت کا بیان ہے، پھر [illegible] بیان کرنے والا اور بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے تاکہ سب لوگ اللہ کی وحدانیت پر ایمان لائیں، اسکی تسبیح و تقدیس کریں اور شرک سے اسکی پاکیزگی بیان کریں اور اللہ کے رسول پر ایمان لائیں اور مشرکین کے مقابلے میں اسکی مدد کریں اور اس کا اکرام و احترام کریں۔ آپ کے اکرام و احترام کے کچھ آداب سورۂ حجرات میں آ رہے ہیں۔ یہ احکام پہلی دونوں بشارتوں پر [illegible]

وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۚ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ

ع ۲

اسکی تسبیح و تنزیہ میں رطب اللسان رہو اور اس کو ہر شریک سے پاک سمجھو اور عبادت اور پکار میں کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ بناؤ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرو اور آپ کی تعظیم بجا لاؤ کیونکہ سابق خطابات آپ ہی کی رسالت سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز تسبحوہ میں مسئلہ توحید بطور ترقی مذکور ہے۔ سورۂ محمد میں فرمایا کہ اللہ کے سوا پکار کے لائق کوئی نہیں اور سورۂ فتح میں فرمایا وتسبحوہ یعنی پکار میں اس کو شریکوں سے پاک سمجھو۔ ف ان الذین یبایعونک۔ یہ جہاد اور بیعت میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب ہے۔ بیعت سے بیعت رضوان مراد ہے جس کا ذکر آ رہا ہے جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں حقیقت میں وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں کیونکہ اس بیعت اور اطاعت پیغمبر علیہ السلام سے اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ ید اللہ فوق ایدیھم پہلے مضمون کی دوسری تعبیر ہے اور اسی کی تاکید ہے بطریق تخییل کیونکہ اللہ تعالیٰ جوارح سے منزہ ہے اور مقصود یہ ہے کہ عقد بیعت حقیقت میں اللہ سے ہے۔ لما قال سبحانہ انما یبایعون اللہ اکدہ علی طریقۃ التخییل فقال تعالیٰ ید اللہ فوق ایدیھم وانہ سبحانہ منزہ عن الجوارح وصفات الاجسام وانما المعنی تقریر ان عقد المیثاق مع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کعقدہ مع اللہ تعالیٰ من غیر تفاوت بینھما (مدارک ج ۴ ص [illegible]، روح ج ۲۶ ص [illegible]، بحر ج ۸ ص [illegible]) گویا یہ عقد بیعت کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ ایک نہایت ہی پختہ اور محکم عقد ہے جس کی پاسداری نہایت ضروری اور لابدی ہے۔ اب جو شخص اس بیعت کو توڑ دے گا اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور وہی اس جرم کی سزا پائے گا اور جزا سے محروم رہے گا اور جو اس عہد کو پورا کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ ف سیقول۔ یہاں سے لا یفقھون الا قلیلا تک [illegible] منافقین جو صلح حدیبیہ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ المخلفون یعنی یہ لوگ اللہ کے نزدیک پیچھے چھوڑ دیے گئے اور [illegible] جب آپ اس سفر سے واپس مدینہ پہنچیں گے تو یہ منافقین آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر [illegible] بہانے تراشیں گے کہ ہمیں ہمارے اموال اور [illegible]

موضح قرآن ف [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

[illegible]

قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا
[illegible]
أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَ
[illegible]
الْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَ
[illegible]
كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا
[illegible]
انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ
[illegible]
يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ
[illegible]
قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ
[illegible]
كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ
[illegible]
الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ
[illegible]
تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا
[illegible]
حَسَنًا وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ
[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

تشریح الرحمٰن [illegible]

[illegible]

مغانم کثیرۃ یاخذونها ... [illegible] ... ان یعوضهم من مغانم مکۃ خیبر [illegible]

عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ
حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ
يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ
فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾
وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾
وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ
هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ
وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا
عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible]

فتح الرحمن [illegible]

[illegible]

حصہ دوم

[illegible]

[illegible]

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ
عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ
اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ
مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ
مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ
مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ
لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾
اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

مسلمانوں پر بھی وہ تمہیں غالب فرمادیگا کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں ف۱۹ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا سے اہل مکہ مراد ہیں۔
صلح کئے بجائے اگر کفار مکہ آپ سے برسرپیکار ہوجاتے تو انھیں شکست فاش ہوتی اور وہ میدان میں جم کر لڑنے کے بجائے پیٹھ پھیر کر میدان سے بھاگ نکلتے اور کوئی مددگار
اور حمایتی ان کو ذلت آمیز شکست سے نہ بچا سکتا۔ سُنَّةَ اللَّهِ الآیۃ یہ اللہ تعالیٰ کا دستور قدیم ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کو دشمنوں پر غالب فرمایا کرتا ہے

[illegible]

فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ

أَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَ

كَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (26) لَّقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ

الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ

آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا (27)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا (28) مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ

وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ

تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ

سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ

[illegible]

موضح القرآن [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

کو تلف ہو گئے [illegible] جنگ کو روک کر اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ میں سے بہت بڑی تعداد کو اسلام کی توفیق عطا فرما کر اپنی رحمت میں داخل کر لیا۔ ([illegible])

ف إذ جعل الذين كفروا [illegible] سے متعلق ہے یعنی اگر ہم نے ان کو عذاب دینا ہوتا تو ہم مسلمانوں کے ہاتھوں کو ان سے نہ روکتے اور ان کو اس وقت عذاب دیتے جب وہ جاہلیت کا کبر و غرور دلوں میں لئے ہوئے [illegible] پر اتر آئے تھے لیکن [illegible] حمیت جاہلیت کی وجہ سے پیغمبر علیہ السلام اور مسلمانوں کو اشتعال میں آنے نہیں دیا اور ان کے دلوں پر سکون و اطمینان نازل کر کے ان کو [illegible] وقار بنا دیا اور جنگ کرنے کا [illegible] ان کے دلوں سے نکال دیا اور کلمۃ التقویٰ کو ان کے لئے لازم کر دیا اور ان کے دلوں میں اس کو جاگزیں کر دیا کیونکہ وہ اس کلمۃ تقویٰ کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اس لئے ان کو اس کے اختیار کرنے کی توفیق ملی اور مشرکین کو جن کے اختیار سے محروم کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اسے معلوم ہے کہ کون اس کا مستحق ہے اور کون اس کا اہل نہیں۔ کلمۃ التقویٰ سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کلمہ کے اختیار کرنے اور اس پر قائم رہنے کا حکم دیا۔ [illegible] انہوں نے مشرکین کے [illegible] کے جواب میں سکون و وقار سے کام لیا اور کوئی ناشائستہ حرکت نہ کی [illegible] اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں جوابی کاروائی کرنے کا کوئی حکم نہیں تھا۔ [illegible] الحمية [illegible] كلمة التقوى [illegible] یعنی اللہ نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون و اطمینان [illegible] ایمان کو آمادہ پیکار نہ ہونے دیا [illegible] مسلمان [illegible] سکون و وقار کے [illegible] طمانیت قلب کے مستحق تھے۔

ف لقد صدق [illegible] یہ ایک شبہ کا جواب ہے [illegible] حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے ہیں اور سر منڈائے اور بال کٹوائے ہیں آپ نے یہ خواب صحابہ کرام کے سامنے بیان کیا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ یہ خواب آپ نے سفر حدیبیہ [illegible] دیکھا تھا اس لئے صحابہ [illegible] سمجھے کہ آپ کا خواب اسی سال پورا ہوگا لیکن [illegible] مدینہ سے واپس [illegible] ارشاد فرمایا [illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا خواب دکھایا تھا اور وہ خواب [illegible] پورا ہو کر رہے گا [illegible] لتدخلن [illegible] خواب [illegible] اسی سال [illegible] تعیین نہیں کی گئی تھی۔ یہ خواب آئندہ سال پورا ہوگا اور تم سب [illegible] امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوگے [illegible] بغیر کسی [illegible] کے ادا کرو گے اور مناسک عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام سے نکلنے کے لئے سر منڈاؤ گے یا بال کترواؤ گے [illegible] فعلم ما لم تعلموا [illegible] خواب کی تعبیر کے ظہور [illegible] جو حکمت ہے وہ تمہیں معلوم نہیں [illegible] اللہ تعالیٰ تمہیں [illegible] ایک فتح عطا فرمائے [illegible] صلح حدیبیہ [illegible] مسلمانوں کے دلوں میں [illegible] فتح عظیم (فتح مکہ) کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ [illegible] القلوب للمؤمنين [illegible]

ف هو الذي [illegible] جواب شبہ کے بعد توحید اور اتباع رسول کی ترغیب۔ الهدى: توحید۔ دين الحق: دین اسلام [illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام توحید اور دین اسلام دے کر بھیجا ہے تاکہ توحید اور دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب و فائق کرے اور اللہ تعالیٰ [illegible] وعدے پر [illegible] شاہد ہے اور وہ اس وعدے کو ضرور پورا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ پورا فرما دیا [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی زندگی ہی میں [illegible] دین اسلام [illegible] دلائل کے اعتبار سے [illegible] مسلمانوں [illegible] ليظهره على الدين كله [illegible] انسانی زندگی کے تمام شعبوں [illegible] عبادات، معاشرت، معیشت، سیاست، حکومت، عدالت وغیرہ کے مسائل کا [illegible] اسلام نے پیش کیا ہے [illegible] باقی تمام [illegible] اسلامی نظام [illegible] برتری اور فوقیت [illegible] تجربوں [illegible] ثابت ہو چکی ہے۔

ف محمد رسول الله [illegible] رسول کی رسالت [illegible] دین حق کو غلبہ عطا کرتا ہے [illegible] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب کا بیان [illegible] پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں دین اسلام کو پھیلانے اور [illegible] غالب کرنے [illegible] محمد [illegible] رسول الله [illegible] الاسم الشريف [illegible] رسول الله [illegible]

ف والذين معه [illegible] قال ابن عباس: اهل الحديبية [illegible] اشداء على الكفار [illegible]

اپنے ثنا پر لیکن جمہور مفسرین کے نزدیک منہم سے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔ وقال ابن عباس ... جمیعا صحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم [illegible] الصالحات فی جملۃ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الاشبہ ... رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی شان یہ ہے کہ کافروں پر وہ بہت سخت ہیں۔ دین کے معاملے میں کفار کیلئے الفت اور رحمت کا جذبہ ان کے دلوں میں نہیں ہوتا جب وہ اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو کفر کی حالت میں دیکھتا ... [illegible] ... ایک دوسرے کے ساتھ نہایت مہربان اور رحمدل ہیں۔ اسلام نے ان کو ایک [illegible]

فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۛ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ
[illegible]
شَطْأَهُ فَاٰزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوقِهٖ يُعْجِبُ
[illegible]
الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَ
[illegible]
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيمًا ﴿۲۹﴾
[illegible]

سُورَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ ... ۱۸ ... ۲

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ
[illegible]
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ
[illegible]
اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوٓا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا
[illegible]
تَجْهَرُوا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ
[illegible]
أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۲﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ
[illegible]

منزل ۷

[illegible]

کافروں کی محبت اور خوف کے مقابلے میں جو ... کیا ... باہمی محبت و الفت اور شفقت و رحمت ... [illegible]

[illegible]

رموز قرآن [illegible]

[illegible]

شرح الرحمٰن [illegible]

چہرے میں اثر سجود ... [illegible] ... هو السمت الحسن والخشوع والتواضع ... [illegible] ... بھی مذکور ہیں۔

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ - یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے ایک مثال ہے ... [illegible] ... كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ... [illegible]

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ... [illegible]

... [illegible] ... من أصبح من الناس في قلبه غيظ على أحد من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد أصابته هذه الآية ... [illegible] ... (قرطبی)

سورۂ فتح میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات!

۱۔ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا ... وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۹) ... [illegible]

فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ... [illegible]

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ... [illegible]

سورۃ الحجرات

ربط: سورۂ فتح میں ماجرائے فتح کے بعد سورۂ حجرات میں مسلمانوں کو معاشرے اور حقوق رکھنے کے لئے آداب بیان کئے گئے ہیں۔
خلاصہ سورۃ: حصہ اول میں آداب پیغمبر علیہ السلام، تو دوسرے مسلمانوں کو باہمی معاشرت کے آداب کی تعلیم۔ حصہ دوم میں اعراب پر شکوی اور بیان توحید بر سبیل ترقی۔ سورۂ محمد میں فرمایا لا الٰہ الا اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر سورۂ فتح میں فرمایا تسبحوہ یعنی معبود وہی ہے کسی کو اس کا شریک نہ بنا کیونکہ عالم الغیب وہی ہے اور کوئی نہیں، حجرات کے آخر میں فرمایا ان اللہ یعلم غیب السمٰوٰت والارض۔

تفصیل

اس سورت کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ ابتدائے سورت سے لیکر ان اللہ علیم خبیر تک ہے اور دوسرا حصہ قالت الاعراب سے لیکر آخر سورت تک ہے۔

پہلا حصہ

اس میں چھ باتیں معاشرتی قوانین مذکور ہیں جن میں سے پہلے دو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب سے متعلق ہیں اور باقی چار عام معاشرہ سے متعلق ہیں۔ پہلا قانون یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا۔ مومنو! ایمان والو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور مخالفت نہ کرو۔ دوسرا قانون یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم اے ایمان والو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گفتگو کرتے وقت تمہاری آواز آپ کی آواز سے بلند نہ ہونے پائے اور آپ کی مجلس میں پست آواز میں گفتگو کرو۔ ان الذین یغضون اصواتہم ... واللہ غفور رحیم۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون۔ تیسرا قانون یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ ... کوئی خبر لائے تو اس کی پوری تحقیق کرو۔ تاکہ بعد میں اپنے اقدام پر پشیمان نہ ہونا پڑے۔ واعلموا ان فیکم رسول اللہ ... یہ قانون پہلے سے متعلق ہے یعنی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے تو آپ ہی تمہاری اطاعت... چونکہ تمہارے دلوں میں ایمان کو محبوب کرنا اور کفر و فسق اور عصیان سے نفرت دلانا مقصود ہے اس لئے تم پر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔
چوتھا قانون۔ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا ... اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے قتال کرو یہاں تک کہ وہ حکم الٰہی کے سامنے جھک جائے۔ پانچواں قانون یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم ... کوئی ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائے اور نہ ایک دوسرے کے عیب نکالے اور نہ ایک دوسرے کو برے نام سے پکارو۔
چھٹا قانون یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا ... کسی کے بارے میں بلا وجہ بدگمانی نہ کرو، دوسروں کی جاسوسی نہ کرو اور کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ ساتواں قانون یا ایہا الناس انا خلقناکم ... شرف نفس پر فخر کرنا عظمت شان کا موجب نہیں بلکہ ایمان و تقویٰ ہے۔

دوسرا حصہ

قالت الاعراب آمنا ... بدوی جو یہ دعویٰ کرتے تھے ایمان کا اظہار کر کے پیغمبر علیہ السلام پر احسان کرتے تھے، فرمایا ایمان کا محل دل ہے ... ایمان کے بعد شک نہ ہو ... تمہارا اسلام قبول کرنا تو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ ... نہیں ایمان کی راہ دکھائی اور اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان اللہ یعلم غیب السمٰوٰت ... آخر میں مسئلہ توحید کا بیان ہے عالم الغیب اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے اس کے سوا کوئی معبود اور کارساز ماننے کے لائق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

پہلا حصہ

یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا ... بشارت فتح کے بعد آداب و قوانین کا بیان ہے تاکہ نظم و نسق درست رہے۔ پہلا قانون ... باقی ترجمہ

کی جناب اور اس میں ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے آگے بڑھنے سے مقصد یہ ہے کہ یعنی اللہ و رسول کے احکام کی مخالفت نہ کرو بلکہ انکی اطاعت کرو۔ المراد النھی عن مخالفة الکتاب والسنة (روح ج ۲۶ ص ۱۳۲) اور اللہ سے ڈرو یعنی اس کے احکام کی مخالفت نہ کرو اور اس کی اطاعت کرو۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے تمہارے اقوال و افعال سے وہ اچھی طرح باخبر ہے، وہ مطیع و عاصی کو خوب جانتا ہے اور ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا دے گا۔ یہ قانون تمام قوانین کا اصل الاصول ہے کیونکہ تمام قوانین اللہ و رسول کے احکام ہی تو ہیں۔ ۳ یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا۔ یہ دوسرا قانون ہے اور اس میں

أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ

اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٣﴾ إِنَّ

الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَ

اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ

فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا

عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴿٦﴾ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ

اللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ

حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ

الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ﴿٧﴾

فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٨﴾ وَإِن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے اور آپ کی مجلس میں باہم باتیں کرنے کا ادب سکھایا گیا ہے فرمایا جب تم حضور علیہ السلام سے گفتگو کرو تو تمہاری آواز آپ کی آواز سے اونچی نہ ہونے پائے بلکہ تمہاری آواز آپ کی آواز سے پست رہے نیز جب تم آپ کی مجلس میں باہم باتیں کرو تو اس وقت بھی پست آواز سے باتیں کرو اور تمہاری آوازیں آپ کی مجلس میں بلند نہ ہونے پائیں۔ یا مطلب یہ ہے کہ آپ سے خطاب کرنے کے وقت بلند آواز سے باتیں نہ کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز میں باتیں کرتے ہو۔ اور آپ کو آپ کے نام سے بھی نہ پکارو بلکہ اوصاف سے پکارو جس طرح بادشاہوں کے درباروں میں آداب ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔ جو بادشاہوں کے درباروں کے آداب میں سے ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بادشاہوں کے بھی مقتدا ہیں یہ بات آپ کی مجلس کے بھی آداب میں سے ہے۔ یعنی لا ترفعوا اصواتکم عند ولا تنادوہ کما ینادی بعضکم بعضا بان تخاطبوہ باسمہ او کنیتہ بل خاطبوہ بما یلیق بہ من تبجیلہ وتعظیمہ ومراعاة آدابہ وخفض الصوت بحضرتہ وخطابہ بالنبی والرسول ونحو ذلک (الطبری ج ۲۶ ص ۱۳۵) او کما قیل لا ترفعوا اصواتکم فوق صوتہ اذا نطق ونطقتم ولا تجھروا لہ بالقول اذا سکت وتکلمتم (روح ج ۲۶ ص ۱۳۵) ان تحبط الخ یہ ما قبل کی علت ہے اور لا ترفعوا اور لا تجھروا کا اول جمل التنازع مفعول لہ ہے۔ ان تحبط مفعول لہ والعامل

موضح قرآن ف بنی تمیم آئے ملنے کو حضرت کو مسجد سے باہر سے لگے پکارنے جیسے گنوار آدمی کی زبانی خبر کہا۔ ف ایک شخص کو حضرت نے بھیجا ایک قوم پر زکوٰۃ لینے کو وہ نکلے اس کے استقبال کو اسلام سے پہلے اس قوم میں بیر تھا یہ ڈرا کہ میرے مارنے کو نکلے الٹا پھر آیا مدینہ میں آکر مشہور کر دیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی حضرت ان پر فوج بھیجنے پر ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہیں، فاسق وہ جس پر شرع کا کام عیاں ہو۔ ف یعنی تمہاری مشورت قبول نہ ہو تو برا نہ مانو، رسول عمل کرتا ہے اللہ کے حکم پر اس میں تمہارا بھلا ہے، اگر تمہاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے بھلے کی کہے کس کس کی بات پر چلے ۱۲ منہ۔

فتح الرحمن ف مترجم گوید این آیہ در شان جماعتی است از بنی تمیم کہ بہیئت وحشی پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمدند و چون در مسجد نیافتند و ندیدند ایستادہ کردند کہ ای محمد بیرون آ تشریف ... آواز بلند ندا کردن شروع کردند واللہ اعلم ۱۲۔

[illegible] في الاعتقاد [illegible] ۔ یہ مقصود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم [illegible] اور [illegible] سے آپ کی اذیت [illegible] اور آپ کو اذیت دینا کفر [illegible]
[illegible] اس وقت [illegible] جب [illegible]
[illegible]
[illegible] النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] ان کے دلوں کو [illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے آداب
[illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] ایمان کے [illegible] اجر و ثواب [illegible]
[illegible] ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible]
[illegible] آپ کی [illegible]
[illegible]
[illegible] آپ کی [illegible]
[illegible]
[illegible] رحمت اور مہربانی ہے۔

ف ۴ یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم [illegible] الفاسق [illegible]
[illegible] نادم و پشیمان [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت ولید [illegible]
[illegible]
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت [illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] یا ایہا الذین آمنوا [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت ولید [illegible] فاسق [illegible] التھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ف ۵ واعلموا ان فیکم [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ولکن اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الایمان [illegible]

حصہ بعد عمل رشد بعدہ ای حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ لیکن معنی موضوع لہ کے اعتبار سے ماقبل کے ساتھ مربوط نہیں ہو سکتی اس لئے سیاق و سباق کے اعتبار سے معنی یہ ہوں گے کہ لیکن اللہ تعالیٰ کو تمہارے دلوں میں ایمان کو محبوب بنانا اور تمہیں کفر اور فسوق و عصیان سے متنفر کرنا مقصود ہے اس لئے اس نے تم پر پیغمبر علیہ السلام کی اطاعت فرض کی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نہایت بلند مناقب بیان فرمائے ہیں۔ ایمان کو ان کے دلوں کا محبوب بنا دیا اور ایمان سے ان کے دلوں کو منور و مزین فرما دیا اور ان کے دلوں کو کفر اور فسوق و عصیان سے متنفر کر دیا۔ پھر فرمایا یہ لوگ ہی در حقیقت رشد و ہدایت کی راہ

طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا

فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ

حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا

بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝۹ اِنَّمَا

الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ

قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ

مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا

اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ

بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؗ اِنَّ

ع ۱

پر گامزن ہیں۔ اور یہ ان پر اللہ کا فضل و انعام ہے کہ اس نے ان کو ایمان کے اس بلند مقام پر فائز فرمایا یہ سب کچھ ان کے ایمان و اخلاص، اطاعت و اعمال صالحہ اور ظاہر و باطن کی سچائی کا ثمرہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے ف وان طائفتن۔ یہ تیسرا قانون ہے پیغمبر علیہ السلام کی اطاعت کے بعد تم پر لازم ہے کہ تم مسلمانوں کے درمیان اصلاح کی کوشش کرو تاکہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق قائم رہے۔ اگر مسلمانوں کی دو جماعتوں میں لڑائی جھگڑا ہو جائے تو ان کے درمیان صلح صفائی کرا دو۔ اگر دونوں میں ایک جماعت پند و نصیحت کو قبول نہیں کرتی اور صلح پر آمادہ نہیں ہوتی بلکہ ناحق زیادتی پر اتر آتی ہے تو اس باغی جماعت سے جہاد و قتال کرو تاکہ وہ شرعی حکم یعنی صلح پر آمادہ ہو جائے اگر باغی جماعت صلح پر آمادہ ہو جائے تو دونوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور کسی پر زیادتی نہ ہونے دو۔ اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ف انما المؤمنون۔ یہ ماقبل سے متعلق ہے اور اصلاح احوال کی ترغیب و تشویق ہے تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان اسلامی اخوت کا جو رشتہ ہے وہ ناقابل انقطاع ہے اس لئے اگر دو مسلمان بھائیوں کے درمیان کبھی جھگڑا ہو جائے تو اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرو اور اسے ہوا دینے کی کوشش نہ کرو۔ اور ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہو اور بھائیوں کے درمیان صلح کرانے میں کبھی کوتاہی اور سستی نہ کرو تاکہ تم پر اللہ کی رحمت نازل ہو ف یایہا الذین امنوا لا یسخر۔ الخ یہ چوتھا قانون ہے جس میں معاشرت کے کئی آداب ذکر کئے گئے ہیں۔ اول یہ کہ مردوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی تحقیر و توہین نہ کریں اور ان کا مذاق نہ اڑائیں اور نہ ان کے عیوب و نقائص کو اس انداز میں بیان کریں جس سے ان کی تحقیر ہو اور وہ لوگوں کے لئے ہنسی مذاق بن جائیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جن کا وہ مذاق اڑائیں وہ ایمان و عمل صالح کی وجہ سے خدا کے نزدیک ان سے بہتر ہوں۔ اسی طرح عورتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی

موضح قرآن ف یعنی جب حکم شرع کے تابع ہوں تو انصاف سے صلح کرا دو۔ ایک کی طرفداری نہ کرو۔ یہ حکم ہے طائفہ باغی کا جو مسلمان آپس میں لڑ پڑیں ہم ضد رہ کر اللہ تعالیٰ ... جہاں کسی پر برا نام پڑ گیا فاسق آگے فقط مومن اس پر عیب لگانا لگا دو مدد دو۔

فتح الرحمن ف یعنی بجانب کہ در جاہلیت کردہ باشند بعد از اسلام نشان عقد نباید ساخت ۱۲۔

مسلمان بہنوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ ہو سکتا ہے کہ جن کی تحقیر کر رہی ہوں وہ اللہ کے نزدیک ان سے بہت بہتر ہوں۔ اور اپنے سے بہتر ہو اس کو حقیر سمجھنا بہت بڑا جرم ہے، بلکہ ایک مسلمان کی یہ شان ہی نہیں۔ دوم ولا تلمزوا انفسکم: انفسکم سے مومنین مراد ہیں گویا تمام مسلمان ایک جان کی مانند ہیں اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو طعنہ دیتا ہے گویا وہ خود اپنی ذات کو طعنہ دے رہا ہے یعنی ایک دوسرے کو طعنے مت دو۔ اور اگر کسی میں کوئی عیب دیکھو تو اچھے طریقے سے اس کی اصلاح کرو۔ لا یعیب بعضکم بعضا او اشارة لان المؤمنین کنفس واحدة فمتی عاب المؤمن المؤمن فکانما عاب نفسه (روح ج ۲۶

بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم
بعضی اٹکل گناہ ہے اور بھید نہ ٹٹولو کسی کا اور بد نہ کہو پیٹھ پیچھے ایک
بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا
دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہے تم میں کسی کو کہ کھائے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو
فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾
سو گھن آتی ہے تم کو اس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنے والا ہے مہربان
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَ
اے آدمیو ہم نے تم کو بنایا ایک مرد اور ایک عورت سے اور
جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ
رکھیں تمہاری ذاتیں اور قبیلے تاکہ آپس کی پہچان ہو تحقیق عزت
عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ
اللہ کے یہاں اسی کو بڑی جس کو ادب بڑا اللہ سب کچھ جانتا ہے خبردار کہتے ہیں
الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا
گنوار کہ ہم ایمان لائے تو کہہ تم ایمان نہیں لائے پر تم کہو ہم مسلمان ہوئے
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِن تُطِيعُوا
اور ابھی نہیں گھسا ایمان تمہارے دلوں میں اور اگر حکم پر چلو گے
اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ
اللہ کے اور اس کے رسول کے کاٹ نہ لے گا تمہارے کاموں میں سے کچھ اللہ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا
بخشتا ہے مہربان ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر شبہ نہ لائے اور لڑے اپنے مال

ص ۱۵۳) سوم ولا تنابزوا بالالقاب اپنے بھائیوں کو برے ناموں سے نہ بلاؤ اور نہ ان کے ناموں کو بگاڑو کسی شخص کو ایسے لقب سے پکارنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو یا اس کے نام کو بگاڑنا ناجائز اور حرام ہے۔ والنبز لقب السوء والتلقیب المنہی عنہ هو ما یتداخل المدعو به کراهة لکونه تقصیرا به وذما له واما ما یحبه فلا باس به (مدارک ج ۴ ص ۱۴۹) لقب بہت ہی برا ہے جس سے ایک مسلمان کو یاد کیا جائے جو ایمان کے بعد اس کے فسق کا موجب ہو یعنی جس کی وجہ سے کہنے والا فاسق ہو جائے اس لیے مسلمانوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور جن لوگوں نے ان مذکورہ بالا افعال مذمومہ سے توبہ نہ کی وہ ظالم اور بے انصاف ہیں اور اپنے آپ کو عذاب الٰہی کا مستحق بنا رہے ہیں۔ ۱۲ یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا الخ۔ یہ چھٹا قانون ہے اس میں بھی تین آداب معاشرت مذکور ہیں۔ اول یہ کہ بدگمانی سے اجتناب کرو اور محض ظن و تخمین کی بنا پر کوئی حکم نہ لگاؤ اور کسی کو ملزم نہ ٹھہراؤ کیونکہ بعض گمان غلط اور موجب گناہ ہوتے ہیں لیکن اگر ایسے قرائن موجود ہوں جو ظن کو غالب اور یقین کے قریب کر دیں اور اس کے خلاف کوئی قرینہ بھی موجود نہ ہو تو اس پر عمل کیا جائیگا۔ باقی صلحاء امت خصوصاً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق تو ہر حال میں حسن ظن رکھنے کا حکم ہے۔ ان کے بارے میں بدگمانی کرنا جائز نہیں۔ دوم ولا تجسسوا یعنی ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے عیوب و نقائص نہ تلاش کرو اور ان کے پوشیدہ احوال کی جستجو نہ کرو۔ والمراد نهیهم لا تبحثوا عن عیوب الناس ولا تتبعوا عوراتهم حتى لا يظهر علی ما ستره الله منها (قرطبی ج ۱۶ ص ۳۳۳) سوم ولا یغتب بعضکم بعضا اور پس پشت کسی کی برائی اور غیبت نہ کرو۔ مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا اور اس کی عزت و آبرو کو پامال کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا جس طرح تم اس کو ناپسند کرو گے اسی طرح مسلمان بھائی کی غیبت اور پس پشت بدگوئی سے بھی نفرت کرو۔ اللہ کے ان احکام کی تعمیل کرو اور اس کی نافرمانی سے بچو۔ جو لوگ اس کی اطاعت کرتے اور اس کی نافرمانی سے بچتے ہیں ان پر وہ بہت ہی مہربان ہے اور جو گناہ ہو

موضح قرآن ف تہمت لگانی اور بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے برا کہنا کسی جگہ نہیں بہتر مگر جہاں اس کا فائدہ ہو اور نفسانیت کی غرض نہ ہو جیسے راوی حدیث کا عیب بیان۔ ف قوم کی اور ذات کی عیب پر بعضے نیک ہیں پیچھے بڑی ذات کسی کام کی ہے ... ایک کہتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں یعنی دین مسلمانی ہم نے قبول کیا اس کو مضائقہ نہیں اور ایک کہنا ہے ... سے کم نہ کریگا۔

سے توبہ کرتے ہیں ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ لا ام لقاط تونب بحسنبو لحس انقل واجتنب ما نھی عنہ و تاب مما فرط منہ (روح ۲۶ ص ۱۶۵)

۱۳ ۔۔۔ یا ایھا الناس۔ الآیۃ یہ شرافت کا قانون ہے۔ اس میں نسبی تفاخر سے منع فرمایا کہ اللہ کی بارگاہ میں عزت و کرامت کا مدار حسب و نسب نہیں بلکہ ایمان و تقویٰ اور عمل صالح ہے۔ شعوب۔ شعب کی جمع ہے یعنی بڑا خاندان جس کے نیچے کئی چھوٹے چھوٹے قبیلے ہوں۔ قبائل۔ قبیلہ کی جمع ہے یعنی چھوٹا خاندان کی شاخیں۔ کسی انسان کو کسی انسان پر آدمی اور انسان ہونے کی حیثیت سے کوئی امتیاز حاصل نہیں کیونکہ سب ایک ہی ماں باپ یعنی آدم و حوا علیہما السلام کی اولاد ہیں باقی یہ قبیلے اور خاندان تو محض اس لئے بنائے گئے ہیں تاکہ باہمی جان پہچان ہو اور صلہ رحمی کا اہتمام ہو اور وراثت و ولایت کا سلسلہ قائم رہے۔ اس لئے شعوب و قبائل عظمت و حقارت کا سبب نہیں ہیں اور نہ ان کی وجہ سے تفاخر کرنا چاہئے اسی لئے جعلکم کے ذیل میں ہے لیعرف بعضکم بعضا لتصلوا الارحام و تبینوا الانساب و التوارث۔ لا لتفاخروا بالآباء و القبائل (روح ۲۶ ص ۱۶۵) باقی رہا خدا کے یہاں شرف و کرامت اور فضل و عظمت کا مدار تو وہ طاقت اور نسبی امتیاز پر نہیں بلکہ اللہ کی اطاعت اور ایمان و تقویٰ پر ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوگا وہی اس کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مکرم و محترم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب کے ظاہری اعمال اور باطنی احوال سے اچھی طرح باخبر ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کس کا باطن ظاہر کے مطابق ہے اور صحیح معنوں میں کون متقی اور پرہیزگار ہے

وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾

اور اپنی جانوں سے ۔۔۔ وہ لوگ سچے ہیں

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾

ان سے کہو کیا تم خدا کو اپنی دینداری جتلاتے ہو اور خدا تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں سے واقف ہے اور خدا ہر چیز کو جانتا ہے

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾

یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے ہیں کہہ دو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو بلکہ خدا تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کا رستہ دکھایا بشرطیکہ تم سچے ہو

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

بیشک خدا آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے

سُورَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ ق مکی ہے اور اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ ﴿١﴾ بَلْ عَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا شَيْءٌ

ق۔ قرآن مجید کی قسم (کہ محمد پیغمبر خدا ہیں) لیکن ان لوگوں نے تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ہدایت کرنے والا ان کے پاس آیا تو کافر کہنے لگے کہ یہ بات تو (بڑی) عجیب ہے

دوسرا حصہ

۱۴ ۔۔۔ قالت الاعراب۔ الآیۃ یہاں اعراب پر شکوہ کی ہے جو اپنے ایمان کے اظہار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ممنون کرنا چاہتے تھے فرمایا تم لوگ ایمان کامل کا دعویٰ نہ کرو، البتہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں کیونکہ تم نے ابھی صرف ظاہری طور پر ہی اسلام قبول اور اعتراف کیا ہے اور ابھی تک ایمان و یقین تمہارے دل کی گہرائیوں میں نہیں اترا۔ یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو قحط سے متاثر ہو کر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کا اظہار کیا لیکن ان کے دل دولت ایمان سے خالی تھے انہوں نے اموال غنیمت اور دنیوی منافع کی خاطر اسلام کا اظہار کیا تھا اور آپ پر احسان دھرنے لگے کہ دیکھئے عرب کے تمام قبائل نے آپ سے لڑائی کی ہے مگر ہم ہی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے جدال و قتال کے بغیر ہی آپ کی اطاعت کو اور دین اسلام کو قبول کر لیا ہے (روح، ابن کثیر، خازن، معالم) و ان تطیعوا۔ الآیۃ۔ اگر تم اپنے دلوں کو نفاق اور دنیوی اغراض سے پاک کر کے پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو گے تو تمہیں اپنے عمل کا پورا پورا اجر و ثواب ملیگا اور اس سے پہلے تم سے جو کوتاہیاں اور لغزشیں ہوئی ہیں ان سے اللہ تعالیٰ درگذر فرمائے گا۔ ۱۵ ۔۔۔ انما المؤمنون۔ الآیۃ۔ ان اعراب کے دعوائے ایمان کے مقابلے میں مومنین کاملین کی صفات کا ذکر ہے۔ صدقوا یعنی

موضح قرآن ف یعنی اگر سچا ایمان تم لائے تو کیے سے کیا ہوگا جس سے معاملہ ہے وہ آپ خبردار ہے جسم منہ سے فرض نہیں سکے اپنے ہاتھ سے جو اپنی تعریف نہیں بیچ
کی آگے یہ ہے جس نے وہ دیکھ لیا کہ دل ہی مانتا

محض زبان سے آدمی مومن نہیں بن جاتا بلکہ مومنین مخلصین تو وہی ہیں جو دل و جان سے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور پھر توحید و رسالت اور تمام ضروریات دین کے بارے میں ان کے دلوں میں کوئی شک و شبہ یا کھٹکا پیدا نہ ہو اور جب بھی ضرورت پیش آئے تو اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرنے میں پیش پیش ہوں۔ یہی لوگ ہیں جو حقیقت میں سچے اور پکے مومن ہیں۔ ای ھم الذین صدقوا فی ادعاء الایمان (روح ج ۲۶ ص ۱۴۲)

۱۳ قل اتعلمون اللہ بدینکم الخ۔ زجر ہے اعراب کے لیے۔ آپ ان سے فرما دیں کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنا دین جتاتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو کہ زبانی دعوے سے ہی تم کو مومن سمجھا جائے تو کیا اللہ تعالیٰ کو جو زمین و آسمان کی ہر چیز کو جانتا ہے اور تمہارے دلوں کے پوشیدہ حالات کو بھی جانتا ہے وہ تمہارے اس دعوے کو کیسے مان لے، جبکہ وہ جانتا ہے کہ تمہارا یہ دعوائے ایمان محض زبانی ہے اور تمہارے دلوں میں ابھی تک ایمان نہیں اترا۔

۱۴ یمنون علیک الخ۔ یہ بھی زجر ہے۔ یہ اعراب اپنے اسلام لانے سے آپ پر اپنا احسان جتانا چاہتے ہیں۔ آپ فرما دیں کہ اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ اگر واقعی تم اپنے دعوائے ایمان میں سچے ہو تو پھر تو یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے جس نے تمہیں ایمان لانے کی توفیق دی اس لیے تم کو یہ احسان نہ رکھنے کے بجائے تمہیں اللہ کا شکر بجا لانا چاہیے جو تمہیں کفر سے نکال کر اسلام میں لے آیا۔

۱۵ ان اللہ الخ۔ آخر میں مسئلہ توحید کا اجمالاً ذکر بیان ہے سورۃ محمد میں فرمایا لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے بعد سورۃ فتح میں فرمایا تسبحوہ یعنی معبود وہی ہے کسی اور کو اس کا شریک نہ بناؤ اور یہاں سورۃ حجرات میں فرمایا ان اللہ یعلم غیب الخ یعنی عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا معبود اور کارساز بھی وہی ہے کسی کو اس کی عبادت میں شریک نہ بناؤ اور حاجات و مشکلات میں اس کے سوا کسی کو غائبانہ مت پکارو۔

سورۃ حجرات میں آیت توحید

۱۔ ان اللہ یعلم غیب السموت والارض ط واللہ بصیر بما تعملون ۰ نفی شرک اعتقادی۔

سورۃ ق

ربط: سورۃ محمد، فتح اور حجرات ایک حصہ تھا جس میں مسئلہ جہاد کا ذکر تھا۔ اب سورۃ ق، الذاریات اور الطور تک الگ حصہ ہے جس میں حشر و نشر اور جزا و سزا کا ذکر ہو گا۔ دوسرے حصے کا پہلے حصے کے ساتھ ربط یہ ہے کہ پہلے حصے کا مضمون یہ تھا کہ مشرکین سے جہاد کرو وہ اس لیے کہ وہ شرک کرتے ہیں اور نہیں مانتے کہ خدا کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اب دوسرے حصے میں یہ بتایا گیا ہے کہ شرک کرنے کے علاوہ وہ قیامت اور جزا و سزا کا بھی انکار کرتے ہیں۔ مشرکین کو جہاد کا حکم اسی لیے ہے کہ وہ انکار کرتے ہیں توحید اور قیامت کا بھی۔

خلاصہ: دعویٰ سورت یعنی حشر و نشر پر عقلی دلیل پہلے مفصل اور دوسری مختصر۔ ابتدائی کلمات میں زجر اور آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلیہ اور درمیان میں دعویٰ توحید کا ذکر مع دلیل اجمالی، بعد ازاں [illegible] تخویف دنیوی و اخروی، ماننے والوں کے لیے بشارت اور ذکر [illegible]۔

تفصیل

سورۃ ق، الذاریات اور الطور تینوں سورتوں میں ایک ہی مضمون مذکور ہے یعنی ثبوت قیامت۔ پھر اس مضمون کے تین حصے ہیں: اول حشر و نشر، یہ سورۃ ق میں [illegible] مذکور ہے۔ دوم جزا و سزا، سورۃ الذاریات میں جزا و سزا کا وقوع ثابت کیا گیا ہے [illegible] اور سورۃ الطور میں سزا کا ذکر ہے [illegible]۔

ق والقرآن المجید [illegible] یہ قرآن شاہد ہے کہ آپ سچے رسول ہیں اور قیامت ضرور آئے گی۔ اس کے بعد یہ سمجھنے کی کوئی گنجائش نہیں [illegible] کہ رسول بشر ہے [illegible]۔ کافر کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا بڑی عجیب بات ہے جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ زندگی حاصل کرنا بعید از عقل ہے [illegible] ہمیں معلوم ہے [illegible] حشر و نشر کا انکار کیا ہے جو کہ حق ہے اور انکار کرنے والوں کے پاس کوئی معقول دلیل نہیں۔

افلم ینظروا الی السماء ۔۔۔ تا ۔۔۔ واحیینا بہ بلدۃ میتا [illegible] یہ حشر و نشر پر پہلی اور مفصل عقلی دلیل ہے۔ یہ منکرین قیامت اس میں غور نہیں کرتے کہ ہم نے آسمانوں کو کس طرح محفوظ و مضبوط بنایا، زمین کو پیدا کیا، اس پر پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں تر و تازہ پھل پیدا کئے۔ ہم آسمان سے مینہ برسا کر باغات اور غلے پیدا کرتے ہیں [illegible] کذلک الخروج [illegible] جس طرح ہم مردہ زمین کو [illegible] زندہ کر دیتے ہیں اسی طرح ہم مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے زمین سے نکال لیں گے۔

کذبت قبلہم ۔۔۔ تا ۔۔۔ فحق وعید [illegible] قوم نوح، اصحاب الرس، ثمود، عاد، فرعون، قوم لوط، اصحاب الایکہ اور قوم تبع ان سب نے پیغمبروں کی تکذیب کی، توحید اور حشر و نشر کا انکار کیا تو دنیا ہی میں ان پر اللہ کی گرفت آگئی۔ افعیینا بالخلق الاول [illegible] کیا ہم پہلی بار انسانوں کو پیدا کر کے تھک گئے ہیں کہ اب دوبارہ پیدا کرنے پر ہم قادر نہیں [illegible] مرنے کے بعد دوبارہ زندگی میں شک ہے۔

ولقد خلقنا الانسان ۔۔۔ تا ۔۔۔ ھل من مزید [illegible] ہم انسان کو پیدا کرنے سے پہلے اس کے تمام ظاہری و باطنی احوال کو جانتے ہیں [illegible] فرشتے [illegible] جب موت کا وقت آئے گا [illegible] اور حقیقت تیرے سامنے عیاں ہے [illegible] الذی جعل مع اللہ الہا آخر [illegible] جب ان مرکشوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو جہنم سے ھل من مزید [illegible]۔

وازلفت الجنۃ ۔۔۔ تا ۔۔۔ ولدینا مزید [illegible] یہ ایمان والوں کے لیے بشارت ہے [illegible] جنت کو متقیوں کے قریب کر دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا [illegible] جنت میں [illegible] ان کو ان کی خواہشوں سے بڑھ کر نعمتیں ملیں گی۔

وکم اهلکنا قبلهم ...... تا ...... وهو شهید۔ یہ بھی تخویف دنیوی ہے ہم نے ان مکے والوں سے زیادہ طاقتور قوموں کو تباہ و برباد کیا مگر کوئی ان کو ہماری گرفت سے چھڑا نہ سکا۔ اس میں ہر عقل اور توجہ سے کام لینے والے کیلئے عبرت و نصیحت ہے۔ ولقد خلقنا السموات ... یہ ثبوت قیامت پر عقلی دلیل ہے۔ ہم نے اس ساری کائنات کو صرف چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہم تھکے نہیں تو انسانوں کو دوبارہ پیدا کرلینا کونسا مشکل کام ہے جو ہم سے نہ ہو سکے گا۔ فاصبر علی ما یقولون ... یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے۔ آپ مشرکین کے طعن و تشنیع پر صبر کریں اور اللہ کی عبادت اور اس کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہیں اور انتظار کریں کہ قیامت کے دن ان کا کیا حشر ہوگا جب صور پھونکا جائیگا تو سب اٹھ کھڑے ہونگے۔ انا نحن نحیی ... موت و حیات ہمارے اختیار میں ہے قیامت کے دن زمین پھٹ جائیگی اور سب لوگ تیزی کے ساتھ اٹھ کے چلے جائینگے تو یہ بہت ہی آسان ہے نحن اعلم بما یقولون ... یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے ہم ان کی باتوں کو خوب جانتے ہیں آپ ان کی پروا نہ کریں اور ایمان والوں کو قرآن سے نصیحت فرماتے رہیں۔

سورة ق والقرآن المجید ... یہ ترغیب مع زجر ہے۔ المجید ذا المجد والشرف ... بڑی اور شرف والی۔ ایسا کلام جو صفات جلالیہ کا حامل ہے اور جس سے صاحب کلام کا جلال و جبروت اور کبریائی و عظمت نمایاں ہے جواب قسم محذوف ہے۔ اخفش، مبرد اور زجاج کے نزدیک لتبعثن (روح المعانی) ابو حیان کے نزدیک انک جئتهم منذرا بالبعث (البحر ج ۸ ص ۱۲۰) حضرت شیخ کے نزدیک انک لرسول حق وان الساعة لاتیة، یعنی یہ صفات جلالیہ کا حامل قرآن شاہد ہے کہ قیامت ضرور آئیگی اور آپ سچے رسول ہیں۔ بل عجبوا ... یہ ترقی ہے بل اضراب کے لئے ہے اور اس کا معطوف علیہ محذوف ہے ای فشکوا بل عجبوا (روح ج ۲۶ ص ۱۷۰) یعنی قرآن کی شہادت کے باوجود ان کو قیامت میں شک ہے، نہیں بلکہ شک بھی نہیں بلکہ صرف اس لئے نہیں مانتے کہ انہیں بشر کے رسول ہونے پر حیرت و تعجب ہے حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بل عجبوا الخ یعنی ان کا انکار کسی شبہ پر مبنی نہیں کیونکہ شبہ کی گنجائش ہی نہیں بلکہ انہیں تعجب ہے کہ انہی میں سے ایک بشر ان کے پاس رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ فقال الکفرون الخ یہ ان کے تعجب کی تفسیر اور محل تعجب کا بیان ہے جب کفار سے کہا گیا کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کہنے لگے یہ تو بڑی ہی عجیب اور حیرت انگیز بات ہے۔ ءاذا متنا الخ اذا کی جزا مقدر ہے ای نحشر ... ذلک رجع بعید کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر بھی اٹھائے [illegible]

عَجِيبٌ ② ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ
بَعِيدٌ ③ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ
عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيظٌ ④ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا
جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ⑤ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى
السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ
فُرُوْجٍ ⑥ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ
وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ⑦ تَبْصِرَةً وَّ
ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ⑧ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ⑨
وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ⑩ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ
وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ⑪ كَذَّبَتْ

موضح قرآن ف یعنی مرنے سے نہیں گھبراتے جان سلامت رہتی ہے ۱۲ منہ۔ ف [illegible] اس کا کھیت بھی کٹ جاتا ہے اور درخت پھل دار کو قائم رہتا ہے ۱۲ منہ۔ ف یعنی قبر سے نکلنا ۱۲ منہ۔

فتح الرحمن ف یعنی [illegible] ۱۲۔ ف یعنی لوح محفوظ ۱۲۔

جانا محال ہے یہ بات تو بالکل ناممکن اور غیر معقول ہے اور عقل و امکان سے بہت دور ہے۔ بعید من العقل او الشیء بعید عن الامکان [illegible] ۔ یہ جواب شرط کی جگہ ہے [illegible] کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر کس طرح زندہ ہوں گے۔ فرمایا مُردوں کے اجسام کے جو حصے زمین کھا جاتی ہے وہ ہمیں خوب معلوم ہیں [illegible] اس لئے دوبارہ زندہ کر دینا ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ ما تأکل الارض من لحومهم ودمائهم [illegible] حفیظ [illegible] یہ ایک کتاب ہے جس میں تمام تفاصیل اشیاء اور اعمال تک درج ہیں۔ اس سے مراد لوح محفوظ [illegible] یہ ہے کہ ہر چیز [illegible] میں موجود ہے۔

۵ بَلْ كَذَّبُوا [illegible] مریج [illegible] مضطرب [illegible] انہوں نے حشر و نشر پر نہ صرف تعجب و حیرت کا اظہار کیا ہے بلکہ اس واضح اور روشن حقیقت کا صاف صاف انکار کیا ہے اور اسی بات سے ان میں اضطراب اور تردد ہے کبھی شک و تعجب کا اظہار کرتے ہیں اور کبھی صاف انکار کر دیتے ہیں یعنی ایک غلط اور باطل خیال پر قائم ہیں۔

۶ افلم ینظروا [illegible] یہ ثبوت قیامت اور حشر و نشر پر پہلی اور مفصل عقلی دلیل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ان تمام امور پر قادر ہے وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ افلم ینظروا الی السماء [illegible] یہ عالم علوی سے استدلال ہے۔ کیا ان منکرین نے اپنے اوپر آسمان کی طرف کبھی نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کس طرح [illegible] ستونوں کے بغیر [illegible] قائم رکھا ہے۔ اور ستاروں سے اسے زینت و آرائش بخشی ہے اور اس میں کوئی سوراخ اور شگاف نہیں۔ ۷ والارض مددنٰها [illegible] یہ عالم سفلی کی طرف اشارہ ہے [illegible] زمین کو ہم نے کس طرح پھیلا دیا ہے اور اس پر پہاڑ رکھ دیئے ہیں تاکہ اس میں اضطراب پیدا نہ ہو اور اس میں ہم نے ہر قسم کا تروتازہ سبزہ پیدا کیا جس سے زمین کی خوبصورتی اور رونق میں اضافہ ہو گیا۔

۸ تبصرة وذکری [illegible] یہ مذکورہ بالا افعال کی علت ہے یعنی ہم نے یہ سب کچھ اس لئے کیا ہے تاکہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے اور سمجھنے والے ہر بندے کو بصیرت اور نصیحت حاصل ہو۔

۹ ونزلنا من السماء [illegible] یہاں پھر عالم علوی کا ذکر ہے [illegible] والنخل باسقات [illegible] اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا جس میں بے شمار برکات رکھی ہیں اور اس کے ذریعے سے لہلہاتے باغات [illegible] اقسام کے غلوں کے سرسبز و شاداب کھیت پیدا کئے اور کھجور کے لمبے [illegible] درخت پیدا کئے [illegible] خوشوں سے لدے ہوئے ہیں۔ یہ سب بندوں کی روزی کا سامان ہے۔ واحیینا به [illegible] یہاں [illegible] کذلک الخروج [illegible] جس طرح بارش سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے اسی طرح [illegible] زمین سے نکلیں گے [illegible] (ص ۲۲۲)

۱۲ کذبت قبلهم [illegible] یہ تخویف دنیوی ہے [illegible] کذبوا بالحق سے متعلق ہے یعنی اقوام گزشتہ کی طرح کفار قریش بھی قیامت اور حشر و نشر کا انکار کر رہے ہیں جس طرح ان سرکش قوموں پر اللہ کا عذاب آیا [illegible] کفار قریش پر بھی آ سکتا ہے۔ اصحاب الرس [illegible] یہ لوگ ایک کنوئیں پر آباد تھے اور بت پرستی کرتے تھے۔ ان کی طرف حضرت حنظلہ بن صفوان علیہ السلام مبعوث ہوئے (بیضاوی، روح)۔ اصحاب الایکة۔ ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ قوم تبع۔ تبع حمیری مراد ہے جو ایمان لا چکا تھا لیکن اس کی دعوت اور کوشش کے باوجود اس کی قوم ایمان نہ لائی۔ کل کذب الرسل [illegible] ان میں سے ہر قوم نے اپنے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور ان کے [illegible] حشر و نشر [illegible] کا انکار کیا [illegible] عذاب ان پر ثابت ہو گیا [illegible] برباد کر دیا گیا۔

ف افعیینا۔ الآیۃ۔ یہ زجر ہے منکرین قیامت بعث بعد الموت کو نہیں مانتے تھے کیا ان کا خیال ہے کہ ہم مخلوق کو پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے اور اب دوبارہ پیدا کرنے کی ہم میں قدرت باقی نہیں رہی۔ بل ھم فی لبس۔ الآیۃ یعنی یہ بات نہیں، ہماری قدرت میں تو کوئی فرق نہیں آیا، بلکہ وہ خود ہی دوسری پیدائش یعنی بعث بعد الموت کے بارے میں شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں اور اسے بعید از قیاس سمجھے بیٹھے ہیں۔ ف ولقد خلقنا ۔۔۔ الآیۃ ۔۔۔ وتقول ھل من مزید یہ تخویف اخروی ہے نفسہ کے بعد مناسبہ مقدر ہے (قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ) یعنی ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اس کے دل کے وساوس و خطرات کو بھی بخوبی جانتے ہیں۔ ہم اس کا محاسبہ کریں گے۔ حبل الورید میں اضافت بیانی ہے اور اس سے مراد رگ حیات ہے جو سر سے شروع ہو کر حلق سے گزرتی ہوئی دل تک پہنچتی ہے۔ اذ یتلقی میں اذ اقرب سے متعلق ہے یعنی جب آدمی کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے کراماً کاتبین اس کی باتیں لکھ رہے ہوتے ہیں اس وقت ہم اس کی رگ حیات سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوتے ہیں۔ ما یلفظ من قول۔ الآیۃ آدمی جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے اسے لکھنے کیلئے ایک نگران ہر وقت تیار ہوتا ہے۔ نیک بات ہو تو صاحب الیمین (دائیں جانب والا) اور اگر گناہ کی بات ہو تو صاحب الشمال (بائیں جانب والا) لکھ لیتا ہے۔

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ﴿١٢﴾ وَعَادٌ
جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم اور کنوئیں والے اور ثمود اور عاد
وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ﴿١٣﴾ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ وَ
اور فرعون اور لوط کے بھائی اور بن کے رہنے والے اور
قَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿١٤﴾
تبع کی قوم سب نے جھٹلایا رسولوں کو پھر ٹھیک پڑا میرا ڈرانا
أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ
اب کیا ہم تھک گئے پہلی بار بنا کر کوئی نہیں ان کو دھوکا ہے ایک نئے بنانے میں
جَدِيدٍ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ
اور ہم نے بنایا انسان کو اور ہم جانتے ہیں جو باتیں آتی ہیں
بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ﴿١٦﴾
اس کے جی میں اور ہم اس سے نزدیک ہیں دھڑکتی رگ سے زیادہ
إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ
جب لیتے جاتے ہیں دو لینے والے داہنے بیٹھا اور بائیں
قَعِيدٌ ﴿١٧﴾ مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ
بیٹھا نہیں بولتا کچھ بات جو نہیں ہوتا اس کے پاس ایک راہ دیکھنے والا
عَتِيدٌ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ
تیار اور آئی بیہوشی موت کی تحقیق یہ ہے
مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ
جس سے تو ٹلتا رہتا تھا اور پھونکا گیا صور یہ ہے دن
الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾
ڈرانے کا اور آیا ہر ایک جی اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک احوال بتانے والا

ف وجاءت۔ الآیۃ۔ یہ سکرات الموت کا تذکرہ ہے ذلک سے پہلے یقال لہ مقدر ہے۔ بالحق ای حقیقۃ الامر (روح و مدارک) یعنی موت کی شدت حقیقۃً اور واقعۃً نمودار ہو گی اس وقت منکرین بعث سے کہا جائے گا کہ یہی وہ موت ہے جس سے تم بھاگتے تھے اور جو قیامت اور حشر و نشر کا دیباچہ ہے۔ ونفخ فی الصور۔ الآیۃ اس کے بعد صور پھونکا جائیگا اور یہ وعید عذاب کے پورا ہونے کا دن ہو گا۔ اس سے مراد نفخہ ثانیہ ہے جس سے ساری مخلوق ایک دم جی اٹھے گی۔ وجاءت کل نفس۔ الآیۃ۔ اس کے بعد ہر شخص میدان حشر میں حاضر ہو گا اور ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے ایک اسے میدان حشر کی طرف لیکر جائیگا اور دوسرا اس کے اعمال کا گواہ ہو گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے نیکیاں اور برائیاں لکھنے والے دو فرشتے مراد ہیں ایک سائق ہو گا اور دوسرا شہید۔ وفی حدیث اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن جابر مرفوعا تصریح بان ملک الحسنات وملک السیئات احدھما سائق والآخر شہید (روح ج ۲۶ ص ۱۸۴)

موضح قرآن: ف شہ رگ کی رگ مراد ہے جس میں جان پھرتی ہے دل سے دماغ تک۔ اس کے کٹنے سے موت ہے اللہ اندر سے نزدیک ہے اور رگ آخر باہر ہے جان سے۔ ف یعنی جو اس کے منہ سے نکلے وہ لکھ لیتے ہیں نیکی داہنے والا اور بدی بائیں والا۔ ف یعنی لکھنے کو تیار ہے۔ ف ایک فرشتہ ہانکے لاتا ہے اور ایک پاس اس کا اعمال ساتھ ہے۔

فتح الرحمن: ف یعنی کراماً کاتبین ۱۲ ف مترجم گوید یعنی اگر کلمہ حق باشد فرشتہ دست راست می نویسد و اگر کلمہ باطل باشد فرشتہ دست چپ می نویسد ۱۲ ف واللہ اعلم ۱۲ ف مراد جنس ملک روان کنندہ و گواہی دہندہ است ۱۲

۲۲ لقد کنت ... یعنی اس سے پہلے ... کتاب اعمال حضرت الشیخ ... یا یوم حشر مراد ہے مجرم کے ہاتھ میں اس کا اعمال نامہ ہوگا اس
سے کہا جائیگا کہ تو اب تک اس سے بے خبر رہا یا یوم آخرت سے غافل رہا آج ہم نے تیری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا ہے اور تیری نظر تیز ہو گئی ہے اور تو اپنا اعمال نامہ
خود پڑھ سکتا ہے اور شدائد حشر اور انواع عذاب کا خود مشاہدہ کر رہا ہے یہ مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر کافر کو بھی بصیرت حاصل ہو جائیگی اور وہ حق کو مان لیں گے
لیکن بلا سود کل احد یکون یوم القیامۃ حدید البصر ... الدنیا یکون یوم القیامۃ ... لا ینفعہم ذلک (ابن کثیر)

لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ

تو بے خبر رہا اس سے پس ہم نے کھول دیا تجھ سے پردہ تیرا

فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ

پس نگاہ تیری آج تیز ہے اور کہے گا ساتھی اس کا یہ ہے جو میرے پاس

عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ

حاضر ہے ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو روکنے والا بھلائی کو

مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ

حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا جس نے ٹھہرایا ساتھ اللہ کے معبود اور پس ڈال دو اس کو

فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَ

سخت عذاب میں کہے گا ساتھی اس کا اے رب ہمارے میں نے اس کو سرکش نہیں کیا اور

لَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ

لیکن تھا وہ گمراہی دور میں فرمائے گا مت جھگڑو میرے پاس

وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ

اور میں پہلے بھیج چکا تھا تمہاری طرف ڈرانا نہیں بدلی جاتی بات میرے پاس

وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ

اور نہیں میں ظلم کرنے والا بندوں پر جس دن ہم کہیں گے دوزخ کو کیا

امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ﴿٣٠﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ

بھر گئی تو اور وہ کہے گی کیا ہے کچھ زیادہ اور نزدیک کی جائے گی بہشت

لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ

پرہیزگاروں کے لیے نہ دور یہ ہے جس کا وعدہ دیے جاتے تھے ہر رجوع کرنے والے

حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ﴿٣٣﴾

نگہبانی کرنے والے کے لیے جو ڈرا رحمٰن سے بن دیکھے اور لایا دل رجوع کرنے والا

۲۳ وقال قرینہ ... قرین سے
مراد فرشتہ ہے جو اس کے اعمال پر موکل ہے وہ کافر
کا اعمال نامہ پیش کرے گا اور عرض کرے گا کہ یہ ہے اس کا
اس کے اعمال ہیں جو میرے پاس موجود ہیں ... القیا
بعض کے نزدیک القیا صیغہ واحد ہے اور الف
نون تاکید سے بدلا ہوا ہے اور بعض کے نزدیک تثنیہ کا
صیغہ ہے ... اور بعض کے نزدیک
صیغہ تثنیہ ہے لیکن خطاب واحد کو ہے کیونکہ عرب عام طور
پر واحد کو صیغہ تثنیہ سے خطاب کرتے ہیں (ابن کثیر)
امام ابن جریر اور دیگر حضرات کے نزدیک مطلب تثنیہ
سائق اور شہید سے ہے (ابن جریر) اور حضرت الشیخ
قدس سرہ فرماتے ہیں تثنیہ حقیقت پر محمول ہے اور
اس سے تکرار وغیرہ مراد نہیں بلکہ اس سے وہ دونوں
فرشتے مراد ہیں جو سر اور پاؤں سے پکڑ کر اسے دوزخ
میں پھینکیں گے جیسا کہ ارشاد ہے یعرف المجرمون
بسیماھم فیؤخذ بالنواصی والاقدام ...
... عنید ... سرکش ... مناع للخیر
اسلام سے شدت کے ساتھ روکنے والا ... معتد حد
سے حق سے تجاوز کرنے والا اور توحید کا منکر ... مریب
اللہ کی وحدانیت اور حشر و نشر میں شک کرنے والا اور دوسروں
کو شبہات میں ڈالنے والا (ابن کثیر، بیضاوی) اللہ تعالیٰ
ان دونوں فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ان ہر دو فرشتوں کو
جہنم کے سخت ترین عذاب میں ڈال دو یہ ان کے عام جرائم
سے بڑھ کر اللہ کے ساتھ شرک بھی کیا کرتے تھے۔
۲۶ الذی جعل ... مسئلہ توحید کا ذکر ہے علی
سبیل الترقی یعنی سب سے بڑھ کر یہ کہ جس نے اللہ کے سوا
کسی اور کو معبود اور کارساز بنایا اور غیر اللہ کو
متصرف جان کر حاجات میں مصائب میں پکارا اسے
سخت ترین عذاب میں پھینک دو۔ قال قرینہ ... یعنی
یہاں قرین سے شیطان مراد ہے یہ ایک کلام مقدر کا جواب ہے کافر معذرت کرے گا کہ بار الٰہا میرا کوئی قصور نہیں مجھے تو شیطان نے گمراہ کیا ہے تو شیطان
فوراً جواب دے گا میرے پروردگار! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی گمراہ تھا اور راہ ہدایت سے کوسوں دور تھا اور اس ... ۲۸ قال لا تختصموا

موضح قرآن: ... وہ فرشتہ اعمال حاضر کرے گا ... یہ ساتھی شیطان ہے آپ کو بے گناہ کہا ہے ... یعنی کا فر تھا نہیں ... تو
دوزخ پھر بھی زیادہ رونقوں سے ... بھر جائے گی

فتح الرحمٰن: ... علامت پادشاہان است ... اہل ... ایشاں را ... گرفتہ ... یعنی ...
... یعنی ہرچند ... اللہ زیادہ طلب کند ۱۲

[illegible]

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

خدا کے عذاب سے ڈرتے تھے اور اللہ ہی سے لو لگائے رکھی، اس کے رسول کی اطاعت کرتے تھے اور معاصی سے مجتنب تھے جیسا موعود ہے جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، یہاں عذاب اور ہر قسم کی آفت سے محفوظ و سلامت رہو گے، جنت کی نعمتیں زوال سے محفوظ ہوں گی اور تم موت سے محفوظ ہو گے۔ ذلک یوم الخلود یعنی طرح آج کا دن خلود اور دائمی زندگی کی ابتداء ہے۔ لھم ما یشاءون۔ یعنی جنت میں انھیں ہر وہ چیز ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے بلکہ وہاں اور بھی بے شمار نعمتیں ہوں گی جو ان کے وہم و خیال اور ان کی خواہش سے باہر ہوں گی [illegible] ... قوت یا شدید گرفت۔ فنقبوا فی البلاد

سِرَاعًا ۚ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ (۴۴) نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ ۖ وَمَآ
[illegible]
أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ (۴۵)
[illegible]

سُورَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا (۱) فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا (۲) فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا (۳)
[illegible]
فَالْمُقَسِّمٰتِ أَمْرًا (۴) إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ (۵) وَإِنَّ
[illegible]
الدِّينَ لَوَاقِعٌ (۶) وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ (۷) إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ
[illegible]
مُّخْتَلِفٍ (۸) يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ (۹) قُتِلَ الْخَرّٰصُونَ (۱۰) الَّذِينَ
[illegible]
هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ (۱۱) يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ (۱۲) يَوْمَ هُمْ عَلَى
[illegible]
النَّارِ يُفْتَنُونَ (۱۳) ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ ۖ هٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ (۱۴)
[illegible]
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَعُيُونٍ (۱۵) اٰخِذِينَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ
[illegible]

نے مختلف حیلوں اور تدبیروں سے شہروں پر قبضہ جمایا اور ان کو تابع کر لیا۔ اس صورت میں معنی میں جس طرح [illegible] یعنی انہوں نے شہروں کو تو تابع کر لیا لیکن کیا ہمارے عذاب سے بھی بچ گئے؟ یا مطلب یہ ہے کہ ہمارے عذاب کے وقت اس سے بچنے کے لئے بہت بھاگے لیکن کیا ہمارے عذاب سے خلاصی ہوئی؟ اب یہ جملہ ماقبل کے ساتھ مربوط ہوگا۔ [illegible] کا مفعول ہے۔ [illegible] و [illegible] اہلکنا قبلھم [illegible] ابن کثیر ج ۴ ص ۲۲۹ سے ان سے پہلے ہم نے بہت سی قوموں کو ہلاک کیا ہے جو قوت و شوکت میں ان سے زیادہ تھیں اور دولت بھی ان کے پاس زیادہ تھی اور عذاب سے بچنے کے لئے بھی انہوں نے بہت بھاگ دوڑ کی اور بہت پھیلے لیکن کیا کسی چیز نے قوت و شوکت نے مال و دولت نے یا حیلہ سازی نے ان کو اللہ کی گرفت سے اور اس کے عذاب سے بچا لیا۔ مستفہم انکاری ہے یعنی کوئی چیز بھی ان کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکی۔ [illegible] ان فی ذلک [illegible] قلب عقل، القی السمع، غور سے سنا۔ اقوام گزشتہ کی تباہی میں ہر اس شخص کے لئے عبرت و نصیحت ہے جو صاحب عقل و ہوش ہو اور دل کو حاضر کر کے غور سے سننے کا عادی ہو (خازن) [illegible] و نقد خلقنا [illegible] یہ بعث بعد الموت کے لئے دوسری اور مستقل دلیل ہے۔ لغوب، تھکاوٹ۔ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان جو مخلوق ہے سب کو چھ دن میں پیدا کیا اور اس سے ہمیں کسی قسم کی تھکن اور کمزوری لاحق نہیں ہوئی۔ جو ذات قادر و توانا سارے عالم کو پیدا کر کے بھی نہ تھکے اور کمزور نہ ہو وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے جس

نے کل خلق العالم فھو قادر علی بعثھم [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے

موضح قرآن [illegible] یہ قسم ہے ہواؤں کی جو خاک اڑاتی ہیں [illegible] اور بادل بنتے ہیں پھر ان میں پانی بنتا ہے اس بوجھ کو لئے پھرتی ہیں پھر [illegible] کے قریب نرم ہو کر چلتی ہے پھر ملک کر [illegible] حکم کے موافق [illegible] اس کی [illegible] جیسے اس میں جال ہے [illegible] اور [illegible] کی بات [illegible] جو [illegible] سے پھر گیا [illegible] دین کی بات میں الگ الگ بولتے ہیں [illegible]

فتح الرحمن [illegible] یعنی [illegible] ۱۲۔ [illegible] یعنی [illegible] مختلف دارند [illegible] ۱۲۔

طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر، اور غروب آفتاب سے قبل نماز ظہر اور عصر اور من اللیل نماز مغرب اور عشاء۔ اور ادبار السجود، فرائض کے بعد سنن و نوافل پڑھنا ظاہر ہی ہے۔ اور ... ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے نوافل مراد لیے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے وقت صرف دو نمازیں تھیں فجر اور عصر اور رات کو نماز تہجد ... قبل الطلوع سے نماز فجر، قبل الغروب سے نماز عصر، من اللیل سے نماز تہجد اور ادبار السجود سے نوافل مراد لیے۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ ان باتوں اور ان کے بے جا اعتراضات پر آپ صبر کریں اور اللہ کی تسبیح و تحمید بجا لاتے رہیں۔ یہ بھی مصائب میں عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے تدبیر کا بیان ہے۔

۴۱-۴۲ واستمع یوم ینادِ المناد سے متعلق ہے۔ المناد۔ منادی کرنے والا، جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں۔ مکان قریب، ہر شخص یہ خیال کرے گا کہ منادی کرنے والا بہت ہی قریب ہے اور اس کی آواز ہر شخص سن سکے گا۔ بالحق یعنی صیحہ، نفخ صور کی آواز اور ... یوم الخروج، استمع کا مفعول ہے اور ... جب حشر و نشر کے لئے اسرافیل علیہ السلام دوسری بار صور پھونکیں گے ... اس اعلان کو ... سے ... انکار کیا کرتے تھے۔

۴۳-۴۴ انا نحن نحیی ... جس طرح دنیا میں موت و حیات ہمارے قبضہ میں تھی اور ... اسی طرح ... کے بعد سب کی ... یوم تشقق الارض عنہم ... اور سب لوگ دوڑ کر قبروں سے نکلیں گے ... ہمارے لئے ایک آسان بات ہے۔

۴۵ نحن اعلم بما یقولون ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے۔ معاندین کی باتوں سے ... توحید، رسالت اور بعث و نشور ... آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ... آپ کا کام صرف تبلیغ ہے ... جو لوگ ... عذاب ... قرآن سنا کر ... نصیحت فرمائیں ... فذکر بالقرآن من یخاف وعید ... توحید و رسالت و حشر و نشر ... جو لوگ خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں وہ اس سے مستفید ہوں گے اور اس سے نصیحت حاصل کریں گے۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سورۂ ق میں آیت توحید

۱۔ الذی جعل مع اللہ الٰہا اٰخر۔ نفی شرک ہر قسم۔

سورۃ الذاریات

ربط | سورۂ ق میں مذکور ہوا کہ قیامت اور قبروں سے زندہ ہو کر نکلنا اور حشر و نشر برحق ہے اب سورۃ الذاریات میں بطور ترقی مذکور ہوگا کہ صرف حشر و نشر ہی نہیں بلکہ جزاء و سزا بھی ہوگی۔ انما توعدون لصادق ۝ وان الدین لواقع ۝

خلاصہ | ابتداء میں جزاء و سزا پر ایک شاہد اور حشر و نشر پر ایک نمونہ۔ اثبات توحید کیلئے دو عقلی دلیلیں۔ دونوں دلیلوں کے درمیان تخویف اخروی کے ساتھ تخویف دنیوی کے پانچ نمونے اور دفع عذاب کے لئے امر توحید کا بیان۔

تفصیل

والذاریات ذروا ۔۔۔ تا ۔۔۔ فالمقسمات امرا ۝ یہ جزاء و سزا پر شاہد ہے جس طرح ہوائیں بادلوں کو اٹھا کر چلتی ہیں کہیں بارش برسنے لگتی ہے اور کہیں اولے پڑنے لگتے ہیں اسی طرح تم سے جس دن کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آئے گا مومن پر انعام و رحمت ہوگی اور کافروں پر اس کا عذاب ہوگا۔ والسماء ذات الحبک یہ حشر و نشر کا نمونہ ہے جس طرح بارش کے پانی سے زمین میں سبزہ اگ آتا ہے اسی طرح مرنے کے بعد زمین سے نکل کر زندہ ہوں گے۔ انکم لفی قول ۔۔۔ تا ۔۔۔ من افک ۝ یہ زجر ہے ایسے دلائل واضحہ کے باوجود تم عجیب باطل پر قائم ہو۔ قتل الخراصون ۔۔۔ تا ۔۔۔ تستعجلون ۝ یہ تخویف اخروی ہے شکوک و شبہات میں ڈوبے رہنے والے اور جزاء و سزا میں شک کرنے والے قدرت کی وسعت سے دور ہوں گے جہنم کا ایندھن بنیں گے ان المتقین الآیۃ۔ یہ بشارت اخرویہ ہے متقی اور نیک لوگ جنت میں باغوں اور چشموں میں نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ انہم کانوا ۔۔۔ تا ۔۔۔ والمحروم یہ متقین کی صفات ہیں کہ وہ احسان کیا کرتے تھے راتوں کو کم سوتے تھے رات کا اکثر حصہ عبادت و استغفار میں گزارتے تھے اور سائل و محتاج کی اعانت کرتے تھے۔ یہ اللہ کی عذاب سے نجات کیلئے امور ثلاثہ کا ذکر ہے یعنی شرک سے بچنا، نماز پڑھنا اور احسان کرنا۔

وفی الارض آیات ۔۔۔ تا ۔۔۔ افلا تبصرون ۝ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے زمین میں اور خود تمہاری اپنی جانوں میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں غور و فکر کی ضرورت ہے۔

وفی السماء ۔۔۔ تا ۔۔۔ تنطقون ۝ آسمان سے بارش بھی نازل ہوتی ہے اور اللہ کی طرف سے رزق بھی مقدر ہے۔ یہ جزاء و سزا کا نمونہ ہے۔ زمین و آسمان کے رب کی قسم حشر و نشر برحق ہے جس طرح تم اپنے منہ سے الفاظ نکالتے ہو اسی طرح تم بھی زمین سے نکالے جاؤ گے۔

ھل اتاک ۔۔۔ تا ۔۔۔ العلیم الحکیم ۝ یہ تخویف دنیوی کے پانچ نمونوں میں سے پہلا نمونہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بطور تمہید ہے اور قوم لوط علیہ السلام کا عبرتناک حشر تخویف دنیوی کا پہلا نمونہ ہے۔ جو لوگ آخرت کی جزاء و سزا سے غافل ہو کر گناہ پر اڑے رہتے تھے اللہ نے ان کو عذاب سے ہلاک کر دیا۔ وفی موسیٰ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وھو ملیم ۝ یہ تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ ہے۔ فرعون اور اس کی قوم کو کفر و شرک اور تکبر و سرکشی کی پاداش میں غرق کر دیا۔ وفی عاد ۔۔۔ تا ۔۔۔ کالرمیم ۝ یہ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ ہے قوم عاد کو تند و تیز طوفانی ہوا سے ہلاک کر دیا۔ وفی ثمود ۔۔۔ تا ۔۔۔ منتصرین ۝ یہ تخویف دنیوی کا چوتھا نمونہ ہے قوم ثمود کو ایک زوردار کڑک سے تباہ کیا گیا جس کے سامنے وہ ایک لمحہ بھی نہ ٹھہر سکے۔ وقوم نوح من قبل الآیۃ۔ یہ تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے ان سب سے پہلے قوم نوح علیہ السلام کو سرکشی کی وجہ سے غرق کر دیا گیا۔

والسماء بنینٰھا ۔۔۔ تا ۔۔۔ لعلکم تذکرون ۝ یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے تخویف دنیوی کے پانچ نمونے ذکر کرنے کے بعد توحید کی صورت میں دوسری عقلی دلیل ہے یعنی زمین و آسمان پیدا کرنا، زمین کو بچھونے کی مانند ہموار بنانا اور ہر چیز کے جوڑے جوڑے پیدا کرنا ہماری قدرت کاملہ کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ ان مخلوقات کو دوبارہ پیدا کرنا بھی ہماری قدرت سے بعید نہیں۔ ففروا الی اللہ ۔۔۔ تا ۔۔۔ نذیر مبین ۔ بیان توحید علی سبیل الترقی۔ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔

کذٰلک ما اتی ۔۔۔ تا ۔۔۔ قوم طاغون ۝ تسلی برائے نبی ﷺ مشرکین آپ سے پہلے جو مشرکین گزرے ہیں ان کا بھی یہی حال تھا جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آیا تو انہوں نے اسے جادوگر اور مجنون کہا گویا وہ نسل در نسل ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ یہ سب سرکشی اور طغیان میں ایک دوسرے کے ہم مثل ہیں۔ فتول عنھم ۔۔۔ تا ۔۔۔ المؤمنین ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے۔ آپ نے ان کو تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے۔ مومنین کو پند و نصیحت فرماتے رہیے کیونکہ اس سے ان کو نفع پہنچے گا۔ وما خلقت الجن والانس ۔۔۔ تا ۔۔۔ المتین ۔ یہ ما قبل کیلئے علت ہے۔ جن و انس کو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے ان کو پیدا کرنے سے مجھے کوئی ذاتی غرض مقصود نہیں بلکہ میں خود ان سب کا رازق ہوں۔ فان للذین ظلموا ۔۔۔ تا ۔۔۔ یوعدون ۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ ان ظالموں کو بھی پہلے ظالموں کی طرح عذاب کا حصہ ضرور ملے گا۔ انہیں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ جس دن ان پر موعود عذاب آئے گا وہ دن ان کے لئے نہایت ہلاکت و تباہی کا دن ہوگا۔

[illegible]

كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ۝١٦ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا

[illegible]

يَهْجَعُونَ ۝١٧ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝١٨ وَفِي أَمْوَالِهِمْ

[illegible]

حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝١٩ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ۝٢٠ وَ

[illegible]

فِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝٢١ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝٢٢

[illegible]

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ۝٢٣ هَلْ

[illegible]

أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ۝٢٤ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ

[illegible]

فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ۝٢٥ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ

[illegible]

فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ۝٢٦ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝٢٧

[illegible]

فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝٢٨

[illegible]

فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ

[illegible]

عَقِيمٌ ۝٢٩ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝٣٠

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝٣١ قَالُوٓا إِنَّآ أُرْسِلْنَآ
إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ۝٣٢ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ ۝٣٣
مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ۝٣٤ فَأَخْرَجْنَا مَن
كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝٣٥ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ
مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ۝٣٦ وَتَرَكْنَا فِيهَآ ءَايَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ
الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝٣٧ وَفِي مُوسَىٰٓ إِذْ أَرْسَلْنَٰهُ إِلَىٰ
فِرْعَوْنَ بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ۝٣٨ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِۦ وَقَالَ سَٰحِرٌ
أَوْ مَجْنُونٌ ۝٣٩ فَأَخَذْنَٰهُ وَجُنُودَهُۥ فَنَبَذْنَٰهُمْ فِي الْيَمِّ
وَهُوَ مُلِيمٌ ۝٤٠ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ۝٤١
مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ۝٤٢
وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ۝٤٣ فَعَتَوْا عَنْ

[illegible]

[illegible] و فی الارض [illegible] وما توعدون [illegible] ہل اتاک [illegible] العذاب الالیم [illegible]

موضح قرآن [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible] یعنی آثار آن سنگ باران موجود است ۱۲

مگر فرشتے ... ان کے سامنے رکھ دیا۔ لیکن جب دیکھا وہ کھانے کے لئے کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے ... کیونکہ اس زمانے کا دستور تھا جو شخص کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا اس کے یہاں ... [illegible] ... ابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے ... [illegible] ... حضرت ابراہیم علیہ السلام ... [illegible] ... فرشتوں نے بتایا کہ ہم اللہ کے فرشتے ہیں اور ساتھ ہی ایک لڑکے فرزند کی خوشخبری دی یہ فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔

سلسلہ ... امرأتہ ... جب یہ خوشخبری حضرت سارہ علیہا السلام نے سنی تو ... [illegible] ... (عجوز عقیم) ... [illegible] ... بعلی شیخا ... [illegible] ... حضرت ابراہیم علیہ السلام ... [illegible] ... حضرت سارہ ... [illegible] ... کہ اس حالت میں فرزند ہوگا ... [illegible]۔

... حضرت ابراہیم علیہ السلام ... فرشتوں ... [illegible] ... قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ... [illegible] ... (مسومۃ عند ربک للمسرفین) ... [illegible] ... (فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین) ... [illegible] ... ایک گھر ... [illegible] ... عذاب ... [illegible] ... عبرت ... [illegible]۔

... وفی موسیٰ ... [illegible] ... فرعون ... [illegible] ... حضرت موسیٰ علیہ السلام ... [illegible] ... معجزات ... [illegible] ... لشکر ... [illegible] ... دریا میں غرق کر دیا ... [illegible]۔

... وفی عاد ... [illegible] ... ہوا ... [illegible] ... عذاب ... [illegible]۔

... وفی ثمود ... یہ تکوینی نشانی کا چوتھا نمونہ ہے ... قوم ثمود ... [illegible] ... اللہ ... [illegible] ... عذاب ... [illegible]۔

... وقوم نوح ... یہ تکوینی نشانی کا پانچواں نمونہ ہے ... [illegible] ... قوم نوح ... [illegible] ... نافرمان تھے۔

۱۳۔ والسماء بنینٰها تا تذکرون۔ تخویف دنیوی کے پانچ نمونے ذکر کرنے کے بعد دعویٰ سورت پر دوسری عقلی دلیل ہے۔ اید۔ طاقت و قوت، موسعون۔ قادرون (مدارک) ہم نے آسمان کو اپنی قدرت و قوت سے پیدا کیا ہے اور ہماری قدرت ہر چیز پر حاوی ہے۔ زمین کو ہم نے بچھونے کی طرح ہموار بنایا۔ کون ہے جو اس کام کو ہم سے بہتر سرانجام دے سکے؟ ہم نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا۔ حیوانات میں نر و مادہ اور باقی اشیاء میں مختلف انواع و اقسام مثلاً رنگ، ذائقہ اور بو کی قسمیں، میووں، پھلوں اور غلوں، ترکاریوں کی مختلف اجناس ہیں۔ اسی طرح تعیین لقسمین الصنفین ای اصناف المخلوقات یعنی خلقنا من کل شیء اصناف ذات عدد فرق الواحد (مظہری ج ۹ ص ۹۴) یہ سب کچھ اس لیے کیا تاکہ تم عبرت حاصل کرو، عجائب المخلوقات میں غور کر کے اپنے خالق اور معبود حقیقی کو پہچانو اور اس کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ پر ایمان لاؤ کہ جس قادر مطلق نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ ۱۴۔ ففروا الی اللہ۔ یہ بیان توحید ہے علی سبیل الترقی یعنی ان باتوں میں غور و فکر کرو اور اللہ کی طرف دوڑو یعنی شرک کو چھوڑ کر اللہ کی توحید کو مانو، کفر و انکار سے باز آؤ، شیطان کی اطاعت ترک کرو، اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ ای من الشرک الی الایمان باللہ او من طاعۃ الشیطان الی طاعۃ الرحمٰن (مدارک ج ۴ ص ۱۴۳) میں اللہ کی طرف سے کھول کر بیان کرنے والا اور اس کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ ولا تجعلوا مع اللہ الخ۔ اللہ کے ساتھ تم خود ساختہ معبودوں کو شریک نہ بناؤ اور حاجات میں اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو، میں اللہ کی طرف سے ڈرانے والا ہوں اور ہر بات کو واضح اور روشن کر کے بیان کرتا ہوں۔ ۱۵۔ کذلک ما اتی۔ یہ مشرکین پر شکویٰ اور آنحضرت کے لیے تسلی ہے۔ مشرکین کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے جب بھی ان کے پاس کوئی پیغمبر آیا اسے جادوگر اور دیوانہ کہنے لگے۔ اتواصوا بہ الخ۔ کیا پہلے زمانے کے مشرکین اپنی نسلوں کو وصیت کر گئے ہیں کہ وہ ہر پیغمبر کو انہی القاب سے یاد کریں؟ نہیں، بلکہ یہ پچھلی نسلیں خود ہی سرکش اور باغی ہیں اور خود ہی خبث باطن کی وجہ سے ایسی بیہودہ باتیں کر رہے ہیں۔ فتول عنهم۔ آپ ان کی باتوں کی پرواہ نہ کریں اور ان سے اعراض فرمائیں آپ پر کوئی طعن و ملامت نہیں، کیونکہ آپ نے انذار و تفہیم اور وعظ و تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے اور ان پر حجت خداوندی قائم کر دی ہے۔ البتہ مومنوں کو وعظ و تذکیر فرماتے رہا کریں کیونکہ اس سے ان کو بہت فائدہ ہوتا ہے اس سے ان کا ایمان تازہ اور یقین محکم ہو جاتا ہے۔

أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا
اسْتَطَٰعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ
نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَٰسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَاءَ
بَنَيْنَٰهَا بِأَيْي۟دٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَٰهَا
فَنِعْمَ الْمَٰهِدُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ
مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ
نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥١﴾ كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن
رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٥٢﴾ أَتَوَاصَوْا بِهِۦ
بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنتَ
بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾

ع ۲

تنبیہ: الرحمٰن ذا یعنی اعلیٰ و اولیٰ ۱۲۔

ف ۱۹ وما خلقت ۔ یہ ماقبل کی علت ہے یعنی ان کو پند و نصیحت کرنا اور دعوت توحید دینا اس لئے ہے کہ ان کو اور ان کے علاوہ جنوں کو میں نے پیدا ہی اس لئے کیا ہے تاکہ وہ میری اطاعت کریں اور میری عبادت بجالائیں اور میری عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ بنائیں۔ ان کی تخلیق میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں تھا۔ ف ۲۰ ما ارید منہم ان کے پیدا کرنے سے میرا مقصد یہ نہیں تھا کہ میں تحصیل رزق اور کسب معاش میں ان سے تعاون حاصل کروں جس طرح دنیوی آقاؤں کا دستور ہے میں تو رزق و معیشت سے بے نیاز ہوں (کشاف)۔ یا مطلب یہ ہے کہ میں نے انکو اس لئے پیدا نہیں کیا تاکہ وہ اپنی اور میری دوسری مخلوق کے رزق و معاش کا انتظام کریں بلکہ انکو میں نے اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور مخلوق کی روزی کا کفیل میں آپ ہوں اس صورت میں یطعمون میں حذف مضاف ہوگا۔ ای یطعموا عبیدی (ابن کثیر، خازن)۔ ف ۲۱ ان اللہ۔ الآیۃ۔ اللہ تعالیٰ خود ہی ساری مخلوق کا رزاق اور سب کی روزی کا کفیل ہے وہ بڑی قوت کا مالک اور صاحب اقتدار ہے۔ ساری مخلوقات کے رزق کی کفالت اس کیلئے معمولی بات ہے ف ۲۲ فان للذین۔ الآیۃ۔ یہ تخویف دنیوی ہے۔ مکہ کے ان ظالموں اور مشرکوں کے لئے عذاب کا ایک حصہ مخصوص ہے جس طرح اقوام سابقہ کے ان جیسے ظالموں کو عذاب کا حصہ چکھایا گیا اس لئے وہ جلدی نہ کریں ان کے حصے کا عذاب ان کو مل کر رہیگا۔ عذاب میں وقت آنے کی دیر ہے۔ ف ۲۳ فویل للذین کفروا۔ الآیۃ۔ جس یوم عذاب کا ان کو قرآن سے وعدہ کیا گیا ہے وہ دن ان کے لئے نہایت ہی ہلاکت خیز اور ان کی تباہی و بربادی کا دن ہوگا۔ اس دن سے جنگ بدر کا دن مراد ہے۔ جس میں کفر و شرک کے علمبرداروں نے مٹھی بھر اور بے ہتھیار مسلمانوں کے ہاتھوں قتل اور قید و بند کے ذلت آمیز عذاب کا مزہ چکھا۔ یا اس سے قیامت کا دن مراد ہے (روح، خازن) اس صورت میں یہ تخویف اخروی ہوگی۔ یعنی آخرت میں موجودہ اور گذشتہ ظالموں اور مشرکوں کے لئے ایک ہی جیسا عذاب ہے۔ اس لئے وہ جلدی نہ کریں۔ قیامت کے دن سب اگلے پچھلے مشرکین و ظالمین عذاب کا مزہ چکھ لیں گے۔ وہ دن ان کی ہلاکت و تباہی کا دن ہوگا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿۵۶﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ﴿۵۷﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿۵۸﴾ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۶۰﴾ ع ۳

سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالطُّورِ ﴿۱﴾ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ ﴿۲﴾ فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ ﴿۳﴾ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ﴿۶﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ

سورۃ الذاریات میں آیات توحید

۱۔ ولا تجعلوا مع اللہ الہا آخر۔ نفی شرک ہر قسم۔

موضح قرآن ف شاید لوح محفوظ کو کہا ۱۲ منہ ف کعبہ کو کہا یا ساتویں آسمان پر کعبہ ہے فرشتوں کے طواف کرنے کا ۱۲ منہ ف یعنی آسمان کی ... منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ف اوپر ایک دریا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن ف یعنی ... ف یعنی تورات یا قرآن ... ف یعنی آسمان ۱۲۔

سُورۃ الطور

ربط: سورۃ الذاریات میں فرمایا تھا ان الدین لواقع یعنی جزاء و سزا ضرور ہوگی۔ اب سورۃ الطور میں مضمون ترقی فرمایا ان عذاب ربک لواقع ۵ ماله من دافع ۵ منکرین پر قیامت کے دن اللہ کا عذاب واقع ہوگا اور اللہ کے عذاب اور جزاء و سزا کو کوئی روک نہ سکے گا اور نہ کوئی اس سے بچاؤ کر کے جان بچا سکے گا۔

خلاصہ: اس سورت میں دعویٰ قیامت پر دو عقلی اور دو نقلی دلیلیں (ایک موسیٰ علیہ السلام سے اور ایک کتب سابقہ سے) اور ایک دلیل وحی۔ دو بیان
مضامین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی، زجر، تخویف، بشارت اور زجرات۔

تفصیل

والطور: یہ دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے یعنی کوہ طور گواہ ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی۔ وکتٰب مسطور: یہ دلیل نقلی کتب سابقہ سے ہے یعنی کتب سابقہ بھی شاہد ہیں کہ جزاء و سزا واقع ہوگی خدا سے کوئی روک نہیں سکے گا۔ والبیت المعمور: یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے بیت معمور جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دن کی تنہائی میں وحی آتی ہے وہاں آپ پر یہی حکم نازل ہوا تھا۔ والسقف المرفوع: یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ آسمان چونکہ بلند ہے تم باہر نہیں نکل سکتے۔ والبحر المسجور: سمندر ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے اسی طرح تم اللہ کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں جا سکتے۔ اور سمندر کی طرح اللہ کا عذاب تمہیں ہر طرف سے گھیر لے گا۔ ان عذاب ربک لواقع ۵ یہ جواب قسم ہے اور مذکورہ بالا پانچوں شاہد ہیں کہ جزاء و سزا ضرور واقع ہوگی اور اسے کوئی نہیں ہٹا سکے گا۔

یوم تمور السماء مورا ۔۔۔ فالذین هم فی خوض یلعبون ۵ یہ جزاء و سزا میں سے ایک شق یعنی تخویف اخروی کا بیان ہے جس دن آسمان لرز اٹھے گا اور پہاڑ اپنی جگہ سے چل جائیں گے۔ وہ جھٹلانے والوں کی ہلاکت کا دن ہوگا جنہوں نے اپنی ساری عمر بیہودگیوں میں گزار دی۔ اس دن ان کو جہنم میں دھکیل کر ان سے کہا جائے گا یہ وہی جہنم ہے جسے تم مانتے نہ تھے کیا یہ بھی جادو ہے؟ کیا یہ بھی تمہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ جس طرح دنیا میں حق کو جادو کہا اور دلائل دیکھ کر اندھے بنے رہے اور کہا ہمیں تو کچھ نظر نہیں آتا۔ اب صبر کرو یا بے صبری کا اظہار کرو، اپنے کئے کی سزا کا مزہ تو چکھنا ہی ہوگا۔

ان المتقین فی جنت ۔۔۔ انه هو البر الرحیم ۵ (ع ۱) یہ جزاء و سزا کی دوسری شق یعنی بشارت اخروی کا بیان ہے۔ شرک سے بچنے والے جنت کی نعمتوں میں خوش و خرم ہوں گے اور عذاب سے محفوظ ہوں گے۔ ہر قسم کے ماکولات و مشروبات حاضر ہوں گے۔ تختوں پر آرام کریں گے۔ حوروں سے ہمیشہ کی رفاقت ہوگی۔ اور جو ایمان والے مومنوں کی اولاد بھی مومن ہوگی ان کو جنت میں ان کے آباء و اجداد کے اونچے درجے میں جگہ دی جائے گی۔ ہر قسم کے میوے اور ہر قسم کا گوشت مہیا ہوگا۔ شراب طہور کا دور چلتا ہوگا۔ بچے موتیوں کی طرح حسین و جمیل خدام خدمت میں ہوں گے۔ اہل جنت آپس میں گفتگو کریں گے کہ ہمیں تو بہت خوف اور ڈر تھا۔ لیکن اللہ نے محض اپنے فضل و احسان سے ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ کیونکہ ہم دنیا میں صرف اسی مہربان کو پکارتے تھے اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرتے تھے۔ اس آیت میں بیان توحید ہے اور دلیل عقلی دو توحید ہے۔

فذکر فما انت ۔ الآیۃ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے۔ آپ وعظ و تبلیغ میں مصروف رہیں آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ کی مہربانی سے آپ نہ کاہن ہیں نہ مجنون جیسا کہ معاندین کہتے ہیں۔

ام یقولون ۔ الآیۃ۔ یہ شکوی ہے کبھی کہتے ہیں وہ شاعر ہے، اچھا صبر کرو آخر موت اس کا خاتمہ کر دے گی۔

قل تربصوا ۔ الآیۃ۔ جواب شکوی۔ تم بھی انتظار کرو میں بھی منتظر ہوں عنقریب دونوں کا انجام ظاہر ہو جائے گا۔ ام تامرھم الآیۃ۔ پیغمبر علیہ السلام کے بارے میں وہ جو کچھ کہتے ہیں اس کا منشا عقل و فہم نہیں بلکہ ان کی سرکشی اور عناد کا نتیجہ ہے۔

ام یقولون تقوله ۔ الآیۃ۔ شکوی کبھی کہتے ہیں یہ اپنے پاس سے بنا لاتا ہے۔ فلیاتوا ۔ الآیۃ۔ جواب شکوی۔ اگر وہ اس دعوے میں سچے ہیں تو ایسا کلام وہ بھی بنا کر لے آئیں۔

ام خلقوا من غیر شیء ... سلطن مبین ۝ یہ تنبیہات ہیں، مشرکین کے مختلف خیالات باطلہ پر ان کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کیا انہیں کسی مقصد کے بغیر پیدا کیا گیا ہے یا خود ہی اپنے خالق ہیں کہ وہ خالق حقیقی کی عبادت نہیں کرتے یا یہ زمین و آسمان کے خالق ہیں کہ اصل خالق کی عبادت سے اعراض کرتے ہیں؟ کیا وہ خدا کے خزانوں کے مالک اور نگران ہیں کہ نبوت اور رزق وغیرہ جسے چاہیں عطا کریں؟ یا ان کو آسمان پر جا کر فرشتوں کا کلام سننے اور امور غیبیہ کا علم حاصل کرنے پر قدرت حاصل ہے اور وہ معلوم کر آتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق نہیں؟ ان کی سفاہت و جہالت کا عالم یہ ہے کہ خود تو بیٹیوں کو پسند نہیں کرتے، لیکن فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ کیا آپ ان سے تبلیغ پر تنخواہ مانگتے ہیں کہ وہ اس مالی بوجھ کی وجہ سے آپ کا اتباع نہیں کرتے؟ کیا وہ غیب جانتے ہیں کہ دعوے کرتے ہیں کہ قیامت نہیں آئیگی؟ کیا وہ پیغمبر علیہ السلام اور مسلمانوں کے خلاف کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں؟ یاد رکھیں کافروں کے منصوبے خود انہی پر الٹ دیئے جاتے ہیں۔ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور الٰہ (کارساز) ہے جو انہیں اللہ کے عذاب سے بچا لیگا؟ ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اگر آسمان کا ایک ٹکڑا بصورت عذاب ان پر نازل کر دیا جائے تو اسے دیکھ کر کہیں گے کہ یہ عذاب نہیں، بلکہ بادل رحمت سے لبریز بادل ہے۔

فذرھم حتی یلٰقوا۔ آپ ان معاندین سے اعراض فرمائیں اور اس دن کا انتظار فرمائیں۔ جب ان پر بیہوشی طاری ہوگی اور ان کا کوئی حیلہ ان کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکیگا اور نہ کوئی انکی مدد ہی کرے گا۔ و ان للذین ظلموا عذ یہ تخویف دنیوی ہے ان ظالموں اور سرکشوں کے لئے اس سے پہلے دنیا میں بھی عذاب ہے۔ و اصبر لحکم ربک فانک باعیننا۔ یہ آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوسری بار تسلی کا ذکر ہے۔ آپ اللہ کے حکم کا انتظار فرمائیں ہم آپ کے محافظ و نگہبان ہیں اور اوقات نماز میں اللہ کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہا کریں۔

۱ والطور ۝ یہ پہلی نقلی دلیل ہے اور موسیٰ علیہ السلام یعنی وہ کوہ طور بھی شاہد ہے کہ حشر و نشر اور جزا و سزا حق ہے۔ جہاں موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی تھی کہ ان الساعۃ اٰتیۃ اکاد اخفیہا لتجزی کل نفس بما تسعٰی (طٰہٰ-۱۵) یہ ذکر مکان اور ارادہ مکین کے قبیل سے ہے۔ و کتاب مسطور فی رق منشور یہ دوسری نقلی دلیل ہے اس سے کتب سابقہ مراد ہیں یا بلکہ توریت و انجیل وغیرہ جن پر وہ لکھی جاتی ہیں۔ یعنی کتب سابقہ بھی شاہد ہیں کہ جزاء و سزا واقع ہوگا کیونکہ ان میں بھی یہ مضمون نازل کیا جا چکا ہے۔ والبیت المعمور یہ دلیل وحی ہے بیت معمور ساتویں آسمان پر خانہ کعبہ کے بالمقابل فرشتوں کا عبادتخانہ ہے جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے عبادت کیلئے آتے ہیں۔ جو ایک بار آچکے پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئیگی (معین) یعنی بیت معمور بھی گواہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تھی یعنی بیت معمور میں بھی یہی حکم ہوا تھا۔

۲ والسقف المرفوع ۝ یہ پہلی عقلی دلیل ہے اور سقف مرفوع سے آسمان مراد ہے یعنی آسمان بلند جو تم سب کو دکھائی دے رہا ہے گواہ ہے کہ تم اللہ سے نکل کر بھاگ نہیں سکتے۔ کما قال یمعشر الجن و الانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطن (الرحمٰن ع ۲) والبحر المسجور ۝ یہ دوسری عقلی دلیل ہے۔ مسجور پانی سے بھرا ہوا۔ قال قتادۃ البحر المسجور المملوء وھو اعرف من اللغۃ (تفسیر الطبری) یعنی پانی سے بھرا ہوا سمندر بھی گواہ ہے کہ جس طرح اس نے تم کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اسی طرح قیامت کے دن اللہ کا عذاب تم کو ہر جانب سے گھیرے گا۔

۳ ان عذاب ربک لواقع مالہ من دافع ۝ یہ مدعا ہے یعنی حشر و نشر کے بعد جزا و سزا بھی ہوگی اور اللہ کے عذاب سے کوئی بھاگ نہیں سکیگا اور نہ کوئی کسی سے عذاب کو ہٹا ہی سکیگا۔

۴ یوم تمور السماء مورا ۝ یہ تخویف اخروی ہے۔ روز قیامت آسمان تھرتھرائیگا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھر ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر گر پڑیگا۔ یوم ... سے متعلق ہے۔ یعنی جب آسمان پھٹ کر گر پڑیگا اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل کر ریت کے ساتھ بکھر کر ہوا میں اڑ جائیں گے۔ اس دن توحید، قیامت اور دیگر حقانیت کو جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت و تباہی ہوگی جنہوں نے اپنی زندگیاں بیہودگیوں اور خرافات میں گنوا دیں اور ہمیشہ تائید باطل اور تکذیب حق میں مشغول و منہمک رہے۔

ف ہو رہے ہوں۔ یُدَعُّوْنَ انہیں دھکا دے کر پھینکا جائیگا یدفعون الیہا بعنف (بیضاوی)۔ ھٰذِہِ النَّار سے پہلے یقال لہم مقدر ہے
(مدارک) جس دن جھٹلانے والوں کو دھکے دے دے کر جہنم میں پھینکا جائے گا اس وقت ان سے کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جس سے ہمارے پیغمبر علیہم
والسلام تمہیں ڈراتے تھے لیکن تم اس کو نہ مانتے تھے۔ افسحر ھٰذا۔ الآیۃ۔ اب بتاؤ کیا یہ بھی جادو ہی ہے اور تمہاری نظر بندی کر دی گئی ہے جس کی
وجہ سے تمہیں یہ دوزخ نظر آ رہا ہے لیکن حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہے؟ جس طرح دنیا میں تم معجزات انبیاء علیہم السلام کو جادو اور نظر بندی سے تعبیر کیا کرتے
تھے کیا یہ جہنم بھی تمہیں نظر نہیں آ رہا؟ جس طرح دنیا میں دلائل و معجزات دیکھ کر بھی کہا کرتے تھے کہ ہمیں تو کچھ دکھائی نہیں دیتا اور نہ ہمیں کچھ نظر آتا ہے۔ یہ بطور استہزاء و تہکم ان سے کہا جائیگا یعنی اب بھی کہو گے کہ یہ سب جادو ہے اور ہمیں کچھ نظر نہیں آتا؟ کنتم تقولون للوحی ھٰذا سحر افھٰذا المصداق ایضا سحر ام انتم لا تبصرون ھٰذا ایضا کما کنتم لا تبصرون فی الدنیا ما یدل علیہ و تقریع و تہکم (بیضاوی)

ف اصلوھا۔ الآیۃ۔ اب صبر کرو یا بے صبری واویلا کرو اور جزع فزع، تمہارے لئے برابر ہے اس سے تمہیں کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اب تو تمہیں اس عذاب جہنم میں داخل ہونا ہی ہوگا۔ اس میں تم سے کوئی زیادتی اور بے انصافی نہیں کی گئی، تمہارے اپنے ہی اعمال یعنی کفر و شرک اور عناد و تکذیب کی سزا ہے جن میں تم عمر بھر لگے رہے

ف ان المتقین۔ یہ بشارت اخروی ہے۔ شرک و تکذیب سے اور اللہ کی نافرمانی سے بچنے والے قیامت کے دن جنت کے باغوں میں اور انواع و اقسام نعمت میں مصروف عیش ہونگے فکھین۔ اللہ کی دی ہوئی عزت و کرامت اور انعامات پر وہاں بہت خوش و خرم ہوں گے اور جہنم کے عذاب سے بھی محفوظ ہوں گے کلوا واشربوا الخ سے پہلے یقال لہم مقدر ہے۔ ان سے کہا جائیگا کہ جنت کے ماکولات و مشروبات میں سے جو چاہو کھاؤ اور پیو یہاں کی ہر چیز خوشگوار اور صحت افزا ہے۔ یہ تمہارے اعمال صالحہ کا انعام ہے۔ متکئین یہ کلوا کی ضمیر سے حال ہے حال من الضمیر فی کلوا واشربوا (مدارک ج ۴ ص ۱۸۳) قطار در قطار تختوں پر عزت و اکرام اور راحت و آرام

سَيْرًا ⑩ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ⑪ الَّذِيْنَ هُمْ
فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ⑫ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ
دَعًّا ⑬ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ⑭
اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ⑮ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا
اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ⑯ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ⑰ فٰكِهِيْنَ
بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ⑱
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۤـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑲ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى
سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ⑳ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِۢئٍ بِمَا كَسَبَ

تکیہ لگائے ہوں گے۔ حور، حوراء کی جمع ہے یعنی ایسی آنکھوں والی جس کی سیاہ آنکھ کی سیاہی اور سفید آنکھ کی سفیدی بہت زیادہ ہو۔ عین، عیناء کی جمع ہے یعنی موٹی آنکھوں والی یعنی جنت میں ہم ایسی حسین و جمیل حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے۔ ماحصل یہ کہ جنت میں ان کو ہر قسم کی لذت و عیش حاصل ہوگی **ف** والذین امنوا۔ الآیۃ۔ ما التناھم ای ما نقصناھم (خازن) یعنی ہم کچھ کم نہیں کریں گے۔ جو مومنین اپنے ایمان و عمل کی وجہ سے جنت کے بہت اونچے درجات میں ہوں گے ہم ان کی اولاد جو ایمان و عمل میں انکا اتباع کرتی رہی، لیکن ان کے مرتبے کو نہ پہنچ سکی ہم ان

بھی جنت میں ان کے آباء و اجداد کے درجات میں ملا دیے جائیں گے۔ اور اسکی وجہ سے ان کے آباء و اجداد کے درجہ و رتبہ میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور نہ ان کے کسی عمل کا ثواب ہی کم کریں گے لیکن ہر ایک فرد مشرک اپنے اعمال مشرکانہ کی وجہ سے جہنم میں گرو ہوگا خواہ اس کے ماں باپ کتنے ہی نیک اور صالح ہوں۔ مشرک اولاد کو ماں باپ کی نیکی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ کل امرئ بما کسب رهين ... (خازن ج ۶ ص ۲۵۱) قال الجمهور و ابن عباس و ابن جبير وغيرهما ان المؤمنين الذين اتبعتهم ذريتهم في الايمان يكونون

رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾
يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ
عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ
فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ
السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ
الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَ
لَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ
الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾
أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُمْ بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾
أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ

ع

في مراتب آبائهم وان لم يكونوا مثلهم في التقوى والاعمال ... كرامة لآبائهم فبايمان متعلق بقوله واتبعتهم ذريتهم ... ذریت ایمان کے ساتھ متبع ہونے کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے ومن صلح من آبائهم وازواجهم وذریتهم (مومن ع ۱) ۔ واسددنهم اہل جنت کے لیے مزید نعمتوں کا ذکر ہے۔ مذکورہ نعمتوں کے علاوہ ہم ان کو ان کی مرضی اور خواہش کے میوہ جات اور مختلف انواع کا گوشت بھی مہیا کریں گے اور وہ اہل جنت شراب طہور کے ساغر ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔ وہ شراب ایسی پاکیزہ ہوگی جو لذت اور سرور سے بھرپور ہوگی اور اس کے پینے سے کوئی بیہودگی، کوئی لغویات اور کوئی گناہ کی چیز ظاہر نہیں ہوگی جیسا کہ دنیا کی شراب بیہودگی اور گناہ کا سرچشمہ ہے لا یسکرون بشربها ولا یجری بینهم ما فیه لغو ولا اثم کما یجری بین شربة الخمر في الدنيا (خازن ج ۶ ص ۲۵۱)

ویطوف۔ یعنی وہاں ان کی خدمت کے لیے نوجوان موجود ہوں گے جو حسن و جمال میں ایسے ہیں جیسے موتیوں کی طرح ہوں گے جنہیں چھپا کر رکھا گیا ہو اور انسانی ہاتھوں نے ان کو چھوا تک نہ ہو۔ واقبل بعضهم ۔ یہ اہل جنت کی باہم گفتگو ہے جس میں وہ اللہ کے انعام و اکرام کا اعتراف اور اس کے احسان کا شکر کریں گے۔ یتساءلون ۔ آپس میں گفتگو کریں گے اور دنیا کے بعض احوال کا ذکر کریں گے۔ وہ کہیں گے دنیا میں تو ہم بہت ہی خائف تھے اور ہمیں ڈر تھا کہ ہم بڑے گنہگار ہیں اللہ کے عذاب سے کس طرح بچیں گے۔ فمن اللہ الآیہ ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم گنہگاروں پر کتنا بڑا احسان فرمایا کہ محض اپنی رحمت سے ہمارے گناہ معاف فرما دیئے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ انا کنا من ۔ الآیۃ ۔ یہ ما قبل کی علت ہے اور بیان توحید ہے علی سبیل الترقی از شکوی سابقہ اور ثمرہ توحید۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ہمیں جہنم سے بچا لیا، اس لیے کہ ہم دنیا میں صرف حاجات و مصائب میں اسی کو پکارتے تھے اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یہ عذاب سے محفوظ رہنا توحید پر قائم رہنے ہی کا ثمرہ و نتیجہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی محسن و مہربان ہے فذکر ۔ الآیۃ ۔ یہ آنحضرت

موضح قرآن ... نیک لوگوں کی اولاد کو یہ وعدہ ہے کہ اگر ایمان رکھیں اور ان کی راہ پر چلیں تو ان کے درجے میں ہم پہنچا دیں نیکوں کا عمل ان کو نہیں بانٹ دیتے پر ان کی خوشی کو ان پر مہر کی اور ان کی راہ نہ چلیں تو بیچ کے اور ۱۲ ... یعنی دوزخ کی بھاپ سے بچا لیا۔ ۱۲ منہ

صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے۔ فرمایا آپ وعظ و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں اور مشرکین کے آپ کو کاہن اور مجنون کہنے سے افسردہ خاطر نہ ہوں۔ آپ اللہ کی مہربانی سے نہ کاہن ہیں نہ مجنون آپ پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اس لئے آپ اپنے فرض منصبی کو ادا فرماتے رہیں۔
ف ۱ ام یقولون۔ یہ شکوی ہے۔ ریب المنون حوادث زمانہ یا مراد موت (خازن، مدارک، معالم) یعنی کیا یہ کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے جب تک زندہ ہے اس کے اشعار کو رونق ہے اور ہم اس کی موت کے منتظر ہیں جونہی اس نے آنکھیں بند کیں یہ سارا کھیل ختم ہو جائیگا۔ قل تربصوا الخ۔ جواب شکوی ہے۔ آپ فرما دیجئے بالفرض تم بھی انتظار کرو میں بھی انتظار کرتا ہوں موت تو سب پر آئیگی لیکن تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ عزت کی موت کس کی ہو گی اور ذلت و رسوائی کی موت کس کے نصیب میں آئیگی چنانچہ ان معاندین نے میدان بدر میں دیکھ لیا کہ ذلت و رسوائی ان ہی کیلئے مقدر تھی (مظہری، خازن) ام تامرهم احلامهم الخ۔ مشرکین عقل و فہم کے مدعی تھے اور اپنے کو عقلاء (عقلمند) کہتے تھے۔ استفہام ہے یعنی سچ بتاؤ کیا ان کی عقلیں انہیں اس انکار و بطالت پر آمادہ کرتی ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کو کبھی کاہن و مجنون اور کبھی شاعر کہتے ہیں۔ نہیں بلکہ یہ لوگ سرکشی اور عناد میں حد سے گزر چکے ہیں اور یہ سب کچھ ان کے عناد و استکبار اور طغیان و عدوان کا نتیجہ ہے۔ ف ۲ ام یقولون تقوله یہ بھی شکوی ہے کہتے ہیں اس نے یہ قرآن اپنے پاس سے بنا لیا ہے۔ یہ بات نہیں بلکہ ضد و عناد کی وجہ سے ایمان نہیں لانا چاہتے اس لئے محض ضد و عناد کی ایسی باتیں کرتے ہیں۔ لکفرهم و عنادهم یرمونه بهذا الباطل من عند انفسهم بلا حجة (?) فی قولهم و انه لیس متقول لعجز العرب عنه (مدارک ج ۴ ص ۱۸۴) فلیاتوا بحدیث الخ۔ یہ جواب شکوی ہے۔ اگر وہ اس دعوے میں سچے ہیں کہ یہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے بنایا ہے۔ تو وہ بھی ایسا ہی کلام بنا کر لے آئیں۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل زبان ہونے کی وجہ سے ایسا کلام بنا سکتے ہیں تو یہ بھی اہل زبان ہیں۔ ایسا کلام بنا کر لے آئیں۔ لیکن یہ بات ان کی طاقت و قدرت سے باہر ہے۔ تو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور کسی بشر کا ساختہ نہیں۔

بِمِثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿34﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ
هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿35﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا
يُوْقِنُوْنَ ﴿36﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ
الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿37﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ
مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿38﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ
الْبَنُوْنَ ﴿39﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿40﴾
اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿41﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ
فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿42﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ
اللّٰهِ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿43﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا
مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿44﴾ فَذَرْهُمْ
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿45﴾ يَوْمَ لَا

ف ام خلقوا من غیر شیء الخ۔ مذکورہ زجرات میں مشرکین کو ان کے ضد و عناد پر متنبہ کیا گیا ہے۔ من غیر شیء ای من اجل لا شیء من العبادة و المجازاة (مظہری ج ۹ ص ۱۰۰) کیا انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں عبادت اور جزاء و سزا کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ انہیں بالکل ہی بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ اور اسی وجہ سے نیک کاموں میں انہیں کوئی رغبت نہیں، یا وہ خود ہی کو اپنا خالق سمجھتے ہیں اور اسی لئے اپنے خالق کا حق نہیں پہچانتے۔ ام خلقوا السموات الخ کیا زمین و آسمان کو خود انہوں نے پیدا کیا ہے اور اسی لئے خالق حقیقی کا منکر (?) ہیں۔

موضح قرآن ف چھوڑ دے ان کو یعنی باتیں بناویں اور کھیلیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ہر کی حمایت نہیں کرتے، بلکہ وہ یقین لانا ہی نہیں چاہتے ہیں۔ اس لئے دلائل قدرت میں غور و فکر ہی نہیں کرتے تاکہ بات کی سمجھ میں آ جائے، جو کہ ایمان کا باعث ہو، ان باتوں میں سے کوئی بات بھی نہیں مانتے۔

ام عندھم ... کیا وہ اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں، کہ اللہ کی رحمت، نبوت اور رزق وغیرہ ان کے ہاتھ میں ہے یا وہ خزانوں کے نگران اور تقسیم کنندگان ہیں کہ جسے چاہیں جو چیز چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔ کیا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اس لئے انکار کرتے ہیں کہ نبوت کی تقسیم ان کے ہاتھ میں ہے اور انہوں نے آپ کو نبوت نہیں دی؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ ام لھم سلم ... کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے منتظر ہیں اور انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ آپ کی وفات ان سے پہلے ہو گی، کیا انہوں نے آسمان میں سیڑھی لگا رکھی ہے اور وہ آسمان پر چڑھ کر فرشتوں کی باتیں اور ان پر اللہ کی طرف سے جو احکام نازل ہوتے ہیں وہاں سے سن لیتے ہیں اور انہیں اس طرح معلوم ہو چکا ہے کہ آپ کی وفات پہلے ہو گی؟ بہرحال اگر واقعی ایسا ہے تو ان میں سے جو وہاں سے سنکر آیا ہے وہ اس کا ثبوت پیش کرے۔

ام لہ البنات ... یہ ان کی جہالت و حماقت کا بیان ہے کہ بیٹیوں کو اپنے لئے تو پسند نہیں کرتے لیکن فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں اور ان کو خدا کی بارگاہ میں سفارشی سمجھ کر پوجتے ہیں۔ ام تسئلھم اجرا ... کیا ان کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ آپ تعلیم و تبلیغ اور وعظ و نصیحت پر ان سے تنخواہ یا کوئی معاوضہ مانگتے ہیں؟ اور انہیں اس تاوان کے بوجھ کے دب جانے کا اندیشہ ہے کہ اگر مان لیا تو تاوان دینا پڑے گا۔ بات اصل وہی ہے کہ عناد و عصیان کی وجہ سے نہیں مانتے۔

ام عندھم الغیب ... کیا وہ غیب جانتے ہیں اور انہوں نے آئندہ واقع ہونے والی غیب کی باتیں لوح محفوظ سے نقل کر لی ہیں کہ دعوے کرتے پھر رہے ہیں کہ اول تو قیامت آنے کی ہی نہیں اور اگر آ بھی گئی تو ہم عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ ام یریدون کیدا ... کیا وہ پیغمبر علیہ السلام کے خلاف کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں؟ یاد رکھیں کافروں کے منصوبے انہی پر الٹ دیئے جاتے ہیں اور پیغمبر کو ان سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا ان کا منصوبہ ناکام کر دیا گیا اور خود ان کو جنگ بدر میں قتل اور قید و بند کی سزا دی گئی۔

ام لھم الہ غیر اللہ ... کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور کارساز ہے؟ جو ان کو روزی دیتا ہے، ان کی مدد کرتا ہے اور اللہ کے عذاب سے ان کو بچاتا ہے؟ نہیں! نہیں!! اللہ شرک سے پاک ہے اور اس کے سوا کوئی کارساز نہیں، کوئی رازق، کوئی ناصر اور کوئی ان کے عذاب سے بچانے والا نہیں۔ وان یروا ... ان کے عناد و سختی کا یہ عالم ہے کہ اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا بطور عذاب گرا دیں تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے اور اسے دیکھ کر کہیں گے یہ تو بادل آ رہا ہے، وہ ابھی ہم پر بارش برسانے کا، بادل ہے۔ وہ اس کے نیچے دب کر ہلاک ہو جائیں گے لیکن ایمان نہیں لائیں گے یعنی لو عذبناھم باسقاط بعض من السماء علیھم لم ینتھوا عن کفرھم ... (تفسیر ... ج ۴ ص ۲۱۱)۔

فذرھم حتی یلاقوا ... یوم سے نفخۂ اولیٰ کا دن مراد ہے جس میں سب پر بیہوشی طاری ہو جائے گی، دنیوی زندگی ... آپ انہیں نظر انداز فرمائیں اور اس دن کا انتظار فرمائیں، جب دہشت و خوف سے ان پر حقیقت ظاہر ہو گی اس دن ان پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی لیکن اب اس سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس دن عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے ان کا کوئی حیلہ کارگر نہ ہو سکے گا اور نہ ان کو اپنے خود ساختہ معبودوں، گمراہ کرنے والے پیشواؤں اور دیگر سرداروں کی طرف سے کچھ مدد مل سکے گی اور وہ کسی بھی طرح سے خدا کے عذاب سے نہ بچ سکیں گے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٩﴾

سُورَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ﴿٥﴾ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ

لا انتبالهم فانك بمرأى منا و تحت كلأتنا و الله يعصمك من الناس (ابن كثير ج ۴ ص ۲۴۷) بحمد ربك حين تقوم یعنی جب دن کو تم اٹھو ہر وقت اللہ کی تسبیح و تحمید کرو۔ اور شرک سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کرو۔

ومن الليل اور پھر رات میں بھی۔ و ادبار النجوم اور اس کے بعد آنے والے دن تک بھی ہر وقت اللہ کی یاد اور اس کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہو۔ وہی آپ کا ناصر و حامی ہے دشمن آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ وہ خود عنقریب ہی اللہ کی گرفت میں آنے والے ہیں۔ ادبار النجوم سے دوسرا دن مراد ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ وهو الذي يتوفاكم بالليل ويعلم ما جرحتم بالنهار ثم يبعثكم فيه (انعام ع ۷) یہاں فیہ سے دوسرا دن مراد ہے۔

سورۃ والطور میں

آیات توحید

۱۔ ام لهم اله غير الله (ع ۲) نفی شرک ہر قسم۔

۲۔ و سبح بحمد ربك حين تقوم و من الليل فسبحه و ادبار النجوم ○

سورۃ النجم

ربط سورۂ طور میں مذکور ہوا کہ جنت و دوزخ برحق ہے اور قیامت کے دن کوئی کسی سے عذاب کو دفع نہیں کر سکے گا۔ اب سورۂ نجم میں فرمایا کہ خدا کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب نہیں جو کسی کو عذاب الٰہی سے محفوظ رکھ سکے لات و منات اور عزیٰ اور دوسرے فرشتے اور دیوتا جن کو پکارتے ہو وہ کچھ نہیں۔

خلاصہ یہ سورت پہلی سورت ہے جو اس پر متفرع ہے اور اس کا مقصود بالذات مضمون شفاعت قہریہ کی نفی ہے جیسا کہ ترغیب دعوٰی اولیٰ رسالت، منات اور عزیٰ کی کرامت نہ پکارو۔ دعوٰی ثانیہ فرشتوں کو شفیع غالب مت سمجھو۔ اعادہ ہر دو دعوٰی بطریق لف و نشر مرتب۔ آخر میں نقلی تائید۔ دو دلیل نقلی از انبیاء علیہم السلام۔ آخر میں دعوٰی رسالت کا اعادہ۔

تفصیل

والنجم اذا ھوی ۔۔۔ تا ۔۔۔ لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ ۔ یہ تمہید ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا بیان ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں آپ جو کچھ کہتے ہیں اللہ کی طرف سے وحی کی بنا پر کہتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام لیکر آتا ہے وہ فرشتہ ان کو دیکھا اور دوسری بار اس کو اصل صورت میں بھی دیکھ چکے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ پر اللہ کی وحی نازل ہوتی ہے لہٰذا اس کو مانو۔

افرءیتم اللات والعزیٰ ۔ ومنوۃ الثالثۃ الاخریٰ ۔ یہ سورت کا پہلا دعویٰ ہے کہ ان معبودان باطلہ کو حاجات میں مت پکارو۔ الکم الذکر ولہ الانثیٰ ۔۔۔ تا ۔۔۔ ضیزیٰ ۔ یہ دوسرا دعویٰ ہے کہ فرشتوں کو شفیع غالب مت سمجھو اور ان کو حاجات میں نہ پکارو۔ ان ھی الا اسماء ۔۔۔ تا ۔۔۔ والاولیٰ ۔ یہ پہلے دعوے کا اعادہ ہے بطریق لف و نشر مرتب۔ مشرکین نے اپنے خود ساختہ معبودوں کے یہ القاب خود وضع کئے ہیں کہ وہ حاجت روا اور کارساز اور نافع و ضار ہیں حالانکہ وہ حقیقت میں ان صفات سے عاری ہیں۔ مشرکین کے کہنے سے وہ حاجت روا اور کارساز نہیں بن سکتے۔ وکم من ملک ۔۔۔ تا ۔۔۔ من الحق شیئا ۔ یہ دوسرے دعوے کا اعادہ ہے یعنی فرشتے شفیع غالب نہیں ہیں۔ وہ خدا کے حکم کے بغیر دوں بھی نہیں کر سکتے۔ یہ مشرکین کا محض زعم باطل ہے کہ فرشتے شفیع قاہر ہیں۔

فاعرض عن من تولی ۔۔۔ تا ۔۔۔ اعلم بمن اھتدیٰ ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی اور مشرکین پر زجر ہے اور ان کی بات کا علم۔ ذلک ۔ جملہ معترضہ ہے بیان وسعت علم الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ وللہ ما فی السموات وما فی الارض ۔ جملہ معترضہ ہے بیان توحید لیجزی الذین اساءوا بما عملوا ۔ تخویف اخروی ہے۔ ویجزی الذین احسنوا ۔۔۔ تا ۔۔۔ واسع المغفرۃ ۔ بشارت اخرویہ۔ افرءیت الذی تولی ۔۔۔ تا ۔۔۔ فھو یری ۔ یہ زجر ہے کیا یہ مشرکین غیب سے جانتے ہیں کہ فرشتے ان کی شفاعت کریں گے

ام لم ینبا بما فی صحف موسیٰ ۔ یہ دلیل نقلی ہے صحف موسیٰ و ابراہیم علیہما السلام سے۔ الا تزر وازرۃ ۔۔۔ تا ۔۔۔ کے بہت تفاصیل دی ہوئی ہیں۔ ھذا نذیر من النذر الاولیٰ ۔ ازفت الازفۃ ۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ افمن ھذا الحدیث ۔۔۔ تا ۔۔۔ سامدون ۔ یہ زجر ہے۔ فاسجدوا للہ واعبدوا ۔ یہ سورت کا خلاصہ ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو اور لات و منات اور عزیٰ کو نہ پکارو اور نہ فرشتوں کو شفیع غالب سمجھو۔

۲ والنجم ۔۔۔ تا ۔۔۔ الکبریٰ ۔ یہ تمہید ہے جس میں اثبات صداقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل جواب قسم ہے۔ ضلال یعنی ناواقفیت اور غوایۃ یعنی جان بوجھ کر غلط راہ اختیار کرنا۔ الضلال ضد الھدایۃ والغی ضد الرشد یعنی ھو مھتد راشد (روح)۔ قسم ہے ستارے کی جب وہ نیچے گرتا ہے یعنی غروب ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم غلط راہ پر نہیں ہیں بلکہ راہ راست پر قائم ہیں۔ یعنی ستارے کا نیچے آنا شاہد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمان سے فرشتہ اترتا اور وحی لاتا ہے اور آپ جو فرماتے ہیں وہ وحی ہے خود اپنی طرف سے نہیں کہتے۔

۳ وما ینطق عن الھوی ۔ اللہ کی طرف سے آپ جو قرآن پیش کرتے ہیں وہ اپنی رائے اور خواہش سے بنا کر نہیں لاتے بلکہ اللہ کی طرف سے آپ پر اس کی وحی ہوتی ہے۔ ای ما یصدر نطقہ فیما اتاکم بہ من جھتہ سبحانہ عن الھوی (روح)۔ ان ھو الا وحی یوحی ۔ ھو سے مراد قرآن ہے یعنی یہ قرآن اللہ کی طرف سے آپ کے پاس بھیجی جاتی ہے۔

[illegible]

أَوْ أَدْنَىٰ ﴿٩﴾ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ
[illegible]
الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ﴿١١﴾ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ
[illegible]
رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ﴿١٣﴾ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ ﴿١٤﴾ عِندَهَا
[illegible]
جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ﴿١٥﴾ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ
[illegible]
الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ﴿١٨﴾
[illegible]
أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ﴿١٩﴾ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٢٠﴾
[illegible]
أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ﴿٢١﴾ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿٢٢﴾
[illegible]
إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ
[illegible]
اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا
[illegible]
تَهْوَى الْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿٢٣﴾
[illegible]
أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ وَ
[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

تشریح الرحمٰن [illegible]

آگے بڑھے اور آپ کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ دو کمانوں کی مقدار بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے اور آپ کو بیٹھے سے اٹھا دیا جب آپ ہوش میں آئے تو فرمایا اے جبریل! میرے تو خیال میں بھی نہیں تھا کہ اللہ کی کوئی مخلوق ایسی شکل و صورت پر بھی ہے۔ جبریل نے کہا کہ [illegible] وکنت [illegible] جبریل علیہ السلام [illegible] اليه [illegible] حتى تبدى له جبريل و رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] في صورته التي خلقه الله عليها [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو ان کی زندگی میں دو بار ان کی اصل صورت میں دیکھا ہے ایک بار زمین پر [illegible] اور دوسری بار آسمان پر جس کا ذکر آگے ولقد رآه نزلة اخرى میں آ رہا ہے آپ کے علاوہ کسی پیغمبر نے جبریل علیہ السلام کو اصل صورت میں نہیں دیکھا۔ قيل ما رآه احد من الانبياء في صورته غير محمد عليه الصلوة والسلام مرتين مرة في السماء ومرة في الارض (بیضاوی)

ف ۵ فاوحى۔ اوحی کا فاعل جبریل علیہ السلام ہے۔ عبدہ کی ضمیر ذات باری تعالیٰ سے کنایہ ہے [illegible] جبریل علیہ السلام [illegible] الی عبد الله [illegible] جبریل نے اللہ کے عظیم الشان اور جلیل القدر بندے کو وحی پہنچائی۔ وحی کا ابہام تعظیم و تفخیم کے لئے ہے (روح، قرطبی) ما كذب الفؤاد ما رأى۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے جس پیکر کا مشاہدہ کیا آپ کے دل نے اسے پہچان لیا کہ جبریل ہی ہے آپ کے دل نے یہ نہیں کہا کہ میں نے اس کو پہچانا نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ آپ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں پورے یقین اور وثوق سے دیکھا ہے اور اس بارے میں آپ کے دل میں کوئی شک و شبہ داخل نہیں ہوا۔ [illegible] (مدارک) افتمارونه۔ اس میں خطاب مشرکین سے ہے [illegible] کیا تم [illegible] خیال ہے [illegible] نے کچھ نہیں دیکھا [illegible] (روح) یعنی جس پیکر کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے ہیں کیا اس چیز کے بارے میں تم ان سے جھگڑتے اور بحث کرتے ہو؟ [illegible] ایک [illegible] جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا تھا۔

ف ۶ ولقد رآه نزلة اخرى۔ یہ جبریل علیہ السلام کو دوسری بار اصل صورت میں دیکھنے کا ذکر ہے یہ واقعہ شب معراج میں پیش آیا عند سدرة المنتهى [illegible] سدرة المنتهى [illegible] ایک درخت ہے جس کا پھل بڑے بڑے مٹکوں کے برابر ہے۔ اسی کے قریب جبریل علیہ السلام کا مقام ہے [illegible] اس پر [illegible] فرشتے [illegible] چھپ گیا تھا۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل [illegible] اصل صورت میں [illegible] آسمان پر سدرة المنتهى کے پاس [illegible] اصل صورت میں دیکھا [illegible] اس وقت سدرة المنتهى [illegible] تجلی الٰہی [illegible] فرشتوں کا اس قدر ہجوم تھا [illegible] آپ نے جبریل کو صاف صاف دیکھا [illegible] آپ کی نگاہ [illegible] آپ نے جبریل کو پورے یقین و وثوق سے دیکھا۔ قال ابن عباس [illegible]

ف ۷ لقد رأى۔ [illegible] آیات [illegible] عظیم الشان [illegible] آپ [illegible] اللہ [illegible] جبریل [illegible] اور اللہ کی وحی [illegible]

ف ۸ [illegible] یہ [illegible] بتوں [illegible] لات [illegible] عزیٰ [illegible] مناة [illegible] [illegible]

اسکی عبادت اور پکار کے لئے آتے تو وہ شیطان ان سے باتیں بھی کرتی تھی۔ وكانت العزى شيطانة تأتي ثلاث سمرات ببطن نخلة ... عن ابن عباس كانت العزى شيطانة تأتي ثلاث سمرات ببطن نخلة (قرطبی ج ۱۷ ص ۹۹)

فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ ان کیکروں اور درختوں کو کاٹ ڈالیں چنانچہ جب وہ درختوں کو کاٹ کر آ رہے تھے تو ان سے ایک ننگی عورت برآمد ہوئی جس کے بال پراگندہ تھے اور وہ واویلا کرنے لگی حضرت خالد بن ولید نے اسے قتل کر دیا (قرطبی) منات ایک بت تھا جس کا استھان مکہ اور مدینہ کے درمیان قدید میں تھا۔ مشرکین اس کی تعظیم کرتے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے قربانیاں دیتے اور اس کی برکت سے بارش طلب کرتے تھے۔ ... بنوء ... (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۰۱)
ایک قراءت میں منآءۃ ہے ... (معالم ج ۴ ص ۲۴۸)

أفرأيتم یعنی اخبرونی مجھے بتاؤ تو سہی یہ لات، عزیٰ اور منات جن کو تم پکارتے ہو کیا وہ تمہارے نفع نقصان کا اختیار رکھتے ہیں، کیا وہ قادر و متصرف ہیں؟ اگر تم کہتے ہو ... اور پکار میں خدا کا شریک بنا رکھا ہے۔ افرأیتم ... ھل لھا من القدرة ... (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۰۲)

أخبروني عن هذه ... من القدرة والعظمة التي وصف بها رب العزة ... الآلهة والأصنام التي تعبدونها ... (روح ج ۲۷ ص ۵۴) استفہام انکاری ہے یعنی وہ نہ قادر و متصرف ہیں نہ نفع و نقصان کے مالک، اس لئے مصائب و حاجات میں ان کو مت پکارو۔

۵۱ الکم الذکر یہ سرمت کے دوسرے حصہ کا بیان ہے یعنی اللہ کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب نہیں۔ مشرکین اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہیں مگر ساتھ ہی فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں فرشتے اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب ہیں جس طرح ایک باپ کو بیٹیاں محبوب ہوتی ہیں اس لئے فرشتوں کی سفارش ہر گز رد نہیں کی جا سکتی۔ یہ تقسیم تو سراسر بے انصافی پر مبنی ہے ... جس چیز کو خود ناپسند کرتے ہیں اس کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہیں ... یہ کہنا غلط ہے ... فرشتے خدا کی بیٹیاں اور اس کی بارگاہ میں شفیع قاہر ہیں۔

۵۲ ان ھی ... یعنی تمہارے ... یہ معبود باطل ہیں، وہ محض نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی خواہشات کے مطابق تجویز کر رکھے ہیں ... حقیقت میں وہ ان صفات سے عاری ہیں ... معبود کہلانے ... شفیع و حاجت روا ... سے موسوم کرنا ... کیونکہ ان خود ساختہ معبودوں کے معبود ہونے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری ... (مظہری ج ۹ ص ۱۱۱)

۵۳ ان یتبعون الا الظن ... یہ اس طرف اشارہ ہے کہ ... ان کے پاس کوئی دلیل نہیں وہ محض ظن و تخمین سے کام لیتے ہیں اور باپ دادا کی اندھی تقلید اور خواہشات نفس کی پیروی میں یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ ولقد جاءھم ... حالانکہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے ہدایت آ چکی ہے۔ اللہ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی کتاب ... ہدایت کی روشنی ... اس سے روشنی حاصل کرنے کی بجائے اپنی خواہشات کے پیچھے دوڑتے ہیں۔

۵۴ ام للانسان ما تمنی ... ام منقطعہ ہے اور استفہام انکار کے لئے ہے ... یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان جس چیز کی تمنا اور آرزو کرے وہ اسے مل جائے یا اس کی تمنا کے مطابق ہو جائے ... ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مشرکین اپنی خواہشات سے لات، منات اور عزیٰ وغیرہ کو معبود اور حاجت روا اور سفارشی بنا لیں ... اس سے وہ سب کچھ ہو جائے ... یہ معبود ... کی بارگاہ میں ان کی سفارش کریں ... نہیں ... الاحسان والشهوات ... فلله الآخرة والأولى ... (روح ج ۲۷ ص ۵۵)

۵۵ فلله الآخرة والاولیٰ ... دنیا اور آخرت کے تمام امور و معاملات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں اور اسی کے اختیار میں ہیں ... اس کے فیصلے کے خلاف ... ان کے خود ساختہ معبود خدا کی بارگاہ میں ان کی سفارش کریں گے۔

[illegible]

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا

[illegible]

مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْضٰى ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

[illegible]

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰۗىِٕكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝

[illegible]

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ

[illegible]

الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۝ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ

[illegible]

تَوَلّٰى ۥ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ

[illegible]

مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

[illegible]

سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

[illegible]

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ

[illegible]

يَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ

[illegible]

كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور واقفیت رکھنے ہے اور وہ اعلم بمن ضل کے ساتھ لوجزی الذین احسنوا، اعلم بمن اھتدی کے ساتھ متعلق ہے بطریق لف ونشر مرتب۔ اللہ تعالیٰ گمراہوں کو اور ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ گمراہوں اور برے لوگوں کو ان کے اعمال کی سزا دے گا اور نیک لوگوں کو ان کے اچھے کاموں کی عمدہ جزا دے گا۔ الذین یجتنبون ۔ ف: یہ الذین احسنوا سے بدل ہے یا اس کی صفت ہے یعنی محسنین وہ لوگ ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے کلی اجتناب کرتے ہیں لیکن صغائر اور معمولی لغزشیں ان سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش و رحمت اس قدر وسیع ہے کہ وہ کبیرہ سے بچنے والوں کے صغیرہ گناہوں کو محض اپنی مہربانی سے معاف فرما دیتا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ شرک سے بچنے والوں کے لیے چاہے تو کبائر بھی معاف فرمائے۔ ھو اعلم بکم ۔ ف: اللہ تعالیٰ تم سب کو اس وقت سے جانتا ہے جب اس نے تمہارے جد اعلیٰ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تم اپنی ماؤں کے رحموں میں بصورت جنین ہوگئے جو اس وقت بھی وہ تم کو جانتا ہے یعنی وہ تمہاری ساری حقیقت سے باخبر ہے اور تمہاری کوئی چیز اور تمہارا کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں اس لئے تم خود اپنی بزرگی اور تقویٰ و طہارت کے دعوے نہ کرو، جو لوگ واقعی متقی ہیں اور اپنے اللہ کے احکام کی پابندی کر کے اپنے ظاہر و باطن کو رذائل و خباثت سے پاک کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو خوب جانتا ہے اسے کسی کے بتانے کی ضرورت نہیں۔ ۳۳ افرأیت ــــ تا ــــ سعی یہ معاندین کے لئے زجر ہے۔ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی شروع میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتا اور وعظ و نصیحت سنتا تھا اور اسلام سے متاثر ہو چلا تھا قرآن کی تعریف بھی کرتا تھا۔ بعض مشرکین نے اسکو ملامت کی اور اسلام میں رغبت کا طعنہ دیا اور کہا اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر انہیں گمراہ قرار دیتا ہے اس نے جواب دیا میں تو اللہ کے عذاب سے ڈرتا ہوں اس پر اس مشرک نے کہا عذاب سے تمہیں بچانے کی ذمہ داری لیتا ہوں، چنانچہ وہ پھر گیا اور زبان سے جو حق بات کہتا تھا اس سے رک گیا۔ کان الولید ... (واعطی قلیلا) ای من الخیر بلسانہ (واکدی) ای قطع ذلک وامسک عنہ (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۱۱)۔ اعندہ ۔ ف: کیا وہ غیب جانتا ہے اور پردہ غیب کے اندر دیکھ رہا ہے اور اسے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ کسی کی سفارش اور حمایت سے اللہ کے عذاب سے بچ جائیگا؟ استفہام انکاری ہے یعنی وہ غیب نہیں جانتا اور فرشتوں کی شفاعت سے یا کسی کی ضمانت حمایت کی بنا پر عذاب الٰہی سے نہیں بچ سکتا۔ ۳۶ ام لم ینبأ ــــ تا ــــ ما سعی یہ دلیل نقلی ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں سے ان لا تزر وازرۃ سے لیکر اخیر تک دونوں صحیفوں کا خلاصہ بیان ہے۔ ف: ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ کے صحیفوں میں ... ابراہیم علیہ السلام کے صحف ... ابراہیم جس نے اللہ کے احکام کو پورا کیا ان تمام ...

الْمَغْفِرَةِ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ
أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ
أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ﴿٣٢﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ﴿٣٣﴾ وَأَعْطَىٰ
قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ ﴿٣٤﴾ أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ﴿٣٥﴾ أَمْ
لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ﴿٣٧﴾
أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ
إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزَاهُ
الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ﴿٤١﴾ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ﴿٤٢﴾ وَأَنَّهُ
هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَأَنَّهُ
خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٤٥﴾ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا
تُمْنَىٰ ﴿٤٦﴾ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٧﴾ وَأَنَّهُ هُوَ

موضح قرآن ف یعنی تھوڑا سا ایمان لانے لگا اس کا دل سخت ہوگیا ف یعنی اللہ کا حق ادا کیا

جہود و صالیہ سے عبارت ہوئے جو اللہ نے ان سے لئے تھے ۔ ان لا تزر ... ان صحیفوں کا مضمون یہ ہے کہ کوئی نفس کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہ اٹھائیگا جس طرح ہر شخص ان کو اپنی کی ہوئی نیکیوں کا ثواب ملیگا اور دوسرے شخص کی نیکیاں اس کے اعمالنامے میں درج نہیں ہوں گی قیامت کے دن ہر آدمی کی سعی و کوشش کا نتیجہ سامنے ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اپنے ہی اعمال کے مطابق پوری پوری جزا و سزا دی جائے گی ۔ اور قیامت کے دن سب کا منتہا خدا کی ذات ہوگی اور سب اس کے سامنے حاضر ہوں گے ۔ اس آیت سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ایک انسان کی دعا بھی دوسرے کے حق میں فائدہ مند نہیں ہو سکتی حالانکہ

أَعْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿۴۸﴾ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ﴿۴۹﴾ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ

[illegible]

عَادًا الْأُولَىٰ ﴿۵۰﴾ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن

[illegible]

قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ

[illegible]

أَهْوَىٰ ﴿۵۳﴾ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ﴿۵۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿۵۵﴾

[illegible]

هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ﴿۵۶﴾ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿۵۷﴾

[illegible]

لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ

[illegible]

تَعْجَبُونَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿۶۰﴾ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ﴿۶۱﴾

[illegible]

فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۩ ﴿۶۲﴾

[illegible]

سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَإِن يَرَوْا آيَةً

[illegible]

قرآن اور حدیث سے دوسروں کے لئے دعا کرنے کی ترغیب ثابت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم پہلی امتوں میں تھا اب امت محمدیہ کے حق میں منسوخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد الحقنا بهم ذريتهم (الآية) (الطور ع ۱) یعنی باپ دادا کی نیکی سے ان کی اولاد کو ان کے درجات عطا ہوں گے قال ابن عباس رض هذا منسوخ الحكم في هذه الشريعة بقوله الحقنا بهم ذريتهم ... قال عكرمة كان ذلك لقوم ابراهيم وموسى فاما هذه الامة فلهم ما سعوا وما سعى لهم غيرهم (معالم التنزيل ج ۴ ص ۲۰) اور اگر سعی سے مراد ایمان ہو جیسا کہ سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے تو اس صورت میں منسوخ ماننے کی ضرورت نہیں۔ یعنی کسی انسان کو اس کے ایمان کے بغیر کسی چیز کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ ایمان کے بعد کسی کی دعا صدقہ یا کوئی نیک عمل۔ تحقیق یہ ہے کہ ایک شخص کے دعا و استغفار کے دوسرے مومن کے حق میں کوئی نزاع و اختلاف نہیں یہ سب کے نزدیک جائز اور مفید ہے اور قرآن سے ثابت ہے (۱) وصل عليهم ان صلوتك سكن لهم (۲) ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان (حشر ع ۲) اختلاف اس میں ہے کہ ایک شخص کے عمل کا ثواب دوسرے شخص کو ملتا ہے یا نہیں، چنانچہ معتزلہ اور شوافع اس کے قائل نہیں، علامہ ابن قیم رح نے اس حدیث کا جواب دیتے ہوئے جس میں دوسرے شخص کی طرف سے غلام آزاد کرنے کا ذکر ہے لکھا ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے شخص کی طرف سے غلام آزاد کرکے اس کیلئے دعا کی جائے۔ البتہ عبادت مالیہ کا ثواب احناف، شوافع وغیرہ سب کے نزدیک دوسرے کو بخشنا جائز ہے۔ باقی رہا تلاوت قرآن کا ثواب تو حنفیہ کے نزدیک اسکا ہبہ جائز ہے لیکن شافعیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں اس پر متعدد حدیثیں پیش کی ہیں۔ باقی رہا یہ شبہ کہ مال میت کا ثواب کسی میت کو ہبہ کرنا ... وجعلوا لله مما ذرأ من الحرث والانعام

موضح قرآن ف ۱ شعری ایک تارا ہے بہت بڑا۔ اکثر بعض عرب پوجتے تھے۔ ف ۲ یعنی پتھروں کا مینہ ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمن ف ۱ یعنی غمگین باشید ۱۲ ف ۲ اشارت است بآنکہ قریش از حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم معجزہ طلب کردند خدا تعالیٰ ماه را دو قطعه ساخت یک پاره بر کوه ابو قبیس و دیگر بر کوه قیقعان ۱۲

[illegible]

سورۃ النجم میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

[illegible]

سورۃ القمر

[illegible]

تفصیل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ف٥ [illegible] جس طرح چاند دو ٹکڑے ہو گیا [illegible]

[illegible] انشق القمر [illegible]

يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا

[illegible]

أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ

[illegible]

الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ۖ فَمَا تُغْنِ

[illegible]

النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ

[illegible]

نُّكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ

[illegible]

كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ

[illegible]

الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ

[illegible]

فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا

[illegible]

رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ

[illegible]

بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ

[illegible]

عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾

[illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

کی خبر ہے مستقل من ما او حل [illegible] (جامع ...) یعنی ان معاندین کے پاس قرآن میں گزشتہ سرکش قوموں کے عبرتناک انجام کے اتنے واقعات آ چکے ہیں کہ ان میں کافی سامان عبرت ہے اور جو شخص اخلاص سے ان پر غور کرے [illegible] باز آ سکتا ہے اس کے لئے ان واقعات میں دلچسپی کا کافی مواد موجود ہے اور یہ سراپا حکمت و دانش ہے اور اس کی ہر بات حکمت بھری [illegible] یعنی القرآن حکمۃ تامۃ قد بلغت الغایۃ فی الرحمۃ [illegible] یعنی [illegible] لوگ [illegible] دیکھے اور قرآن [illegible] گزشتہ سرکش [illegible] عبرتناک انجام [illegible] ایمان نہیں لاتے [illegible] نہیں ہوگا۔ فتول عنھم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے یعنی آپ نے تبلیغ و تذکیر کا حق ادا کر دیا ہے اور [illegible] قائم [illegible] اب مزید وعظ و نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا [illegible] آپ ان سے [illegible] یعنی الی شئ تنکر النفوس [illegible] (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۲۶۲) فتول عنھم [illegible]

[illegible] (مدارک ج ۴ ص ۱۹۳) [illegible] الذی یدعو الداع [illegible] ایک دہشتناک چیز جس سے پہلے کبھی واسطہ نہ پڑا ہو قیامت کا ہول اور خوف [illegible] حضرت اسرافیل علیہ السلام [illegible] حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے اور سب لوگ میدان حشر میں قیامت کے ہولناک اور دہشت انگیز منظر کی وجہ سے [illegible] اپنی قبروں سے نکل [illegible] جس طرح زمین پر ٹڈی دل [illegible] اور بلانے والے کی طرف دوڑ رہے ہوں گے [illegible] کافر پکار اٹھیں گے کہ آج کا دن بہت ہی دشوار اور کٹھن ہے [illegible] قیامت کا دن [illegible] [illegible] منظر قیامت کی ہولناکی سے [illegible]

الی [illegible] (تفسیر [illegible] ج ۴ ص [illegible]) [illegible] پہلا نمونہ ہے گزشتہ سرکش قوموں کا حال [illegible] مقصود ہے [illegible] اپنے [illegible] کو جھٹلایا [illegible] جرم کی پاداش میں تباہ و برباد کر دیے گئے [illegible] سب سے پہلے قوم نوح [illegible] کی تکذیب کر چکے ہیں [illegible] دیوانہ بنا [illegible] جس [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] قوم عاد کے طاغیوں نے حضرت ہود علیہ السلام سے کہا تھا ان نقول الا اعتراک بعض الھتنا بسوء (ہود ع ۵) قال محمد [illegible] جنونا [illegible]

[illegible] حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم سے مایوس ہو گئے تو اللہ سے دعا کی [illegible] اب یہ ایمان نہیں لائیں گے [illegible] ففتحنا ابواب السماء [illegible] آسمان کے [illegible] کنایہ ہے اور زمین سے پانی کے چشمے جاری کر دیے۔ فالتقی الماء [illegible] پانی [illegible] جو اللہ نے مقدر فرمایا تھا [illegible] [illegible] (تفسیر [illegible] ج ۴ ص [illegible])

[illegible] کشتی [illegible] تختوں اور میخوں [illegible] کشتی [illegible] کی گئی تھی۔ باعیننا ہماری آنکھوں کے سامنے یعنی ہماری حفاظت اور نگرانی میں [illegible] حضرت نوح علیہ السلام [illegible] ایمان والوں کو ہم نے کشتی میں سوار کر دیا جو ہماری حفاظت [illegible] [illegible] علیہ السلام [illegible] [illegible] (تفسیر [illegible] ج ۴ ص ۱۰۳)

ف۱۵ ولقد ترکنھا۔ ہم نے اس قصے کو عبرت و نصیحت کی ایک دلیل اور نشانی بنا دیا ، کیا ہے کوئی اس سے عبرت حاصل کرنے والا ؟ مدکر بمعنی متذکر اور ادکار اسم تعظیم و تعجب کیلئے یعنی میرا ڈرانا اور میرا عذاب کس قدر ہولناک اور عبرت آموز ہے۔ ولقد یسرنا القرآن۔ الآیۃ۔ چاروں قصوں کے بعد یہ مذکور ہے گویا ہر قصے کے بعد ولقد جاءھم من الانباء۔ الآیۃ کا مضمون یاد دلایا اور متنبہ فرمایا کہ ہر قصہ اپنی جگہ عبرت آموزی میں کافی اور مستقل ہے۔ ہم نے قرآن کو ان کی زبان میں نازل کر کے ، اس میں دلائل ، اخبار امم ماضیہ اور وعد و وعید ذکر کر کے پند و نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے ، کیا ہے کوئی جو اس سے نصیحت حاصل کرے اور اس کے انوار و برکات سے اپنا سینہ روشن کرے۔ ف۱۶ کذبت عاد۔ یہ تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ ہے۔ قوم عاد کا انجام بھی نہایت عبرتناک ہے۔ ہم نے کس طرح پیغمبر بھیج کر ان کو ڈرایا اور تکذیب و انکار پر پھر کس قدر ہولناک عذاب سے ان کو ہلاک کیا ، صرصر نہایت تند و تیز طوفانی ہوا۔ یوم نحس مستمر۔ وہ دن اس قوم کے لئے دائمی بدبختی کا دن تھا کیونکہ اس دن سے لیکر قیامت تک عالم برزخ کے عذاب میں رہیں گے اور اس کے بعد عذاب جہنم میں ہمیشہ کیلئے داخل ہوں گے۔ مستمر ، یوم کی صفت ہے یا نحس کی۔ نخل اسم جنس ہے اسلئے مذکر و مونث دونوں طرح مستعمل ہے باعتبار لفظ مذکر ہے جیسا کہ یہاں ہے نخل منقعر اور باعتبار معنی مونث ہے جیسا کہ سورۃ الحاقۃ میں ہے کانھم اعجاز نخل خاویۃ۔ منقعر۔ اکھڑا ہوا۔ ہم نے قوم عاد پر نہایت ہی تند و تیز طوفانی ہوا کو مسلط کیا اور وہ دن ان کی دائمی بدبختی کا دن ثابت ہوا ، ہوا کا طوفان ایسا تیز اور زوردار تھا کہ انسانوں کو زمین سے اٹھا اٹھا کر پھینک رہا تھا اور وہ کھجور کے اکھڑے ہوئے تنوں کی طرح ہوا میں اڑ اڑ کر گر رہے تھے۔ فکیف کان عذابی ۔۔۔ تا ۔۔۔ فھل من مدکر۔ ہمارا عذاب کیسا ہولناک تھا ، اس طرح ہم قرآن میں گذشتہ قوموں کے احوال بیان کرتے ہیں تاکہ کوئی ان سے عبرت حاصل کرے قرآن سے پند و نصیحت لینا آسان ہے لیکن کوئی سیکھنے والا تو ہو۔ ف۱۷ کذبت ثمود۔ یہ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ ہے۔ النذر ، منذر کی جمع ہے تمام انبیاء علیہم السلام کا چونکہ پیغام ایک ہی ہے اس لئے ایک پیغمبر کی تکذیب گویا سب کی تکذیب ہے۔ وان تکذیب احدھم وھو صالح علیہ السلام ھنا تکذیب للکل لاتفاقھم علی اصول الشرائع (روح ج ۲۷ ص ۸۸) بشرا الاانسب محذوف علی شریطۃ التفسیر ہے (مدارک و روح) سُعُر جنون اور دیوانگی (قرطبی) قوم ثمود کے سرکش اور مغرور سرداروں نے

تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا
چلتی تھی ہماری آنکھوں کے سامنے بدلہ لینے کو اس کا جس کی قدر نہ جانی تھی اور اس کو ہم نے رہنے دیا
آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾
نشانی کے لئے پھر کوئی ہے سوچنے والا پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ
اور ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا جھٹلایا
عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
عاد نے پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا کھڑکھڑانا ہم نے بھیجی ان پر
رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ
ہوا تند ایک نحوست کے دن جو چھٹنے والی نہ تھی اکھاڑ مارا لوگوں کو
كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَ
گویا وہ جڑیں ہیں کھجور کی اکھڑی پڑی پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور
نُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾
میرا کھڑکھڑانا اور ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا
كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا
جھٹلایا ثمود نے ڈرانے والوں کو پھر کہنے لگے کیا ایک آدمی ہم میں کا اکیلا
نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ
ہم اس کے کہے پر چلیں گے تو تو ہم غلطی میں پڑے اور سودا میں کیا اتری نصیحت
عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُونَ غَدًا
اسی پر ہم سب میں سے کوئی نہیں یہ جھوٹا ہے بڑائی مارنے والا اب جان لیں گے کل کو
مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ
کون ہے جھوٹا بڑائی مارنے والا ہم بھیجتے ہیں اونٹنی ان کے جانچنے کو

ع ٨

موضح قرآن ف یعنی حضرت نوح کی قدر نہ جانی۔ ف یعنی دنیا میں خبر رہے کشتی کی یا وہ کشتی مدت تک جودی پہاڑ پر نظر آتی رہی ، اس امت کے لوگوں نے بھی دیکھی۔ ف یعنی نحوست نہ اُٹھی جب تک تمام نہ ہو چکے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی برائے انتقام حضرت نوح علیہ السلام ۱۲

نے کہا کیا ہم اپنی قوم کے ایک بشر کو پیغامبر مان لیں ... اگر ہم ایسا کریں گے تو ... [illegible]
[illegible]
[illegible] ابن کثیر ... [illegible]
[illegible]

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ

[illegible]

كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾

[illegible]

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً

[illegible]

وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

[illegible]

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾

[illegible]

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾

[illegible]

نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ

[illegible]

أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ

[illegible]

عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾

[illegible]

وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي

[illegible]

وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾

[illegible]

منزل ۷

[illegible] ... اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام سے فرمایا ... [illegible] ... تفسیر ابن کثیر ... [illegible] ... قتادہ ... [illegible] ... اونٹنی ... [illegible] ... إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ ... یعنی ہم نے ان پر ایک [illegible]

[illegible] ... وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ... كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ ... [illegible]

موضح قرآن [illegible]

تیسیر الرحمٰن [illegible]

[illegible]

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا
فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ
أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ
مُنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ
مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ
فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ
ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا
أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا
أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي
الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ
فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

[illegible]

[illegible]

تفسیر الرحمٰن [illegible]

یہ آیت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی جب کہ جہاد فرض بھی نہیں ہوا تھا اور ہجرت کے بعد میدان بدر میں یہ پیشگوئی ظاہر ہوئی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق کی دلیل ہے [illegible] دلائل النبوۃ لان الآیۃ مکیۃ [illegible]

([illegible] ج ۲۷ ص ۹۲)

۴۶ بل الساعۃ موعدھم۔ یہ تو اصلی عذاب ہوگا اور یہ ان کے کرتوتوں کی پوری سزا نہیں بلکہ پوری سزا کا دن تو قیامت کا دن ہے جس کی وحشت و ہیبت اور جس کے عذاب کی شدت سب سے زیادہ ہوگی اور جس کا عذاب ہر عذاب اور سزا سے زیادہ تلخ اور سب سے بڑھ کر ہلاک کرنے والا ہوگا۔ ابن کثیر [illegible] تخویف اخروی ہے قیامت کے دن تمام مجرمین ہلاکت اور جہنم کی آگ میں جھونکے جائیں گے [illegible] (روح المعانی ج ۲۷ ص ۹۰)

۴۷ یوم یسحبون فی النار۔ اس سے پہلے بعذاب شدید مقصد ہے قیامت کے دن جب مجرمین کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالا جائیگا تو ان سے کہا جائیگا دنیا میں عیش و آرام کے مزے چکھتے تھے آج جہنم کی آگ کے دردناک عذاب کا مزہ بھی چکھو۔

۴۸ انا کل شیء۔ یہ ترغیب ہے قدرت کا دعویٰ ہے کہ ہر چیز کو اندازے کے ساتھ پیدا کرنے والا خدا تعالیٰ ہی ہے [illegible] اس کی کارسازی ہے اور عبادات میں صرف اسی کو پکارو [illegible] ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا ہے [illegible] جب ہم کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ کام فوراً مکمل ہو جاتا ہے۔ [illegible] الا ان نقول لہ کن فیکون

([illegible] ج ۴ ص ۲۶۸)

۴۹ ولقد اھلکنا۔ یہ تخویف دنیوی ہے [illegible] (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۴۸) [illegible] سے پہلے بھی ایسی سرکش اور متمرد قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں [illegible] کیا کوئی سبق حاصل کرنے والا نہیں [illegible] ان کی ہر بات اور ان کا ہر کام [illegible] ان کی ہر عمل کی سزا ملے گی [illegible] اور ہر چھوٹی بڑی بات لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے اس سے کوئی چیز باہر نہیں رہ سکتی۔

۵۰ ان المتقین۔ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ فی مقعد صدق [illegible] قیامت کے دن [illegible] جنت میں ہوں گے [illegible] مقام ہے جہاں مقتدر مالک [illegible] کا قرب بھی نصیب ہوگا۔ [illegible] ان الحمد للہ رب العالمین۔

سورۃ القمر میں آیت توحید

۱۔ انا کل شیء خلقنہ بقدر ۔ دعویٰ مع نفی شرک اعتقادی۔

سورۃ الرحمٰن

ربط: سورۂ قمر میں مذکور ہوا کہ ساری کائنات کا خالق اور رب [illegible] ہی ہے اب سورۃ الرحمٰن میں اس سے تقابل کرکے فرمایا کہ رب کا سارا [illegible] ہے تو [illegible] اس کا [illegible] سورت کا یہ دعویٰ اس کے آخر میں ہے [illegible] اسم ربک ذی الجلال والاکرام [illegible] مذکور ہے

خلاصہ: ابتداء میں دعویٰ پر [illegible] عقلی دلیلیں ایک خاص انداز سے مع التفصیل ذکر کی گئی ہیں دوسرے رکوع میں [illegible] تخویف دنیوی و اخروی [illegible] کے لئے جنات [illegible] ہے اس سورت میں [illegible] [illegible]

تفصیل

الرحمٰن ۔۔۔ تا ۔۔۔ [illegible] اللہ تعالیٰ کی [illegible] رحمت [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ

الْبَيَانَ ﴿٤﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ

يَسْجُدَانِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاۗءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا تَطْغَوْا

فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا

الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّ

النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَاۗنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ

نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ

[illegible]

[illegible]

ف۹ مرج البحرین. یہ توحید کی چھٹی دلیل ہے۔ مرج اصل میں اجری ہوا دیا، جاری کر دیا۔ دو دریا میٹھا اور کھاری۔ اسکی قدرت کاملہ کا کرشمہ دیکھو کہ اس نے دو دریا ساتھ ساتھ چلا رکھے ہیں جن کا پانی ساتھ ساتھ جا رہا ہے اور ان کے درمیان ظاہری طور پر کوئی حجاب حاجز بھی نہیں محض اللہ کی قدرت کا پردہ ہے جو ان کو آپس میں ملنے نہیں دیتا اور دونوں دریا اپنی حدوں سے نکل کر ایک دوسرے کی حد میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ان دونوں سے مرجگہ میں چھوٹے اور بڑے چکیلے موتی نکلتے ہیں۔ اللؤلؤ بڑے موتی۔ المرجان چھوٹے موتی۔ اللؤلؤ والمرجان کبار اللؤلؤ وصغاره (بیضاوی وابن کثیر ملخصاً)۔

وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ
[illegible]
الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴿۲۰﴾ فَبِأَيِّ
[illegible]
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾
[illegible]
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي
[illegible]
الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ
[illegible]
مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿۲۷﴾
[illegible]
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۸﴾ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَ
[illegible]
الْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
[illegible]
تُكَذِّبَانِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴿۳۱﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ
[illegible]
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۳۲﴾ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ
[illegible]
أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا
[illegible]

الجوار۔ الخ۔ یہ توحید کی ساتویں عقلی دلیل ہے۔ یہ کشتیاں اور پہاڑوں کی مانند اونچے اونچے بحری جہاز اللہ تعالیٰ ہی کے تصرف اور قبضۂ اختیار میں ہیں۔ وہی ان کو اپنی قدرت تامہ اور حسب منشاء جہاں چاہتا ہے اور منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔ جب اللہ کی کونسی نعمت سے انکار کرو گے۔ اسی کو اپنا کارساز اور منعم و محسن کے نام سے پکارو۔

ف۱۲ کل من علیها فان۔ یہ توحید کی آٹھویں عقلی دلیل ہے۔ یہ ساری مخلوق فنا ہو جائیگی صرف اللہ ہی کی شان بے نیازی اور صفت فضل و انعام کے ساتھ باقی رہیگا۔ ذو الجلال والاکرام۔ الجلال الاستغناء المطلق و (الاکرام) الفضل التام (روح ج ۲۷ ص ۱۰۶)۔ جو فانی ہیں وہ کسی طرح بھی مستحق الوہیت نہیں ہو سکتے اس لئے صرف اللہ تعالیٰ ہی کارساز اور برکات دہندہ ہے جو سب سے بے نیاز لیکن سب کا منعم و والی ہے جس کی نعمتیں حد و حساب سے باہر ہیں۔

ف۱۳ یسئله۔ الخ۔ یہ توحید کی نویں عقلی دلیل ہے۔ زمین و آسمان کی ساری مخلوق فرشتے پیغمبر اولیاء اللہ، جن اور ان کے علاوہ سب اپنے وجود و بقا میں اللہ کے محتاج ہیں اور ہر حاجت اسی سے مانگتے ہیں اور وہ ہر لحظہ کسی شان میں ہوتا ہے۔ ساری کائنات کا انتظام اسی کے ہاتھ میں ہے اور یہ نظم و نسق مسلسل بلا انقطاع چل رہا ہے اسی طرح ہر لحظہ بے شمار شئون و افعال اسی کی ذات سے وابستہ ہیں۔ جس ذات بے ہمتا کے حضور میں سب حاجتمند سائل ہیں اور جس کی بے پایاں نعمتوں کے بوجھ کے نیچے سب لدے پڑے ہیں وہی سب کا کارساز اور وہی برکات کا سرچشمہ ہے۔ یوم سے مراد مطلق وقت ہے یعنی ہر وقت۔ وعن ابن عیینة الدهر عند الله یومان احدهما الیوم الذی هو مدة عمر الدنیا فشانه فیه الامر والنهی والاماتة والاحیاء والثانی الیوم الذی هو یوم القیامة فشانه فیه الجزاء والحساب (روح ج ۲۷ ص ۱۱۰)۔

ف۱۴ سنفرغ لکم۔ الخ۔ یہ تخویف کے لئے تمہید ہے۔ یہ ایک کام سے دوسرے کام میں مشغول ہونے سے کنایہ ہے۔

موضح قرآن ف یعنی جاڑے گرمی کے دو مشرق ہیں اسی طرح دو مغرب ہیں۔ ف یعنی تمہارا حساب کرنے کا جلد قصد کریں۔

فتح الرحمٰن ف یعنی دو زمستان و تابستان آفتاب مشرق و مغرب دیگر و در تابستان مشرق و مغرب دیگر۔ ف یعنی تعذیب یا تنعیم اعدا یا اشقیاء احیاء یا اموات ۔

اور یہاں اس سے محض تہدید مراد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایک شغل دوسرے شغل سے مانع نہیں ہے یعنی اے جن و انس عنقریب ہی تمہیں سزا دینے والا ہوں تم سے انتقام لینے والا ہوں۔ یٰمعشر الجن۔ ف٣٣ یہ تخویف دونوں جماعتوں جن و انس کو کہ اگر تم میں یہ قدرت و استطاعت موجود ہے کہ تم موت سے اور میرے عذاب کو بچنے کے لئے زمین و آسمان کی سرحدوں کو پار کر کے کسی محفوظ مقام میں پہنچ جاؤ تو ذرا نکل کر دکھاؤ تو سہی لیکن یاد رکھو! خدا کے مقابلے میں تو تمہاری شوکت اور قہر و غلبہ کے بغیر تم کہیں نہیں جا سکتے مگر یہ قوت و غلبہ تمہیں کہاں سے نصیب ہوگا اس لئے جہاں بھی جاؤ گے خدا کے ملک ہی میں رہو گے اور پکڑے جاؤ گے ف٣٤ یرسل علیکما۔ الآیۃ یہ تخویف اخروی ہے جنات و انس کے مجرمین کو قیامت کے دن تم پر آگ کے شعلے چھوڑے جائیں گے اور تمہارے سروں پر پگھلا ہوا تانبا ڈالا جائیگا اور تم کسی بھی طرح اس ہولناک عذاب سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکو گے کوئی تمہارا زور و طاقت یا مددگار تمہاری کوئی مدد نہ کر سکیگا۔ لا تنصران یہ عذاب ٹلنا ہی ہوگا۔ ای فلا تمتنعان من اللہ و لا یکون لکما منہ انتصار (روح ج ٢٧ ص ١١٥) ف٣٥ فاذا انشقت۔ وردۃ۔ وردۃ گلاب کا پھول۔ الدھان سرخ چمڑا۔ قیامت کے دن جب آسمان شق ہو جائیگا اس وقت وہ شدت حرارت سے گلاب کے پھول کی مانند بلکہ اس سے بھی زیادہ سرخ رنگ کے چمڑے کی طرح ہو جائیگا۔ وردۃ کانت کی خبر ہے اور الدھان دونوں کانت کی خبریں ہیں یا کالدھان وردۃ کی صفت ہے اور ف٣٦ یہ حال آں منظر قیامت بپا ہونے کے وقت ہوگا ف٣٧ فیومئذ۔ الآیۃ یعرف سے متعلق ہے اور اصل میں یوں تھا یعرف پر اس ظرف کو مقدم کیا گیا تو فاء اس پر رکھ دی گئی اور مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن مجرم جنوں اور انسانوں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی بلکہ مجرمین اپنی مخصوص علامات سے پہچان لئے جائینگے اور انکو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈالا جائیگا ایک فرشتہ بالوں سے اور دوسرا پاؤں سے پکڑیگا جیسا کہ سورۃ ق میں ارشاد ہے القیا فی جھنم۔ الآیۃ یہ شبہ دو پر دلالت کرتا ہے اور حقیقت پر محمول ہے مجاز مراد نہیں۔ سیماھم ان کے چہروں پر اہل جہنم کی مخصوص علامات ہوں گی جن سے وہ پہچانے جائیں گے مثلاً چہروں کی سیاہی آنکھوں کا نیلا پن اور حزن و ملال کے آثار وغیرہ۔ وسیماھم علی ما روی عن الحسن سواد الوجوہ و زرقۃ العیون وقیل

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝٣٣ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٤

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا

تَنْتَصِرٰنِ ۝٣٥ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٦ فَاِذَا انْشَقَّتِ

السَّمَاۤءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝٣٧ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ۝٣٨ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا

جَاۤنٌّ ۝٣٩ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٤٠ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝٤١ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٤٢ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا

الْمُجْرِمُوْنَ ۝٤٣ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝٤٤ فَبِاَيِّ

اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٤٥ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

جَنَّتٰنِ ۝٤٦ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٤٧ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ۝٤٨

ما یعلوھم من الکآبۃ و الحزن (روح ج ٢٧ ص ١١٦) ف٣٨ ھذہ جھنم۔ اس سے پہلے مقدر ہے جب مجرمین کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا اس وقت کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جس کو مجرمین نہیں مانتے تھے۔ اب جہنم کی آگ اور انتہائی گرم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان ان کی گردش [illegible] ان ایسا

موضح قرآن ف١ یعنی دو باغ ہیں جن میں درخت بہت اور ہیں [illegible]

فتح الرحمٰن ف١ یعنی دو [illegible] گفتہ است [illegible]

[illegible] العصاة والحساب يوم القيامة فمرتكب المعاصي [illegible] جنتين سے دو باغ مراد نہیں بلکہ تثنیہ شکر کے لیے ہے یعنی قسم [illegible]

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٩﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿٥٠﴾

[illegible]

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥١﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ

[illegible]

زَوْجَانِ ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ

[illegible]

فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾

[illegible]

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٥﴾ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ

[illegible]

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

[illegible]

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٧﴾ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾

[illegible]

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ

[illegible]

إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ

[illegible]

دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٣﴾

[illegible]

مُدْهَامَّتَانِ ﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾ فِيهِمَا

[illegible]

[illegible] فیہن قصرت الطرف [illegible]

[illegible]

توضیح قرآن [illegible]

تفسیر الرحمٰن [illegible]

[illegible] ظاہری حسن وجمال کی بھی تصویر ہو گئی [illegible]
[illegible] اہل جنت [illegible] احسان [illegible]
الاحسان [illegible] پہلے احسان سے احسان عقیدہ و احسان عمل مراد ہے اور دوسرے احسان سے ثواب اور جنت۔ عقیدے اور عمل کو درست رکھنے کی جزا ثواب
آخرت اور جنت کے سوا کچھ نہیں [illegible]

عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا

[illegible]

فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾

[illegible]

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾

[illegible]

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

[illegible]

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ

[illegible]

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ

[illegible]

عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ

[illegible]

اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

[illegible]

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ

[illegible]

[illegible] حسن و جمال کی [illegible] کے لئے ہے [illegible] مذکورہ بالا باغوں کے علاوہ ان کو [illegible] سیاہی مائل نظر آتے ہیں [illegible] ان باغوں میں فواروں کی طرح چشمے ابلتے ہوں گے [illegible] ان باغوں میں ہر قسم کے میوے ہوں گے [illegible] ان میں ایسی حوریں بھی ان کے لئے ہوں گی جو ظاہری اور باطنی حسن و جمال سے آراستہ ہوں گی [illegible] حسن اخلاق اور حسان حسن و جمال ظاہری کی طرف اشارہ ہے [illegible] یعنی وہ حوریں ان خیموں میں پردہ نشین ہوں گی [illegible] ان سے پہلے کسی انسان نے انہیں ہاتھ تک نہیں لگایا ہوگا [illegible] رفرف سبز رنگ کی چادر جو بستر پر ڈالی جاتی ہے [illegible]

[illegible] نفیس ریشم کی چادریں یا فرش پر بچھانے کے لئے منقش مفروشات یعنی غالیچے اور قالین وغیرہ۔ [illegible]

موضح قرآن ف ہر آیت میں نعمت جتائی کوئی اب نعمت ہے اور کسی کی خبر دینی نعمت ہے۔

تفسیح الرحمٰن ف یعنی جو مسلمان شوند کفر و افترا آنجا نباشد۔

[illegible] معجزہ [illegible] فرش پر معجزہ [illegible] [illegible] حضرت [illegible] اللہ تعالیٰ کی [illegible] [illegible] برکت [illegible]

[illegible] سورت کا [illegible] برکت [illegible] الشرفان [illegible] اور اسی کے نام میں برکت ہے۔ [illegible] سورت میں مذکور [illegible] تمام دلائل [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کائنات [illegible] برکات دہندہ ہے [illegible]

سورۃ الرحمٰن میں آیاتِ توحید

اور

اس کی خصوصیات

۱۔ الرحمٰن [illegible] تا [illegible] کل یوم ھو فی شأن، نفی شرک اعتقادی پر دلائل عقلیہ۔

۲۔ تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام، برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

سورۃ الواقعہ

ربط | سورۃ رحمٰن میں فرمایا تھا تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام یعنی برکت والا نام اللہ تعالیٰ کا ہے [illegible] سورۃ واقعہ میں [illegible] فرمایا فسبح باسم ربک العظیم [illegible] برکت [illegible] اللہ تعالیٰ کو شریکوں سے پاک سمجھو۔

خلاصہ

اذا وقعت الواقعۃ ——— تا ——— فکانت ھباء منبثا احوال قیامت بطور تمہید کے بیان ہوا [illegible]۔ وکنتم ازواجا ثلٰثۃ ——— تا ——— والسابقون السابقون [illegible] اصحاب المیمنۃ یعنی داہنے ہاتھ والے اور [illegible] جب یہ حقیقت [illegible]۔ اولٰئک المقربون ——— تا ——— الا قیلا سلٰما سلٰما [illegible] السابقون کے احوال کا بیان ہے [illegible]۔ ان لوگوں کو [illegible] قرب حاصل ہوگا [illegible] نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے [illegible] کے پہلے لوگوں سے [illegible] ہوں گے اور پچھلوں میں سے [illegible]۔ ان کے لئے تخت بچھے ہوں گے [illegible] ان کی خدمت میں [illegible] پیش کریں گے [illegible] موتیوں کی مانند [illegible] حوروں کی رفاقت ہوگی [illegible] نہیں ہوگی اور ان کو ہر طرف سے سلام کا تحفہ ملے گا۔

واصحٰب الیمین ——— تا ——— وثلۃ من الاٰخرین [illegible] کے احوال کا بیان ہے۔ یہی لوگوں کو داہنے ہاتھ میں اعمال نامے ملیں گے [illegible] ہوں گے [illegible] اور وہاں کی [illegible] ختم ہوں گی [illegible] سایہ [illegible] ہوں گی۔ اس فریق میں پہلے اور پچھلوں میں سے [illegible] ہوں گے۔

واصحٰب الشمال ——— تا ——— ھٰذا نزلھم یوم الدین [illegible] کے احوال کا بیان ہے۔ اصحاب الشمال کو [illegible] پانی ملے گا [illegible] نصیب نہیں ہوگا [illegible] قیامت کا [illegible] قیامت کے دن ان کی [illegible]۔

نحن خلقنٰکم ——— تا ——— [illegible] یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے [illegible] تم سب کا خالق ہوں [illegible] نطفے [illegible] سے خوبصورت انسان کس نے پیدا کیا [illegible] اور پھر موت کس کے قبضہ و اختیار میں ہے [illegible] قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہیں۔

افرءیتم ما تحرثون ——— تا ——— بل نحن محرومون [illegible] یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے [illegible] کھیت کون اگاتا ہے [illegible] کو ویران کر دیں اور تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ۔

افرءیتم الماء الذی تشربون ——— تا ——— فلولا تشکرون [illegible] یہ توحید کی تیسری عقلی دلیل ہے۔ اچھا یہ بتاؤ یہ پانی جو تم پیتے ہو اسے [illegible] اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنا دیں [illegible] ان نعمتوں کا تم شکر کیوں نہیں [illegible] کی طرف کیوں منسوب کرتے ہو؟

افرءیتم النار التی تورون ——— تا ——— ومتاعا للمقوین [illegible] یہ توحید کی چوتھی عقلی دلیل ہے [illegible] یہ آگ جسے تم روشن کرتے ہو [illegible] کس نے پیدا کیا ہے [illegible] اور مسافروں کے لئے فائدے کی چیز ہے [illegible] ہیں۔

فسبح باسم ربک العظیم [illegible] کے بعد [illegible] ہے۔ اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح کر اور برکات [illegible] شرک سے پاک سمجھو۔

فلا اقسم بمواقع النجوم ——— تا ——— انہ لقراٰن کریم [illegible] عظمت قرآن کا بیان اور تصدیق بالقرآن کی ترغیب ہے [illegible] قرآن [illegible] کتاب ہے [illegible] محفوظ میں لکھی ہے [illegible] رب العٰلمین کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔ کیا [illegible] کتاب کی [illegible] نہیں کرتے ہو [illegible] فلولا اذا بلغت ——— تا ——— [illegible]

اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ قیامت نہیں آئیگی اور جزاء و سزا نہیں ہوگی، تو تمہارے سامنے جب کسی کی جان نکل رہی ہو تو اسے ہی اس کے بدن میں واپس لوٹا کر دکھا دو۔ و عما ان کان ـــــ تا ـــــ اصحٰب الیمین ٭ پہلی جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔ عام اہل جنت کو جنت میں سلام کا تحفہ ملیگا۔ و اما ان کان ـــــ تا ـــــ تصلیۃ جحیم ٭ یہ دوسری جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔ گمراہوں کو گرم پانی نصیب ہوگا اور جہنم میں جلنا ہوگا۔ ان ھٰذا لھو حق الیقین ٭ یہ سب کچھ حق ہے اور یقینی ہے۔ فسبح باسم ربک العظیم آخر میں دعویٰ سورت کا اعادہ ہے یعنی برکت لینے میں اللہ کو شریکوں سے پاک سمجھو۔

رَافِعَةٌ ﴿٣﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ
بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًّا ﴿٦﴾ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿٧﴾
فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَأَصْحَابُ
الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿٩﴾ وَالسَّابِقُونَ
السَّابِقُونَ ﴿١٠﴾ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿١١﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿١٢﴾
ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ ﴿١٤﴾ عَلَىٰ
سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ ﴿١٥﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ﴿١٦﴾ يَطُوفُ
عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَ
كَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ ﴿١٨﴾ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ﴿١٩﴾
وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾
وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً بِمَا

مختصر خلاصہ

ابتداء میں تینوں جماعتوں کا اجمالی ذکر اصحاب المیمنۃ ... السابقون۔ پھر ان جماعتوں کے احوال کا تفصیلی بیان بطریق لف و نشر غیر مرتب اور آخر میں تینوں کے احوال کا اجمالی اعادہ۔ درمیان میں توحید کے چار عقلی دلائل کا بیان۔ اس کے بعد عظمت قرآن کا بیان اور تصدیق بالقرآن کی ترغیب اور اس کے بعد زجر۔ دوبارہ دعویٰ سورت کا ذکر۔ ایک درمیان میں اور ایک بار آخر میں۔ ۱ ؎ اذا وقعت ـــ تا ـــ ھباء منبثا یہ تینوں جماعتوں کے احوال کی تمہید ہے یعنی جب لوگ تین جماعتوں میں منقسم ہوں گے اس وقت کیا سماں ہوگا۔ حاصل یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی اور حشر ہوگا اس وقت سب لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ الواقعۃ سے قیامت مراد ہے۔ کاذبۃ فاعل بمعنی مصدر ہے یہ جملہ معترضہ ہے برائے تاکید جملہ اولیٰ یعنی اس کا وقوع جھوٹ نہیں بلکہ حق ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ و یجوز جعل الکاذبۃ بمعنی الکذب علی معنی لیس لوقعتہا کذب بل ھی واقعۃ صادقۃ ... او علی معنی لیس لھا فی وقت وقوعہا کذب بل انہا حق لا شبہۃ فیہ (روح ج ۲۷ ص ۱۳۰) ۲ ؎ خافضۃ رافعۃ مبتدا محذوف کی خبر بعد خبر ہے یعنی قیامت کچھ لوگوں کو پست اور ذلیل و خوار کرنے والی ہے ان سے اصحاب الشمال (کفار و مشرکین) مراد ہیں اور کچھ لوگوں کو بلند کرنے والی ہوگی اس سے السابقون اور اصحاب الیمین مراد ہیں۔ ای ھی خافضۃ ... رافعۃ ... (مدارک ج ۴ ص ۱۹۲) ۳ ؎ اذا رجت ...

یہ اذا وقعت سے بدل ہے۔ رجت نہایت ہی شدت سے ہلانا قیامت کے دن زمین کو اس شدت سے ہلایا جائیگا کہ زمین پر کوئی چیز کھڑی نہ رہیگی، تمام عمارتیں گر جائیں گی یہاں تک کہ پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو کر ہموار ہو جائیں گے۔ بست ... باریک کرنا پہاڑوں کو اس طرح باریک کر دیا جائیگا کہ وہ غبار کی طرح منتشر ہو ...

موضح قرآن ف یعنی ایک گروہ کو نیچے گرا دیتی ہے اور ایک کو اوپر اٹھاتی ہے۔ ف یعنی سبقت لے جانے والے وہی ہیں جو ایمان میں سبقت لے گئے۔ ف یعنی اللہ کی قربت میں مقرب ہیں۔ ... پچھلے کم ہوتے ہیں۔ ف یعنی ... چھپے ہوئے کے مانند۔

تسہیل الرحمٰن ف یعنی از امم سابقہ ۱۲ ف یعنی از امت محمدیہ ۱۲۔

[illegible] (مظہری ج ۹ ص ۱۵۹)

[illegible] السابقون السابقون [illegible] اصحاب الميمنة [illegible]

[illegible] اصحاب الميمنة [illegible] (مظہری ج ۹ ص ۱۶۱)

[illegible] السابقون [illegible] (مظہری ج ۹ ص ۱۶۲)

[illegible] (مظہری ج ۹ ص ۱۶۳)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کریں گے اور ان کی خواہش کے مطابق پرندوں کا گوشت حاضر کریں گے۔ وحور عین: یہ ولدان پر معطوف ہے یا یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر محذوف ہے۔ ای
لھم حور عین۔ کامثال اللؤلؤ: یہ حور کی صفت ہے یا اس سے حال ہے۔ (وہ حوریں) چھپے ہوئے موتیوں سے تشبیہ، جیسے کی چمک دمک اور صفائی بشرہ
میں ہے۔ جنت میں ان کے لئے ایسی عورتیں ہوں گی جن کی آنکھیں سیاہ اور موٹی ہوں گی اور وہ حسن و جمال اور چمک دمک میں ان چھپے موتیوں کی مانند
ہوں گی جن کو گرد و غبار سے بچا کر حفاظت رکھا گیا ہو۔ جزاء بما کانوا یعملون: جزاء فعل مقدر کا مفعول لہ ہے یا مفعول مطلق ہے۔ مفعول لہ ای

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾

[illegible]

إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ مَا أَصْحَابُ

[illegible]

الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَ

[illegible]

ظِلٍّ مَمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾

[illegible]

لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾

[illegible]

إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا

[illegible]

أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾

[illegible]

وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ مَا أَصْحَابُ

[illegible]

الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾

[illegible]

لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾

[illegible]

وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا يَقُولُونَ

[illegible]

یفعل بھم ذلک کلہ للجزاء باعمالھم او
مفعول مطلق کی صورت میں جزاء ... (ای) یجزون جزاء ...
یہ ساتھ الصالحات ان کے اعمال صالحہ کا صلہ ہوں گے۔
لا یسمعون: جنت میں لغو کلام سے پرہیز اور
سلامتی کی جگہ ہوگی، وہاں کوئی جسمانی اور روحانی اذیت
نہیں ہوگی۔ وہاں جس طرح کام و دہن کی لذتیں حاصل
ہوں گی اسی طرح اہل جنت کے کان بھی پسندیدہ آوازوں
سے لطف اندوز ہوں گے اور ہر طرف سلامتی کی آوازیں
ان کے کان محظوظ ہوں گے۔ وہاں کوئی بیہودہ بات
اور خلاف طبیعت بات وغیرہ سنائی نہیں دے گی۔ ہر
طرف سے سلام کی آوازیں آئیں گی۔ فرشتے اہل جنت کو سلام
کا تحفہ پیش کریں گے اور اہل جنت آپس میں بھی ایک دوسرے
کو اسی تحیہ سے خیر مقدم کریں گے۔ (ابن کثیر، مظہری)
ف واصحب الیمین: یہ پہلی جماعت یعنی اصحاب
الیمین کے احوال کا بیان ہے۔ اصحاب الیمین کا کیا کہنا!
ان کا حال نہایت اچھا اور اعلیٰ ہوگا۔ فی سدر مخضود
مخضود کانٹوں کے بغیر، جنت کے بیر دار درخت
کانٹوں سے عاری ہوں گے تاکہ میوہ تناول کرتے وقت
کانٹے ہاتھ میں نہ چبھیں۔ جیسا کہ بیری کا درخت
دنیا میں کانٹوں سے خالی نہیں ہوتا ہے، لیکن جنت میں
بیری کے درخت ایسے ہوں گے جو کانٹوں سے عاری
ہوں گے اور ان کا پھل مٹکوں کے برابر ہوگا اور
نہایت خوش ذائقہ اور خوشبودار ہوگا۔ سدر فی الجنۃ
شجر علی خلقۃ لہ ثمر کقلال ھجر طیب الطعم
والریح (مخضودا) من الشوک۔ (بحر
ص ۲۰۹) وطلح منضود اور کیلوں کی پھلیاں تہ بتہ
ہوں گی یعنی جڑ سے ہی لے کر سارا درخت پھلوں سے لدا
ہوگا، اشارہ کثرت کی طرف ہے۔ وظل ممدود اور
سایہ وسیع اور دائمی ہوگا اور کبھی گرمی محسوس نہ ہوگی۔

وماء مسکوب اور پانی جنت میں ہر جگہ دستیاب اور جاری ہوگا اور اس کے حاصل کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ وفاکھۃ: تمام انواع و اقسام
کے میوے بکثرت ہوں۔ لا مقطوعۃ: ہمیشہ دستیاب ہوں گے اور کسی بھی وقت منقطع نہیں ہوں گے۔ ولا ممنوعۃ: جب چاہیں گے کسی بھی وقت کوئی ممانعت
اور پابندی نہیں ہوگی۔ وفرش مرفوعۃ اور نہایت عالیشان اور پُر تکلف فرش اور بچھونے ہوں گے۔ امام ابو عبیدہ کے نزدیک فرش سے مراد عورتیں ہیں۔

موضح قرآن: [illegible]

فتح الرحمٰن: [illegible]

کیونکہ جنت میں عورت کو فراش کہا جاتا ہے اور مرفوعۃ سے قدر و منزلت کی بلندی مراد ہے۔ (انا انشأناهن) اس پر قرینہ ہے۔ (روح) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں یہاں مقصود ہے ... اور مراد حوریں ہیں انا انشأناهن اس پر شاہد ہے۔ انشأناهن ... ہم نے حوروں کو از سر نو پیدا کیا ہے۔ اس ... اور وہ ایک جدید مخلوق ہوں گی ... اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا۔ فالمعنی ... انشاء ... جدیدا ... اول (روح ... ۲۷) اس سے ... پہلے مرنے والی عورتوں کو دوبارہ بنایا جائے گا۔

أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾

کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں کیا ہم پھر اٹھائے جاوینگے

أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادے بھی تو کہہ دے اگلے اور پچھلے

لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا

سب اکٹھے ہونے والے ہیں ایک دن مقرر کے وقت پر پھر تم اے

الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾

بہکے ہوئے جھٹلانے والو کھانے والے ہو ایک درخت سینڈھ کے سے

فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾

پھر بھرو گے اس سے پیٹ پھر پیو گے اس پر ایک جلتا پانی

فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾

پھر پیو گے جیسے پیویں اونٹ تونسے ہوئے یہ مہمانی ہے ان کی انصاف کے دن

نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾

ہم نے تم کو بنایا پھر کیوں نہیں سچ مانتے بھلا دیکھو تو جو پانی تم ٹپکاتے ہو

أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا

اب تم اس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے ہم نے ٹھہرا دیا

بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ

تم میں مرنا اور ہم عاجز نہیں اس بات سے کہ بدل ڈالیں

أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ

تمہاری طرح کے لوگ اور اٹھا کھڑا کریں تم کو وہاں جہاں تم نہیں جانتے اور تم جان چکے ہو

النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾

پہلا اٹھان پھر کیوں نہیں یاد کرتے بھلا دیکھو تو جو بوتے ہو

ان کا ان کو اپنی محبت ... عرب ... وہ اپنے شوہروں سے بہت محبت کریں گی۔ اتراب: ترب کی جمع ہے یعنی ہم عمر۔ اصحاب الیمین کیلئے ہم نے ان عورتوں کو جنت میں ... اور شوہروں کو اپنے حسن و جمال اور حسن اخلاق کی وجہ سے نہایت محبوب ہوں گی اور عمر میں ان کے برابر ہوں گی۔ ثلۃ من الاولین ... اصحاب الیمین ... امت کے صدر اول اور صدر آخر کے مومنین کثرت ہوں گے ... ابن عباس ... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۹۳) ... و اصحٰب الشمال ... یہ دوسری جماعت کے احوال کا بیان ہے ... اصحاب الشمال ... ان کا حال نہایت برا اور دردناک ہوگا۔ فی سموم و حمیم ... اصحاب الشمال کے حال بد کا بیان ہے ... ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈے پانی کے بجائے نہایت ہی گرم ... ہوا اور کھولتا ہوا پانی نصیب ہوگا اور گرمی سے بچنے کے لئے کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس دھواں کے جو جہنم کی آگ سے اٹھیگا۔ اہل دوزخ ... اس کے سایہ میں پناہ لینے کی کوشش کریں گے۔ لا بارد ولا کریم ... وہ سایہ نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ کسی حد تک مفید ہوگا۔ اس سے ان کے عذاب میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوگی۔ السموم الریح الحارۃ التی تدخل ... والحمیم ... الماء ... (روح ج ۲۷ ص ۱۴۳) (یحموم) ای دخان ... الاسود ... (لا بارد) کسائر الظل (ولا کریم) ای لا نافع ... (مظہری ج ۹ ص ...) ... مسرفین ... اور شہوات نفسانیہ کے اتباع میں منہمک۔ الحنث العظیم ... یعنی شرک و کفر۔ یہ لوگ دنیا میں عیش و عشرت اور خواہشات نفسانیہ کے پیچھے پڑے رہے اور شرک و کفر ایسے عظیم گناہ پر اصرار کرتے اور قیامت کا انکار کرتے رہے اور اس کو عقل و قیاس سے بعید سمجھ کر کہتے تھے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اور ہمارے باپ دادا مر کر مٹی ہو جائیں اور ہماری ہڈیاں ...

موضح قرآن ف یعنی دوبارہ بنانا ... ف یعنی ... اور جہاں ... لے جاویں تمہاری جگہ یہاں اور خلقت بسا دیں ... ۱۲

فتح الرحمٰن ف یعنی اعادہ ... ف یعنی ... ف یعنی تقلیب می کنیم منی را از حال بحال تا آدمی پیدا شود ۱۲

[illegible]

ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ

حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ

مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ ءَأَنْتُمْ

أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ

جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي

تُورُونَ ﴿٧١﴾ ءَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ﴿٧٢﴾

نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ

رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَ

إِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾

فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾

تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ

[illegible]

منزل ٧

[illegible]

[illegible] (القرطبی ج: ۱۷ ص ۲۰۰)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فلا اقسم [illegible]

[illegible] لا یمسہ الا المطہرون [illegible]

[illegible] تنزیل [illegible] افبہذا الحدیث انتم مدہنون [illegible] (القرطبی ج ۱۷ ص ۲۲۸)

حضرت [illegible] فرشتے ہیں گا۔

تم تکذیب قرآن کو اپنا نصیب [illegible] جانتے ہو۔

[illegible]

تُدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾
[illegible]
فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾
[illegible]
وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا
[illegible]
إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ
[illegible]
صَادِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾
[illegible]
فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّا إِن
[illegible]
كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ
[illegible]
أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ
[illegible]
الضَّالِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ
[illegible]
جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ
[illegible]
بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾
[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۂ واقعہ میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات۔ فسبح باسم ربک العظیم دو مرتبہ

سُورۃ الحدید

سورۃ الواقعہ میں [illegible] ... سورۃ الرحمٰن میں بطور ترقی فرمایا گیا کہ جب خالق و مالک اور کارساز بھی وہی ہے ... [illegible] ... جہاد بھی کرو۔

[illegible]

خلاصہ | [illegible] انفاق فی سبیل اللہ [illegible] ترغیب [illegible] بشارت [illegible]۔

تفصیل

سورۃ الحدید [illegible] ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے لئے تعلیم و ترغیب بنا چاہیئے اور اہل کتاب کی طرح سنگدل نہیں ہو جانا چاہیئے۔ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتہا۔ الآیۃ یہ انفاق کی تیسری وجہ ہے متعلق
ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی دولت میں اس طرح کئی گنا اضافہ ہوتا ہے جس طرح زمین میں ایک دانہ بونے سے کئی سو گنا دانے پیدا ہوتے ہیں۔ ان المصدقین
والمصدقات۔ الآیۃ ترغیب الی الانفاق۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی دولت میں کئی گنا اضافہ کے علاوہ وہ بہت بڑے اجر کے بھی مستحق ہیں۔ والذین
آمنوا باللہ ورسلہ۔ الآیۃ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے مومنین کے لئے بشارت اخروی ہے۔ ان لوگوں کو صدیقوں اور شہیدوں کا درجہ نصیب ہوگا۔ والذین کفروا

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حدید مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی انتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى

اسی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی جِلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ

ہر چیز کر سکتا ہے وہی ہے سب سے پہلا اور سب سے پچھلا اور باہر

وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

اور اندر اور وہ سب کچھ جانتا ہے وہی ہے جس نے بنائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى

آسمان اور زمین چھ دن میں پھر قائم ہوا

الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا

تخت پر جانتا ہے جو اندر جاتا ہے زمین کے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو

يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ

کچھ اترتا ہے آسمان سے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں

مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلْكُ

تم ہو اور اللہ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے اسی کے لئے ہے سلطنت

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾

آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہی تک پہنچتے ہیں سب کام

وکذبوا بآیتنا۔ الآیۃ یہ کفار کے لئے تخویف اخروی ہے۔
انفاق کی چوتھی وجہ۔ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا
لعب ولہو۔ الآیۃ یہ دنیا اس کا مال بھی ملا تو کیا
ہے یہ دنیا چیز ہی کیا ہے محض چند روزہ زینت و
آرائش اور کھیل تماشہ کی جگہ ہے جس طرح کھیتی
لہلہاتی ہے پھر تباہ ہو جاتی ہے یہ دنیا کی حالت
بھی اسی طرح فانی ہے۔ سابقوا الی مغفرۃ
من ربکم۔ الآیۃ یہ دنیا ہے تو اس کے مقابلے میں آخرت
میں اللہ کے ہاں اجر و ثواب ہے اور جنت ہے جو زمین
آسمان کی وسعت سے بھی زیادہ وسیع ہے
وجہ ۵۔ ما اصاب من مصیبۃ فی الارض۔ الآیۃ
اگر تم اللہ کی راہ میں اس لئے مال خرچ نہیں کرتے
تاکہ مصیبتوں میں کام آئے تو یہ خیال بھی غلط ہے کیونکہ
جو مصیبت مقدر ہو چکی ہے وہ ضرور آئے گی دولت
سے دفع نہیں کی جا سکتی۔ لکیلا تاسوا علی ما فاتکم
۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ ھو الغنی الحمید ۵ یہ مال
کی تشریح اور علت ہے اور بخیلوں اور دوسروں کو بخل
پر اکسانے والوں کے لئے تخویف و تنبیہ ہے۔ لقد
ارسلنا رسلنا بالبینت ۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ ان اللہ قوی
عزیز ۵ یہ سورت کے دوسرے مضمون یعنی جہاد
کا بیان ہے ہم نے بنی آدم کی ہدایت کیلئے پیغمبر بھیجے اور
ان پر کتابیں نازل کیں اور لوہا بھی اتارا جس میں بڑی قوت
اور منافع ہیں تاکہ لوگ اس سے کام لیں اور
کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سے آلات حرب کے
ہتھیار بنا کر اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور اس طرح اللہ
کے دین کی مدد کرنے والے دوسروں سے ممتاز ہو جائیں
ولقد ارسلنا نوحا وابراہیم ۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ و
کثیر منہم فسقون ۵ ہم نے نوح اور ابراہیم
(علیہما السلام) کی اولاد میں مسلسل پیغمبر مبعوث کئے
یہاں تک کہ عیسیٰ (علیہ السلام) آئے ان کے بعد ان کے پیروکاروں نے پیغمبر کو ساتھ دیا اور ہم نے بھی ان کو غلبہ دیا اور غالب کیا لیکن بعد
کے لوگوں نے گمراہی اختیار کر لی۔ اکثر ان میں سے فاسق اور نافرمان ہو گئے۔ یایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ۔ الآیۃ۔ اہل کتاب کو
اسلام اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کی ترغیب ہے۔ اے اہل کتاب جو عیسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لا چکے ہو خدا سے ڈرو اور اس کے آخری
رسول پر بھی ایمان لاؤ تو اس کا دوہرا اجر ملے گا جس طرح حواریوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کا ساتھ دیا تھا۔ لئلا یعلم اہل الکتب۔ الآیۃ
تاکہ اہل کتاب یہ سمجھیں کہ اب وہ جہاد نہیں کر سکتے کیونکہ ان کا امام اور امیر کوئی نہیں۔ لہٰذا اب میرا آخری پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) امام اور امیر ہے۔ اب وہ
اس پر ایمان لا کر اس کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔ سبح للہ۔ الآیۃ۔ اس آیت میں مسئلہ توحید کا بیان ہے جس کی خاطر مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے کا حکم ہے

آرہا ہے۔ ما فی السموات والارض زمین و آسمان کی ساری مخلوق اور یہ نظام کائنات جو ہر قسم کے نقص سے اللہ تعالیٰ کے تقدس پر شاہد ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ زبان حال اور زبان قال سے گواہی دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔ علم و قدرت میں، حکمت و صنعت میں، اختیار و تصرف میں اور تمام صفات [illegible] میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کے بعد توحید کے تین مراتب کا ذکر ہے۔ [illegible] توحید کا پہلا مرتبہ ہے یعنی سب کا خالق اور پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ موت و حیات اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی چیز اس کے تصرف و اقتدار سے باہر

يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ اٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَاَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۖ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۚ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ

[illegible]

نہیں۔ وہ الاول علی الاطلاق ہے اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ وہ ازلی ہے اس کی کوئی ابتداء نہیں۔ الآخر ہے، ہر چیز فنا ہو گی مگر وہ باقی رہے گا [illegible] الظاہر وہ سب پر غالب اور سب سے برتر ہے [illegible] الباطن [illegible] کوئی چیز اس سے مخفی نہیں [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ کی تفسیر اس طرح منقول ہے۔ اللھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم [illegible] انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الآخر فلیس بعدک شیء وانت الظاھر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنا الدین واغننا من الفقر [illegible]

[illegible] ھو الذی خلق السموات [illegible]

[illegible]

[illegible] یولج الیل فی النھار [illegible]

موضح قرآن۔ ف [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

لاالٰہ الا ہی سب کو کافی ہے اور حاجات و مصائب میں وہی فوق الاسباب پکار کے لائق بھی اسی ہے ۔ یہ توحید کا تیسرا مرتبہ ہے ۔ توحید کے تینوں مراتب سورۂ [illegible]
کی ابتدا سے بھی مذکور ہو چکے ہیں اور اسی طرح سورۂ [illegible] کی آخری آیتوں میں اور پھر سورۂ [illegible] کی ابتدائی آیتوں میں بھی مذکور ہو چکے ہیں۔

[illegible] آمنوا باللہ ورسولہ کے پہلے فقرہ یعنی انفاق فی سبیل اللہ کا بیان ہے ۔ یہ [illegible] سے ترغیب دی گئی ہے ۔ یہ خطاب جو مومنین کو [illegible] ہے اس لئے یہاں بعض احقیقت پر محمول نہیں ہو گا یعنی ایمان لاؤ ، بلکہ مراد یہ ہے کہ ایمان پر قائم رہو ۔ اور الفرادہ [illegible] کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر [illegible] ان پر عمل کرو [illegible] یہاں کا مقابلہ ہے ۔ وانفقوا آمنوا کا معطوف ہے ۔ حضرت [illegible] کے نزدیک یہ لطف تفسیری ہے ۔ [illegible] کی تفسیر ہے حاصل یہ ہے کہ [illegible] کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تعمیل کرو [illegible] اور اہم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور توحید کی اشاعت اور کفر و شرک کو مٹانے کے لئے مال خرچ کرو ۔ [illegible] یا ایہا الذین آمنوا [illegible] الایمان [illegible]
فی سبیل اللہ ([illegible] ص ۲۱۲)

[illegible] یہ ترغیب الی الانفاق کا دوسرا طریق ہے ۔ [illegible] مال تو [illegible] کے پاس سے تو کچھ بھی نہیں [illegible] تمہارے پاس سے آیا ہے ۔ اب اگر [illegible] کو [illegible] کی راہ میں خرچ کرو گے تو اللہ [illegible] اور [illegible] کے نہیں [illegible] بلکہ [illegible] کو [illegible] اس کے بیان پر [illegible] یہ ہے کہ [illegible] لوگوں کے [illegible] اللہ کی راہ میں [illegible] اور [illegible] کی [illegible] میں مال خرچ کرو ۔ [illegible]
[illegible]
([illegible] ج ۲ ص ۱۹۹)

[illegible] یہ ترغیب الی الانفاق اور [illegible] ہے ۔ [illegible] اللہ تعالیٰ کی کس قدر مہربانی اور نوازش ہے کہ لوگوں کو [illegible] ہے [illegible] کو [illegible] ہیں جو لوگ [illegible] کی راہ میں خرچ کریں گے انہیں دنیا اور آخرت میں ثواب اور جنت مرحمت فرمائے گا ۔ [illegible] خطاب [illegible] سے ہے اور [illegible] یعنی انفاق فی سبیل اللہ [illegible] وما لکم الا تنفقوا فی سبیل اللہ [illegible] [illegible] ہے جو [illegible] پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت [illegible] اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام کو مانیں گے ۔ حاصل یہ ہے [illegible] کی راہ میں [illegible] نہیں کرتے ہو [illegible] حالانکہ [illegible] ترغیب [illegible] ہے اور [illegible] طاعت کا [illegible] ہیں [illegible] اگر تم واقعی سچے مومن ہو تو [illegible] حکم کی تعمیل کرو اور اللہ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر خرچ کرو ۔ [illegible] تعالیٰ ۔

[illegible] یہ ایک دوسرے انداز سے انفاق کی ترغیب ہے ۔ اللہ تعالیٰ [illegible] حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر واضح آیتیں [illegible] ہیں تاکہ تمہیں کفر و شرک [illegible] اندھیروں سے نکال کر ایمان و توحید کی روشنی میں داخل فرمائے اللہ [illegible] مہربان اور رحیم و کریم ہے [illegible] ایمان و توحید کی روشنی کو سارے جہان میں پھیلانے کے لئے بے دریغ مال خرچ کرو ۔

[illegible] وما لکم الا تنفقوا [illegible] ترغیب الی الانفاق [illegible] ہے [illegible] مال [illegible] بھی [illegible] ہے [illegible] وقت [illegible] جب [illegible] سے نکل جائیگا [illegible] اور [illegible] نہیں [illegible] تو [illegible] مال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہو جائیگے ۔

[illegible] لا یستوی منکم من انفق [illegible] فتح سے [illegible] اسلام مراد ہے ۔ [illegible] قدس سرہ [illegible] اور بعض کے نزدیک اس سے صلح حدیبیہ مراد ہے ۔ لیکن جمہور مفسرین کے نزدیک اس سے فتح مکہ مراد ہے ۔ فتح مکہ سے پہلے [illegible] مسلمانوں [illegible] اسلام قبول کیا [illegible] اور [illegible] ہیں ۔ [illegible] کے بعد اسلام [illegible] حاصل ہو گیا اور [illegible] اس لئے [illegible] لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا ۔ اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں اور اجر و ثواب میں ان لوگوں سے [illegible] جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور مال خرچ کیا اور جہاد میں شریک ہوئے لیکن [illegible] اور [illegible] سب [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] سب جنت کے مستحق ہیں ۔ [illegible] علیہم اجمعین [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے اس لئے [illegible] کو [illegible] ۔ [illegible] وکلا وعد اللہ الحسنیٰ [illegible]
[illegible] ([illegible] ج ۱ ص ۱۳۱)

۱۴ مَنْ ذَا الَّذِیْ ۔ یہ ترغیب انفاق کا تیسرا طریق ہے ۔ فَیُضٰعِفَهٗ جواب استفہام ہے اس لئے منصوب ہے ۔ اور قراءت رفع میں یقرض پر معطوف ہے قال ابن عطیة
ھنا ارتفع یعنی فی یضاعفه علی العطف ۔ وقرأ عاصم فیضاعفه بالنصب بالفاء علی جواب الاستفهام (بحر ج ۸ ص ۲۱۹)
حاصل یہ ہے کہ قرض کر دینا تمہارے ہی بھلے کے لئے ہے ۔ اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا زیادہ کر کے لوٹائے گا اور آخرت کا اجر و ثواب اس کے علاوہ ہوگا ۱۵ یوم تری ۔ ظرف ولہ اجر کریم کے متعلق ہے اور یہ مومنوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے

وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرٌ ۝۱۰ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝۱۱ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۲ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ
قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ
بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ
مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝۱۳ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ
قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَ

یہ دوسرا محصول کر دیا ... قیامت کے دن جب مومنین پل صراط پر سے گزر رہے ہوں گے اس وقت ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب روشنی ہوگی جس میں وہ پل صراط پر سے صحیح سلامت گزر جائیں گے یہ روشنی ایمان اور اعمال صالحہ نماز روزہ حج زکوٰۃ انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ کی ہوگی اس لئے اعمال صالحہ کے مطابق ان کی روشنی کم و بیش ہوگی ۔ عن ابن مسعود یؤتون نورھم علی قدر اعمالھم (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۴۲)

بشرٰکم الیوم ۔ اس سے پہلے یقال لھم مقدر ہے ۔ جنت کے دروازوں پر فرشتے ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہوں گے اور ان سے کہیں گے تمہیں خوشخبری ہو باغات مبارک ہوں جن میں ہر قسم کے مشروبات کی نہریں بہہ رہی ہیں اور یہ تمہارا دائمی ٹھکانہ ہے تم ان میں ہمیشہ رہو گے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے ۔ ای یقال لھم ذلک والقائل الملائکة الذین یتلقونھم (روح ج ۲۷ ص ۱۷۵) ۱۵ یوم یقول الایة ۔ یہ پہلے یوم سے بدل ہے اور یہ منافقین کے لئے زجر و تخویف ہے ۔ انظرونا منافقین مومنین سے کہیں گے ہماری طرف دیکھو تاکہ تمہارے نورانی چہروں سے نور کی شعاعیں ہم تک پہنچیں اور ہم بھی اس کی روشنی میں راستہ دیکھ سکیں یا انظرونا کے معنی ہیں انتظرونا یعنی جلدی جلدی نہ چلو ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ تمہاری روشنی میں ہم بھی پل صراط عبور کر سکیں ۔ نقتبس ۔ انظرونا ۔ امر کا جواب ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے ۔ (مظہری) قیل ارجعوا ۔ جس طرح منافقین دنیا میں مومنوں سے استہزاء کیا کرتے تھے ۔ اسی طرح قیامت کے دن مومنین بطور استہزاء منافقوں سے کہیں گے کہ ... سے روشنی نہیں ملتی ، جاؤ واپس دنیا میں اور وہاں ایمان لاؤ نیک عمل کرو صرف ... نور روشنی حاصل ہوگی لیکن اب دنیا میں ...

موضح قرآن ف ہر کوئی چاہتا ہے ... جو فتح مکہ سے پہلے ... اور جو خرچ کیا ... اور وہ بڑے درجے والے ہیں ... اپنے ایمان کی روشنی ساتھ ہوگی ... واسطے کہ نیک عمل داہنی طرف جمع ہوتے ہیں ۔

تشریح الرحمن ...

[illegible] جنت اور دوزخ کے درمیان ہوگی [illegible]
[illegible]
[illegible] منافقین مومنوں سے کہیں گے کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے [illegible]
[illegible]

ارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم
[illegible]
بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا
[illegible]
مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَ
[illegible]
بِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ
[illegible]
قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا
[illegible]
كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ
[illegible]
الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾
[illegible]
اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا
[illegible]
لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ
[illegible]
وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ
[illegible]
لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
[illegible]

[illegible] لیکن ہمیشہ مسلمانوں کے مصائب میں مبتلا ہونے کی [illegible]
[illegible]
[illegible] شیطان ہے [illegible]
[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible]

تیسیر الرحمٰن [illegible] یعنی اجل ۱۲

[illegible]

مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ [illegible]

[illegible]

الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ [illegible]

[illegible]

ومثل الذین ینفقون اموالہم ابتغاء مرضات اللہ [illegible]

[illegible]

و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین [illegible]

لئے والذین کفروا ... یہ کفار کے لئے تعریف اخروی ہے۔ توحید و رسالت اور دیگر ضروریات دین کا انکار کرنے والے اور اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والے جہنم کا ایندھن ہوں گے۔ [illegible] اعلموا انما الحیوۃ۔ یہ ترکیب الفاظ کا جو تحاطرق ہے۔ مقصد ... پر تنوین تنکیر ان افعال کی حقارت اور قلت کے اظہار کے لئے ہے ... (آل عمران ۲۰) تنوین تنکیر تحقیر و تقلیل کے لئے کلام میں اکثر آتی ہے (روح) اللہ کی راہ میں خرچ کی ... دولت کا معارضہ اگر دنیا میں بصورت ... دولت ... کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ دنیا چیز ہی کیا ہے۔ محض

أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٩﴾ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ

چند روزہ کھیل تماشا ہے، وقتی زینت و آرائش ہے۔ حسب و نسب کی ... مال و اولاد کی کثرت ... کے مقابلے میں اپنی برتری ثابت کرنے ... اگر تمہیں دنیا میں ... تو ... اس کا اجر و ثواب ... جو آخرت میں ... دنیا کی ... ہے ... آخرت کی ... کمثل غیث۔ یہ دنیا کی حقارت و فانی ہونے کی تمثیل ہے ... کاشت کار ... کھیتی ... ہوتی ہے ... بیج کو زمین میں چھپانے والے ... عبد اللہ بن مسعود ... یستروں البذر فی الارض ... یہ ... سے کفار کی ... کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ کفار دنیا کی زینت کو دیکھ کر اس میں گم ہو جاتے ہیں لیکن مومن دنیا کی ہر چیز سے اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت پر استدلال کرتے ہیں ... کی تعریف میں کہا ہے

... [illegible]

دنیا کی ناپائیداری کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کی وجہ سے زمین سرسبز و شاداب ہو، نباتات لہلہانے لگے اور دیکھنے والے انہیں دیکھ کر خوش ہوں ... یہاں تک کہ نباتات پک کر زرد ہو جائے ... اور کاٹ ڈالی جائے اسی طرح اس دنیا کی زینت و آرائش بھی چند روزہ ہے۔ وفی الاخرۃ عذاب شدید۔ جو لوگ آخرت سے بے خبر ہو کر دنیا میں منہمک ہو جائیں گے، آخرت میں ان کے لئے سخت ترین عذاب ہوگا۔ ومغفرۃ من اللہ ورضوان۔ اور جن لوگوں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی اللہ کے احکام کے سامنے سر جھکا دیا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا ان کو اللہ کی طرف سے بخشش اور رضائے الٰہی کا پروانہ ملے گا۔ وما الحیوۃ الدنیا۔ جو شخص دنیا کی زندگی کو عیش و طرب میں گزار دے اور آخرت سے غافل ہو جائے اس کے لئے تو دنیا فریب کا سامان ہے اور اگر حیات دنیا میں آخرت کے لئے تیاری کرتا رہا تو یہ زندگی ایک بہتر زندگی تک پہنچانے کا ذریعہ بن جائے گی۔

موضح قرآن ف ... [illegible] ... ہو جاتا ہے ... کچھ کام نہ دیگا۔

[illegible]

وسعت کے برابر ہوگی۔ یہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور ان کے احکام کی دل و جان سے تعمیل کریں۔ یہ اللہ کا فضل و احسان ہے وہ جسے چاہے اس سے نوازے اور وہ بڑے فضل و کرم کا مالک ہے [illegible]

وَلَا فِيٓ أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَٰبٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَآ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا۟ عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا۟ بِمَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِيُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْمِيزَانَ لِيَقُومَ ٱلنَّاسُ بِٱلْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا ٱلْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥ وَرُسُلَهُۥ بِٱلْغَيْبِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَٰهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا ٱلنُّبُوَّةَ وَٱلْكِتَٰبَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ

[illegible]

موضح قرآن ف کتاب اور ترازو [illegible] انصاف کا [illegible] جس سے جھوٹا سچا تحقیق ہو جائے ۔

یہاں سے سورت کے دوسرے مضمون یعنی جہاد فی سبیل اللہ کا بیان شروع ہوتا ہے البینٰت معجزات واضحہ الکتاب سے جنس مراد ہے اور تمام کتب سماویہ کو شامل ہے المیزان کا عطف الکتاب پر تفسیری ہے از قبیل عطف الاسم علی الاسم یعنی یہ دونوں ایک ہی چیز کے نام ہیں اور تغایر محض لفظی اور اعتباری ہے جیسا کہ امام بخاری نے فرمایا ہے کہ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی اور ایک قراءت میں اس کے بعد وصلوۃ العصر وارد ہے۔ امام بخاری اسے عطف الاسم علی الاسم قرار دیتے ہیں۔ حاصل یہ کہ یہ عطف تفسیری ہے ایک ہی چیز کے دو ناموں میں سے ایک کو دوسرے پر معطوف کیا گیا ہے کتب

وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم
بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ
وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً
وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ
رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَآتَيْنَا الَّذِينَ
آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ
مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا
يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ
اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾

منزل ۷

سماویہ جو حق و باطل اور شرائع الٰہیہ کے لیے میزان ہیں اس لیے ان کو میزان کہا گیا۔ انزلنا الحدید یعنی ہم نے لوہا پیدا کیا (انزل الحدید ای انشأناہ و خلقناہ کقولہ تعالٰی وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۶۰) باس شدید لوہا شدت کی جنگ کا ذریعہ ہے کیونکہ تمام آلات حرب اسی سے بنتے ہیں۔ وانما الحدید لانہ الۃ الضرب فان الات الحروب متخذۃ منہ ... فرمایا ہم نے بنی آدم میں بہت سے پیغمبر بھیجے جنہیں کھلے معجزات اور روشن نشانات دیے اور ان پر کتابیں نازل کیں جو شرائع سماویہ کا معیار و میزان تھیں تاکہ لوگ ان پر عمل کر کے دنیا میں عادلانہ نظام زندگی قائم کر سکیں اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں لوگوں کے لیے گوناگوں فائدے ہیں اور سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ اس سے سامان جنگ تیار ہوتا ہے۔ ولیعلم اللہ علم سے مجازاً اظہار حقیقت مراد ہے کیونکہ اللہ تعالٰی تو ہر چیز کو جانتا ہے۔ ہم نے لوہا پیدا کیا جس سے آلات حرب اور سامان جنگ تیار کرتے ہیں تاکہ ہم دیکھیں اور ظاہر کریں کہ ان آلات حرب سے اللہ کے دین کو سربلند اور باطل کو سرنگوں کرنے کے لیے کون جہاد کرتا ہے اور کون سر دھڑ کی بازی لگا کر اللہ کے دین اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ ان اللہ قوی عزیز اللہ ایسا طاقتور اور غالب ہے کہ وہ دشمنان اسلام کو آن کی آن میں ختم کر سکتا ہے مگر ابتلاء و امتحان کیلئے اس نے اہل ایمان پر کفار سے جہاد کو فرض قرار دیا ۔ ولقد ارسلنا نوحا یہ گذشتہ آیت ارسلنا کی تفصیل ہے ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسالت سے سرفراز فرمایا اور پھر ان کی اولاد میں بھی رسالت و نبوت اور دین کا سلسلہ جاری کر دیا اور ان کی اولاد میں بڑے بڑے پیغمبر مبعوث کئے لیکن اس کے باوجود انکی ساری اولاد ہدایت پر قائم نہ رہی۔ البتہ ان میں سے کچھ تو انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کے مطابق ہدایت اور توحید پر قائم

موضح قرآن: ف یعنی فقیری اور ترک دنیا جتنا نصاریٰ نے شروع کیا جنگل میں تکیہ بنا کر بیٹھتے نہ جورو نہ بیٹے نہ دنیا کماتے نہ جوڑتے محض عبادت میں رہتے خلق سے ... جتنے اللہ نے بندوں پر حکم نہیں رکھا تھا مگر جب پیچھے اوپر نام رکھا ترک دنیا کا پھر اس پردے میں دنیا چاہی بڑا وبال ہے ف یعنی اس رسول کے تابع رہو کہ دو حصے پاؤ اور دوں سے ... اب بھی عمل کا اور روشنی ... اہل کتاب پیغمبروں کا ... اپنے اور بڑے ... اور اللہ کا فضل بند نہیں ہو گیا۔

فتح الرحمن: یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

[illegible]

سورۃ الحدید میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

سبح للہ ما فی السموات والارض ... وھو علیم بذات الصدور

[illegible]

سُورَةُ المجادلة

رابطہ سورۂ مجادلہ مدنی ہے۔ مصحف اور عثمانی میں سورۂ حدید کے بعد ہے [illegible] ترتیب [illegible] سبیل اللہ پر ختم ہوئی ہے۔ اور دوسری سورت کو مسئلہ توحید کے بیان سے شروع کیا گیا ہے تاکہ اصل مقصود پیش نظر رہے۔

خلاصہ بطور تمہید مسئلہ ظہار کا بیان۔ پھر ان کے منافقین پر زجریں۔ اصلاح منافقین کے لئے تین قوانین۔ ابتداء و انتہاء میں منافقوں کے لئے تخویف دنیوی و اخروی۔

تفصیل

قد سمع اللہ ... تا ... و ان اللہ لعفو غفور۔ بطور تمہید مسئلہ ظہار کا بیان ہے جو کافروں اور منافقوں کے لئے بڑا حکم تھا وہ کہنے لگے دیکھو یہ کیسا پیغمبر ہے کہ اس نے ... ان الذین یحادون اللہ ... تا ... واللہ علی کل شیء شہید۔ زجر و تخویف دنیوی و اخروی۔ جو لوگ ... منافقین ... اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں وہ دنیا میں بھی ذلیل و رسوا ہوں گے اور آخرت میں بھی ان کے لئے سخت عذاب تیار ہے۔

الم تر الی الذین نہوا عن النجوی ... تا ... فبئس المصیر۔ یہ زجر ہے منافقین کے لئے ... یہ لوگ جہاد کو ناکام بنانے کے لئے خفیہ سرگوشیاں کرتے اور ... حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سرگوشی سے روکا ... [illegible] یہ منافقین ... اس کے باوجود ... باز نہیں آتے اور باقاعدہ اسلام، پیغمبر علیہ السلام اور جہاد کے خلاف منصوبے بناتے ہیں اور پیغمبر علیہ السلام کی مجلس میں حاضر ہو کر آپ کی شان میں نازیبا الفاظ کہتے ہیں۔

یا ایہا الذین آمنوا ... تا ... وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون۔ یہ قانون اول برائے اصلاح منافقین۔ اس آیت میں خطاب مومنین سے ہے لیکن مقصود اصلاح منافقین ہے۔ ... یا ایہا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا ... یہ دوسرا قانون ہے۔ منافقین حضور علیہ السلام کی مجلس میں آپ کے بالکل قریب ... بیٹھ جاتے اور مخلصین ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجلس میں آنے والوں کو جگہ دے دیا کرو ... یا ایہا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول ... تا ... واللہ خبیر بما تعملون۔ یہ تیسرا قانون ہے ... منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے ... آپ کے ساتھ سرگوشیاں کرتے تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ بڑے خاص اور مخلص لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جب ... کے ساتھ کوئی سرگوشی کرنا ہو تو پہلے صدقہ دیا کرو ... ۔

الم تر الی الذین تولوا ... تا ... الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون (۱۹) آخر میں پھر منافقین کے لئے زجر اور تخویف دنیوی و اخروی ہے۔ ان ... منافقوں کی ... مسلمانوں کے ساتھ نہیں ... ان کو بالکل ... آخرت میں ... ان الذین یحادون اللہ ... کا تعلق ابتداء سورت سے ہے۔ ... کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی الآیۃ ... لا تجد قوما یؤمنون باللہ ... مدح مخلصین و بشارت اخروی ... مخلص مومنوں کی شان یہ ہے کہ دشمنان اللہ و رسول سے وہ دوستی نہیں رکھتے اگرچہ وہ ان کے قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔ اور انہیں ... انعام و اکرام سے نوازے گا ... ۔

قد سمع اللہ ... بیان حکم ظہار بطور تمہید برائے زجر منافقین۔ ظہار سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو اپنی ماں ... کی پشت سے تشبیہ دے ... زمانہ جاہلیت میں ... طلاق قرار دیا جاتا تھا۔ اور ظہار کے بعد بالکل بیوی کو الگ کر دیا جاتا ... اسلام میں بھی ... ایک شخص اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ ... رضی اللہ عنہا سے کسی معاملہ پر تکرار ہو گئی تو انہوں نے اسے ظہار کر ... بعد میں پشیمان ہوئے ان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ...

شادی کی اور اب جبکہ میں بوڑھی ہو چکی ہوں اور بہت سے بچوں کی ماں بن چکی ہوں اس نے مجھے اپنی ماں سے تشبیہ دیکر مجھے چھوڑ دیا ہے، میری حالت نہایت قابل رحم ہے آپ نے فرمایا میری رائے تو یہی ہے کہ اب تو اس پر حرام ہو چکی ہے ... علیہ وسلم ... خازن و مصابیح ... وہ بار بار عرض کرتی یا رسول اللہ! کوئی صورت ہو کہ میں دوبارہ اس ... لیکن ہر بار آپ یہی جواب دیتے اور وہ ... اپنے درد کا اظہار کرنے لگتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اس عورت کے درمیان بار بار سوال و جواب ہوا اور اس عورت نے ہر بار اللہ تعالیٰ سے التجا کی آخر اللہ تعالیٰ نے اس کی آہ و زاری کو قبول فرمایا اور کفارہ ظہار کا حکم نازل فرمایا کہ کفارہ ظہار کے بعد وہ دوبارہ اپنے خاوند کے پاس رہ سکتی ہے سمیع میں سماع سے مجازاً قبول و اجابت مراد ہے والسمع ہو مجاز عن القبول والاجابة (مدارک)۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی دعاء و التجا قبول فرما لی جو اپنے خاوند کے بارے میں آپ سے تکرار کر رہی تھی اور اللہ کے سامنے اپنے حال زار کا اظہار کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ بھی تمہارا سوال و جواب سن رہا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ یسمع مضارع برائے ماضی استمراری ہے اور ان اللہ سمیع بصیر جملہ ماقبل کیلئے بمنزلہ علت ہے

ک الذین یظہرون۔ ظہار کرنے والوں کو تنبیہ اور اصل حقیقت کا اظہار ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر لیتے ہیں اور یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ اب وہ ہماری ماں کی طرح ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ہیں یہ ان کا سخت مغالطہ ہے ظہار سے بیویاں مائیں نہیں بن جاتیں، مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنم دیا ہے وہ بیویوں کو اپنی ماؤں سے تشبیہ دے کر ایک خلاف شریعت خلاف عقل اور سراسر غلط بات منہ سے نکالتے ہیں۔ ایسے لوگ توبہ کریں اللہ تعالیٰ محض اپنی مہربانی سے انکا گناہ معاف فرمانے والا ہے (منکرا من القول) منکرا الشرع والعقل والطبع ایضا (ا) (زورا) وکذبا باطلا منحرفا عن الحق (مدارک)۔ اس پر کسی کو ... کہ یہ ایسی شریعت کہ جس کو ایک دفعہ ماں کہہ لیا اس کو بیوی بنا لیا، لیکن یہ اعتراض سراسر باطل ہے کیونکہ زبان سے ایک بے حد غلط اور خلاف واقعہ بات کہنے

سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثِنْتَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

سورہ مجادلہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي

تحقیق سن لی اللہ نے بات اس عورت کی جو جھگڑتی تھی تجھ سے اپنے خاوند کے حق میں اور جھگڑتی تھی

إِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ①

اللہ کے آگے اور اللہ سنتا تھا سوال و جواب تم دونوں کا بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ ۖ

جو لوگ ماں کہہ بیٹھیں تم میں سے اپنی عورتوں کو وہ نہیں ہو جاتیں ان کی مائیں

إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا

ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا اور وہ بولتے ہیں ایک نامعقول

مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ② وَالَّذِينَ

بات اور جھوٹی اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے اور جو لوگ

يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ

ماں کہہ بیٹھیں اپنی عورتوں کو پھر وہی کرنا چاہیں جو بات کہی تھی تو آزاد کرنا

رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا ۚ ذٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ ۚ وَ

ایک بردہ کا پہلے اس سے کہ آپس میں ہاتھ لگائیں اس سے تم کو نصیحت ہوگی اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ③ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

اللہ خبر رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو پھر جو کوئی نہ پائے تو روزے ہیں

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا ۖ فَمَنْ

دو مہینے کے لگاتار پہلے اس سے کہ آپس میں چھوئیں پھر جو کوئی

موضح قرآن ف اسلام سے پہلے مرد اگر عورت کو کہتا کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ تو ساری عمر کو وہ اس پر حرام گنتے۔ حضرت کے وقت میں ایک مسلمان نے اپنی عورت کو یوں کہا وہ عورت آئی حضرت کے پاس حضرت نے فرمایا ... وہ عورت ... اور زاری کرنے لگی کہ میرا گھر ویران ہوتا ہے اور اولاد پریشان ہوتی ہے تب یہ حکم اترا ... جس نے جنا نہیں وہ ماں کیونکر ہو مگر بے ادبی کی بات کہی ... تو اس عورت کے پاس نہ جائے جب تک کفارہ نہ دے ... ف۲ ... یعنی یہ غلط کہا ہے صحبت ہو تو کفارہ ... پہلے ... آزاد کریں۔

فتح الرحمٰن ف ... شوہر او گفت ... مانند پشت مادر ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... حرام شدی ... خدا تعالیٰ این آیت فرستاد ... یعنی تشبیہ ... بپشت مادر ۱۲۔

أَوْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ

أَلِيمٌ ﴿٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا

كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ

بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ

اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا

فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ

ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ

وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ

مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ

لیا جائے تو ہم اسلام ، قرآن اور پیغمبر علیہ السلام کی صداقت پر واضح اور روشن دلائل قائم کر چکے ہیں کہ انکار و مخالفت کی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں ، اللہ تعالیٰ دشمن
معاندین کو دنیا میں مسلمانوں کے ہاتھوں مختلف مواقع پر نہایت ذلیل و رسوا کیا جنگ بدر یا جنگ احزاب میں یا دونوں کی مرادو جیل (کلی) ولکفر ین
عذاب مھین ، او دنیا میں اس ذلت و رسوائی کے علاوہ دوسرے میں ان کے لئے اس سے کہیں زیادہ رسوا کن عذاب تیار ہے یوم یبعثہم اللہ ۔ ظرف مھین سے متعلق ہے یا
متعلق ہے منصوب بالظرف المستقر اعنی مہلکا فرین او مھین (مظہری ج ۹ ص ۲۲۱) قیامت کے دن جب اللہ ان سب کو میدان حشر میں جمع کرے گا

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ
[illegible]
النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ
[illegible]
وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَآءُوْكَ
[illegible]
حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
[illegible]
لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ
[illegible]
فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ
[illegible]
فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ
[illegible]
وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ
[illegible]
تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ
[illegible]
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَـيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ
[illegible]
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
[illegible]

گو انہیں ان کی تمام بد اعمالیوں سے آگاہ فرمائے گا جن کو وہ بھول چکے ہوں گے ، لیکن اللہ تعالیٰ کے پاس ان کی تمام تفصیلات محفوظ ہوں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ علم و قدرت کے لحاظ سے ہر جگہ موجود ہے اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ اور اوجھل نہیں ۔ الم تر ان اللہ یعلم ، یہ آیتیں نہایت ہی سرکش اور بدترین قسم کے منافقوں کے بارے میں ہیں جو پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگوشیاں کرتے اور سمجھتے کہ ان کی ان پوشیدہ باتوں کا کسی کو علم نہیں ، منافقوں کی کوئی خفیہ سازش اللہ تعالیٰ سے چھپ نہیں سکتی اللہ تعالیٰ تو زمین و آسمان کی ہر بات اور ہر چیز کو جانتا ہے کوئی بات اس سے چھپی نہیں رہ سکتی اگر کسی جگہ تین آدمی چھپ کر کوئی مشورہ کریں تو چوتھا اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور اگر پانچ آدمی کوئی خفیہ پروگرام بنائیں تو ان کے ساتھ چھٹا وہ موجود ہوتا ہے۔ الغرض تعداد اس سے کم ہو یا اس سے زیادہ وہ جہاں کہیں بھی چھپ کر کوئی مشورہ کریں اللہ تعالیٰ ان کے پاس موجود اور ان کی ہر بات سے باخبر ہے ۔ ثم ینبئہم ، چنانچہ دنیا میں تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کوئی خلاف بات نہیں کی لیکن قیامت کے دن انکار نہیں کر سکیں گے ۔ اس دن اللہ ان کو علی رؤس الاشہاد ذلیل و رسوا کرنے کے لئے ان کے تمام کرتوت ظاہر کردے گا کیونکہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور کوئی بات اس سے مخفی نہیں ۔ الم تر الی الذین نہوا ، یہ آیتیں بھی منافقین کے بارے میں نازل ہوئیں ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت یہود اور منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ۔ قال ابن عباس نزلت فی الیہود والمنافقین (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۹۱) جب مسلمانوں کی ایک جماعت کہیں جہاد میں شریک ہوتی تو منافقین دوسرے مسلمانوں کے سامنے الگ الگ ہو کر کھسر پھسر کرتے اور آنکھوں اور اشاروں سے مسلمانوں کی طرف اشارے کرتے کہ ان کے دل میں

مسئلہ

موضح قرآن ف حضرت کی مجلس میں یہود اور منافق کان میں باتیں کرتے مجلس کے لوگوں پر ، مسلمانوں کو فکر ہوتی اور جب حضرت کی بات سن کر اپنے ہی یہ تم کو حکم سے ہم منع کیا جاتا ہے کہ چپکے چپکے نہ کہا کرو ، اور جب حضرت کے پاس آتے تو سلام علیک کے بدلے السام علیک کہتے۔ یہ دعا ہے کہ تو مرے ۔ ... اگر یہ رسول ہے تو ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا اور کوئی منافق بھی کہتا ہو ۔ ف سو کان میں بات کرنا کسی بات کہنی چاہئے مجلس میں دو شخص کان میں بات کریں تو دوسرے ڈرتے ہیں کہ ہم پر کیا آفت ہے ۔

فتح الرحمٰن ف یعنی یہود کو از ایشان در ایذا مسلمین بود۔ ف یعنی جاہلیت اسلام علیک گوید یعنی مرگ بر تو باد۔ ف یعنی اگر پیامبر راست بودے چنیں گفتن را ایسی ہی عذاب شدے ۔ ۱۲

میں فوراً لشکر ان کے اقارب تو وہاں کام آچکے ہیں اب وہ واپس نہیں آئیں گے اور اگر وہ کسی مسلمان کو تنہا گذرتے دیکھتے تو فوراً سرجوڑ کر اس کی طرف سر اور آنکھوں سے اشارے کرکے سرگوشی شروع کر دیتے جس سے وہ سمجھے کہ وہ میرے قتل کا منصوبہ بنا رہے ہیں اور خوف زدہ ہو جاتے۔ ان کی ایسی شرارتوں سے مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچتا اور ایذا ہوتی تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا شکوہ کیا اس پر آپ نے ان منافقین کو روکا اور اس طرح سرگوشیاں کرنے سے ان کو روکا مگر وہ پھر بھی باز نہ آتے تھے تب اس آیت میں ان پر زجر کیا گیا۔ (روح۔ ابن کثیر) یہ لوگ پہلے معاندانہ اور بدنیتی میں

اٰمَنُوٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا

يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ

ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ

نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

رَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٣﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ

منزل ۷

کرتے ہیں جو گناہ ہے ان کو منع کیا گیا وہ پہلے سے زیادہ چڑھ کر اس کا ارتکاب کرتے ہیں۔ النجوی الف لام عہد خارجی کے لئے ہے یعنی خلاف اسلام سرگوشیاں۔ ثم یعودون لما نہوا عنہ ان کو منع کیا گیا تھا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگوشیاں نہ کیا کریں لیکن وہ اس سے باز نہیں آتے اور بدستور ایسے منصوبے بناتے ہیں جو سراسر خلاف اسلام اور گناہ ہیں اور جن کا مقصد مسلمانوں پر ظلم و زیادتی کرنا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت و عداوت پر کمر بستہ رہنا ہوتا ہے۔ یہ یہود اور منافقین کی ایک اور شرارت کا ذکر ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو السلام علیک کی بجائے السام علیک کہتے۔ السام کے معنی موت کے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحیۂ سلام نازل ہوتا ہے اور امت کو بھی تحیۂ سلام پیش کرنے کا حکم ہے لیکن یہود و منافقین بجائے کمال خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے السام علیک کہتے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان کی اس شرارت و خباثت پر زجر فرمائی ۔ ویقولون فی انفسہم اور پھر آپس میں کہتے ہیں کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح تحقیر و توہین کرتے ہیں اگر وہ سچے رسول اور اللہ کا پیغمبر ہے تو اللہ ہمیں اس کی سزا کیوں نہیں دیتا اور ہم سے انتقام کیوں نہیں لیتا۔ ای یقولون فیما بینہم لو کان نبیا لعاقبنا اللہ بما نقول (مدارک ج ۴ ص ۱۹۰) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا حسبہم جہنم اگر دنیا میں ان کو ان شرارتوں کی سزا نہیں ملی تو کیا ہوا آخرت میں انکی سزا کے لئے جہنم ہی کافی ہے جس میں وہ داخل ہوں گے جو نہایت ہی برا ٹھکانا ہے۔ ۱۴ یا ایہا الذین امنوا اذا تناجیتم

ے اصلاح منافقین کیلئے ہدایات ہیں اور خطاب منافقین سے ہے اور ایمان سے ایمان باللسان مراد ہے۔ ای امنوا بالسنتہم وھو خطاب للمنافقین

موضح قرآن ف یہ ادب ہے مجلس کے کوئی آئے اور جگہ تنگ ہو تو سب تھوڑا تھوڑا کھسک جائیں [illegible]

نسخ الرحمٰن [illegible]

[illegible]

ف۱۸ اعد اللہ۔ یہ منافقین کے لئے تخویف اخروی ہے۔ دنیا میں وقتی منافع حاصل کر لیں، لیکن آخرت میں ان کے لئے نہایت ہی سخت سزا تیار ہے کیونکہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں نہایت ہی برا کر رہے ہیں اتخذوا ایمانھم جنۃ۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے کہ جب کبھی ان کی کسی شرارت کا پتہ لگ جاتا ہے تو قسمیں کھا کر اپنے اخلاص ایمان اور اپنی براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جب انہیں ان قسموں کی آڑ میں امن مل جاتا ہے تو طرح طرح سے مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرتے ہیں اور جو لوگ اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کو اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان شرار کے لئے نہایت

وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤﴾

[illegible]

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا

[illegible]

يَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن

[illegible]

سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٦﴾ لَّن تُغْنِيَ عَنْهُمْ

[illegible]

أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا أُولَٰئِكَ

[illegible]

أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ

[illegible]

جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ

[illegible]

أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٨﴾ اسْتَحْوَذَ

[illegible]

عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَٰئِكَ حِزْبُ

[illegible]

الشَّيْطَانِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٩﴾

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي

[illegible]

ہی ذلت آمیز اور رسوا کن عذاب تیار ہے (فصدوا الناس) عن سبیل اللہ ای ضلال اصحابھم بتثبیطھم لبعض عن الدخول فی الاسلام وتضعیفھم امر المسلمین عندھم (روح ج ۲۸ ص ۳۳)۔ ف۱۹ لن تغنی عنھم۔ ان کے اموال اولاد جن پر انہیں فخر و غرور ہے عذاب الٰہی کے مقابلہ میں ان کے کسی کام نہیں آئیں گے ان کی سزا جہنم ہے اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یوم یبعثھم اللہ۔ ظرف لن تغنی سے متعلق ہے قالہ الشیخ اللہ تعالیٰ یا فلھم عذاب مھین سے متعلق ہے اور خالدون سے متعلق نہیں کیونکہ اس سے مفہوم درست نہیں ہوتا۔ منافقین جس طرح مسلمانوں کے سامنے جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا میں مواخذے سے بچ جاتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن خداوند تعالیٰ کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے اور سمجھیں گے کہ ان جھوٹی قسموں سے انہیں کچھ فائدہ ہو جائیگا جیسا کہ دنیا میں پہنچ جاتا تھا لیکن یہ قیامت کے دن خدا کی عدالت میں بھی وہ جھوٹی قسمیں کھائیں گے یہ جھوٹ بولنے پر ان کی جسارت کی انتہا ہوگی۔ ف۲۰ استحوذ علیھم الشیطن۔ شیطان ان کے دل و دماغ پر غالب آچکا ہے اور وہ اس کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں۔ اس نے ان کو یاد الٰہی سے بالکل غافل کر رکھا ہے اور وہ شیطان کے پورے پیروکار بن چکے ہیں اور یاد رکھو شیطان کی ٹولی انتہائی خسارے میں رہے گی کیونکہ آخرت میں اس کو نعیم مقیم و دائمی نعمتوں سے محروم رکھا جائے گا اور عذاب الیم (ابدی اور دردناک عذاب) نصیب ہوگا۔ ف۲۱ ان الذین یحادون۔ یہ ابتدائے سورت کے ساتھ متعلق ہے اور کفار و منافقین کیلئے زجر و تخویف ہے جو خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کی ذلیل ترین اور مبغوض ترین مخلوق میں شامل ہیں اس لئے شدید ترین عذاب کے مستحق ہیں۔ ف۲۲ کتب اللہ۔ یہ اہل اسلام کے لئے بشارت فتح ہے اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھ دیا یا فیصلہ فرما چکا ہے کہ آخر غلبہ میرے رسولوں اور ان کے متبعین ہی کو نصیب ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی قوت و شوکت اور عزت و غلبہ کا مالک ہے اور وہ ہمیشہ دینی جماعت (حزب اللہ) کو شیطانی جماعتوں (حزب الشیطان) پر غلبہ عطا فرماتا ہے۔ کتب۔ فی اللوح المحفوظ او قضی وحکم (روح ج ۲۸)

موضح قرآن ف اللہ غالب ہوا کافروں پر خصوصاً یہود پر اور ان کے رفیق منافق۔

۲۲ لا تجد قوما الخ میں حزب الشیطان (شیطانی ٹولے) کے مقابلے میں حزب اللہ (اللہ کی جماعت) یعنی مخلص مومنین کی صفت اور ان کے لئے دنیوی و اخروی بشارت کا ذکر ہے۔ یہ منافقین جن کا گٹھ جوڑ اور جن کی درپردہ دوستی کفار و یہود سے ہے جو خدا اور رسول کے سخت دشمن ہیں کیا یہ مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں؟ حالانکہ تو ایمان والوں میں کبھی کیا ایسے لوگ نہیں پائے گا جو دل و جان سے مومن ہوں اور پھر ایسے لوگوں سے دوستی بھی کریں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوں اگرچہ وہ ان کے باپ بیٹے، بھائی اور قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ کتب فی قلوبهم الایمان ایمان کو ان کے

الْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ

ذلیلوں میں۔ اللہ لکھ چکا کہ میں غالب ہوں گا اور میرے رسول بیشک اللہ

قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢١﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

زور آور ہے زبردست۔ تو نہ پائے گا کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور پچھلے

الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا

دن پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول کے خواہ وہ

آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ

اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے

أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ

ان کے دلوں میں اللہ نے لکھ دیا ہے ایمان اور ان کی مدد کی ہے اپنے غیب کے فیض سے

وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

اور داخل کرے گا ان کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہیں

فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ

ان میں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی۔ وہ لوگ ہیں گروہ

اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾

اللہ کا۔ سنتا ہے جو گروہ ہے اللہ کا وہی مراد کو پہنچنے والے

ع ۳

سُورَةُ الْحَدِيدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ حدید مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی انتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ

اللہ کی پاکی بول رہا ہے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی

دلوں میں محکم کر دیا۔ روح سے مراد وحی الٰہی و قرآن ہے۔ کتب فی قلوبهم الایمان ای اثبته فیها ... وایدهم بروح منه ای بکتاب انزله فیه حیاة لهم (مدارک ج ۴ ص ۲۰۸) حضرت شیخ فرماتے ہیں روح سے نور یقین مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے نور یقین سے ان کی تائید کی ہے۔ [illegible] نور القلب وهو نور یقذفه الله تعالیٰ فی قلب من یشاء من عباده تحصل به الطمانینة (روح ج ۲۸) ان لوگوں کے دلوں میں ایمان کس طرح محکم ہو اور توحید خالص ان کے دلوں میں جاگزیں ہو [illegible] خدا تعالیٰ اور رسول کے دشمنوں سے انہیں ہرگز انس نہیں ہو سکتا۔ قال سهل من صحح ایمانه واخلص توحیده فانه لا یأنس بمبتدع ولا یجالسه ولا یظهر له من نفسه الخ (مدارک)۔ ۲۳ و یدخلهم۔ ان مخلصین کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا جس میں نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے ایمان محکم، توحید خالص اور ان کی مخلصانہ اطاعت کی وجہ سے اللہ ان سے راضی ہے اور آخرت میں بے حد اجر و ثواب پا کر وہ بھی اللہ سے راضی ہو جائیں گے اور انہیں کوئی شکوہ باقی نہ رہے گا [illegible] یہ اللہ کی جماعت ہے اور یاد رکھو اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے [illegible] الا انهم المفلحون [illegible]

[illegible] فتح قرآن [illegible]

فتح الرحمن [illegible]

[illegible] واللہ اعلم

سورۃ الحشر

ربط | سورۂ مجادلہ میں یہود کی دوستی کے سبب منافقوں پر زجریں تھیں اب سورۂ حشر میں بنی نضیر کی جلا وطنی اور اس سے متعلق منافقوں پر زجریں ہوں گی۔

خلاصہ

اعادۂ دعویٰ، تخویف و ترہیب، تقسیم فئی، زجرات منافقین، اعادۂ دعویٰ توحید مع دلائل۔

تفصیل

سبح للہ۔ الآیۃ۔ دعویٰ توحید جو اصل مقصود ہے کا اعادہ ہے تاکہ اصل مسئلہ کی طرف دھیان رہے۔ ھو الذی اخرج الذین کفروا ۔۔۔ تا ۔۔۔ و لیخزی الفسقین تخویف دنیوی کا ایک نمونہ یہود بنی النضیر جو اپنے زعم میں مضبوط قلعوں میں بیٹھ کر خدا کے عذاب سے محفوظ سمجھ بیٹھے تھے مسلمانوں کے ایک ہی حملے کی تاب نہ لا سکے اور انہیں اپنا سب کچھ چھوڑ کر جلاوطن ہونا پڑا۔ اس دنیوی سزا کے علاوہ آخرت میں بھی ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔ ما افاء اللہ علی رسولہ ۔۔۔ تا ۔۔۔ انک رءوف رحیم ؕ اموال بنی نضیر بطور فئی مسلمانوں کو ہاتھ آئے تھے اس لئے ان کی تقسیم کا طریقہ بھی بیان فرمایا۔

الم تر الی الذین نافقوا ۔۔۔ تا ۔۔۔ وذلک جزؤا الظلمین (رکوع ۲) یہ منافقین کے لئے زجر و تخویف ہے۔ یہ منافقین بنی قریظہ یہود سے وعدے کرتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھی اور مددگار ہیں، ان کے یہ وعدے سراسر جھوٹ ہیں اور وقت آنے پر یہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے اور ان کا ساتھ نہیں دیں گے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو خوشخبری دی گئی کہ اب کفر کی طاقت ختم ہو چکی ہے اور اب کفار متحد ہو کر بھی مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ان پر مسلمانوں کا رعب طاری رہے گا۔ جب یہود بنی نضیر بہت مضبوط قلعوں میں محفوظ تھے مسلمانوں کے ایک حملے کی بھی تاب نہ لا سکے۔ تو دیگر کیا چیز ہیں۔ یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ ۔۔۔ تا ۔۔۔ لعلھم یتفکرون (رکوع ۳) یہ پہلے سے کر منافقین کے لئے ترغیب ہے اور ہر دو کی ترتیب لف و نشر غیر مرتب ہے۔

ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو ۔۔۔ تا ۔۔۔ وھو العزیز الحکیم یہ اصل دعویٰ یعنی سبح للہ۔ الآیۃ سے متعلق ہے۔ ان آخری تین آیتوں میں دعویٰ توحید کا بار بار ذکر ہے۔ پہلی آیت میں نفی شرک فی العلم، دوسری میں نفی شرک فی التصرف اور تیسری آیت میں توحید کا جامع ترجمہ ذکر کیا ہے۔

سبح للہ ما فی السموت۔ یہ دعوائے توحید کا اعادہ ہے۔ یہ حقیقت مسلمانوں کے ذہنوں میں ہے کہ جہاد و قتال سب کی مسئلہ توحید کے لئے ہے اور جہاد سے کوئی دنیوی غرض مقصود نہیں۔ زمین و آسمان اور ساری کائنات کی ہر چیز شرک اور عیوب سے پاک ہے اور بزبان حال و قال سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں مصروف ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ شریکوں سے پاک ہے۔ وہ سب پر غالب اور سب پر حکم والا ہے۔ اسے ہی آنحضرت جس طرح کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا معترف اور اس کی تسبیح و تقدیس میں مصروف ہے تم بھی صرف اسی کی عبادت کرو اور اسی کو کارساز سمجھو اور صفات کارسازی میں کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور اسی مسئلے کی خاطر جہاد کرو۔ آگے جہاد سے جی چرانے والے منافقوں پر زجریں ہوں گی۔

ھو الذی اخرج الذین کفروا الخ۔ یہ تخویف دنیوی کا ایک نمونہ ہے اور اس میں بنی کعب و اسد کے یہود بنی نضیر مراد ہیں جو خیبر اور مدینہ کے نواح میں آباد تھے یہ اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت تھی کہ اس نے اپنی قدرت کاملہ اور تدبیر غیبی سے یہود بنی نضیر کو مسلمانوں کے ایک ہی حملے سے ان کے گھروں سے نکال دیا اور کفر و مسلمانوں کے سامنے ہتھیار ڈال دینے پر مجبور کر دیا۔ یہود بنی نضیر کی قوت و کثرت، دولت و ثروت، سامان جنگ اور مضبوط قلعوں کی وجہ سے مسلمانوں کو یہ گمان بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے قلعوں سے بے دخل ہو سکیں گے اور خود یہود کو بھی یہی گمان تھا کہ ان کے محفوظ قلعے ان کو اللہ کے عذاب سے بچا لیں گے۔ فاتٰھم اللہ من حیث لم یحتسبوا بیچ مسلمانوں کے اچانک حملے سے ان پر وہ بلا نازل ہوئی جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کی ہیبت اس قدر بیٹھ گئی کہ وہ خود ہی اپنے گھروں کو ویران کرنے لگے اور مسلمانوں نے بھی ان کے گھروں کو ویران کیا۔ جب یہود بنی نضیر کو مسلمانوں نے محاصرہ کر لیا تو یہود اپنے مکانوں کی چھتیں اور دروازے اکھاڑ کر شہتیر اور لکڑیاں وہاں سے ساتھ لے جانے لگے تاکہ مسلمان ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں اور باہر سے مسلمان ان کے مکانوں کو توڑ پھوڑ رہے تھے تاکہ وہ بستی کے اندر داخل ہو سکیں۔

[illegible]

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ
يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ
فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي
قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَ
أَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٢﴾ وَ
لَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ
وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿٣﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا
اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَنْ يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ﴿٤﴾ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً
عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ﴿٥﴾ وَمَا

[illegible]

موضح قرآن

[illegible]

جملہ من لا نعوان لعلک ... ولیجزی میں واؤ زائدہ ہے لیجزی اذن مقدر کے متعلق ہے یا واؤ عاطفہ ہے اور لیجزی کا معطوف علیہ مقدر ہے جو اذن مقدر کے متعلق ہے۔ او لیجزی الفٰسقین، متعلق بمقدر علی انہ علۃ لہ و ذلک عطف علی مقدر اخرای ذن لیعز فی القطع و الترک لیعز المؤمنین ولیجزی الفٰسقین (روح)۔ قولہ وما افاء اللّٰہ مبتداء ہے اور ما افاء اللّٰہ بعد عہد کی وجہ سے اعادہ ہے اور درمیان میں فما اوجفتم سے ... کی تشریح کی گئی ہے اور فللّٰہ و للرسول الخ اسکی خبر ہے۔ یہاں سے غیر لڑائی کے

أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ

[illegible]

خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ

[illegible]

يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ

[illegible]

رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي

[illegible]

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا

[illegible]

يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ

[illegible]

فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ

[illegible]

اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٧﴾ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ

[illegible]

أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ

[illegible]

اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ

[illegible]

هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ

[illegible]

رحجوع ہو کر مال فئی کی تقسیم کا دستور بیان کیا گیا ہے۔ بنی نضیر کے اموال چونکہ بطور فئی حاصل ہوئے تھے اس لئے اس کی تقسیم کا دستور بیان فرمایا۔ مال فئی اس مال کو کہا جاتا ہے جو کفار سے بغیر قتال و جہاد کے بغیر لڑائی کے مسلمانوں کے ہاتھ آئے جیسا کہ یہود بنی نضیر نے مسلمانوں کے غلبے سے مرعوب ہو کر صلح کر لی اور اپنے اموال مسلمانوں کے حوالے کر دیئے۔ اسکا ذکر وما افاء اللّٰہ علی رسولہ منھم میں ہے یہود بنی نضیر کے علاوہ اور کئی بستیوں کے یہودیوں نے بھی اسی طرح صلح کر کے اپنے اموال مسلمانوں کے حوالے کر دیئے تھے۔ مثلاً اہل فدک، عرینہ اور بنی قریظہ وغیرہ۔ اس کا ذکر ما افاء اللّٰہ علی رسولہ من اھل القرٰی میں ہے دستور تقسیم سب کا ایک ہے۔ من اھل القرٰی قال ابن عباس ھی قریظۃ والنضیر وھما بالمدینۃ، وفدک وھی علی ثلاثۃ ایام من المدینۃ وخیبر وقری عرینۃ وینبع (قرطبی ج ۱۸ ص ۱۱) بنی نضیر، اہل فدک، اہل عرینہ وغیرہ کے یہ اموال اللّٰہ نے بطور فئی اپنے پیغمبر علیہ السلام کو عطا کئے تم نے ان پر اونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے اور وہ قتال کے بغیر ہی حاصل ہوئے۔ اللّٰہ تعالیٰ نہایت ہی قادر و توانا ہے وہ جس پر چاہتا ہے اپنے پیغمبروں علیہم السلام کو مسلط فرما دیتا ہے۔ جس طرح اس نے محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو یہودیوں کی ان بستیوں پر مسلط فرما کر ان کی ساری دولت آپ کے قدموں پر لا ڈالی۔ فللّٰہ وللرسول۔ یہ تقسیم فئی کا دستور العمل ہے۔ فللّٰہ میں اللّٰہ تعالیٰ کا ذکر تبرک و تشریف کیلئے ہے اور مقصد یہ ہے کہ اس مال کا مالک حقیقی اللّٰہ ہے وہ جس طرح چاہے اس کی تقسیم کا حکم نافذ فرما سکتا ہے بعض کے نزدیک ایک حصہ اللّٰہ کے نام کا نکالا جائے جو خانہ کعبہ اور دوسری مسجدوں پر صرف کیا جائے۔ یصرف سھم اللّٰہ فی عمارۃ الکعبۃ وسائر المساجد وقیل ذکر اللّٰہ للتعظیم (بیضاوی)

موضح قرآن [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

و للرسول: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کی زندگی میں تھا جسے آپ اپنی ذات پر اور ازواج مطہرات پر خرچ کرتے تھے جو بچ جاتا اسے رفاہ مسلمین پر خرچ فرماتے تھے۔ آپ کی زندگی کے بعد آپ کا حصہ ختم ہو چکا ہے البتہ ازواج مطہرات کے لئے بیت المال سے وظائف مقرر کئے گئے۔ و لذی القربی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار جن پر صدقات واجبہ حرام ہیں ان کا اس سے حصہ [illegible] ہے۔ [illegible] ہو یا طلب [illegible] ہیں۔ ان کے علاوہ یتامی، مساکین اور مسافر جو وہاں پر ضرورت مند ہو جائے۔ کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم یہ تقسیم اس لئے ہے تاکہ مال فئی کی تقسیم کا [illegible] دولت ایک ہی طبقہ کے ہاتھوں میں نہ گھومتی رہے، بلکہ فقراء اور مساکین بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ما آتاکم الرسول۔ یہ [illegible] کا ایک نہایت ہی اہم اصول ہے۔ اللہ کا رسول اللہ کی طرف سے جو حکم لائے اسے بسر و چشم قبول کرو [illegible] سے ایک تقسیم فئی کا حکم ہے۔ اور جس کام سے وہ منع فرمائے اس سے باز آ جایا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ [illegible] ان احکام کی نافرمانی کرو تو جان لو کہ اللہ کا عذاب نہایت سخت ہے۔

للفقراء: ای الفئی للفقراء [illegible] یہ بدل ہے [illegible] مع المعطوفین [illegible] سے بدل الکل ہے [illegible] سے فقراء مہاجرین و انصار مراد ہیں۔ [illegible] الفقراء المہاجرین (مجیر) [illegible] من قولہ تعالی ولذی القربی والمعطوف علیہ (کشاف) اس آیت میں مہاجرین اور انصار کے فضائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ الذین اخرجوا: وہ مہاجرین جو مشرکین مکہ نے اپنے گھروں سے نکالے اور اپنے اموال کو چھوڑ کر ہجرت پر مجبور کیا۔ چونکہ وہ بے وطن ہیں اور بے سر و سامان بھی [illegible] ہیں اس لئے مال فئی میں ان کا بھی حصہ ہے۔ اس کے بعد ان کی صفت بیان کی گئی ہے۔ یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا: یہ اخرجوا کے نائب فاعل سے حال ہے۔ مہاجرین جو اپنے گھروں، اموال و املاک کو محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے چھوڑ آئے ہیں ان کی کوئی دنیوی غرض نہیں تھی [illegible] کی مخالفت [illegible] بلکہ محض اللہ کے لئے تھی۔ ای خرجوا من دیارھم [illegible] ابتغاء مرضاۃ اللہ و رضوانہ۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۳۶)

و ینصرون اللہ: یہ دوسری صفت ہے جو مہاجرین کی ایک اور صفت ہے۔ ان کا اپنے گھروں سے نکلنا اللہ کے دین کی نصرت و تائید کے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و تائید کے لئے تھا۔ ای ینصرون دین اللہ [illegible] و رسولہ (مدارک) اولئک ھم الصادقون: یہ مہاجرین اپنے دعوائے ایمان میں سچے اور ہجرت و اخلاص میں اور دین حق کی حمایت و تائید میں مخلص ہیں۔ ای الصادقون فی ایمانھم [illegible] یہ اللہ تعالی کی طرف سے مہاجرین کے ایمان و اخلاص کی شہادت ہے کہ انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر جو تکلیفیں اٹھائیں اور جس قدر مالی نقصان اٹھایا وہ اپنے عقیدہ اور دین سے تعلق رکھنے والی ہے۔ [illegible] اللہ تعالی نے اسلام کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے کیا ہے۔ قال قتادۃ المہاجرون الذین ترکوا الدیار والاموال والعشائر و خرجوا حبا للہ و لرسولہ و اختاروا الاسلام علی ما کانوا فیہ من شدۃ۔ (خازن و معالم ج ۷ ص ۵۱) مہاجرین میں سے کسی شخص کے بارے میں منافقت کا اعتقاد رکھنا اس آیت کا صریح انکار اور کفر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے اس آیت میں تمام مہاجرین کو ایمان اور عمل میں مخلص اور صادق فرمایا ہے۔ الصادقون فی ایمانھم [illegible] فقد دعوا ھم [illegible] قال من [illegible] انھم کانوا منافقین [illegible] فی دعائم الایمان [illegible] انکار ما فی ھذہ الآیۃ (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۲)

۹ و الذین تبوؤ الدار و الایمان: یہ المہاجرین پر معطوف ہے اور اس میں انصار رضی اللہ تعالی عنہم کے فضل و شرف کا ذکر ہے۔ الدار سے مدینہ منورہ مراد ہے جو دار الہجرت ہے۔ الایمان کا عامل محذوف ہے۔ ای تمکنوا فی الدار و اخلصوا الایمان [illegible] علفتھا تبنا و ماء باردا [illegible] کے قبیل سے ہے۔ [illegible] ای تبوؤا الدار و اخلصوا الایمان [illegible] یعنی مہاجرین کے علاوہ وہ انصار ہیں جو مہاجرین کی آمد سے پہلے اس شہر میں مقیم تھے اور [illegible] سے پہلے اخلاص سے ایمان لا چکے تھے۔ یحبون من ھاجر الیھم: مہاجرین سے ان کو دلی محبت ہے اور ان کے دلوں میں مہاجرین کے لئے ہمدردی اور غمگساری کا جذبہ موجزن ہے۔ چنانچہ مہاجرین کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس کی وجہ سے وہ آزردہ نہیں ہوتے اور نہ ان کے دلوں میں تنگی پیدا ہوتی بلکہ وہ اپنی ذات پر مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود بھی ضرورت مند کیوں نہ ہوں۔ حاجۃ: تنگی اور حسد (مدارک) خصاصۃ: حاجت و ضرورت۔ و من یوق شح نفسہ: انصار رضی اللہ تعالی عنہم کے دل و نیوی لالچ اور بخل کی بیماری سے پاک تھے۔ اور جو لوگ لالچ اور بخل سے بچ گئے وہی کامیاب ہوں گے۔ [illegible] یہ جملہ [illegible] کی حالت کے مطابق اور حقیقت ہے [illegible] کے قلوب پر [illegible] (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۰)

ف۱۰ والذین جاؤ من بعدھم یہ بھی الفقراء پر معطوف ہے۔ مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کے بعد جو اہل ایمان ہوں گے ان کو بھی اس مال سے حصہ دیا جائے گا لیکن ان کے لئے ضروری ہے کہ مہاجرین و انصار کے بغض سے ان کے دل پاک ہوں بلکہ ان کی محبت سے لبریز ہوں اور وہ ہمیشہ مہاجرین و انصار کو دعا خیر سے یاد کریں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بغض سے دل کو صاف رکھنا اور ان کے حق میں دعا کرنا بعد والوں کے لئے لازم ہے۔ یہاں تک کہ امام مالک فرماتے ہیں جس شخص کے دل میں کسی بھی صحابی کا بغض ہو گا مال فئی میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ و فی الآیۃ حث علی الدعاء للصحابۃ و تصفیۃ القلوب من بغض احد منھم (روح ج ۲۸ ص ۵۵) و ما احسن ما استنبط الامام مالک رحمہ اللہ من ھذہ الآیۃ الکریمۃ ان الرافضی الذی یسب الصحابۃ لیس لہ فی مال الفئ نصیب لعدم اتصافہ بما مدح اللہ بہ ھؤلاء فی قولھم ربنا اغفر لنا ولاخواننا (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۳۹) ف۱۱ الم تر الی الذین نافقوا یہ ان منافقین پر زجر ہے جو سورۂ مجادلہ میں مذکور منافقین سے مختلف تھے۔ اہل کتاب سے یہود بنی قریظہ مراد ہیں۔ یہ منافقین تو اہل سے پہلے ہی نکالے جا چکے تھے منافقین اگرچہ زبان سے اسلام کے مدعی تھے لیکن ان کے دلوں میں بدستور کفر موجود تھا اس لئے کفار اہل کتاب کو ان کے بھائی فرمایا۔ نیز یہ منافقین بھی اکثر یہود کی نسل سے تھے۔ منافقین چوری چھپے یہود بنی قریظہ کو مسلمانوں کے خلاف اکساتے تھے منافقین جس طرح اسلام میں مخلص نہیں تھے اسی طرح یہودیوں سے کئے گئے وعدوں میں بھی مخلص نہ تھے۔ وہ یہ وعدے محض جوش ہمدردی کے طور پر کرتے تھے کہ اگر بالفرض بنی قریظہ کا پلہ بھاری ہو گیا تو ان کی مدد کریں گے اور اگر مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا تو ان کا ساتھ دیں گے۔ منافقین یہودیوں سے کہتے کہ اگر بنی نضیر کی طرح تم کو بھی اپنے گھروں سے نکالا گیا تو ہم بھی یہاں نہیں رہیں گے۔ بلکہ جہاں تم جاؤ گے وہاں تمہارے ساتھ ہی جا بسیں گے اور تمہارے بارے میں ہم کسی کی کوئی بات نہیں مانیں گے۔ مثلاً اگر مسلمانوں نے ہم سے کہا کہ ہم تمہارا ساتھ چھوڑ دیں یا تم سے جنگ کریں تو ہم ان کا یہ حکم ہرگز نہیں مانیں گے بلکہ اگر مسلمانوں نے تم سے لڑائی چھیڑ دی تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ واللہ یشھد انھم لکٰذبون اللہ نے منافقین کی تکذیب فرمائی کہ وہ ان وعدوں میں جھوٹے ہیں اور انہیں پورا نہیں کریں گے اور ایسا ہی ہوا قبل از وقت آئندہ بات کی اطلاع دینا

مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي
صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ
وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن
بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ
سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا
لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ أَلَمْ تَرَ
إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ
لَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ
وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا

موضح قرآن ف یعنی اپنے تئیں مہاجرین محتاج ہیں اور ان کی محبت سے انصار جو اس گھر میں بستے ہیں پہلے سے یعنی مدینہ میں اور مہاجرین کی خدمت کرتے ہیں اپنی حاجت بند رکھ کر اور ان کو ملے تو حسد نہیں کرتے بلکہ خوش ہوتے ہیں۔۔۔۔ اول۔ رکھتے ہیں اپنی جانوں سے اگرچہ ہو ان کو بھوک یعنی صدقہ کرتے ہیں اپنی جان پر اگرچہ ان کو احتیاج ہو۔

شیخ الرحمن ف یعنی از این آیت معلوم شد کہ ہر مسلمان را حق است بیان احوال فاسق تا باید دانست کہ احوال فی کفایت کند واللہ اعلم۔

اور ان اطلاع کے مطابق اس کا واقع ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ پر وحی آتی ہے۔ الکاذبون فی مواعیدھم لھم وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ لانہ اخبار بالغیب (مدارک ج ۴ ص ۲۰۰) ۱۳ لئن اخرجوا: یہ منافقین کے جھوٹ کی تفصیل ہے یعنی ان کے دونوں وعدے ہی جھوٹے ہیں۔ اگر یہودیوں کو ان کے گھروں سے نکالا گیا تو یہ ہرگز ان کے ساتھ نہیں جائیں گے اور اگر ان یہودیوں سے جنگ چھڑ گئی تو یہ ہرگز ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر بالفرض وہ ان کی مدد کیلئے نکلے بھی تو شکست کھا کر بھاگ جائیں گے اور پھر انہیں کبھی کوئی فتح اور غلبہ حاصل نہیں ہوگی۔ جب یہود بنی نضیر کو جلا وطن کیا گیا تو منافقین عبداللہ بن ابی وغیرہ ان کے ساتھ نہ نکلے اور جب یہود بنی قریظہ سے مسلمانوں کی لڑائی ہوئی اور پھر ان کو قتل کیا گیا تو منافقین نے بنی قریظہ کی کوئی مدد نہ کی۔ وفیہ معجزۃ حیث کان الامر فی المستقبل کما قال فان بنی نضیر اخرجوا ولم یخرج معھم عبداللہ بن ابی ابن سلول وذووہ من المنافقین وقوتلوا قریظۃ فقتلوا ولم ینصروھم (مدارک ج ۴ ص ۲۰۰) ۱۴ لانتم اشد رھبۃ: یہ مومنین کے لیے تسلی ہے۔ یہود اگرچہ مسلمانوں کے مقابلے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے ہیں لیکن اے اہل ایمان حقیقت میں تو ان کو خدا کے مقابلے میں تمہارا رعب و دبدبہ اور تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں زیادہ ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ دین کے فہم سے عاری اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان سے بے خبر ہیں اور انہیں حقیقت معلوم نہیں کہ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف سب سے زیادہ ہونا چاہیے۔ یعنی انھم یظھرون لکم فی العلانیۃ خوف اللہ وانتم اھیب فی صدورھم ذلک بانھم قوم لا یفقھون لا یعلمون اللہ وعظمتہ حتی یخشوہ حق خشیتہ (مدارک ج ۴ ص ۲۰۰) ۱۵ لا یقاتلونکم جمیعا: یہ مومنین کیلئے مزید تسلی اور تشجیع ہے۔ فرمایا اے اہل ایمان! یہ منافقین اور یہود متفق ہو کر بھی تمہارے مقابلے میں نہیں نکلیں گے اور تمہاری قوت و شوکت اور تمہارے اتحاد و اتفاق سے اس قدر مرعوب ہیں کہ کھلے میدان میں تم سے لڑنے کی ہرگز جرأت نہیں کریں گے، البتہ وہ محفوظ بستیوں میں اور دیواروں کی اوٹ میں چھپ کر تم سے لڑنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ باسھم بینھم شدید، لیکن یہ خیال نہ کرو کہ وہ بہت کمزور ہیں اور بزدلی کی وجہ سے تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ جب وہ آپس میں لڑتے ہیں تو ان کی باہمی لڑائی نہایت شدید ہوتی ہے اور تمہارے سامنے ان کی کمزوری محض تمہارے رعب کی وجہ سے ہے۔ بظاہر انہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپس میں متحد ہیں لیکن ان کے دلوں میں سخت افتراق ہے۔ ان میں

يُخْرَجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ
نکالے گئے ان کے ساتھ اور اگر ان سے لڑائی ہوئی مدد نہ کریں گے ان کی اور اگر
نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿۱۲﴾ لَأَنْتُمْ
مدد کریں گے تو بھاگیں گے پیٹھ پھیر کر پھر کہیں مدد نہ پائیں گے البتہ تمہارا
أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
ڈر زیادہ ہے ان کے دلوں میں اللہ کے ڈر سے یہ اس لیے کہ وہ
قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى
لوگ سمجھ نہیں رکھتے لڑ نہ سکیں گے تم سے سب مل کر مگر بستیوں کے
مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ
کوٹ میں یا دیواروں کی اوٹ میں ان کی لڑائی آپس میں سخت ہے
تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ
تو سمجھے وہ اکٹھے ہیں اور ان کے دل جدا جدا ہو رہے ہیں یہ اس لیے کہ وہ لوگ
لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا
عقل نہیں رکھتے جیسے قصہ ان لوگوں کا جو ہو چکے ہیں ان سے پہلے قریب ہی چکھ لی
وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ
سزا اپنے کام کی اور ان کے لیے عذاب دردناک ہے جیسے قصہ شیطان کا
إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ
جب کہے انسان کو تو منکر ہو پھر جب وہ منکر ہو گیا کہے میں الگ ہوں
مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ
تجھ سے میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو رب ہے سارے جہان کا پھر
عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَٰلِكَ
انجام ان دونوں کا یہی کہ دونوں ہیں آگ میں ہمیشہ رہیں اسی میں اور یہی ہے

موضح قرآن ف یعنی نزدیک ہی کے ملنے والے یہود ... جو بدر کی لڑائی میں ... شیطان ... اور بعد کو ... سورۃ انفال میں بیان ہو چکا ... بات ہے منافقوں کی ۔

فتح الرحمٰن ۱ یعنی از عذاب خدا ... یعنی ... مصلحت ... پیشاں ... ۔۱۲

اس قدر عقل و فہم ہی نہیں کہ وہ باہمی اتحاد و الفت کی اہمیت کو سمجھ سکیں وھذا تحسبھم جمیعا و قلوبھم شتی ... علی قتالھم ...
۱۵ کمثل الذین ۔ یہ یہود اور منافقین کے لئے تمثیل اور تخویف ہے اور یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے اور الذین من قبلھم سے بنی قینقاع یا
مقتولین بدر یا دونوں مراد ہیں (روح) ان منافقین کا حال اور انجام وہی ہوگا جو ان سے تھوڑا ہی عرصہ قبل بنی قینقاع اور مشرکین قریش کا میدان بدر میں ہوا جو اپنے
کفر و عصیان کا مزہ چکھ چکے ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۱۶ کمثل الشیطان ۔ یہ منافقین اور یہود کے لئے دوسری تمثیل ہے منافقین

جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ
فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ
اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ
الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ
لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ
اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

کے یہود سے وعدوں کی مثال شیطان کے وعدوں کی
سی ہے جو انسان کو مختلف آرزوئیں دلا کر اور اسے
سبز باغ دکھا کر کفر و شرک پر آمادہ کرتا ہے اور جب
آدمی اس کی باتوں میں آکر کفر کر بیٹھتا ہے اور اس کی
پاداش میں عذاب خداوندی میں مبتلا ہو جاتا ہے تو
شیطان اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور صاف کہہ دیتا
ہے کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ سے ڈر لگتا ہے ...
اس لئے میں تم سے بری الذمہ ہوں اور تمہاری کوئی
مدد نہیں کر سکتا۔ یہود سے کئے گئے منافقین کے وعدے
بھی اسی طرح پر فریب ہیں۔ آڑے وقت میں وہ بھی
ان کی مدد نہیں کریں گے اور مختلف حیلوں بہانوں سے
بچنے کی کوشش کریں گے ۱۷ فکان عاقبتھما ۔ شیطان
اور اس کا فریب خوردہ انسان ۔ دنیا میں تو شیطان انسان کو گمراہ
کر کے الگ ہو جاتا ہے لیکن آخرت میں دونوں کا انجام
جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ایسے ظالموں
کی یہی سزا ہے یعنی یہی انجام ان منافقوں اور یہود
کا ہوگا ۱۸ یا ایھا الذین آمنوا ۔ حضرت شیخ قدس
سرہ کے نزدیک یہ خطاب منافقین سے ہے کہ منافقوں کو
... ہے۔ اس صورت میں ایمان سے ایمان باللسان
مراد ہوگا۔ یا خطاب ایمانداروں سے ہے اور تنبیہ
منافقین کو مقصود ہے یا منافقین کے ذکر کے بعد
اب مخلصین کے لئے وعظ و ارشاد ہے۔ اپنے تمام ظاہری
باطنی اعمال و افعال میں اللہ سے ڈرو، اس کے احکام
کی تعمیل کرو اور اس کے نواہی سے اجتناب کرو،
اور ہر فرد بشر دیکھے کہ وہ آخرت کے لئے کیا سامان
کر رہا ہے۔ جہاں اس کے ہر نیک و بد عمل کی پوری
پوری جزا ملے گی۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے تمام ظاہر و
باطن اعمال سے باخبر ہے اور کوئی چیز اس سے مخفی نہیں
۱۹ ولا تکونوا ۔ اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ
جنہوں نے اللہ کے ذکر اور اس کے احکام کی تعمیل کو چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت سے اپنے نفسوں کو خسارہ آخرت سے بچانے کی تدبیر نہ کی جس کا نتیجہ
یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو فضل و رحمت اور انعام و اکرام سے یاد نہ فرمایا۔ یہ لوگ سرکش اور احکام الٰہیہ کے باغی ہیں اور اسی سزا کے مستحق ہیں کہ رحمت

موضح قرآن ف ان کے جی بھلا بیٹھے یعنی اپنے جی کے بچاؤ کا فکر نہ کیا ۔ ف یعنی کافروں کے دل ... اگر یہ کلام ... پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جاوے ۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی برائے روز قیامت ۔

خداوندی سے محروم ہوں۔ (نسوا الله) ترک ذکر اللہ عز وجل وما امرهم به (فانساهم انفسهم) اى تركهم من ذكره بالرحمة والتوفيق [illegible]

۲۰ لا یستوی۔ ان منافق و کفار کے ذہن اس قدر مسخ ہو چکے ہیں کہ ان کو [illegible] کوئی تمیز ہی باقی نہیں۔ [illegible]

[illegible]

۲۱ لو انزلنا ... یہ قرآن مجید کی عظمت [illegible] مقصد یہ ہے کہ اگر ہم پہاڑوں جیسی سخت چیز کو

الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾
هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ
يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ
أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا
جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن
تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي
سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ
وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن يَفْعَلْهُ

عقل دے کر ان پر اس قرآن کو نازل کرتے تو قرآن کی تاثیر الٰہی سے وہ اس قدر متاثر ہوتے کہ خوف سے لرز اٹھتے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے لیکن انسانوں کے دل اس قدر سخت ہیں کہ قرآن کی مواعظ کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ [illegible] ہم یہ مثالیں لوگوں کے لئے اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ ان میں غور و فکر کر کے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔ ۲۲ هو الله الذي [illegible] آخر میں توحید کے تینوں مراتب کا ذکر ہے۔ اس آیت کے پہلے حصے میں توحید کا تیسرا مرتبہ مذکور ہے یعنی دعوائے توحید کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں۔ عالم الغيب والشهادة یہ دعوائے توحید کی علت ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں کیونکہ وہی عالم الغیب ہے اور وہی رحمٰن و رحیم ہے تمام دینی و دنیاوی نعمتیں اسی کی طرف سے ہیں۔ عالم الغیب۔ الخ اس سے پہلے هو مبتدا محذوف ہے۔ ۲۳ هو الله الذي [illegible] توحید کا دوسرا مرتبہ ہے اور شروع میں دعوائے توحید کا اعادہ ہے اور اس کے بعد دعوے کی دلیل علت مذکور ہے الملك القدوس [illegible] الملك بادشاہ اور تصرف و اختیار کا مالک القدوس کامل الصفات جس کی ہر صفت کامل ہو [illegible] جس کی بادشاہی میں زمانہ ماضی میں کوئی فرق نہ آیا ہو السلام جو ہر عیب سے پاک ہو [illegible] جس کی بادشاہی مستقبل [illegible]

موضح قرآن [illegible]

فتح الرحمن [illegible]

جو ہر قسم کے نقص و عیب سے محفوظ ہے (۷) المؤمن امن و سلامتی عطا کرنے والا۔ المہیمن نگہبان اور محافظ۔ العزیز غالب۔ الجبار مخلوق کی اصلاح
کرنے والا۔ المتکبر عظمت و کبریائی والا۔ حاصل یہ کہ ساری کائنات میں تصرف و تدبیر اسی کی ہے اس کو ہر قسم کی تکلیف سے اسکی
حکومت و سلطنت ہر قسم کے نقائص و کمزوریوں سے پاک ہے اور حکومت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ و تصرف میں کوئی اس کا شریک اور مشیر نہیں اور نہ کوئی نائب
معین ہے۔

تیسری آیت هو الله الخالق۔ یہ توحید کا پہلا مرتبہ اور دعوائے توحید کی تیسری علت ہے جسے پیدائش کے تین مراتب ہیں۔ اول خلق ہر چیز کی پیدائش کا
حسب حکمت منصوبہ تیار کرنا۔ دوم برء منصوبہ کے مطابق عدم سے وجود میں لانا۔ سوم صورت عطا کرنا (الخالق: المقدر لما یوجده، البارئ: المميز بعضه من بعض
المصور الممثل للاشیاء ... [illegible] ... فالاول یکون بحسب
التقدیر ثم التصویر) خالق و مصور و بارئ وہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس کی بہت سی صفتیں ہیں۔ حاصل یہ کہ ساری کائنات کا خالق بھی وہی
ہے اور وہی سب کا حاجت روا اور کارساز ہے۔ اس لئے حاجات و مشکلات میں غائبانہ صرف اسی کو پکارو۔

یسبح له ما في السموات والارض۔ یہ ابتدائے سورت میں مذکور دعوے کا اعادہ ہے۔ ابتداء میں بصیغۂ ماضی اور یہاں بصیغۂ مضارع تاکہ استمرار و تجدد پر
دلالت کرے۔ یعنی زمین و آسمان کی ہر چیز مسلسل اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں لگی ہوئی ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ
وہ جامع کمالات ہے۔ ہر نقص و عیب سے منزہ اور علم و قدرت میں کامل ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سورۂ حشر میں آیاتِ توحید
اور اسکی خصوصیات

۱۔ سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض الخ۔ نفی شرک فی التصرف۔

۲۔ هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغیب۔ توحید کا تیسرا درجہ یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں۔
۳۔ هو الله الذي لا اله الا هو الملک۔ دوسرا مرتبہ۔ وہی متصرف و مختار ہے۔
۴۔ هو الله الخالق البارئ المصور۔ توحید کا پہلا مرتبہ۔ وہی سب کا خالق ہے۔

سورۃ الممتحنہ

ربط سورۃ مجادلہ اور حشر میں منافقین پر زجر کی گئی تھی۔ اب الممتحنہ میں علی سبیل التنزل اُن مومنین کا طعن پر زجر ہوگا جن سے جہاد کے بارے میں کوتاہی ہوئی۔

خلاصہ سورہ مومنین کا طعن پر زجر، قانون برائے مومنات مہاجرات وقانون برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم در بارہ بیعت زنانہ نیز برائے مومنین۔

تفصیل

یایها الذین امنوا لا تتخذوا عدوی ـــــ تا ـــــ واللہ بما تعملون بصیر ۔ یہ ان مومنین کا طعن پر زجر ہے جن سے جہاد کے بارے میں منافقوں کا سا فعل سرزد ہو چکا تھا۔ جیسا کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے غلطی ہوئی کہ انہوں نے ایک مصلحت کی بنا پر مسلمانوں کا ایک اہم جنگی راز مشرکین مکہ کو پہنچانے کی کوشش کی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ مشرکین ان کے ممنون ہو کر ان کے اہل و عیال کی حفاظت کریں گے۔ فرمایا: اے اہل ایمان! جو لوگ میرے اور تمہارے دشمن ہیں ان سے دوستی کا برتاؤ مت کرو۔ یہ وہی لوگ ہیں جو کل نبی و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور خود تم کو مکہ سے نکال چکے ہیں۔ ان کی عداوت و دشمنی کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ تمہیں کہیں پالیں تو پوری طرح بغض کا اظہار کریں اور تمہیں زبانوں اور ہاتھوں سے ایذا پہنچانے کی کوشش کریں اور یہ آرزو کریں کہ تم دین اسلام سے پھر جاؤ۔ تو کیا ایسے لوگ کسی قسم کی دوستی کے لائق ہیں؟ اور جن اہل و عیال کی خاطر تم نے ایسا کیا ہے قیامت کے دن وہ تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔

قد کانت لکم اسوۃ ـــــ تا ـــــ فان اللہ ھو الغنی الحمید ۔ تمہارے لئے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے متبعین میں بہت عمدہ نمونہ تھا تمہیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تمام کافروں سے قطع تعلق کرنا چاہئے تھا جیسا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور تمہارے خود ساختہ معبودوں سے بیزار ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان اس وقت تک بغض و عداوت کا اظہار رہے گا جب تک تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان نہ لے آؤ۔ البتہ ابراہیم (علیہ السلام) جب وعدہ اپنے باپ کے لئے ہدایت کی دعا مانگتے رہے لیکن جب انہیں معلوم ہو گیا کہ اسے ہدایت نصیب نہیں ہو سکتی تو اس کے لئے دعا مانگنا چھوڑ دیا۔

عسی اللہ ان یجعل ۔ الآیۃ مسلمانوں کو امید دلائی ہو سکتا ہے کہ دشمنانِ اسلام کو اللہ تعالیٰ اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس طرح تمہارے اور ان کے درمیان دوستی کی راہ ہموار ہو جائے۔

لا ینھکم اللہ ۔ الآیۃ ۔ ان کافروں کا ذکر ہے جن سے احسان کرنے کی ممانعت نہیں یعنی وہ کافر جنہوں نے آج تک دین اسلام کو مٹانے کے لئے تم سے لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں گھروں سے نکالا۔

انما ینھکم اللہ ۔ الآیۃ ۔ البتہ ان کافروں سے دوستی اور احسان کا برتاؤ کرنے سے اللہ منع فرماتا ہے جو دین کی وجہ سے تمہارے ساتھ لڑتے رہے ہیں اور جنہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا نکالنے میں مدد دی ہے۔

یایها الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات ـــــ تا ـــــ واتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنون ۔ قانون اول برائے مومنات مہاجرات۔ اگر کوئی عورت ایمان قبول کرنے کے بعد ہجرت کر کے تمہارے پاس آ جائے تو اس کا امتحان کر لو کہ واقعی وہ مومنہ ہے اگر تمہیں اس کے مومنہ ہونے کا یقین ہو جائے تو اب اسے کافروں کی طرف نہ بھیجو، کیونکہ اب نہ وہ کافروں کے لئے حلال ہے اور نہ کافر اس کے لئے حلال ہیں مگر وہ اگر پہلے شادی شدہ تھی تو اس کے خاوند نے اس پر جو مہر خرچ کیا تھا اسے واپس کر دو۔ اسی طرح اگر تمہاری کافر بیویاں مشرکین کے یہاں چلی گئی ہوں تو تم اپنے اخراجات ان سے طلب کرو اور اگر تم میں سے کسی کے اخراجات کافروں کی طرف رہ جائیں اور وہ ادا نہ کریں تو جب تمہارے ہاتھ لگے تو تم ان کو پہلے ہی مسلمان کا حق اس سے دلوا دو جس کا کافروں کے ذمہ بقایا ہے۔

یایها النبی اذا جاءک المؤمنات ـــــ تا ـــــ ان اللہ غفور رحیم ۔ یہ دوسرا قانون ہے برائے بیعت زنانہ۔ جب آپ کے پاس عورتیں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوں تو آپ ان شرائط پر انہیں بیعت فرما لیا کریں۔ (۱) اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں (۲) چوری نہ کریں (۳) بدکاری نہ کریں (۴) اولاد کو قتل نہ کریں (۵) کسی پر بہتان نہ باندھیں اور (۶) آپ کی نافرمانی نہ کریں۔

[illegible] اس کی طرح [illegible]
[illegible]

[illegible] کا حاطب بن ابی بلتعہ بدری [illegible]
[illegible] ان کے بیٹے اور بھائی مکہ میں تھے اور مشرکین قریش ان کا [illegible]
[illegible]

[illegible]

ف۲ ان یثقفوکم۔ یہ کفار کی کھلی عداوت اور دشمنی کا بیان ہے۔ اگر کہیں تم ان کے ہاتھ آجاؤ تو تمہارے بدترین دشمن ہی ہوں گے اور تمہارے ساتھ عداوت کی ذرہ بھر پروا نہیں کریں گے اور ہاتھوں اور زبان سے قتل و ضرب، گالی گلوچ اور بدزبانی سے تمہیں ایذا پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ تمہیں مسلمان دیکھنا گوارا نہیں کرتے اور ان کی تو دلی خواہش یہ ہے کہ تم دین اسلام کو چھوڑ کر پھر سے کافر ہو جاؤ۔ دوسرے لفظوں میں وہ تمہیں دین و دنیا کی تمام آفتوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ بین انہم یریدون ان یلحقوا بکم مضار الدنیا والدین جمیعا ...... (کشاف ج ۴) تو کیا ایسے بدترین دشمن اس لائق ہو سکتے ہیں کہ ان

منکم فقد ضل سواء السبیل ۱ ان یثقفوکم
یکونوا لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیہم و
السنتہم بالسوء وودوا لو تکفرون ۲ لن تنفعکم
ارحامکم ولا اولادکم یوم القیمۃ یفصل بینکم
واللہ بما تعملون بصیر ۳ قد کانت لکم اسوۃ
حسنۃ فی ابرھیم والذین معہ اذ قالوا لقومہم
انا برءؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا
بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا
حتی تؤمنوا باللہ وحدہ الا قول ابرھیم لابیہ
لاستغفرن لک وما املک لک من اللہ من شیء
ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر ۴

ع

کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ ف۳ لن تنفعکم۔ یہ رشتہ دار اور یہ اولاد کی خاطر تم مشرکین پر احسانات کر رہے ہو قیامت کے دن وہ تمہارے کام نہیں آسکیں گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہاری آل اولاد اور خویش و اقارب کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اگر اولاد و اقارب کافر ہوں تو جدائی کا عالم ظاہر ہے اور اگر مسلمان ہوں تو ہول محشر کی وجہ سے ہر ایک اپنے اقارب سے جدا ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ و صاحبتہ و بنیہ اھ۔ ای یفرق اللہ تعالیٰ بینکم یکون من الھول الموجب لفرار کل منکم من الآخر۔ (روح ج ۲۸ ص ۹۹) اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے اور تمہیں اعمال کی پوری جزا و سزا دے گا۔ ف۴ قد کانت لکم۔ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کے عمل میں تمہارے لئے اقتداء و اتباع کا بہترین نمونہ تھا انہوں نے اپنے مشرک عزیز و اقارب سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہمارے تمہارے تعلقات اب ختم ہیں اور ہم تم سے اور تمہارے خود ساختہ معبودوں سے بیزار ہیں۔ اور جن معبودوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان کی معبودیت اور کارسازی کا انکار کرتے ہیں اور اب ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے بغض و عداوت قائم ہو چکی ہے۔ ہاں اگر تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو مان لو اور ہمارا دین قبول کر لو تو تم ہمارے بھائی ہو۔ البتہ ابراہیم علیہ السلام نے حسب وعدہ اپنے باپ کیلئے ہدایت کی دعا مانگی تھی۔ سا ستغفر لک ربی انہ کان بی حفیا (مریم ع ۳)۔ لیکن جب ان کو معلوم ہو گیا کہ ان کے باپ کے دل پر مہر جباریت لگ چکی ہے اور اب اسے ہدایت کی توفیق نہیں مل سکتی تو اس کے لئے ہدایت و مغفرت کی دعا مانگنا ترک کر دی۔ وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ۔ (توبہ ع ۱۴) قالہ ابن قتیبۃ۔ امام مجاہد، امام قتادہ اور ابن الانباری کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہر فعل کی اقتداء کرو لیکن ان کے اس قول لاستغفرن لک یعنی مشرک باپ کے لئے دعا مغفرت کرنے میں ان کی اقتداء نہ کرو۔ ... کا تحت لکم اسوۃ حسنۃ فی کل شیء الا فی قولہ لاستغفرن لک۔ (کبیر ج ۸ ص ۱۸۱) تو تمہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کے نقش قدم پر چلنا چاہیے تھا اور مشرکین سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر دینے چاہئیں تھے۔ وما املک۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے جس میں تو صرف تیرے لئے اللہ تعالیٰ

فتح الرحمن را یعنی درین قول اقتدا بابراہیم نشاید کرد تو استغفار برائے کافر درست نیست ۱۲۔

سے التجا ہی کر سکتا ہوں کہ وہ تجھے ہدایت دے اور تیری بخشش کا سامان فراہم کر دے لیکن اس کے سوا میرے اختیار میں کچھ نہیں۔ لاستغفرن لک
دعا کی طرف اشارہ ہے۔ (روح) ہمارے پروردگار! ہمارا توکل اور بھروسہ تجھ ہی پر ہے۔ ہر معاملہ میں ہم تیری ہی طرف راغب اور رجوع ہیں اور ہم تیری
ہی انتہا تیری ہی جانب ہے۔ سب کچھ تیرے ہی تصرف و اختیار میں ہے کسی اور کے اختیار میں نہیں۔ ربنا علیک توکلنا الخ تینوں جملوں میں جار
مجرور کی تقدیم حصر کے لئے ہے (روح) ہمارے پروردگار! ہمیں مشرکین کے لئے فتنہ نہ بنا دینا یعنی ان کو ہم پر مسلط نہ کر دینا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ
إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٥﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن
يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦﴾ ۞ عَسَى اللَّهُ أَن
يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَ
اللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾ لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ
الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن
دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ
فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ
إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

ع ۱

کہ وہ ہمیں مبتلائے تکالیف و مصائب میں مبتلا کر
دیں اور ہمارے قصور معاف فرما بے شک تو سب
پر غالب اور حکمت والا ہے لا تسلطہم علینا
فیفتنونا و یعذبونا (قرطبی ج ۱۸ ص ۵۸) لقد کان لکم ... یرجوا۔ یعنی اگر جس
مومن کے دل میں خدا کا خوف ہو اور جسے مجازات
آخرت کا ڈر ہو اس سے تو یہی توقع ہے کہ وہ
مشرک رشتہ داروں اور دوستوں کے بارے میں
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کے
نقش قدم پر چلے گا۔ ومن یتولہم الخ لیکن
کی شان تو یہی ہے کہ کافروں سے بالکل قطع تعلق
کرے لیکن اس واضح بیان کے بعد بھی جو اس سے
باز نہ آئے تو اس پر لعنت ہے اور اس سے
اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بلکہ اپنا ہی نقصان
کرے گا اور اگر وہ کافروں کی دوستی سے باز آ گیا تو
اس سے اللہ کو کچھ فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ وہ اپنی
عاقبت ہی سنوارے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز
اور ہر خوبی و کمال کا مالک ہے ومن یتولہم شرط
کی جزاء محذوف ہے ای فان لہ الخ فان اللہ الخ
ماقبل یعنی جزاء مقدر کی علت ہے۔ قال الشیخ رحمہ اللہ
تعالیٰ ف عسی اللہ۔ یہ مومنین کو ان کے مشرک
اقارب کے ایمان لانے کی بشارت ہے یعنی جب تک
اہل مکہ اپنے کفر پر قائم ہیں اس وقت تک تم ان سے
دوستی نہیں کر سکتے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے
اور تمہارے ان کافر رشتہ داروں کے درمیان جن
سے تمہیں دین کی وجہ سے عداوت ہے، دوستی
اور محبت کا رشتہ قائم کر دے یعنی انکو قبول اسلام
کی توفیق دے دے۔ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے اور
سچی توبہ کرنے والوں کے تمام گناہ معاف فرمانے والا
ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فتح مکہ کے موقع پر پورا فرمایا اور ان کافروں کو قبول اسلام سے مشرف فرمایا۔ فلما یسر فتح مکۃ اظفرھم اللہ*

موضح قرآن ف یعنی ابراہیم علیہ السلام نے محبت کی بھی اپنی قوم کی طرف سے منہ کیا تم بھی ویسی ہی کرو ایک بات ہمیشہ نے دعا چاہی تھی باپ کے واسطے جب تک معلوم نہ
تھا کہ وہ بخشش نہ پائے گا ... معلوم ہو چکا تو کافر کی بخشش نہ مانگو ... کافروں کے واسطے ... یعنی انکو مسلمان کرے پھر
تمہاری دوستی ہو جاوے ایسا ہی ہوا اس سورۃ میں ... لوگ سارے مسلمان ہوئے فتح مکہ کے لوگوں میں ... جب مسلمان ہو گئے اور جو تم سے لڑے ان کو دوست نہ رکھو

فتح الرحمن ف یعنی ایشاں را توفیق اسلام دہد ۱۲

بامرٍ يمنعهم ... (روح المعانی ج ۲۸ ص ۷۲) ۔ یہ ایک قانون کا بیان ہے جو زیر مذکور سے متعلق ہے اور ان کا نزول کا ذکر ہے جن پر احسان کرنے اور جن سے عدل و انصاف کا برتاؤ کرنے کی ممانعت نہیں۔ کیونکہ عدل کرنیوالوں کو اللہ پسند فرماتا ہے اور ان سے مراد وہ کافر ہیں جنہوں نے مسلمانوں سے دین کی وجہ سے عداوت نہیں کی اور نہ ان سے لڑتے ہیں اور ان کو گھروں سے نکالنے میں مشرکین مکہ کی مدد نہیں کی ہے۔ یہ وہ قبائل عرب تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کر رکھا تھا کہ وہ نہ خود ان سے لڑیں گے اور نہ ان کے دشمنوں کی مدد کریں گے۔ نزلت الآية في خزاعة و بني الحارث بن كعب وكنانة ومزينة و قبائل من العرب كانوا صالحوا رسول الله صلى الله عليه وسلم على ان لا يقاتلوه ولا يعينوا عليه (روح المعانی ج ۲۸ ص ۷۳) ۔ ۱۲ انما ينهاكم. یہ ان کافروں کا بیان ہے جن سے موالات اور دوستی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کافروں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنے سے منع فرماتا ہے جو دین کی وجہ سے تمہارے ساتھ برسرپیکار رہتے ہیں اور جنہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے یا نکالنے میں مدد دی ہے اس سے مراد مشرکین مکہ ہیں۔ وهم المشركون من اهل مكة بعضهم سعوا في اخراج المؤمنين وبعضهم اعانوا المخرجين ...

الظّٰلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَاۗءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ

ہیں گنہگار۔ اے ایمان والو جب آئیں تمہارے پاس ایمان والی عورتیں وطن

مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ

چھوڑ کر تو ان کو جانچ لو اللہ خوب جانتا ہے ان کے ایمان کو پھر اگر

عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا

جانو کہ وہ ایمان پر ہیں تو مت پھیرو ان کو کافروں کی طرف نہ

هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ

یہ عورتیں حلال ہیں ان کافروں کو اور نہ وہ کافر حلال ہیں ان عورتوں کو اور دے دو ان کافروں کو جو ان کا

اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

خرچ ہوا اور گناہ نہیں تم کو کہ نکاح کر لو ان عورتوں سے جب ان کو دو

اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔــلُوْا مَآ

ان کے مہر اور نہ رکھو اپنے قبضہ میں ناموس کافر عورتوں کے اور مانگ لو جو

اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔــلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ

تم نے خرچ کیا اور وہ کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا یہ اللہ کا فیصلہ ہے فیصلہ کرتا ہے

بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ

تم میں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے حکمت والا اور اگر جاتی رہیں تمہارے ہاتھ سے کچھ

اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ

عورتیں کافروں کی طرف پھر تم ہاتھ مارو تو دے دو ان کو جن کی چلی گئی ہیں

اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ

عورتیں جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر تم کو

بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاۗءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

یقین ہے۔ اے نبی جب آئیں تیرے پاس مسلمان عورتیں

موضح قرآن ف اس صلح کے وقت قرار ہوا تھا کہ جو کوئی ہمارا آدمی ہے اس طرف سے مسلمان ہو کر آئے تو پھیر دیں۔ سو حضرت نے قبول کیا تھا، کئی مرد آئے تو پھیر دیا۔ پھر کئی عورتیں آئیں ان کو پھیریں تو کافر مرد کے گھر مسلمان عورتیں حرام ہوتی ہیں تب یہ اگلی آیت اتری ۱۲ منہ ف یہ حکم ہوا کہ کوئی عورت مسلمان ہو کر آئے اس کے خاوند کو جو اس پر خرچ کیا تھا وہ پھیر دینا چاہئے اور مسلمان اس کو نکاح کرے تو وہ پھیر دے اللہ اس عورت کو جدا ہوئی تب نکاح کرے اور اس کے مقابل یہ حکم ہوا کہ جن مسلمانوں کی عورت کافر رہ گئی ہے وہ اس کو چھوڑ دے پھر جو کافر اس کو نکاح کرے اس مسلمان کا خرچ کیا ہوا پھیر دے یہ حکم اترا تو مسلمان موجود ہوئے دینے کو بھی اور لینے کو بھی لیکن کافروں نے دینا قبول نہ کیا تب اگلی آیت اتری ۱۲ منہ ف یعنی جس مسلمان کی عورت گئی اور کافر اس کا خرچ کیا ہوا نہیں پھیرتے تو جس کافر کی عورت آئی اس کا خرچ دینا تھا اس کو نہ دیں اسی مسلمان کو دیں یہ مال لگتا ہے اس مال کے [illegible]

یہ حکم جب تھا کہ کافروں سے صلح ٹھہر گئی تھی [illegible] ۱۲ منہ

فتح الرحمن [illegible]

جو لوگ ایسے دشمنان اسلام سے دوستانہ تعلقات رکھیں گے وہ بہت بڑے ظالم ہیں اور اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔ ۱۰ یایہا الذین امنوا۔ یہ شرائط
معاہدات کے بارے میں ہی ہوئے جسے صلح حدیبیہ کے شرائط میں مردوں کے بارے میں مذکور تھا کہ کوئی کافر مرد مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آ جائے گا تو اسکو
واپس کر دیا جائے گا لیکن اگر کوئی مسلمان کافروں کے ہاں چلا جائے تو اسکو واپس نہیں کیا جائے گا عورتوں کے بارے میں اس معاہدے میں کوئی شرط نہیں تھی
اس لئے عورتوں کے بارے میں یہ قانون بیان کیا کہ جب عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کے ایمان کا امتحان کر لو۔ ان سے پوچھو کہ وہ
مومنہ ہیں اگر وہ زبان سے مومنہ ہونے کا اقرار کر لیں تو یہی کافی ہے کیونکہ ان کے دل کا ایمان تو اللہ کو معلوم ہے۔ اگر تمہیں اطمینان ہو جائے کہ وہ مومنہ
ہیں تو ان کو کافروں کے پاس واپس نہ بھیجو اس لئے کہ ان کے ساتھ نکاح حلال نہیں ای وحصل بین المومنة والمشرک من وقوع الفرقة بینہما
بخروجہا مسلمة (فتح القدیر ج ۴ ص ۲۱۰) ۱۱ و آتوہم ما انفقوا۔ یعنی مشرکین کی بیویاں مسلمان ہو کر تمہارے پاس آ گئی ہیں انہوں نے جو مہر وغیرہ ان پر
خرچ کیا ہے وہ ان کو واپس کر دو۔ اور اگر تم ان عورتوں سے نکاح کرنا چاہو تو ان کے مہر ادا کرکے تم ایسا کر سکتے ہو اس میں کوئی حرج اور گناہ نہیں۔ ولا
تمسکوا بعصم الکوافر۔ عصم جمع ہے عصمة کی اور عصمة سے مراد یہاں عقد نکاح ہے (القرطبی ج ۱۸ ص ۶۵) جس طرح مومنہ عورتوں کو کافروں کے لئے
حلال نہیں کیا اسی طرح تمہارے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ تم کافرہ عورتوں کو اپنے نکاح میں رکھو بلکہ ان سے علیحدگی اختیار کر لو اور ان کو
مشرکین کی طرف واپس بھیج دو اور جو کچھ تم نے ان پر خرچ کیا ہے وہ ان سے طلب کر لو اور وہ تم سے اپنے اخراجات طلب کر لیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو دونوں کے
مومنہ اور کافرہ عورتوں کے بارے میں نازل کیا ہے جو حکمت پر مبنی ہے۔

۱۲ وان فاتکم شیء من ازواجکم الی الکفار فعاقبتم کے معنی یہ ہیں کہ جب تمہارا بدلہ دینے کی باری آئے یا عقاب سے اور اس کے معنی
یہ ہیں کہ تم کافروں سے قتال کرو اور مال غنیمت ہاتھ آئے۔ ای فغنمتم من قریش او من غیرہم ...... (ملخص
از ابن کثیر) پہلی صورت میں مطلب یہ ہے کہ اگر تمہاری عورتوں کا مہر کافروں کے پاس رہ جائے اور وہ ادا نہ
کریں تو جس وقت تمہارے لینے کی باری آئے تو تم بھی ادا نہ کرو بلکہ اس سے ان کو دید جس کا حق کافروں نے ادا نہیں کیا اور دوسری صورت میں
مطلب یہ ہے کہ جب کبھی مال غنیمت ہاتھ آئے تو اس میں سے ان مسلمانوں کو حق ادا کرو جن کا حق کافروں کے پاس باقی رہ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تمہارا
ایمان ہے اس سے ڈرو اور اس کے احکام و حدود کی خلاف ورزی نہ کرو۔

۱۳ یا ایہا النبی۔ یہ عورتوں کی بیعت کا قانون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب مومنہ عورتیں آپ سے بیعت کرنے آئیں تو آپ ان شرائط
کے مطابق ان کو بیعت فرمائیں۔ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی عورتوں سے بیعت لی تو ان میں ابو سفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ
بھی موجود تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بیعت چونکہ عورتوں سے ہر شرط پر علیحدہ علیحدہ لی جاتی تھی، ابتدا میں آپ نے اس کو پہچانا
نہیں۔ وہ بھی گفتگو کرتی رہی آپ نے اس کو پہچان لیا۔ پہلی شرط۔ لا یشرکن باللہ شیئا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں۔ اللہ کے سوا کسی
کی عبادت نہ کریں۔ یعنی وہ غیر اللہ کی عبادت نہ کریں گی کہ اللہ کے سوا کسی کو پکاریں۔ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہ کریں اور اس کے سوا کسی کی نذر و منت نہ دیں
اس پر حضرت ہند رضی اللہ عنہا بولی یہ شرط تو بہت ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے بغیر دوسری شرطیں بے معنی ہیں۔ دوسری شرط۔ ولا یسرقن چوری نہ
کریں۔ اس پر ہند رضی اللہ عنہا بولیں یا رسول اللہ میرا خاوند ابو سفیان بخیل آدمی ہے مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا تو کیا میں اس کی اجازت کے بغیر تھوڑا بہت اس کے
مال سے لے لیتی ہوں تو کیا یہ میرے لئے جائز ہے؟ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہچان لیا اور اس کی بات سنکر مسکرائے اور فرمایا تو ہند
بنت عتبہ ہے؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ اب جو گزشتہ قصور ہیں ان سے درگزر فرمائیے۔ اسی ہند نے جنگ احد میں حضرت حمزہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرا کے ان کا کلیجہ چبایا تھا۔ تیسری شرط۔ ولا یزنین۔ زنا نہ کریں۔ اس پر ہند بولی کیا کبھی
شریف عورتوں کا کام بھی یہ ہو سکتا ہے۔ یہ کمینی عورتوں کا کام ہے۔ چوتھی شرط۔ ولا یقتلن اولادہن۔ اور اپنی اولاد کو قتل نہ کریں جیسا کہ زمانہ
جاہلیت میں تنگدستی کی وجہ سے بچوں کو مار دیتے تھے یا عار کی وجہ سے بچیاں زندہ درگور کر دیتے۔ اس پر ہند بولیں۔ اب ہم کسی کو کیا
کہتے۔ ہم نے تو بچوں کو پالا پوس کر جوان کیا اور آپ نے جنگ بدر میں ان کو قتل کر دیا۔ پانچویں شرط۔ ولا یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیہن
وارجلہن۔ یہ کنایہ ہے ایک ایسے بچے کو جسے جنا نہیں اس کو اپنے خاوند کی طرف منسوب کرنا۔ ہند رضی اللہ عنہا
نے کہا بہتان باندھنا تو بہت ہی برا فعل ہے اور اللہ تعالیٰ مکارم اخلاق کی تعلیم فرماتا ہے۔
چھٹی شرط۔ ولا یعصینک فی معروف اور آپ جن معروف اور نیک کاموں کا حکم دیں اور جن برے کاموں سے آپ منع فرمائیں ان میں
آپ کی نافرمانی نہ کریں۔ ہند رضی اللہ عنہا نے کہا ہم اس مجلس میں آپ کی مجلس میں اگر بیٹھی ہیں تو اپنے دلوں سے یہ خیال نکال کر آئی ہیں کہ کسی
بھی معاملے میں آپ کی نافرمانی کریں۔ بلکہ آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا دل و جان سے عہد کر کے بیٹھی ہیں [illegible]
فبایعہن۔ فرمایا جب وہ ان شرائط کو مان لیں تو آپ ان کو بیعت فرما لیں اور ان کی خطاؤں اور گناہوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی
مانگیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور تائبین کی لغزشوں سے درگزر فرماتا ہے۔

[illegible] میں ... آخر میں ... سورت ابتدا سے مربوط ہو جائے۔ مغضوب علیہم سے مراد یہود و نصاریٰ یا تمام کفار مراد ہیں۔ [illegible] ... اصحاب القبور میں من بیانیہ ہے یا ابتدائیہ ... پہلے قول پر ... [illegible] ... کفار سے دوستی ... [illegible] ... آخرت ...

يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ
وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ
بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا
يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ
اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ
كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ﴿١٣﴾

سُورَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ ... [illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ﴿١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا

[illegible] ... لن يبعثوا من عند الآخرة ... كما يئس الذين هم اصحاب القبور ... الكفار ... ومن بيانية ... [illegible] ... المغضوب عليهم ... [illegible] ... عباس والحسن ... [illegible]

موضوع قرآن ... [illegible] ... قرآن میں ... [illegible]

سبح الرحمٰن ... [illegible] ... ۱۲

سورۃ الممتحنہ میں آیات توحید

اور اسکی خصوصیات

کفار سے دوستی کی ممانعت ... [illegible]

سورۃ الصف

ربط: [illegible]

خلاصہ: [illegible]

تفصیل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ کا رسول ہوں ، اور تمہاری طرف مبعوث ہوا ہوں ۔ لیکن ان پر اس تقریر کا کوئی اثر نہ ہوا ۔ اور یہ سنتو رکج روی اور مخالفت پر مصر رہے تو اللہ نے
ان کے دلوں کو حق سے پھیر کر ان کو ہدایت سے محروم کر دیا اور ان کے دلوں پر مہر غضب ثبت کر دی ۔ ایسے فاسق و فاجر لوگوں کو اللہ تعالے
ہدایت کی توفیق ہی نہیں دیتا ۔ یہ قصہ مسلمانوں کو تنبیہ و زجر کے طور پر سنایا گیا کہ دیکھنا تم بنی اسرائیل کا سا رویہ اختیار نہ کرنا ورنہ تمہیں بھی وہی سزا
ملے گی اور اللہ تعالے کے قہر و غضب کے نیچے آجاؤ گے

تَفْعَلُونَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿٣﴾
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا
كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ﴿٤﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ
يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَد تَّعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
إِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۚ وَاللَّهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٥﴾ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ
مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا
بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم
بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ
مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى

ف۵ واذ قال عیسیٰ یہ دوسرا قصہ ہے اور ترغیب الی القتال سے متعلق ہے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا ۔ میں تمہاری طرف اللہ تعالے کا رسول ہوں اور تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد ایک عظیم الشان رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جس کا نام نامی احمد ہے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری کے مطابق جب حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم دلائل و معجزات کے ساتھ آگئے تو مشرکین نے ان کو جادو گر کہہ کر جھٹلا دیا ۔ ومن اظلم ممن افترٰی ، وہ شخص سب سے بڑا ظالم ہے جسے اسلام کی طرف دعوت دی جائے جو دنیا و آخرت کی سعادت کا ذریعہ ہے تو قبول کرنے کے بجائے وہ پیغمبر علیہ السلام کو جھٹلا کر اور معجزات کو جادو کہہ کر خدا پر افترا کرنے لگے ۔ جس طرح غیر ثابت چیز کو خدا کے لئے ثابت کرنا افترا ہے ، اسی طرح ثابت کی نفی بھی افترا ہے ۔ فان الافتراء علی اللہ تعالیٰ یعم نفی الثابت واثبات المنفی۔
(روح ج ۲۸ ص ۸۶)
ایسے ظالم اور بے انصاف لوگوں کو اللہ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو محض ضد و عناد سے حق کا انکار کریں ، اور حق کو سمجھنے کی طرف متوجہ نہ ہوں ۔

موضح قرآن ف بندے کو دعوے کی بات سے ڈرنا چاہیئے کہ اس کے پیچھے مشکل پڑتی ہے ایک جگہ مسلمان جمع تھے کہنے لگے ہم اگر جانیں کہ اللہ تعالے کو کیا کام بہت بھاتا ہے تو وہی اختیار کریں ، تب یہ آیت اتری کی اتنی ۱۲ منہ رح ف یعنی بنی اسرائیل ہر بات میں ضد کرکے اپنے رسول سے آخر مردود ہو گئے ۱۲ منہ رح ف حضرت کا نام توریت میں محمد اور انجیل میں احمد ہے ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمٰن ف یعنی با خدا عہد کنید و بو فا رسانید ۱۲۔

[illegible]

الْاِسْلَامِ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ

[illegible]

لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ

[illegible]

كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى

[illegible]

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ

[illegible]

الْمُشْرِكُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى

[illegible]

تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

[illegible]

وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ

[illegible]

وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

[illegible]

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

[illegible]

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ

[illegible]

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ف ۱۴ یایہا الذین آمنوا سے مومنوں سے خطاب ہے اور اس سے بھی جہاد کی ترغیب مقصود ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری بھی انصار اور اعوان تھے۔ اللہ نے ان کو ایمان لانے کی توفیق دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصرت و تائید کا بھی ان کو شرف عطا فرمایا۔ انصار اللہ سے فرمایا جس طرح حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دیا اور کافروں کا مقابلہ کیا اسی طرح تم بھی اللہ کے دین کے لیے سینہ سپر ہو جاؤ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کفار سے جہاد کرو۔ آخرکار اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر غلبہ عطا فرمائے گا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ اللہ کی طرف بلانے اور دعوت توحید کے سلسلہ میں میری مدد کون کرے گا؟ اس پر ان حواریوں نے کہا: ہم آپ اللہ کے دین کے مددگار اور دعوت توحید کے سلسلے میں آپ کا تعاون کرنے کے لیے تیار۔ چنانچہ بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ کافر رہا۔ آخرکار ہم نے ایمان داروں کو ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد دی اور وہ غالب ہو گئے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی مومنوں اور کافروں میں قتال و مقابلہ ہوا ہے لیکن اکثر مفسرین کے نزدیک یہ رفع عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا واقعہ ہے ای قوینا ھم بالحجۃ او بالسیف وذلک بعد رفع عیسیٰ علیہ السلام (ابوالسعود ج ۸ ص ۱۰۱) یہ حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص اور خاص الخاص مومنین تھے۔ الحواریون ھم صفوۃ الانبیاء الذین خلصوا و اخلصوا فی التصدیق بھم و فی نصرتھم (البحر ج ۸ ص ۲۶۵)

موضح قرآن ف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے یاروں نے بڑی محنتیں کیں۔ تب ان کا دین غالب ہوا۔ حضرت کے پیچھے بھی خلیفوں نے اس سے زیادہ کیا۔

فتح الرحمن ف ۱ یعنی در ترویج دین عیسیٰ سعی کردند۔ ف ۲ یعنی غالب

وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ
نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ
وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ
عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ﴿١٤﴾

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ
الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي
الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

سورۃ الصف میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

از ... عبداللہ صاحب ... مفتی ...

سُورۂ جُمعہ

ربط: سورۂ جمعہ سے لیکر سورۂ تحریم تک دس سورۂ حدیدکے مضمون اوّل یعنی انفاق فی سبیل اللہ کا اعادہ ہے جبکہ سورۂ صف تک دوسرا مضمون یعنی جہاد فی سبیل اللہ مذکور تھا۔ سورۂ صف کے بعد سورۂ جمعہ کی تسبیح کے عنوان سے شروع کی گئی ہے۔ کیونکہ اس سورت سے نئے مضمون کی ابتداء ہوتی ہے۔ ان چاروں سورتوں میں مقصودی مضمون ہر سورت کے آخری حصے میں مذکور ہے اور پہلا حصہ پہلی سورت کے مضمون کی تفصیر ہے۔ مثلاً سورۂ جمعہ میں فرمایا فاسعوا الیٰ ذکر اللہ اور سورۂ منافقون میں انفقوا من ما رزقنٰکم اور تغابن میں اس سے ترقی کرکے فرمایا ان تقرضوا اللہ قرضاً حسناً۔

خلاصہ: مسئلہ توحید کا اعادہ۔ توحید پر دلیل وحی اور ضمناً صداقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان۔ منکرین کے لئے زجر، جمعہ کا وجوب مع مبادلہ۔ ترغیب الی الانفاق فی الجہاد۔

تفصیل

یسبح للہ ما فی السمٰوٰت۔ الآیۃ۔ بیان توحید۔ ھو الذی بعث فی الامیین ——— تا ——— واللہ ذو الفضل العظیم۔ توحید پر دلیل وحی اور بیان صداقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مثل الذین حملوا التوراۃ۔ الآیۃ۔ زجر برائے منکرین۔ تمہید یہودیوں کی مذمت جو گرچہ تورات دیتے گئے مگر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا وہ اس گدھے کی مانند ہیں جس پر کتابیں لدی ہوں۔ قل یا ایھا الذین ھادوا ——— تا ——— واللہ علیم بالظالمین۔ یہود کو وعدہ مباہلہ قل ان الموت الذی تفرون منہ۔ الآیۃ۔ ترغیب الی الجہاد۔ یا ایھا الذین آمنوا ——— تا ——— لعلکم تفلحون۔ ترغیب الی الذکر والتعلق۔ نماز جمعہ میں شرکت کرو اور انفاق فی سبیل اللہ کے لئے تیار رہو۔ واذا رأوا تجارۃ۔ الآیۃ۔ ان لوگوں پر شکوہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اثنائے خطبہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

۱۔ یسبح للہ۔ الخ مضمون توحید کا اعادہ ہے۔ اس سورت سے چونکہ نئے مضمون یعنی انفاق فی سبیل اللہ کی ابتداء ہوتی ہے اس لئے شروع میں مسئلہ توحید کا اعادہ کیا گیا تاکہ یہ حقیقت ذہن میں رہے کہ انفاق اور جہاد مسئلہ توحید کی خاطر ہیں۔ اس آیت کی تفسیر اور الفاظ کے معنی پہلے گذر چکے ہیں۔ کائنات کی ہر چیز اللہ کی توحید کا اقرار کرتی اور اسکی تسبیح و تنزیہ بجا لاتی ہے۔ یہاں تک کہ جمادات اپنی حالت و شعور کی بناء پر تسبیح و تقدیس میں مصروف ہیں۔ کل شیء و ان شئی الا یسبح بحمدہ ولٰکن لا تفقھون تسبیحھم (مظہری ۵ ص ۲۲۵)

۲۔ ھو الذی بعث۔ یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے یعنی ہمارا یہ پیغمبر جو اتی توحید کی طرف سے اور اپنے پاس سے نہیں کہتا بلکہ اللہ نے اس کو مبعوث کیا ہے اور مسئلہ توحید اور اسکی تبلیغ کا حکم دیکر بھیجا اس پر نازل فرمایا ہے اور وہ جو کچھ کہتا ہے وہ کتب سابقہ کے بھی مطابق ہے۔ یہ نبیت ضمناً صداقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی دلیل ہے۔ آپ جو بیان فرماتے ہیں وہ کتب سابقہ کے مطابق ہے حالانکہ آپ امی تھے۔ اتی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے مگر آپ کی تعلیمات کے مطابق ہوں جن مومنوں کے دو فریق مذکور ہیں اعلیٰ اور ادنیٰ۔ یزکیھم میں فریق اعلیٰ کا ذکر ہے یعنی ان کو عقائد باطلہ اخلاق ذمیمہ اور خبث باطنیت سے پاک کرتا ہے۔ ویعلمھم الکتاب والحکمۃ میں فریق ادنیٰ کا ذکر ہے جیسا کہ بعض جگہ ان دونوں مرتبوں کو ذکر اسی طرح فرمایا۔ لعلہ یزکی میں مرتبہ اعلیٰ اور یذکر میں مرتبہ ثانیہ کا ذکر ہے۔ فریق اول کے بارے میں ارشاد ہے اللہ یجتبی الیہ من یشاء اور فریق ثانی کے بارے میں فرمایا ویھدی الیہ من ینیب ——— یعنی اسا فادہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۳۔ وآخرین منھم۔ اس میں ان مومنوں کا ذکر ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست تعلیم و تزکیہ حاصل نہیں کیا۔ وآخرین، الامیین پر معطوف ہے کیونکہ آپ بعد والوں کی طرف بھی مبعوث ہیں۔ یا یعلمھم کی ضمیر منصوب پر معطوف ہے کیونکہ تعلیم کا سلسلہ بعد والوں کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ لان التعلیم اذا تناسق الیٰ آخر الزمان کان کلہ مستندًا الی

اولیٰ اخوانہ (قرطبی ج ۱۸ ص ۹۳) حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ آخرین فعل مقدر یعلّمھم کا مفعول ہے (قبیل علفتھا تبناً و ماءً بارداً) کیونکہ بعد میں آنیوالوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تزکیہ نصیب نہیں ہوا، ای یعلّمھم آخرین منھم۔ ف ذلک فضل اللہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و احسان ہے وہ جسے چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اسی کے فضل عظیم کے سامنے دنیا کی ہر نعمت حقیر اور ہیچ ہے۔ ف مثل الذین حملوا۔ یہ یہودیوں کی بدعملی کی تمثیل ہے اور مشرکین کے لئے زجر ہے کہ تم ان یہودیوں کی مانند نہ ہو جانا جنہیں

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ
يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا
التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ
بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا
اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ
اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ

تورات دی گئی مگر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لاد دی جائیں تو اس سے اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اے اہل عرب! تم اس حمار کی مانند نہ ہو اور اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید کا دامن تھام لو۔ تمہارے پاس اللہ کا سچا رسول آیا اور اللہ کی طرف سے اپنے ساتھ کتاب بھی لایا ہے اس پر ایمان لے آؤ اور یہودیوں کی طرح بدعملی کی روش نہ اپنا لینا کہ تمہارا بھی۔ ف قل یا ایھا الذین ھادوا۔ یہ یہود کو دعوت مباہلہ ہے تمام انبیاء کی بعثت سے پہلے فخر کیا کرتے تھے اب دیکھا جا سکتا ہے، تو محض اپنی دنیوی ریاست کے تحفظ کی خاطر اس پر ایمان نہیں لاتے ہو اور دعویٰ کرتے ہو کہ تم ہی حق پر ہو اور تم اللہ کے محبوب اور پیارے بندے ہو تو آؤ مباہلہ کر لو، دونوں فریق ایک کھلے میدان میں نکل کر بیٹھ جائیں پھر بددعا کریں کہ اللہ جھوٹے کو ہلاک کر دے۔ مگر یہود مباہلہ کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گے کیونکہ انہیں اپنے کرتوت معلوم ہیں اور وہ خوب جانتے ہیں کہ آخری پیغمبر علیہ السلام کے مقابلے میں مباہلہ کے لئے نکلے تو ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکے گا۔ فادعوا بالموت علی اضل من الفریقین ان کنتم صادقین (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۶۶) سورۂ بقرہ میں اس سے ملتی جلتی ایک آیت گذر چکی ہے۔ قل ان کانت لکم الدار الآخرۃ ... الآیۃ (بقرہ ع ۱۱) اس آیت کی تفسیر میں تمنی موت سے مباہلہ مراد ہونا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ ملاحظہ تفسیر ابن جریر ج ۱ ص ۳۴۰ حضرت عبداللہ بن عباس رض بھی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ ای ادعوا بالموت علی ای الفریقین اکذب (ابن جریر ج ۲۸ ص ۶۶) اسی طرح امام قتادہ رح، ابو العالیہ اور ربیع بن انس رح سے بھی یہی تفسیر منقول ہے۔ بحوالہ

موضح قرآن ف ان پڑھے عرب لوگ تھے جن کے پاس نبی کی کتاب نہ تھی۔ ف یعنی یہی رسول دوسرے ان پڑھوں کے واسطے بھی ہے وہ فارس کے لوگ تھے نبی کی کتاب نہ رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اول عرب پیدا کئے اس دین کے تھامنے والے پیچھے عجم میں ایسے کامل لوگ اٹھے۔ ف یہود کے عالم ایسے تھے کتاب پڑھی اور دل میں کچھ اثر نہ ہوا، اللہ کا حکم ہاتھ لگے تب جو معلوم ہو کہ اللہ کو اس کے ساتھ دل ہے اور لطف نہیں تو ہرگز وہ مرنا نہ چاہے خوش ہو اور مرنے سے

فتح الرحمٰن ف یعنی فارس و سائر عجم ۱۲۔ ف یعنی بعمل نکردند ۱۲۔

اسے ابن کثیر وغیرہ نے فرمایا ہے کہ یہی تفسیر متعین ہے۔ قلت الذی قرّرہ ابن عباس الآیة ہو المتعین وہو الدعاء علی ای الفریقین کذب منہم او من المسلمین علی وجہ المباہلة ونقلہ ابن جریر عن قتادة وابی العالیة والربیع بن انس رحمہم اللہ تعالیٰ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۶۷) **ف** قل ان الموت الذی۔ یہ آیت ماقبل سے متعلق ہے یعنی جس موت سے تم ڈرتے ہو اور اس سے بچنے کی لئے مباہلہ کی دعوت نہیں دیتے ہو اس سے تم کبھی بچ نہیں سکتے۔ موت تو یہ حال آئے گی اس کے بعد تم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاؤ گے تو تمہاری ہر بات کو جانتا ہے

تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

تم پھیرے جاؤ گے ... طرف جاننے والے ... پوشیدہ اور ظاہر کے پس وہ بتا دے گا تم کو جو کچھ تم

تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ

کرتے تھے اے وہ لوگو جو ایمان لائے جب اذان دی جائے نماز کے لئے

مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا

دن جمعہ کے تو دوڑو طرف یاد اللہ کی اور چھوڑ دو

الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا

خرید و فروخت یہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم کو سمجھ ہے پھر جب

قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا

تمام ہو چکے نماز تو پھیل پڑو زمین میں اور ڈھونڈو

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت سا تاکہ تم بھلائی پاؤ

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ

اور جب دیکھیں سودا بکتا یا کچھ تماشا متفرق ہو جائیں اس کی طرف اور تجھ کو چھوڑ

قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ

جائیں کھڑا تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے سے اور

التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

سوداگری سے اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا

ع ۱۲

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ منافقون مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی گیارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

ف یاایہا الذین آمنوا۔ ترغیب الی الذکر ہے۔ جمعہ کا اجتماع چونکہ ساری دنیا میں یک بار ہوتا تھا اور سب لوگ اکٹھے ہوتے تھے اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۂ جمعہ میں زیادہ اہمیت کے مسائل بیان فرماتے تھے مثلاً جہاد میں خرچ کرنے اور جہاد میں شمولیت کی ترغیب وغیرہ اس لئے ارشاد فرمایا جب جمعہ کی اذان ہو جائے تو تجارت اور دیگر کاروبار چھوڑ کر خطبہ کی طرف دوڑو اور زیادہ اہمیت کے احکام سنو اور ان پر عمل کرو تمہاری دینی اور دنیوی بہتری اسی میں ہے وذروا البیع اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو سے ایک لطیف اشارہ نکلتا ہے کہ نماز جمعہ اسی جگہ قائم کی جائے جہاں تجارتی کاروبار ہوتا ہو اور ایسی جگہ قصبات یا بڑے شہر ہیں۔ دیہات پر یہ بات صادق نہیں آتی۔ ذکر سے مراد خطبہ ہے یا نماز یا خطبہ مع نماز اکثر مفسرین نے ان تینوں معنوں میں سے کسی ایک کو اختیار کیا ہے **ف** فاذا قضیت۔ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو بعد میں خرید و فروخت اور دیگر کاروبار میں لگ جاؤ اور اپنی روزی تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد رکھو۔ اللہ کی یاد کو صرف نماز ہی تک محدود نہ کرو بلکہ ہر وقت اس کو یاد کرتے رہو۔ اللہ کی یاد زبان سے یاد کرنے ہی میں محدود نہیں اگر کوئی شخص بیٹھا کاروبار میں اللہ کو یاد رکھتا ہے تو وہ بھی ذکر اللہ میں مصروف ہے۔ واذکروا اللہ کثیرا ای فی حال اشتغالکم ولا تشغلوا

موضح قرآن ف۱ جمعہ کی نماز ایسی چیز کہ دین کے واسطے دنیا کے واسطے چھوڑ دیتے ایسی بات سے ہم کو منع کیا جمعہ کی تفسیر بھی ایسا ہی ہے کہ اسوقت دنیا کے کام میں نہ لگو جو اذان کا یہ حکم نہیں کہ یہ جماعت پھر بھی ملے گی اور جمعہ ایک ہی جگہ ہوتا تھا پھر کہاں ملے گا۔ اللہ کی یاد کہا خطبہ کو یعنی وقت جانے کو خطبہ تھے ف۲ یہود کے یہاں عبادت کا دن ہفتہ تھا سارے دن سودا منع تھا اس واسطے فرمایا کہ تم نماز کے بعد روزی کی تلاش کرو اور روزی کی تلاش میں بھی اللہ کی یاد نہ بھولو۔ ف۳ ایک بار جمعہ میں حضرت خطبہ فرماتے تھے اسی وقت تجارت آیا اس کے ساتھ نقارہ بجتا تھا پہلے سے شہر میں اناج کی کمی تھی لوگ دوڑ کر شکر ادا کیا نماز کو پیچھے بیٹھے حضرت کے ساتھ بارہ آدمی رہ گئے حضرت نے انہی سے نماز پڑھی یہ اس پر اترا۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی یاد کرو خدا را جمیع حالات بے شبہ مستمر ساختہ باشد تحقیقاً ... تا آنکہ مشغول شوید ... از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قائم ... واللہ اعلم ۱۲

ذکر باالصلوٰۃ الخ (حضرت ج ۱ ص ۱۰۹) اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا فلاح دارین کا ذریعہ و وسیلہ ہے
شانِ نزول: یہ دونوں آیتیں پہ توجہ ہے۔ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں غلہ کی قلت اور گرانی کی وجہ سے لوگوں کو فاقوں کا شکار ہونا پڑا گیہوں تک کی قیمتیں اس قدر بڑھ گئیں کہ عام لوگوں کی قوت خرید سے باہر ہو گئیں۔ ایک دن آپ جمعہ کا خطبہ فرما رہے تھے کہ اچانک ڈھنڈورہ پیٹنے کی آواز سنائی دی جس کا مطلب یہ تھا کہ کوئی تاجر اشیاء خوردنی لے کر مدینہ میں آوارد ہوا ہے۔ تو بہت سے مسلمان بھی آپ کو حالتِ خطبہ چھوڑ کر بازار چلے گئے تاکہ وہ ضرورت کی چیزیں خرید لیں۔ انہیں ڈر تھا کہ اگر وہ نماز ختم ہونے کا انتظار کرتے ہیں تو سارا مال بک جائے گا اور وہ اس قحط کے زمانے میں اشیاء ضرورت سے محروم رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا یہ فعل پسند نہ کیا اس لئے ان کو بغرض تہذیب عتاب فرمایا۔ بارہ مرد اور ایک عورت مسجد میں باقی رہ گئے۔ فرمایا ان کو بتا دو کہ جو لہو و لعب اور تجارت کے مقابلہ میں پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اجر و ثواب تمہیں زیادہ بہتر ہے۔ رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے اس لئے اسی کی اطاعت کرو اور اسی کی خوشنودی تلاش کرو۔ وہ روزی کے وسائل خود مہیا فرمائے گا۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں کہ خطبہ چھوڑ کر جانے کی ابتدا منافقین کی طرف سے ہوئی پھر ان کے بعد بہت سے مسلمان بھی چھوڑ کر چلے گئے۔ یہ خطبہ کے وجوب سے پہلے کا واقعہ ہے۔ ان آیتوں کے نزول کے بعد ثابت نہیں کہ کوئی صحابی خطبہ چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہو۔ ان آیتوں کے نزول کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ حال تھا کہ جونہی مؤذن کی آواز کان میں پڑتی اپنی اپنی دکانوں سے اٹھ کھڑے ہوتے اور سب کام چھوڑ کر مسجد کی طرف روانہ ہو جاتے۔

سورۂ جمعہ میں آیتِ توحید

اور

اس کی خصوصیت

۱۔ یسبح للہ ما فی السموٰت وما فی الارض۔ مکیۃ۔ نقل ذکر پر ختم۔

سُورۃ المنافقون

رابطہ سورۂ جمعہ میں فرمایا تھا کہ نماز جمعہ میں حاضر ہو کر انفاق فی سبیل اللہ کے مسائل سنو۔ اب سورۂ منافقون میں ان منافقوں کا شکوہ کیا گیا ہے جو کہتے تھے کہ پیغمبر کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو اور جو عزت والے ہیں وہ ذلت والوں کو مدینے سے نکال دیں گے نیز مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ خوب خرچ کریں اور منافقوں کے حق میں نہ ہوں۔

خلاصہ منافقوں پر زجریں اور شکوے اور ان کے احوال خبیثہ کا بیان۔ مومنوں کو زجر کہ تم اپنے کمائیوں پر خود کیوں خرچ نہیں کرتے جو منافقوں کے کیوں منتظر ہوتے ہو۔ تخویف مومنین از منافقین۔

تفصیل

اذا جاءک المنافقون۔ الآیۃ منافقوں پر شکوہ ہے۔ ان کا دعوائے ایمان محض زبانی ہے اور وہ سراسر جھوٹے ہیں۔

اتخذوا ایمانہم جنۃ ۔۔۔ فہم لا یفقہون۔ منافقوں پر زجر اور ان کی خباثت کا بیان، وہ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے ایمان کا یقین دلاتے اور اپنے آپ کو بچا کر لوگوں کو اللہ کے دین سے روکتے ہیں۔

واذا رأیتہم تعجبک اجسامہم۔ الآیۃ یہ بھی زجر ہے۔ وہ بظاہر تندرست و توانا اور خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ بدترین دشمن ہیں ان سے بچ کر رہئے۔

واذا قیل لہم تعالوا۔ الآیتین۔ جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ توبہ کرو خدا کا پیغمبر تمہارے لئے استغفار کرے گا۔ تو غرور و استکبار سے سر ہلا دیتے ہیں کہ ہمیں کچھ نہ کہو۔

ھم الذین یقولون لا تنفقوا ۔۔۔ لیخرجن الاعز منہا الاذل۔ یہ وہ باتیں ہیں جو انہوں نے کہی تھیں اور جن پر ان سے شکوہ کیا گیا ہے جن کی وجہ سے اللہ نے سورت کی ابتداء میں فرمایا واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون۔ تمہید کے بعد اصل مقصود کا بیان ہے یعنی منافقین پر دو شکوے ہیں۔ پہلا شکوہ یہ ہے کہ منافقین کا خیال ہے کہ یہ مسلمان ہمارے دست نگر ہیں، اگر ہم ان کی مالی امداد بند کر دیں گے تو وہ خود بخود پیغمبر علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے۔ دوسرا شکوہ یہ ہے کہ ان منافقین کی خباثت اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ وہ مسلمانوں کو نہایت حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کو مدینے سے نکال دیں گے۔

وللہ خزائن السموات والارض ۔۔۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین۔ منافقین کی ان باتوں کا جواب ہے۔ دولت کے خزانے اللہ کے قبضہ میں ہیں۔ اگر منافقین مومنوں پر خرچ کرنا بند کر دیں، تو اللہ تعالیٰ مومنوں کو دیگر وسائل سے دولت عطا فرمائے گا۔ اور عزت و ذلت بھی اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ کے یہاں معزز اس کا رسول اور مومنین ہی ہیں۔

یایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم۔ الآیۃ مومنوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب اور منافقین پر زجر ہے۔

ملخص اذا جاءک المنافقون ۔ تا ۔ ان اللہ لا یہدی القوم الفاسقین۔ منافقین پر شکوہ ہے۔ منافقین کے اعمال خبیثہ اور ان کے ناپاک عزائم کو واشگاف کر کے مسلمانوں کو ان سے متنبہ کیا گیا ہے تاکہ وہ ان سے دور رہیں۔

قالوا نشہد انک لرسول اللہ۔ منافقین جب آپ کے پاس آتے ہیں تو قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم دل و جان سے آپ کو اللہ کا سچا رسول مانتے ہیں حالانکہ ان کا یہ دعویٰ حقیقت و صداقت کے خلاف تھا کیونکہ وہ صرف زبان ہی سے رسالت کا اقرار کرتے تھے لیکن ان کے دل ایمان و تصدیق سے خالی تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کی تکذیب فرمائی۔

واللہ یعلم انک لرسولہ۔ واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون۔ اللہ تعالیٰ اعلان فرماتا ہے کہ منافقین اپنے اس دعوے میں سراسر جھوٹے ہیں۔ درمیان میں واللہ یعلم انک لرسولہ۔ جملہ معترضہ لایا گیا تاکہ یہ وہم نہ کیا جائے کہ لکاذبون کا تعلق نفس خبر انک لرسول اللہ سے ہے۔ تو اب معلوم ہو گیا کہ منافقین کا نفس

میں جھوٹا نہیں کہا گیا۔ بلکہ انہیں ان کے اس دعوے میں جھوٹا کہا گیا ہے کہ ان کا یہ زبانی قول دل کے اعتقاد کے مطابق ہے۔ واللّٰہ یشہد ان المنافقین لکاذبون (انّھم) یا عتبار الخبر الضمنی الذی دل علیہ انّ الکید وھو دعوی انھم اطاقت السنتھم قلوبھم ای واللہ یشھد انھم لکاذبون فیما ضمنو قولھم (نشھد) من دعوی المواطأۃ و توافق اللسان والقلب فی ھذہ الشھادۃ (روح ۲۸ ص ۱۰۷) یا لکذبون کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی اس صفائی میں جھوٹے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے خلاف کوئی بات نہیں کی۔ (روح) ظاہر قرآن سے اسی مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَكٰذِبُوْنَ ۟ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۟ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۟
وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ
لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ
صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ
اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۟ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَ
هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۟ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ

منزل ۷

سلہ اتخذوا ایمانھم یہ منافقین پر زجر ہے۔ یہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ مریسیع میں منافقین نے بھی شرکت کی، رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کو اپنے ساتھیوں سے یہ کہتے سنا کہ پیغمبر (علیہ السلام) کے ساتھیوں کی مالی امداد کرنا بند کردو تو وہ بھوکوں مرتے خود بخود ساتھ چھوڑ کر اس سے الگ ہو جائیں گے اور جب ہم مدینے میں واپس جائیں گے اعیاذ اہلِ عزت ان ذلیلوں کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے میں چونکہ چھوٹا تھا اس لئے براہ راست حضور علیہ السلام کی خدمت میں حقیقتِ حال واضح کرنے کے بجائے اپنے چچا کو صورتِ حال سے آگاہ کردیا جنھوں نے سارا ماجرا حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کردیا۔ آپ نے مجھے طلب فرمایا اور عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بھی بلا بھیجا۔ منافقین صاف مکر گئے اور قسمیں کھا کھا کر حضور علیہ السلام کو اپنی سچائی کا یقین دلایا چنانچہ آپ نے مجھے جھٹلا دیا اور مجرم سمجھ لیا۔ اس سے مجھے شدید صدمہ ہوا۔ آخر اللہ نے اس سورت کی ابتدائی آیتیں نازل فرما کر منافقین کی خباثت اور کذب بیانی ظاہر فرما دی۔ یہ بھی دلیل ہے کہ لکٰذبون کا دوسرا مفہوم راجح اور اسبق ہے۔ جُنّۃً ڈھال۔ انہوں نے جھوٹی قسموں کو دنیوی ضرر سے بچنے کیلئے ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو دینِ اسلام اور توحید سے روکتے ہیں۔ ان کا یہ کردار نہایت برا ہے۔ سلہ ذٰلک بانھم۔ یہ اس لئے کہ زبان سے تو انہوں نے ایمان کا اقرار کیا لیکن دل میں کفر رکھا جو آخر ان کے کردار و گفتار سے ظاہر ہو کر رہا۔ تو اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اور ان کو ایمانِ خالص کی توفیق اور حقیقتِ ایمان کے فہم سے محروم کردیا۔

سلہ واذا رأیتھم۔ یہی زجر ہے جب منافقین کو آپ دیکھتے ہیں تو حسن و جمال اور جسمانی ڈیل ڈول کی وجہ سے وہ آپ کو بھلے معلوم ہوتے ہیں اور ان کی باتیں بھی آپ بغور سنتے ہیں کیونکہ وہ فصاحت و بلاغت، شیریں کلامی اور چرب زبانی میں ماہر ہیں اور اپنی دلیری اور بہادری کی ڈینگیں مارتے ہیں۔ کانھم

موضح القرآن ف یعنی وہ قائل نہیں غرض کو کہتے ہیں ف اپنی مجلس میں منافقین طعن اور عیب مسلمانوں کا کہتے جب ان پر پہنچے ہوئی مکر ہو کر قسم کھا جاتے کریم نے یہ بات نہیں کہی ف یعنی دیکھنے کے مرد آدمی اور دل میں نامرد و دغا باز۔

فتح الرحمٰن سلہ مترجم گوید رئیس منافقان در بعض اسفار کلمات نفاق متکلم شدہ زید بن ارقم انصاری بعرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسانید، منافقان بمجلس شریف آمدہ قسم خوردند کہ مرتکب آں کلمات نشدہ روز این سورت در حکایت آں اقوال و تہدید و تکذیب ایشان نازل شد واللہ اعلم ۱۲

خشب مسندة ... ہے اور اس میں منافقین کے ایمان سے خالی ہونے کا بیان ہے جس طرح بیکار لکڑی دیوار کے ساتھ لگا کر کھڑی کر دی جاتی ہے ... [illegible]

[illegible]

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ إِنَّ ٱللَّهَ لَا
يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ⑥ هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ
لَا تُنفِقُوا۟ عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا۟
وَلِلَّهِ خَزَآئِنُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ
لَا يَفْقَهُونَ ⑦ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَآ إِلَى ٱلْمَدِينَةِ
لَيُخْرِجَنَّ ٱلْأَعَزُّ مِنْهَا ٱلْأَذَلَّ وَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِۦ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ⑧ يَٰٓأَيُّهَا
ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَٰلُكُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُكُمْ عَن
ذِكْرِ ٱللَّهِ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ⑨
وَأَنفِقُوا۟ مِن مَّا رَزَقْنَٰكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ أَحَدَكُمُ
ٱلْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَآ أَخَّرْتَنِىٓ إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠﴾ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ

[illegible]

نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١١﴾

[illegible]

سُورَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ لَهُ الْمُلْكُ

[illegible]

وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي

[illegible]

خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

[illegible]

بَصِيرٌ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ

[illegible]

فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿٣﴾ يَعْلَمُ مَا فِي

[illegible]

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ

[illegible]

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤﴾ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ

[illegible]

مستحب

[illegible]

والمتقین الصالحین [illegible] [illegible]

معجزۂ قرآن سب جانداروں سے انسان کی خلقت اچھی ہے۔ [illegible]

سورۂ منافقون کی خصوصیات { مومنین کو انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب۔ منافقین کی قباحتوں کا بیان۔

سورۃ تغابن

ربط سورۂ منافقون میں فرمایا تھا کہ تمہاری مال و دولت تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرے اور جہاد وغیرہ میں خرچ کرو۔ سورۂ تغابن میں بطور ترقی فرمایا کہ مال و اولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں [illegible] تمہاری ہی بھلائی [illegible] اللہ کی راہ میں خرچ کرو [illegible] اجر و ثواب عطا کرے گا۔

خلاصہ مسئلہ توحید کا اعادہ، توحید پر عقلی دلیل، تخویف دنیوی و اخروی، دعوت توحید [illegible] انفاق اور جہاد کی ترغیب، بیان انفاق فی سبیل اللہ۔

تفصیل

یسبح للہ [illegible] دعویٰ توحید کا اعادہ تاکہ اصل مقصود سے غفلت نہ ہونے پائے اور چونکہ [illegible] الانفاق اسی مسئلہ کی خاطر ہے [illegible] خلقکم [illegible] توحید پر عقلی دلیل۔ اللہ تعالیٰ [illegible] سب کا خالق و مالک اور سب کچھ جاننے والا وہی ہے [illegible] الم یاتکم نبؤا الذین کفروا [illegible] تخویف دنیوی [illegible] مشرکین کا حال معلوم نہیں کہ کفر و انکار و شرک کی ان کو کیا سزا ملی [illegible] زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا [illegible] تخویف اخروی [illegible] فامنوا باللہ و رسولہ [illegible] ترغیب الی الایمان [illegible] تخویف اخروی۔ ومن یؤمن باللہ [illegible] بشارت اخرویہ۔ والذین کفروا وکذبوا [illegible] تخویف اخروی۔ ما اصاب من مصیبۃ [illegible] توحید [illegible] انفاق [illegible] یایھا الذین امنوا ان من ازواجکم [illegible] انما اموالکم واولادکم فتنۃ [illegible] فاتقوا اللہ [illegible] انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب ہے۔

۱ یسبح للہ [illegible] مقصود اصلی مسئلہ توحید کا اعادہ کیا گیا تاکہ قارئین اس سے غافل نہ ہو جائیں اور [illegible] انفاق فی سبیل اسی مسئلہ کی خاطر ہے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اپنے حال [illegible] اللہ کی تنزیہ و تقدیس [illegible] اور اس [illegible] ہر شریک سے پاک [illegible] ہے۔ لہ الملک ولہ الحمد [illegible] ساری کائنات میں اسی کا تصرف و اختیار [illegible] تمام صفات کارسازی [illegible] اور ہر چیز پر قدرت اور دسترس [illegible] حاصل ہے۔ لہذا اس کائنات میں [illegible] معبود برحق اور وہی کارساز ہے اور کوئی نہیں۔ لہ الملک ولہ الحمد [illegible] اس لئے [illegible] جب [illegible] ایک جملہ میں [illegible] باقی اجزاء [illegible] ہوگا۔

۲ ھو الذی خلقکم [illegible] توحید پر عقلی دلیل ہے۔ پہلے بیان سے معلوم ہوا کہ ساری کائنات میں متصرف و کارساز اور مختار [illegible] اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہاں بیان ہوا کہ ساری کائنات کو پیدا کرنے والا اور زمین و آسمان کی ہر چیز [illegible] وہی ہے۔ اسی [illegible] سب کا کارساز ہے۔ فمنکم کافر ومنکم مؤمن [illegible] تم سب کو [illegible] پیدا فرمایا [illegible] اور [illegible] اس کی توحید اور اس کے رسولوں کا انکار کیا [illegible] اس کے احکام [illegible] کی یہی وہ تمہارے اعمال کو [illegible] جانتا ہے اس لئے قیامت [illegible] پوری پوری سزا ملے گی۔

۳ خلق السموات [illegible] اس کی قدرت [illegible] اس کی وحدانیت اور اس کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے۔ وصورکم فاحسن صورکم [illegible] قدرت و بدائع صنعت [illegible] تمہاری پیدائش اور تمہاری صورت [illegible] سب سے زیادہ حسین و جمیل عطا فرمایا [illegible] ظاہری جمال [illegible] باطن کی تکمیل و تحسین کے لئے [illegible] فرمایا۔ چونکہ تم سب [illegible] بارگاہ میں حاضر کئے جاؤ گے اس لئے توحید اور دیگر احکام خداوندی سے [illegible] بہتر ہے [illegible] ظاہری حسن و جمال [illegible] الیہ المصیر [illegible]

۴ یعلم ما فی السموات [illegible] خالق و متصرف اور مختار وہی ہے اسی طرح عالم الغیب بھی وہی ہے لہذا وہی سب کا حاجت روا اور کارساز ہے۔ وہ زمین و آسمان کی ہر چیز [illegible] ظاہری و باطنی اقوال و افعال اور تمہارے دلوں کی باتیں بھی جانتا ہے۔

۵ الم یاتکم [illegible] تخویف دنیوی و اخروی ہے خطاب مشرکین [illegible] سے ہے۔ کیا تمہیں ان کا فروں کا حال معلوم نہیں جو تم سے پہلے گزر چکے

[illegible]

الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝٥ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم
بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا
وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝٦ زَعَمَ الَّذِينَ
كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ
لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝٧ فَآمِنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝٨ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ
يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ

[illegible]

[illegible]

تفسیر الرحمن لبیان القرآن

کہ نیز اب بنت۔ یہ تعریف افزائی ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے جو نہایت ہی برا ٹھکانا ہے ﷺ ما اصاب من مصیبۃ۔ مسلمانوں کے لئے تسلی ہے۔ اگر کفار و مشرکین کے ہاتھوں تمہیں تکلیفیں پہنچیں تو اس سے گھبراؤ نہیں یہ سب بطور آزمائش اللہ کی جانب سے ہے اس لئے اللہ پر بھروسہ کرو اور ایمان پر ثابت قدم رہو۔ اللہ تمہارے دلوں میں عزم و ثبات کا جذبہ پیدا فرمائے گا اور تمہیں مصائب و آلام پر صبر کرنے کی توفیق دے گا وہ سب کچھ جاننے والا ہے اور مومنوں کے دلوں کا حال اس پر پوشیدہ نہیں۔ اس لئے مصیبت کے وقت اللہ کے دلوں کو تقویت پہنچا اور برداشت کی طاقت عطا (ما) جب مومن پر جب مصیبت آتی ہے تو وہ اسے من جانب اللہ سمجھ کر سر تسلیم خم کر دیتا اور راضی برضا ہو جاتا ہے (یہد قلبہ) بعضہ الصابتھا للصبر والاسترجاع علی ما قیل وعن علقمۃ فیعلم انہا من عند اللہ تعالی فیسلم للامر اللہ تعالی ویرضی بہا (روح ج ۲۸ ص ۱۲۳) ﷺ واطیعوا اللہ۔ ترغیب الی الطاعۃ ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم اطاعت سے روگردانی کرو گے تو اس سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کوئی نقصان نہیں کیونکہ آپ کے ذمہ تو بس تبلیغ تھی جس کا آپ نے حق ادا کر دیا بلکہ اس سے تم اپنے دین و دنیا ہی کا نقصان کرو گے ﷺ اللہ لا الہ الا ھو۔ اصل مقصود دعویٰ توحید کا اعادہ ہے جس کی خاطر انفاق اور جہاد کے احکام نازل کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ اور کارساز نہیں اس لئے مومنوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے، مصائب دنیا میں اسی سے مدد کی امید رکھو اور مدد کے لئے صرف اسی کو پکارو۔ یہاں تک مضمون توحید کا بیان تھا ﷺ یا ایہا الذین امنوا۔ مسئلہ توحید کی تفصیل کے بعد مسلمانوں کو جامعیت النفس و تنقیح قائم رکھنے اور جہاد و انفاق سے بچنے کی تلقین فرمائی تاکہ وہ ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ اولاد اور بیویوں کے دشمن ہونے کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ حقیقت ہی میں تمہاری بعض بیویاں اور بعض اولاد تمہاری دشمن ہے اس لئے ان سے ہوشیار رہو۔ بعض بیویاں یا اولاد کیلئے مطالبہ ہوتا ہے جسے پورا کرنے کے لئے انسان محرمات و معاصی کے ارتکاب پر مجبور ہو جاتا ہے لانہن یحملونہم علی السعی فی اکتساب الحرام و ارتکاب الاثام لمنفعۃ انفسہم (روح ج ۲۸ ص ۱۲۳) اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ

الْعَظِيمُ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ

أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٠﴾ مَا

أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن

بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١﴾ وَأَطِيعُوا

اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ

رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٢﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَ

عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا

فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ

فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا

ع ۲

موضح قرآن ف یعنی (ہر جنت کا یہ کہ ہر آدمی کا ایک گھر ہے بہشت میں اور ایک دوزخ میں، بہشت والوں نے اپنے گھر لئے اور دوزخیوں کے بھی) سو یہ بہشتی جیتے۔ ف یعنی آدمی جورو بیٹے کے واسطے بہت تنگی کرتا ہے اور بہت برائی میں پڑتا ہے مگر تو بھی چاہئے کہ سلوک ان سے نیکی ہی سے کرے اور آپ بچتا رہے۔

فتح الرحمٰن ف یعنی از شکر بجل عمل کنند ۱۲۔

وازواج بعض دفعہ دوسروں سے دشمنی کا باعث بن جاتے ہیں مثلاً کسی مسلمان بھائی نے تمہارے اہل و عیال کے بارے میں گستاخی کر ڈالی یا ان کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کر لئے تو اس سے برسر پیکار نہ ہو جاؤ بلکہ درگذر کرو اور معاف کر دیا کرو۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ان تعفوا یعنی مقابلہ نہ کرو۔ وتصفحوا زبانی سرزنش سے بھی اعراض کرو اور اغماض سے کام لو۔ وتغفروا دل سے بھی درگذر کرو اور کدورت نہ رکھو۔ اگر تم مسلمان بھائیوں کو معاف کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے گا اور درگذر فرمائے گا۔ **۱۵** انما اموالکم۔ یہ مال و اولاد تو آزمائش کے لئے ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کون اللہ کی محبت کو مال و اولاد کی محبت پر ترجیح دیتا ہے اللہ کے یہاں اس کے لئے اجر عظیم و ثواب ہے۔ فاتقوا اللہ ما استطعتم جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو اس کے احکام بغور سنو اور ان کو بجا لاؤ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ خیرا یا فعل ناقص مقدر کی خبر ہے یا فعل امر مقدر کا مفعول ہے یا مصدر محذوف کی صفت ہے۔ ای یکن خیرا او فعلوا خیرا او انفقوا انفاقا خیرا (روح و بیضاوی)۔ ومن یوق شح نفسہ اور جو لوگ اللہ کی توفیق سے بخل اور کنجوسی کی بیماری سے بچا لئے گئے اور جنہیں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی توفیق مل گئی دنیا اور آخرت میں ایسے ہی لوگ کامیاب اور فائز المرام ہوتے ہیں۔ **۱۶** ان تقرضوا اللہ۔ آخر میں انفاق فی سبیل اللہ کا بیان ہے اور سورۂ منافقون میں امر انفاق سے بطور ترقی فرمایا کہ تم اللہ کو قرض دیدو وہ تمہیں اس سے کئی گنا زیادہ اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال ضائع نہیں ہوگا کیونکہ یہ مال تم اس ذات بابرکات کو دو گے جو قدر شناس اور تھوڑی سی قربانی کا زیادہ بدلہ دینے والی ہے یعنی یجزی الجزیل بمقابلۃ القلیل (روح)۔ **۱۷** عالم الغیب۔ وہ عالم غیب و شہادت ہے، اس سے کوئی چیز مخفی نہیں وہ دلوں کے اخلاص کو بخوبی جانتا ہے اس لئے ہر شخص کو اس کے اخلاص کے مطابق اس کے عمل کی جزا دے گا وہ قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کا مالک ہے کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔

اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ

[illegible]

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

[illegible]

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ

[illegible]

لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

[illegible]

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

زبردست حکمت والا

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ

اے نبی جب تم طلاق دو عورتوں کو تو ان کو طلاق دو

لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ

[illegible]

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ

[illegible]

يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ

[illegible]

فتح الرحمٰن حاشیہ ۱۲

سورۂ تغابن میں آیات توحید

۱۔ یسبح للہ ما فی السموت وما فی الارض۔ الایۃ۔ نفی شرک ہر قسم۔

۲۔ خلق السموت والارض بالحق ——— واللہ علیم بذات الصدور ○ نفی شرک فی التصرف۔

۳۔ اللہ لا الہ الا ھو۔ نفی شرک ہر قسم۔

سورۂ طلاق

ربط اس سورت کا تعلق سورۂ تغابن کے آخری حصہ کے ساتھ ہے، وہاں مومنوں کے لئے امورِ انتظامیہ بیان کئے گئے تھے تاکہ وہ اپنے اجتماعی نظم و نسق کو درست کرکے کافروں کا مقابلہ کر سکیں۔ اس کے بعد سورۃ الطلاق میں عائلی امورِ انتظامیہ ذکر کئے گئے تاکہ گھروں کا انتظام ٹھیک ہو جائے اور عائلی تنازعات باہم عداوت اور مخالفت کا باعث نہ بن جائیں۔

خلاصہ طلاق، عدت، نفقہ اور سکنیٰ کے مسائل، تخویف و زجر، بشارات، توحید پر عقلی دلیل۔

تفصیل

یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء ۔۔۔ تا ۔۔۔ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا میں طلاق کے بعد جب عدت کا بیان، معتدہ کو گھر سے نکالنے کی ممانعت، طلاق کے بعد مطلقہ کو اچھے طریقے سے دوبارہ اپنے پاس رکھنے یا اچھے طریقے سے چھوڑ دینے کا بیان یعنی کسی حال میں عورت کو تنگ کرنا مقصود نہ ہو۔ واللائی یئسن من المحیض ۔۔۔ تا ۔۔۔ آئسہ، صغیرہ اور حاملہ کی عدت کی تفصیل۔ اسکنوھن من حیث سکنتم ۔۔۔ مطلقہ کے لئے سکنیٰ اور حاملہ اور مرضعہ کے نفقہ کا بیان۔ وکاین من قریۃ عتت عن امر ربہا میں تخویف اخروی کا ذکر ہے جو سورۂ تغابن کے پہلے حصے سے متعلق ہے۔ ومن یؤمن باللہ ۔۔۔ مومنین کے لئے بشارت اور اللہ الذی خلق سبع سموات ۔۔۔ توحید پر دلیل عقلی۔ اللہ تعالیٰ جو ساری کائنات کا خالق ہے وہی قادر مطلق، عالم الغیب اور کارساز ہے اور کوئی نہیں۔

یا ایہا النبی ۔ مطلقہ کے لئے عدت کا ثبوت ہے۔ ندا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص کیا گیا لیکن حکم کا خطاب ساری امت سے فرمایا کیونکہ آپ امت کے امام ہیں یا اصل عبارت اس طرح ہے، یا ایہا النبی قل لامتک اذا طلقتم ۔۔۔ (روح) حنفیہ اور شافعیہ کا اس پر تو اتفاق ہے کہ طلاق طہر کی حالت میں دینی چاہئے، البتہ اس میں ان کا اختلاف ہے کہ عدت کا شمار حیض سے ہوگا یا طہر سے۔ حنفیہ کے نزدیک عدت تین حیض ہے اور شافعیہ کے نزدیک تین طہر۔ اسی اختلاف کی بنا پر لعدتھن میں لام کے مفہوم میں اختلاف ہے، شافعیہ کے نزدیک لام توقیت کے لئے ہے ای فی وقت عدتھن اور حنفیہ کے نزدیک بمعنی قبل ہے ای قبل عدتھن لیکن حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ یہ لام عاقبت کا ہے جیسا کہ لیکون لہم عدوا وحزنا میں ہے۔ مطلب یہ ہوگا کہ جب تم عورتوں کو طلاق دو تو طلاق عدت سے ملا کر دو یعنی انکو گھروں سے نہ نکالو، بلکہ عدت گزرنے کے لئے ان کو بٹھاؤ اور عدت کو گنتے رہو اور اس کی مدت پوری کرو اور اللہ سے ڈرو اور اپنے طرز عمل سے تقویٰ کو ظاہر کرو۔ [illegible]

لا تخرجوھن ۔ عدت گزارنے کے دوران عورتوں کو گھروں سے نکالنے کی ممانعت فرمائی۔ البتہ اگر وہ اپنی مرضی سے خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ فاحشۃ مبینۃ سے عدت کے دوران گھروں سے نکل جانا مراد ہے۔ [illegible] حضرت عبداللہ بن عمر، سدی، ابن السائب، نخعی اور امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔ واللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں جو اس نے اپنے بندوں کے لئے مقرر کی ہیں، جو شخص ان کو توڑتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ لا تدری لعل اللہ ۔۔۔ کسی کو معلوم نہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ کوئی ایسی حالت پیدا کر دے۔ طلاق، عدت اور سکنیٰ وغیرہ قوانین کے الزام سے مقصد یہ ہے کہ عورتوں کو ظلم و تعدی کا نشانہ نہ بنایا جائے اور طلاق دینے کے بعد شوہر کو پشیمانی ہو جائے اور بیوی سے رجوع کا ارادہ ہو جائے تو اس کے لئے موافقت کی تلافی کر سکے۔ اگر اس نے بیوی کو مغلظ طلاق دے دی یا طلاق کے بعد اس کو گھر سے نکال دیا تو رجوع مشکل ہو جائے گا۔ حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ مسائل کی علت ہے۔ معتدہ کو گھر سے نکالنے کی ممانعت اس لئے کی گئی کہ ہو سکتا ہے کہ اب کوئی صورت پیدا ہو جائے اور آپس میں صلح ہو جائے [illegible] اور تعلقات نکاح قائم رہیں۔

فاذا بلغن ۔ یعنی جب ان کی عدت اختتام کے قریب ہو، تو اب بھی موقع ہے سوچ سمجھ کر آخری فیصلہ کر لو، اگر بیوی کو اپنے پاس رکھنا چاہو تو رکھ لو، مگر مقصد حسن معاشرت ہو، ورنہ اچھے طریقے سے الگ کر دو تاکہ وہ کسی دوسری جگہ نکاح کر سکے۔ [illegible] اس وقت جو بھی فیصلہ کرو، رجعت کا یا فرقت کا، دو معتبر گواہوں کو اس پر گواہ بنا لو اور ان کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر دو تاکہ بعد میں کسی قسم کا شک و شبہ پیدا نہ ہو اور جھگڑے کا اندیشہ نہ رہے۔ واقیموا الشہادۃ للہ ۔ گواہوں کو حکم ہے کہ جب ان کی گواہی کی ضرورت پڑے تو وہ کسی دباؤ یا لالچ کے تحت گواہی کو نہ چھپائیں بلکہ محض اللہ کی رضا کے لئے صحیح صحیح گواہی دیں۔ یہ پند و نصیحت اس شخص کے لئے ہے جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ [illegible]

فائدہ دینی احکامات کو ف ومن یتق اللہ۔ اس کا تعلق طلاق سے ہے یعنی جو شخص خدا سے ڈرے اور طلاق دیتے وقت حدود اللہ کی پابندی کرے تو اس کے لئے عدت میں رجوع کا موقع موجود ہے۔ قال ابن عباس والشعبی والضحاک هذا فی الطلاق خاصة ای من طلق کما امرہ اللہ یکن له مخرجا فی الرجعة فی العدة (قرطبی ج ۱۸ ص ۱۵۹) جو شخص حسن معاشرت کی نیت سے بیوی کو آباد کرنا چاہے وہ روزی کی فکر نہ کرے اللہ اسے ایسی جگہ سے روزی مہیا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ جو شخص بھی اللہ پر بھروسہ کرے اسے اللہ ہی کافی ہے اور اسے کسی اور کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر و متصرف ہے کہ وہ جس کام کا ارادہ فرمالیتا ہے اسے پورا کرلیتا ہے اور کوئی چیز اس کے ارادے کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ ای منفذ ما یریدہ عزوجل ولا یعجزہ شیء (روح ج ۲۸ ص ۱۳۷)

ف قد جعل اللہ۔ ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اندازہ مقرر فرمادیا خواہ طلاق ہو یا عدت یا کوئی اور چیز۔ اس کی عدت کی مختلف میعادوں کا بیان ہے۔

ف والئی یئسن۔ اس آیت میں عدت کی دو میعادوں کا بیان ہے۔ ایک تین ماہ اور دوم وضع حمل۔ ہر میعاد دو دو قسم کی عورتوں کے لئے پہلی میعاد ان دو عورتوں کے لئے (۱) آئسہ یعنی وہ عورت جس کو بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو (۲) وہ عورت جس کو ابھی تک حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو، خواہ صغیرہ ہو یا مراہقہ یا بالغہ بالسن۔ اسی طرح دوسری میعاد یعنی وضع حمل ان دو عورتوں کے لئے (۱) وہ حاملہ جس کو حالت حمل میں طلاق ہو گئی (۲) وہ حاملہ جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔ ان ارتبتم ای فی مقدار عدتھن۔ والئی مبتدا ہے اور فعدتھن الخ اس کی خبر ہے یعنی اگر ان کی مقدار عدت میں تمہیں شک ہو اور والمطلقت یتربصن بانفسھن ثلثة قروء سے تم ان کی عدت نہیں سمجھ سکے ہو تو سن لو ان کی عدت تین ماہ ہے۔

مَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي
لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ﴿١﴾ فَإِذَا بَلَغْنَ
أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ
بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا
الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ﴿٢﴾
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى
اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ
لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن
نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَ
اللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن

موضح قرآن ف طلاق دو عدت پر، عدت تین حیض، تین حیض سے پہلے طلاق دو کہ سارا حیض گنتی میں آوے اور اس پاک میں نزدیکی نہ ہو اور جس جگہ وہ عورت رہتی تھی طلاق کے وقت اسی گھر میں عدت پوری کرے نہ آپ نکلے نہ کوئی نکالے، مگر نکلنا بے حیائی ہے اللہ نیا کام نکالے یعنی شاید پھر دونوں میں صلح ہو جاوے ف طلاق دیکر عدت ہو چکنے سے پہلے اگر چاہے رکھ لینا تو رجعت پر دو گواہ کرے تاکہ مقرر رہے۔

فتح الرحمٰن ف یعنی موافقت پدید آید و مراجعت کند ۱۲ ف یعنی از مطلقات ۱۲

ف۷ ومن یتق اللہ۔ جو شخص اللہ کے احکام میں اس سے ڈرے اور ان کو بجا لائے تو اللہ اس کے کام آسان کر دے گا اور ایسے نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے گا۔ ف۸ ذلک امر اللہ۔ یہ مذکورہ احکام اللہ نے تم پر نازل فرمائے ہیں جو شخص اللہ سے ڈرے اور اس کے احکام کی اطاعت کرے، تو اللہ اس کے گناہ معاف فرمائے گا اور اسے بہت بڑا اجر دے گا۔ ف۹ اسکنوھن۔ معتدہ کے لئے نفقہ، عدت تک رہائش کا انتظام خاوند کے ذمہ ہے۔ خاوند اپنی مالی حیثیت کے مطابق رہائش کا انتظام کرے۔ اس پر لازم ہے کہ اسے تنگ نہ کرے اور تکلیف نہ دے تاکہ وہ مکان چھوڑنے پر مجبور ہو جائے۔ معتدہ رجعیہ ہو یا بائنہ اس کا نفقہ بھی خاوند کے ذمہ ہے اور سکنیٰ بھی۔ امام ابو حنیفہ اور امام ثوری کا یہی مسلک ہے۔ ان کی اولات حمل اگر معتدہ حاملہ ہو تو اسے نفقہ بھی دو۔ شرط کا مفہوم مخالف حجت نہیں۔ اس کے علاوہ شرط کا فائدہ یہ ہے کہ وہم ہو سکتا تھا کہ حاملہ کے لئے نفقہ نہیں کیونکہ بعض اوقات مدت حمل بہت طویل ہوتی ہے۔ اس لئے نفقہ ثابت ہوا تو غیر حاملہ کے لئے بطریق اولیٰ ثابت ہو گا۔ ف۱۰ فان ارضعن لکم۔ مطلقہ حاملہ وضع حمل کے بعد اگر تمہارے بچے کو دودھ پلائے اور اس کی پرورش کرتی ہے تو اسے اس کا معاوضہ ادا کرو اور آپس میں شریعت کے مطابق معاملہ کر لو۔ ماں اگر اس سے کام لے اور دودھ پلانا حق ہے تو اس کا مطالبہ کرے اور اگر خاوند تنگدست ہو اور والدہ اس کی وسعت سے زیادہ معاوضہ طلب کرے تو اسے چھوڑ دو، دودھ پلانے والیاں اور بہت مل جائیں گی۔ لینفق ذو سعۃ۔ جو شخص خوشحال ہو وہ اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اور جو تنگدست ہو وہ اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ اگر کوئی تنگدست ہو تو ہو سکتا ہے کہ اللہ اس کے رزق میں فراخی عطا فرمائے۔

ف۱۱ وکاین من قریۃ۔ عائلی امور، انتظامی طلاق، عدت، سکنیٰ، نفقہ اور رضاعت کے احکام بیان کرنے کے بعد تخویف دنیوی و اخروی بیان کی گئی، تاکہ احکام خداوندی سے بغاوت کرنے والوں کو اپنے انجام کا علم ہو جائے اور لوگ بھی اس سے عبرت حاصل کریں۔ فرمایا بہت سی بستیاں ایسی تھیں جن کے باشندوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے احکام سے سرکشی کی اور روگردانی کی تو ہم نے ان کا سخت محاسبہ کیا اور ان کو نہایت دردناک سزا دی۔ اس طرح انہوں نے اپنے کرتوتوں کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار ان کا خسارہ رہا اور پھر آخرت میں بھی اللہ نے ان کے لئے شدید ترین عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ
[illegible]
يُسْرًا ﴿٤﴾ ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ
[illegible]
اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ﴿٥﴾ أَسْكِنُوهُنَّ
[illegible]
مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ
[illegible]
لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا
[illegible]
عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ
[illegible]
فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَ
[illegible]
إِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ﴿٦﴾ لِيُنفِقْ ذُو
[illegible]
سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ
[illegible]
مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ
[illegible]
اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿٧﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ
[illegible]

توضیح القرآن ف اللہ نے ایک حرام چیز کو حرام کر کے آپ ﷺ نے ایک بی بی کے پاس سے شہد پینا موقوف کر دیا، خاطر سے اور بیبیوں کی، اللہ نے فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دینا۔ اب جو کوئی اپنے حلال کو کہے مجھ پر حرام ہے تو قسم ہو گئی، کفارہ دے تو اس کو کام میں لاوے، کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی۔

ف واتقوا اللہ۔ اے عقلمند مومنین! اللہ سے ڈرو اور اس کے احکام کی اطاعت کرو۔ اس نے تمہاری رہنمائی کے لئے ایک عظیم الشان کتاب نازل فرمائی ہے جو سراپا نصیحت ہے اور ایک عظیم الشان رسول بھیجا ہے جو اس کی واضح اور روشن آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ مومنین صالحین کو گمراہی کے اندھیرے سے نکال کر رشد و ہدایت کی روشنی سے ہمکنار کر دے۔ رسولا، ذکرا سے بدل ہے۔ تلاوت قرآن پر مواظبت کی وجہ سے آپ کو ذکر فرمایا، یا رسولا کا فعل ناصب مقدر ہے۔ ای ارسل رسولا سدی رح اور ابن عطیہ رح نے اسی کو اختیار کیا ہے (روح) امام زجاج رح، قرطبی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح اور حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک یہی بہتر ہے اور یہ ترکیب معنیٰ انسب و مناسب وارد (کذا قیل) ہے **ف** ومن یؤمن باللہ۔ یہ مومنین کے لئے بشارت اخروی ہے۔ جو شخص ایمان لائے اور نیک عمل کرے اسے اللہ ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن میں ہر اعلیٰ مشروب کی نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے وہاں انہیں جو رزق ملے گا وہ بھی نہایت عمدہ، لذیذ اور اعلیٰ درجے کا ہو گا **ف** اللہ الذی۔ یہ توحید پر عقلی دلیل ہے۔ اس سورت کے آخر میں توحید کا بیان آگیا تاکہ دیگر احکام کے ساتھ ساتھ توحید کی طرف بھی توجہ باقی رہے۔ کیونکہ اصل مقصود یہی ہے۔ زمین و آسمان اور ساری کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور زمین و آسمان کے درمیان وہی متصرف و مختار ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے لتعلموا کا متعلق مقدر ہے ای اخبرکم بذلک او اعلمکم بذلک لتعلموا (روح ج ۲۸ ص ۱۴۷) یعنی میں نے تمہیں یہ اس لئے بتایا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا علم کائنات کے ذرے ذرے پر حاوی ہے لہٰذا وہی سب کا کارساز اور حاجت روا ہے۔ ومن الارض مثلھن: جیسے آسمان سات ہیں اسی طرح زمینیں بھی سات ہیں لیکن سات آسمان تو تہ بہ تہ ہیں کیونکہ آسمانوں کے لئے قرآن میں طباقا وارد ہے لیکن زمینیں اس طرح نہیں ہیں بلکہ اس سے روئے زمین کے سات حصے مراد ہیں مثلاً ایشیا، یورپ، شمالی افریقہ، جنوبی افریقہ، امریکہ، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا یا منبسط زمینوں کا مراد ہونا حضرت ابن عباس اور ابو صالح رح سے مروی ہے۔ قال ابوصالح عن ابن عباس انہا سبع ارضین منبسطۃ لیس بعضہا فوق بعض یفرق بینہا البحار ویظل جمیعہم السماء و روی بذلک عن ابن عباس (روح ج ۲۸ ص ۱۴۴) واللہ تعالیٰ اعلم

أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ

وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا

وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۝ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓأُولِي الْأَلْبَابِ ۚۖ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ

إِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

فِيْهَآ أَبَدًا ۭ قَدْ أَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ

سورۂ طلاق میں آیت توحید

اللہ الذی خلق سبع سمٰوٰت۔ الآیۃ۔ نفی شرک فی التصرف۔

سورۂ تحریم

ربط: سورۂ تحریم میں سورۂ حدید کے بعد دو قبول مضمون نعت و قرب کے طریقہ پر مذکور ہیں جیسے انفاق فی سبیل اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ

خلاصہ: تنبیہ خلاف رضا کام کرنے سے ممانعت۔ خطاب مومنین۔ ذکر نفاق بطور انذار و امر جہاد۔ تمثیل برائے کفار و مومنین۔

تفصیل

یٰایھا النبی لم تحرم ۔۔ آیت ۔ تنبیہ و ہدایت سے خطاب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ تو واجب ہے کہ ایسے کاموں سے روکے جو رضائے الٰہی کے خلاف ہوں۔ یٰایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم ۔ آیت۔ خطاب بمومنین اہل و عیال کو ایسے کاموں سے بچاؤ جو موجب عذاب نار ہوں جیسے یوم لا یخزی اللہ النبی ۔ آیت۔ تو بہ ، بشارت تجدید برائے مومنین اور ذکر نفاق کفار و تنبیہ انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے قیامت کے دن نور عطا ہوگا۔ یٰایھا النبی جاھد الکفار ۔ آیت۔ مضمون جہاد کا ذکر۔ ضرب اللہ مثلا للذین کفروا ۔ آیت۔ کافروں کی مثالیں نوح علیہ السلام کی بیوی اور لوط علیہ السلام کی بیوی۔ دونوں کافرہ تھیں ، پیغمبروں کی بیویاں ہو کر اعمال بد کی وجہ سے ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ و ضرب اللہ مثلا للذین اٰمنوا ۔ آیت۔ مومنین کے لئے تمثیل فرعون کا کفر اس کی بیوی کو اور حضرت مریم صدیقہ کے ایمان و طہارت کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکا۔

۱ یٰایھا النبی ۔ ذکر آداب بطور تمہید ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال چیز کی قسم کھا کر حرام کرنے کی ممانعت اور ازواج مطہرات کو خلاف رضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امور سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔ یہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد بہت مرغوب تھا اور آپ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں روزانہ شہد تناول فرماتے ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے از راہ رقابت سوچا کہ زینب رضی اللہ عنہا کو یہ شرف کیوں حاصل ہو ، کسی ترکیب سے آپ کو شہد سے متنفر کیا جائے ۔ چنانچہ دونوں نے طے کیا کہ آپ جس کے پاس تشریف لائیں وہ کہے کہ حضرت ! آج آپ کے پاس سے مغافیر کی بو آرہی ہے ، کیونکہ آپ نے مغافیر تناول فرمائی ہے ، چنانچہ آپ پہلے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے وہی بات کہی جو طے ہو چکی تھی ، آپ نے فرمایا نہیں میں نے زینب کے پاس سے شہد استعمال کیا ہے ، شاید کوئی مکھی ہے جس نے مغافیر کا رس چوسا ہو ۔ مغافیر ایک قسم کا گوند تھا جو بد بو دار ہوتا ، بعض درخت سے نکلتا تھا ۔ آپ کو بد بو دار چیز نہایت ناپسند تھی ، اس لئے آپ نے قسم کھالی کہ میں آئندہ شہد نہیں پیوں گا ، حضرت حفصہ کو آپ نے یہ بھی فرمادیا کہ یہ بات کسی کو نہ بتانا ، اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں ۔ (روح ، تفاسیر ، معالم ، قرطبی ، مظہری ، ابن کثیر)

فرمایا : اے پیغمبر ! جس چیز کو اللہ نے تیرے لئے حلال کیا ہے ، تو اس کو حرام کیوں کرتا ہے ؟ کیا تو بیویوں کی رضا مندی کا طالب ہے کہ ایک جائز چیز آپ کی شان کے زیبا نہیں ۔ آپ کے حلف کا مقصد صرف یہ تھا کہ آپ نے ایک حلال چیز سے اجتناب کا قصد اور عزم بالحلف فیصلہ کرلیا تھا ، یہ مقصد نہیں کہ حلال کو حرام قرار دے کر اس کو ترک کردیا تھا ۔ یہ چیز اگرچہ فی نفسہ مباح تھی مگر چونکہ زوجات کی رضا جوئی کی وجہ سے آپ کی شان رفیع کے خلاف تھی کہ ازواج کی رضا جوئی کے لئے آپ مباحات کو ترک کردیں ۔ آپ کی رفعت شان اور علو مرتبت کے پیش نظر خلاف اولیٰ کو بمنزلہ ذنب قرار دے کر فرمایا و اللہ غفور رحیم یعنی توبہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ ایسا مہربان ہے کہ ان کے گناہ معاف فرمادیتا ہے ۔ حب بہ لمعظیمۃ شانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ترک الاولی بالنسبۃ الی مقامہ السامی الکریم یعد کالذنب ۔ و ان لم یکن فی نفسہ کذلک (روح ج ۲۸ ص ۱۴۸)

۲ قد فرض اللہ ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قسموں کو توڑنے کی اجازت دے دی ہے یعنی ترک حلال پر کھائی گئی ہو ، اور اس قسم کا کفارہ مقرر ہے جیسی مشکل صورتوں میں آسانی کا سبب بنتا ہے اور ایسی تحریمات کو کفارہ دے کر قسم سے اٹھا لینے کی اجازت دی ۔ قد بین لکم اللہ تعالیٰ ما تحللون بہ ایمانکم و ھی الکفارۃ ۔ قال اللہ تعالیٰ فیہ قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم و ھی الکفارۃ و تحلیل الیمین ... علی ما تقتضیہ من الکفارۃ (قرطبی ج ۱۸ ص ۱۸۴)

۳ و اذ اسر النبی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پوشیدہ بات فرمائی اور ازواج مطہرات میں سے کسی سے فرمائی ، اس

الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ان میں اترتا ہے اس کا حکم تاکہ تم جانو کہ اللہ ہر چیز کر سکتا ہے

ع ۲ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝١٢

۱۸ اور اللہ کے علم میں سمائی ہے ہر چیز

سُورَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ تحریم مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی بارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ

اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر

تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ

چاہتا ہے تو رضامندی اپنی عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا ہے

رَحِيمٌ ۝١ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ

مہربان مقرر کر دیا ہے اللہ نے تمہارے لئے کھول ڈالنا تمہاری قسموں کا

وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝٢ وَإِذْ

اور اللہ مالک ہے تمہارا اور وہی ہے سب کچھ جانتا حکمت والا اور جب

أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا

چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب

نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ

اس نے خبر کر دی اس کی اور اللہ نے جتلا دی نبی کو وہ بات تو جتلائی نبی نے اس میں سے کچھ

وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ

اور ٹال دی کچھ پھر جب وہ جتلائی عورت کو بولی

میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ صحیح تر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد شہد کی تحریم ہے جس کا ذکر آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا تھا اور ساتھ ہی فرما دیا تھا کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ چنانچہ علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے بخاری، ابن سعد، عبد بن حمید، ابن المنذر اور ابن مردویہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ فقال: لا بل شربت عسلا عند زینب بنت جحش ولن اعود له وقد حلفت فلا تخبری بذلك احدا. الخ (روح المعانی ص ۱۵۰ ج ۲۸) مگر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نہ رہا گیا اور انہوں نے اس کا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ ادھر اللہ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس افشاء راز پر آگاہ فرما دیا، تو آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو جتلا دیا کہ تم نے فلاں بات ظاہر کر دی ہے مگر کچھ حصہ تو جتلایا اور اس سے اعراض فرمایا، تاکہ زیادہ شرمسار نہ ہوں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کو کس نے بتایا ہے کہ میں نے راز فاش کر دیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے علیم خبیر نے بتایا ہے۔

موضح قرآن ف حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی یا ایک بی بی کے ہاں سے شہد پینا موقوف کر دیا خاطر سے اور بیبیوں کی اس پر اللہ نے یہ فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دے کر۔ اب جو کوئی اپنے مال کو کہے مجھ پر حرام ہے تو قسم ہو گئی، کفارہ دے تو اس کو کام میں لاوے کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی۔

فتح الرحمٰن ف ۱ مترجم گوید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماریہ قبطیہ سریہ خود را بر خود حرام ساخت ازواج مطہرات غیرت کردند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے خاطر ایشان ماریہ را بر خود حرام گردانید آنحضرت سری از اسرار خود با بعض ازواج اظہار فرمود و در کتمان آن مبالغہ کرد آن زوجہ بہ دیگری اطلاع نمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطریق وحی بر افشاء آن سر مطلع شدند و حق تعالیٰ از دو زن کہ در میان ایشان تہادی و تظاہر بود خبر داد خدا تعالیٰ در باب چند از ازواج ظاہر ساخت و تہدید ایشان ساخت۔ واللہ اعلم ۱۲۔ ف ۲ یعنی بادائے کفارہ ۱۲۔

ف ان تتوبا، جزاء شرط محذوف ہے اور فقد صغت ماقبل کی علت ہے قائم مقام جزاء، جزاء محذوف یا تو ہے ان خیرا لکما ہے (قرطبی) یا فقد
اجالیں یا اسم اللہ یا فقد ادیتما وعب علیکما او ... یعنی تم دونوں ... حضرت شیخ قدس سرہ) صغت قلوبکما کیونکہ تمہارے دل حق بات سے ہٹ چکے ہیں یعنی تم نے اس چیز کو پسند کیا ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند فرماتے تھے، مراد ہے شدید کو اجتناب۔ یا صغت قلوبکما کے معنی ہیں تمہارے دل توبہ کی طرف یا حق کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کو اپنی غلطی اور کوتاہی کا احساس ہو گیا اور ان کے دلوں میں اس غلطی سے توبہ کرنے اور آئندہ کے لئے ادائے حق واجب کا عزم پیدا ہو گیا وقیل فقد مالت قلوبکما الی التوبۃ (قرطبی ج ۱۸ ص ۱۸۸) ف و ان تظاہرا یعنی اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف متفق رہو گی اور اس کام میں باہم تعاون کرتی رہو گی، تو آپ کو کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہے جبرائیل امین، خیار المومنین اور تمام فرشتے آپ کے حامی اور معاون ہیں۔ صالح المومنین سے جنس مراد ہے اور اس سے خلفاء المومنین مراد ہیں جن میں خلفاء راشدین بطریق اولیٰ داخل ہیں۔ والمراد بالصالح الجنس ولذلک عم بالاضافۃ (روح ج ۲۸ ص ۱۵۴) و اما القول العموم اولیٰ، و ھما ابوبکر و عمر و علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ من دخولا اولیا (روح ج ۲۸ ص ۱۵۴) ف عسی ربہ الخ ازواج مطہرات کو تنبیہ ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے گھر کی آبادی اور رونق کوئی تم پر منحصر نہیں اگر تم نہیں ہو گی تو آپ کا گھر پھر آباد ہو جائیگا اگر آپ تم سب کو طلاق دے کر علیحدہ فرما دیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو تمہاری جگہ تم سے بہتر بیویاں عطا فرمائیگا جو ایمان و عمل صالح اور اعلیٰ و عمدہ اوصاف و عادات خوبیوں سے متصف اور آراستہ ہوں قنتت یعنی عبادت میں کھڑی رہنے والیاں تئبت گناہوں سے باز رہنے والیاں۔ عبدت عبادت گزار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے سامنے جھکنے والیاں۔ سئحت روزہ رکھنے والیاں الخ (قرطبی) ف یایہا الذین امنوا یہ مؤمنوں سے خطاب ہے۔ فرمایا اے اہل ایمان اپنے کو اور اپنے اہل و عیال کو ان کاموں سے بچاؤ جو عذاب جہنم کا موجب ہوں۔ جہنم کی آگ نہایت سخت ہو

مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③
کہنے لگی آپ کو کس نے بتلا دی یہ کہا مجھ کو بتایا اس خبر رکھنے والے واقف نے
اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ
اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو تو جھک پڑے ہیں دل تمہارے
وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ
اور اگر تم دونوں چڑھائی کرو گی اس پر تو اللہ ہے اس کا رفیق
وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ
اور جبرئیل اور نیک بخت ایمان والے اور فرشتے
بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ
اس کے پیچھے مددگار ہیں اگر نبی چھوڑ دے تم سب کو ابھی اس کا رب
اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ
بدلے میں دیدے اس کو عورتیں تم سے بہتر حکم بردار
مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰۗىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰۗىِٕحٰتٍ
یقین رکھنے والیاں نماز میں کھڑی ہونے والیاں توبہ کرنے والیاں بندگی بجا لانے والیاں روزہ رکھنے والیاں
ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بیاہیاں اور کنواریاں اے ایمان والے
قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ
بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے جس کی چھپٹیاں ہیں آدمی
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰۗىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا
اور پتھر اس پر مقرر ہیں فرشتے تند خو زبردست نافرمانی
يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا
نہیں کرتے اللہ کی جو بات فرمائے ان کو اور وہی کام کرتے ہیں جو

موضح قرآن ف جانے کہتے ہیں اس حرم کا دو شخص کر حضرت حفصہ کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اس کے سب نظر پر اور ... پھر انہوں نے حضرت عائشہ کو خبر دی کہ دونوں ... مطلب مختار دونوں کا پھر اس سے معلوم کر کہ حضرت نے بی بی حفصہ کو الزام دیا جس کی بات کا، اور دوسری بات ذکر نہ کی۔ دوسری بات کیا تھی شاید یہ تھی کہ ... آپ خلیفہ ہوگا بعد ان کے باپ عمرؓ۔ اللہ نے وہ بات اللہ اور رسول نے ... کا ہم کیا جان کو واسطے ... کر چکے ہیں بلکہ تا ادنیٰ ... وہ ... ہے ...

فتح الرحمٰن ف یعنی حفصہ و عائشہ ۱۲۔

ہوگی اور اس کی تیزی اور تندی کو بڑھانے کے لئے ایندھن کے طور پر پتھروں کو جلایا جائیگا۔ یا الحجارۃ سے پتھر کے وہ بت مراد ہیں جو مشرکین نے اپنے ہاتھوں
کے ناموں پر بنا رکھے تھے جس طرح الناس سے مشرک لوگ مراد ہیں۔ ملائکۃ غلاظ شداد یعنی سخت گیر۔ جہنم پر جو فرشتے مقرر ہوں گے وہ نہایت تند خو
اور سخت گیر ہوں گے وہ کسی دوزخی کی خوشامد اور منت سماجت پر کان نہیں دھریں گے اور نہ ان کو دوزخیوں کی چیخ و پکار اور نالہ و زاری پر رحم آئیگا
وہ تو بس اللہ تعالیٰ کے حکم کے بندے ہوں گے جو ان کو حکم ہوگا اسے بجا لائیں گے اور اس سے سرمو انحراف نہیں کریں گے ۔ یایھا الذین کفروا
تخویف اخروی۔ قیامت کے دن کفار و مشرکین جہنم
کے عذاب سے بچنے کے لئے حیلے بہانے کریں گے اور
قبول حق سے اپنی کسی معذوری بیان کریں گے تو
جواب ملیگا آج کوئی عذر مت پیش کرو۔ آج کوئی عذر
معذرت قبول نہ ہوگی۔ آج تمہیں صرف انہی عملوں
کی سزا دی جائیگی جو تم کیا کرتے تھے اور کسی بھی صورت
سے تم اس سزا سے بچ نہیں سکتے ۔ یایھا
الذین امنوا۔ بشارت اخروی ہے۔ توبۃ نصوحا
نصوحا۔ خالص یعنی سچی توبہ جس میں گناہوں پر ندامت
ہو اور آئندہ کیلئے گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ ہو
تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن
مسعود رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حسن رحمہ اللہ اور مجاہد رحمہ اللہ سے
بھی یہی منقول ہے۔ قال معاذ بن جبل یا
رسول اللہ ما التوبۃ النصوح؟ قال ان یندم
العبد علی الذنب الذی اصاب فیعتذر
الی اللہ تعالیٰ ثم لا یعود الیہ کما لا یعود اللبن
الی الضرع (روح ج ۲۸ ص ۱۵۷) وھی تفسیرھا بما ذکر عن عمر
ابن مسعود وابی والحسن ومجاھد وغیرھم
(روح ج ۲۸ ص ۱۵۷) ایسی سچی توبہ کا نتیجہ یہ ہوگا
اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرکے ایسے باغوں میں داخل
فرمائے گا جن میں انواع و اقسام کی نہریں
بہتی ہوں گی۔ یہ اس دن ہوگا جس دن کفار
و مشرکین سر محشر ذلیل و رسوا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو ذلت و رسوائی
سے محفوظ رکھے گا ۔ نورھم یسعی قیامت
کے دن مومنین کے چاروں طرف نور اور اجالا ہوگا
اور وہ پل صراط اور دیگر گھاٹیوں سے بخیر و خوبی گذر جائیں گے
اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگیں گے کہ اے

يُؤْمَرُونَ ﴿٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا

الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧﴾

ع ۱ / ۱۹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً

نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ

سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ

أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا

نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ

عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٩﴾

ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں مزید نور عطا کر کیونکہ تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔ سورۃ "الحدید" میں ارشاد ہے یوم تری المؤمنین
والمؤمنات یسعی نورھم بین ایدیھم وبایمانھم الآیۃ۔ یہ نور ان کو انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے حاصل ہوگا۔ اسی کو یہاں اعادہ فرمایا
نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم۔ اس طرح اس آیت میں ضمنا انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون آگیا ۔ یایھا النبی جاھد الکفار

موضح قرآن یہ مسلمانوں کو فرمایا ہم جیسے اپنے تئیں بچاؤ دوزخ سے ویسے اپنے گھر والوں کو بھی ... سچی توبہ یہ کہ دل میں پھر خیال نہ رہے اس گناہ کا ... ایمان کی روشنی ... حضرت کا
خلق بہت نرم ہے کہ اللہ صاحب اس کو فرماتا ہے سختی کر۔

جہاد کا ذکر ہے جو سیف و سنان [illegible] دوسرا مضمون یہ ہے کہ کفار اور منافقین دونوں فریقوں سے جہاد کا حکم فرمایا مگر دونوں کے ساتھ جہاد کی کیفیت مختلف ہے کافروں کے ساتھ تو سیف و سنان سے جہاد کرو اور منافقین سے حجت و برہان سے [illegible] جہاد اور قیامت تک میں جہاد [illegible] شدت کر [illegible] ایمان پر سختی کی گئی [illegible] ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو نہایت بری جگہ ہے۔ ضرب اللہ مثلا۔ یہ کافروں کے لئے تمثیل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت نوح اور لوط علیہما السلام دونوں جلیل القدر پیغمبر تھے اور ان کی بیویاں کافرہ اور منافقہ تھیں اور اپنے خاوندوں کی مخالفت

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَّقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴿۱۲﴾

[illegible]

کرتی تھیں [illegible] کافروں کی ہمراز تھیں تو پیغمبروں کی ہمسری اور ان کے اعمال صالحہ ان کافرہ بیویوں کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے اور آخر کار ان کو دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا۔ خیانت سے مخالفت میں کافروں کی ہمرازی اور اپنے خاوندوں کے رازوں کا کافروں پر افشا مراد ہے خیانت سے بدکاری مراد نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی بیویوں کو اس فعل سے محفوظ رکھا ہے۔ ولیس المراد بقوله فخانتاهما فی الفاحشة بل فی الدین فان نساء الانبیاء معصومات عن الوقوع فی الفاحشة لحرمة الانبیاء (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۹۴) وضرب اللہ مثلا۔ یہ مومنوں کے لئے تمثیل ہے جس طرح خاوند کی نیکی کافرہ بیوی کو مفید نہیں اسی طرح خاوند کا کفر مومنہ بیوی کے لئے مضر نہیں۔ فرعون کے کفر سے اس کی بیوی آسیہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ آسیہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی [illegible] اپنے پاس جنت میں گھر عطا کر اور فرعون کے نفس خبیث اور اس کے عمل سے مجھے نجات دے اور ظالموں سے مجھے بچا [illegible] سے [illegible] مراد ہے [illegible] کی وجہ سے [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] سے مروی ہے [illegible] ومریم ابنت عمران۔ مومنوں کے لئے دوسری تمثیل ہے۔ حضرت مریم صدیقہ [illegible] اور عبادت [illegible] ایسا [illegible] ان کے [illegible] اور [illegible] اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان [illegible] [illegible]

موضح قرآن [illegible]

تفسیر عزیزی [illegible]

سورۃ تحریم میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

۱۔ یا ایها النبی لم تحرم ما احل اللہ لک [illegible] اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔

۲۔ مسئلہ توحید کی تفصیل [illegible]

سورہ ملک

ربط — سورۃ الحدید سے التحریم تک مسئلہ توحید کو خاص طور پر نمایاں اور واضح کر کے ذکر کیا گیا۔ اب سورۃ ملک سے لیکر سورۃ جن تک اسی مسئلہ کا ایک دوسرا پہلو بیان ہوگا کہ برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ سورۃ ملک میں دلائل عقلیہ ذکر ہوں گے اس کے بعد سورۃ القلم میں ارشاد ہوگا کہ مشرکین نرم پڑ جائیں تاکہ آپ بھی اس مسئلہ کے بیان میں نرمی اختیار کریں لیکن آپ اس مسئلہ کے بیان میں ہرگز نرم نہ ہوں تو مداہنت سے کام نہ لیں۔ اور اس کے بعد سورۃ الحاقہ میں اسی مسئلہ پر تخویف اخروی ہوگی۔ سورۃ المعارج میں مشرکین پر زجر کا ذکر ہے کہ وہ ماننے کے بجائے عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد سورۃ نوح میں نوح علیہ السلام سے دلیل نقلی مذکور ہوگی۔ اور پھر سورۃ الجن میں جنات سے دلیل نقلی ذکر کی جائے گی۔ اس طرح سورۃ ملک سے لیکر سورۃ جن تک گویا ایک ہی سورت ہے جس میں مسئلہ کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔

خلاصہ: تین دلائل عقلیہ اور آٹھ دلائل عقلیہ علی سبیل الاعتراف۔ تخویف و تبشیر اور بیان فرق تبلیغ۔

تفصیل

تبارک الذی بیدہ الملک — اولاً مسئلہ کے برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور پہلی دلیل عقلی اور پہلی دلیل عقلی ہے کہ کائنات کی بادشاہی اور سلطنت اسی کے قبضہ میں ہے۔ وھو علی کل شیء قدیر — دوسری دلیل عقلی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ الذی خلق الموت والحیوۃ — تیسری دلیل عقلی علم۔ اسی نے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آزمائش کرتا ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟

الذی خلق سبع سموات طباقا — ۲ — ثم ارجع البصر — یہ چوتھی دلیل عقلی ہے۔ آسمانوں کو تہ بہ تہ پیدا کرنے والا اور ان کو ہر عیب اور شگاف سے محفوظ رکھنے والا وہی ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟ ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح — پانچویں دلیل عقلی خاص ہے۔ آسمانوں کو اسی نے پیدا کیا اور آسمان دنیا کو ستاروں سے زینت دی اور وہ رجوماً للشیٰطین کا کام بھی دیتے ہیں تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہے؟ وجعلنا ہا رجوما للشیٰطین — تیسری دلیل عقلی خاص ہے ان کو شیاطین کے رجم کا ذریعہ بنایا تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟

وللذین کفروا بربہم — ۳ — فسحقا لاصحب السعیر — تخویف اخروی۔ منکرین و مشرکین کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ جب ان کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ غیظ و غضب سے پھٹ جائے گی۔ اس وقت وہ کف افسوس ملیں گے اور کہیں گے کاش ہم رسولوں کی بات سن لیتے یا عقل سے کام لیتے تو آج جہنم میں نہ جاتے۔

ان الذین یخشون ربہم بالغیب — یہ مومنین مخلصین کیلئے بشارت ہے۔ واسروا قولکم او اجہروا بہ — تو تمہاری ہر بات کو وہ خوب جانتا ہے۔ پوشیدہ ہر چیز کا عالم ہے اس لئے ہر چیز کو جاننے والا ہے اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

ھو الذی جعل لکم الارض — یہ چھٹی دلیل عقلی خاص ہے۔ زمین کا حال تم نے سن لیا اب بتاؤ کہ زمین کو کس نے پیدا کیا اور اس کو نرم کس نے بنایا؟ کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟

ء امنتم من فی السماء — ۴ — فکیف کان نکیر — یہ تخویف دنیوی ہے کیا تم اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہوگئے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے یا آسمان سے تم پر پتھروں کی بارش برسا کر تمہیں ہلاک کر دے جس طرح اس نے تم سے پہلی قوموں کے مکذبین کو اپنے عذاب سے ہلاک کیا۔

اولم یروا الی الطیر — الآیۃ — یہ ساتویں دلیل عقلی خاص ہے۔ اوپر دیکھو کہ فضا میں پرندوں کو کون تھامے ہوئے ہے؟ ان کو رحمٰن کے سوا کوئی نہیں تھامتا۔ کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟ امن ھذا الذی ھو جند لکم — بل لجوا فی عتو ونفور — یہ تخویف دنیوی ہے کہ اگر وہ تم پر عذاب بھیجے تو تمہیں کون بچا سکتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی بند کر دے تو وہ تمہیں روزی نہیں دے سکتے۔

قل ھو الذی انشاکم — الآیۃ — زمین و آسمان کے اسباب اسی طرح دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا فرمایا لیکن تم نہیں سمجھتے اور سوچتے کہ تم کس طرح بنائے گئے ہو؟ یہ سب اللہ ہی کی عطا ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہے؟

قل ھو الذی ذرأکم — الآیۃ — آٹھویں دلیل عقلی خاص ہے اسی نے تمہیں زمین میں پھیلایا ہے اور قیامت کے دن پھر اسی کے پاس اکٹھے کئے جاؤ گے۔

[illegible]

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ [illegible]

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرُ ۝۱ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ
اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝۲ الَّذِيْ
خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ
خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا
بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ

[illegible]

لـه تبارك الذي [illegible]

نعمة الله [illegible]

[illegible] تبارك الذي نزل الفرقان [illegible]

لـه بيده الملك [illegible]

هو على كل شيء قدير [illegible]

[illegible]

لـه الذي خلق الموت [illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

مناسب [illegible] فطور شگاف [illegible] حاصل ہو [illegible] آسمانوں کو [illegible] پیدا کیا [illegible] صنعت میں [illegible]
[illegible]
عیب نکالنا [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ برکات [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] پیدا فرمایا ۔ ولقد زینا [illegible] دوسری دلیل عقلی خاص
دلیل اول سے [illegible] آسمانوں کو [illegible] ستاروں سے [illegible]

جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٦﴾ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا
لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ
كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ
نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي
ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا
كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا
لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ
أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا
يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي

[illegible]

کیا ہے۔ اسی طرح وجعلنٰہا رجوما للشیٰطین
[illegible] دلیل عقلی خاص [illegible] ستاروں کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عذاب سعیر [illegible]
[illegible]
[illegible] وللذین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کلما القی فیہا فوج [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وقالوا لو
کنا نسمع [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] لو کنا نسمع [illegible]
[illegible]
ان الذین یخشون [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ قال ابن عباس و سببه ان بعض المشركين قال لبعض اسروا قولكم لئلا يسمعكم اله محمد بحوالہ روح ۔ الا يعلم من خلق بھلا جس نے پیدا کیا ہے وہ جانتا نہیں اور ساتھ ہی وہ ظاہر و باطن اور نہاں دلیاں کو جاننے والا بھی ہے؟ استفہام انکاری ہے یعنی وہ سب کچھ جانتا ہے اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ف۱۵ هو الذی جعل ۔ یہ چوتھی دلیل عقلی تام ہے۔ اوپر کی والی تو دیکھ لیا اچھا اب نیچے کی طرف دیکھو یہاں ذلولا ... اللہ تعالیٰ ہی نے اس زمین کو تمہارے لئے عاجز بنا دیا ہے کہ اس کی راہوں میں چلتے ہو

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَ
كُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ ءَأَمِنتُم مَّن
فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ
تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ
عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾
أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ
مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾
أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ
الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ
هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل

اور اس میں پیدا ہونے والا رزق کھاتے ہو اور پھر آخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے جس نے زمین کو ذلول بنایا وہی برکات دہندہ ہے اور کوئی نہیں ذلول یعنی نہ ایسی سخت اور درشت کہ پاؤں کو چھیل ڈالے اور نہ ایسی نرم کہ پاؤں اس میں دھنس جائیں والیہ النشور۔ یہ تخویف اخروی کی طرف اشارہ ہے ف۱۶ ءامنتم من فی السماء ۔۔۔ تا ۔۔۔ فکیف کان نکیر ۔ تخویف دنیوی من فی السماء سے اللہ تعالیٰ مراد ہے اور اللہ تعالیٰ کے آسمانوں میں ہونے سے اللہ تعالیٰ کی جو مراد ہے وہ حق ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے اور کیفیت سے بحث کرنا جائز نہیں۔ الآیۃ من المتشابہات لکونہ تعالیٰ منزها عن التمکین فی السماء فمذهب السلف السکوت (مظہری ج ۱۰ ص ۴۴) وانما السلف الموصوف هو الی علمه تعالیٰ والآیۃ عندهم من المتشابه وقد قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمنوا بمتشابهه ولم یقل اولوه فهم مؤمنون بانه عز وجل فی السماء علی المعنی الذی اراده سبحانه مع کمال التنزیه (روح ج ۲۹ ص ۱۵) فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو گئے ہو اور اس پر مطمئن ہو چکے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں نہیں دھنسائے گا یا آسمان سے پتھر برسا کر تمہیں ہلاک نہیں کریگا۔ جب اس کا عذاب کسی شکل میں آگیا تو تمہیں میرے ڈرانے کا حال معلوم ہو جائیگا اور تم جان لوگے کہ میں کس طرح ڈرا رہا ہوں۔ نذیر مصدر ہے یعنی انذار۔ ان سے پہلے بھی گزشتہ قوموں نے کافرانہ تکذیب کی تو ان پر میرا انکار کیسا تھا۔ نکیر یعنی انکار اور یائے متکلم محذوف ہے جس پر کسرہ دال ہے مقصد عذاب کی شدت و ہولناکی کا اظہار ہے ف۱۷ اولم یروا۔ پانچویں دلیل عقلی تام ہے۔ صفّٰت ویقبضن کیا وہ دیکھتے نہیں کہ فضا میں پرندے صف در صف پرواز کرتے ہیں، کبھی پروں کو پھیلاتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔ فضا میں ان کو تھامنا بھی اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت کا کرشمہ ہے اور ہر کوئی چیز اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں۔ جب یہ مانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے تو برکات دہندہ بھی وہی ہے اور کوئی نہیں ف۱۸ امن هذا ۔ یہ تخویف دنیوی ہے اور یہ دونوں آیتیں ما قبل کا ثمرہ ہے۔ بتاؤ کہ تمہارے یہ خود ساختہ معبود جن کو تم برکات دہندہ سمجھتے ہو کیا یہ خدائے رحمن کے سوا تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا اس کے عذاب سے تم کو بچا سکتے ہیں؟ استفہام انکاری ہے یعنی وہ مدد نہیں کر سکتے۔ یہ مشرکین جو ان عاجزوں کو مددگار اور برکات دہندہ سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ ان معبودوں کے تحفظ و امان میں ہیں، وہ بہت بڑے دھوکے میں ہیں۔ وهو استفهام انکار ...

[illegible]

لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی
وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾
قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾
وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾
قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾
فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ
اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ
الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مشرکین از راہِ تعنت و عناد سوال کرتے ہیں کہ وہ (قیامت کا یا عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم سچے ہو تو اس کی متعین تاریخ بتاؤ۔ قل انما العلم عند اللہ ... جواب ... ہے۔ آپ جواب میں فرمادیں اس کے تعین وقت کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے۔ میں تو اس کی خبر دینے والا ہوں۔ [illegible] مطابق اللہ کا عذاب ضرور ... [illegible]

عَذَابٍ اَلِیْمٍ ... اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ

غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَفِیْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ

لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَیُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَیِّكُمُ

الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

سَبِیْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۸﴾

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ

[illegible]

... جو بھی نہیں ... لہٰذا اللہ تعالیٰ کے سوا عذاب دینے والا اور رحم کرنے والا کوئی نہیں۔ ... [illegible] ... قل ارءیتم ان اصبح ماؤکم ... [illegible] ... عن ابن عباس ... الی ظاهر تراه العیون فهو مفعول وقیل هو من معن الماء ای کثر فهو علی هذا فعیل (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۲۲) ... اگر پانی زمین کی گہرائی میں چلا جائے تو تازہ اور جاری پانی تمہیں کون لا کر دے گا؟ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمہیں تازہ اور میٹھا پانی عطا فرماتا ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہوگا؟ یہ سب اللہ کی مہربانی ہے ... موضح قرآن ... [illegible]

سورۂ ملک میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

تبرک الذی بیدہ الملک ۔ ... سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برکات دہندہ نہیں۔

سُورۂ قلم

ربط | سورۂ ملک کی آخری آیات میں بتایا گیا تھا کہ برکات و نعمتیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں ... اس حقیقت میں اس کا کوئی شریک نہیں اب سورۂ قلم میں خبردار کیا گیا کہ مشرکین کوشش کریں گے کہ آپ اس مسئلہ میں نرم ہو جائیں تاکہ وہ بھی آپ کے معبود کی [illegible] ... آپ کسی طرح بھی [illegible] مقصد یہ ہے کہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کو برکات دینے والا مانیں، مگر ان کے معبودوں کا ذکر کریں۔ تو آپ اس میں ہرگز نرم نہ ہوں اور مداہنت نہ کریں
(۱) ودوا لو تدہن فیدہنون ۵

خلاصہ | زجر، تسلی، ذکرِ نبی شوکت، تخویفِ دنیوی، بشارت، تخویفِ اخروی، تعلق اتباع، جہاد۔

تفصیل

نٓ والقلم وما یسطرون ـــــ تا ـــــ فلا تطع المکذبین ۵ زجر ہے مشرکین پر اور تسلی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، اہلِ علم پر ظاہر ہے کہ آپ مجنون نہیں ہیں کیونکہ ایسے علوم و معارف کسی مجنون کی زبان سے نہیں نکل سکتے۔ ان مشرکین کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ دیوانہ کون ہے ودوا لو تدہن فیدہنون ۵ یہ شکوت اور زجر ہے۔ مشرکین کی تو خواہش ہے کہ آپ نرمی اختیار کریں تو وہ بھی نرم ہو جائیں یا یہ کہ وہ نرمی اختیار کریں تو آپ بھی نرم ہو جائیں۔ ولا تطع کل حلاف مہین ـــــ تا ـــــ سنسمہ علی الخرطوم ۵ یعنی آپ ان کی کوئی بات نہ مانیں اور مسئلہ کی تبلیغ کرتے رہیں اور صاف صاف ان کے معبودوں کے برکات دہندہ ہونے کی نفی کرتے رہیں۔

انا بلونہم کما بلونا اصحب الجنۃ ـــــ تا ـــــ لو کانوا یعلمون ۵ تخویفِ دنیوی کے لیے نمونہ ہے۔ اہلِ باغ والوں کے نمونہ سے بتایا ہے کہ ... کو ہم نے دنیا میں ... برکات دہندہ معبودوں کو پکارا ... اللہ ہی [illegible] جو شخص [illegible] ... کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر ... یہ دنیا کا عذاب ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بڑا ہے۔

ان للمتقین عند ربہم جنت النعیم ۵ بشارت اخرویہ برائے مومنین۔ افنجعل المسلمین کالمجرمین ۵ ـــــ تا ـــــ فلیاتوا بشرکائہم ان کانوا صدقین ۵ یہ زجر ہے مشرکین پر کہ مسلمانوں کو ان مجرموں کے برابر کر دیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی کتاب ہے جس میں ان کی مرضی کی باتیں تحریر ہیں یا ہم نے ان سے کوئی وعدے کر رکھے ہیں ... اگر ان کے شرکاء ہیں تو وہ ان کو لے آئیں ... یوم یکشف عن ساق ... ـــــ تا ـــــ وہم سالمون ۵ تخویف اخروی ہے۔ قیامت کے دن ظالموں کو سجدہ کرنے کو کہا جائے گا تو وہ سجدہ کرنے کی کوشش کریں گے مگر سجدہ نہیں کر سکیں گے ... جب ان کو سجدہ کرنے کا حکم دیا جاتا تھا تو وہ سجدہ نہیں کرتے تھے۔

فذرنی ومن یکذب ـــــ تا ـــــ ان کیدی متین ۵ مجھے چھوڑ دو اور ان جھٹلانے والوں کو ... ام تسئلہم اجرا ... ام عندہم الغیب ... ان سے کوئی اجرت مانگتے ہیں ... اس لیے نہیں مانتے ... علم غیب ہے ... اس لیے قرآن کو نہیں مانتے ... فاصبر لحکم ربک ـــــ تا ـــــ فجعلہ من الصلحین ۵ آپ صبر کریں ... مشرکین کی تکلیفوں پر ... جلدی نہ کریں ... حضرت یونس علیہ السلام کی طرح ... وان یکاد الذین کفروا ... لیزلقونک ... جب آپ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں ... [illegible] ... نصیحت ہے ... [illegible]

تعلق ... ن والقلم ـــــ تا ـــــ لعلی خلق عظیم ۵ ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

جاتے ایسا بہر طور دنیا میں یہ گواہی ہے کہ آپ بحمد اللہ تعالیٰ مجنون نہیں ہیں کیونکہ آپ کی باتیں علم و حکمت سے لبریز ہوتی ہیں اور دیوانوں سے ایسی باتوں کا صدور نہیں ہو سکتا نیز آپ نے جو قرآن پیش کیا جو علوم و معارف کا خزینہ اور اپنی لفظی و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے معجزہ اور بے مثل ہے کیا کوئی دیوانہ بھی ایسی کتاب لا سکتا ہے؟

ﻻ وان لک ... آپ چونکہ مشرکین کی باتوں پر ... اور تبلیغ توحید میں آپ نے جو شدائد برداشت کئے ہیں ان کا آپ کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ نیز ... (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۲۹) وانک لعلیٰ خلق عظیم سے اخلاق رذیلہ اور ... ہیں تب ... کو ... آپ کی ذات گرامی میں تمام مکارم اخلاق علیٰ الوجہ الاتم موجود تھے اور آپ قرآنی اخلاق و آداب کا مجسم نمونہ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب آپ کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کان خلقہ القرآن آپ کا خلق قرآن ہے یعنی آپ کے تمام اعمال و افعال اور اخلاق و عادات قرآنی تعلیم کے عین مطابق تھے۔ خلق سے دین اسلام مراد ہے جو تمام دینوں سے افضل اور اللہ کے یہاں سب کو پیارا پسندیدہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے قال ابن عباس ومجاہد: علی خلق علی دین عظیم من الادیان لیس دین احب الی اللّٰہ تعالیٰ ولا ارضیٰ عندہ منہ (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۲۷) وھو دین الاسلام (مظہری ج ۱۰ ص ۱۲)

ﻻ فستبصر و یبصرون ... مشرکین یہ زعم رکھتے ... بایکم المفتون ... یعنی الفتنۃ کمعقول ... جب اسلام کو غلبہ حاصل ہو جائے گا اور یہ معاندین و منکرین ... مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب و مقہور ہوں گے تو ان کا سارا غرور خاک میں مل جائے گا۔ اس وقت آپ بھی مشاہدہ کر لیں گے اور وہ خود بھی دیکھ لیں گے کہ حقیقت میں دیوانہ اور مجنون کون ہے؟

حاصل یہ ہے کہ اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ حقیقت میں دیوانے تو وہ خود ہیں۔ جنہوں نے دین حق سے اعراض کر کے دنیا و آخرت میں ذلت و خواری مول لی اور اللہ کے پیغمبر علیہ السلام کو طعن و ملامت کا نشانہ بناتے ہیں۔

ﻻ ان ربک ... اللہ تعالیٰ دونوں جماعتوں کو خوب جانتا ہے جو سیدھی راہ سے گمراہ ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور جو لوگ سیدھی راہ پر گامزن ہیں ان کو بھی وہ دنیا و آخرت میں ہر ایک کے ساتھ اس کے عمل کے موافق معاملہ فرمائے گا۔ جو لوگ حق سے منحرف ہیں حقیقت میں وہی دیوانے ہیں اور جن لوگوں نے عقل سے کام لیا ہے انہوں نے سیدھی راہ اختیار کی ہے۔

ﻻ فلا تطع المکذبین۔ یہ تفریع ہے۔ جب یہ بات واضح ہو گئی کہ آپ بحمد اللہ مجنون نہیں ہیں، بلکہ یہ آپ کے مخالفین پاگل ہیں تو آپ ان حق کا انکار کرنے والوں کی اطاعت نہ کریں اور ان کی کوئی بات نہ مانیں۔

ودوا لو تدھن فیدھنون۔ یہ شہوت کا عطف ہے۔ فیدھنون تمنی کا جواب نہیں ... فھم یدھنون ... ہے۔ اس عطف ... فھم یدھنون ہے۔ مشرکین کی تمنا اور خواہش یہ ہے کہ آپ توحید کے معاملے میں نرم ہو جائیں یعنی ان کو شرک سے نہ روکیں اور ان کے معبودوں کو عاجز اور بے بس کہنا ترک کر دیں۔ دیکھئے خود بڑی خوشی سے اپنے معبود کی عبادت کریں اور اس کی صفات و کمالات بیان کیا کریں مگر برکات دہندہ سمجھیں بیشک ان کے معبودوں کو کچھ نہ کہیں اور یہ صراحت نہ کریں کہ وہ برکات دہندہ نہیں ہیں۔ تو اس صورت میں وہ بھی نرم ہو جائیں گے اور آپ پر طعن نہیں کریں گے اور نہ آپ کو تبلیغ اور خدائے واحد کی عبادت سے روکیں گے یا مطلب یہ ہے کہ وہ تو اب نرم ہونے کو تیار ہیں اس خواہش میں کہ شاید آپ بھی نرم ہو جائیں۔ مگر یاد رکھئے مسئلہ توحید میں ادنیٰ مداہنت کی بھی اجازت نہیں۔ آپ اس میں نرم نہ ہوں اور صاف صاف بیان کریں کہ تمہارے خود ساختہ معبود عاجز ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔ ای فھم یدھنون حینئذ او فھم الآن یدھنون طمعا فی ادھانک (روح ج ۲۹ ص ۲۶)

ﻻ ولا تطع کل حلاف۔ اعادۂ ... کی وجہ سے ہے ... بات بات پر جھوٹی قسمیں کھانے والا اور حق کی تو ہین کرنے والا اور حق کو بھی ... یہ ہے۔ پھر قسمیں کھاتا ہے کہ ... اپنے قول میں سچا ہے ... ظاہر ہو گیا۔ مھین کمینہ اور پست ذہنیت رکھنے والا۔ ھماز۔ اہل توحید کی عیب چینی کرنے والا۔ مشاء بنمیم۔ اہل توحید کی چغل کھانے والا۔ مناع للخیر۔ بھلائی سے روکنے والا۔ معتد۔ حد سے گزرنے والا۔ اثیم۔ بہت بڑا مجرم۔ عتل۔ درشت، بد خلق بعد ذلک یعنی ان کے علاوہ زنیم۔ حرام زادہ۔ ... (روح المعانی)

یہ مشرکین کی صفات ہیں جن کی بات ماننے سے آپ کو منع کیا گیا ہے۔ ان صفات ... وبشن ... لام تعلیلیہ مقدر ہے۔ ... اور یہ لا تطع کی علت ہے۔

حاصل یہ ہے کہ ایسی برائیوں کے حامل کی ... بھی اطاعت نہ کریں کہ وہ بڑا مالدار ... ان کی باتوں کی پرواہ نہ کریں اور اپنا کام ... کئے جائیں۔

[illegible]

مَّهِينٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

[illegible]

أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿١٣﴾ أَن كَانَ ذَا مَالٍ

[illegible]

وَبَنِينَ ﴿١٤﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿١٥﴾

[illegible]

سَنَسِمُهُۥ عَلَى ٱلْخُرْطُومِ ﴿١٦﴾ إِنَّا بَلَوْنَٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ

[illegible]

أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا۟ لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾

[illegible]

وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ

[illegible]

وَهُمْ نَآئِمُونَ ﴿١٩﴾ فَأَصْبَحَتْ كَٱلصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا۟

[illegible]

مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾ أَنِ ٱغْدُوا۟ عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ

[illegible]

صَٰرِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَٱنطَلَقُوا۟ وَهُمْ يَتَخَٰفَتُونَ ﴿٢٣﴾ أَن

[illegible]

لَّا يَدْخُلَنَّهَا ٱلْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا۟

[illegible]

عَلَىٰ حَرْدٍ قَٰدِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوٓا۟ إِنَّا

[illegible]

[illegible]

ف انا بلونٰھم۔ [illegible]

موضح قرآن [illegible]

معارف القرآن [illegible]

کہ جب مساکین وہاں پہنچیں تو وہ پھل سمیٹ کر واپس آ چکے ہوں۔ ایک کے سوا یہ تمام بھائی مشرک تھے اور اپنے خود ساختہ معبودوں کو برکات دہندہ سمجھتے تھے چنانچہ انہوں نے قسمیں کھا کر یہ فیصلہ کیا اور جب وہ یہ فیصلہ کر رہے تھے اس وقت وہ استثناء نہیں کر رہے تھے یعنی شرک سے اللہ تعالیٰ کی تقدیس و تنزیہ نہیں کر رہے تھے اور برکات دہندہ میں اللہ کو وحدہٗ لا شریک نہیں سمجھ رہے تھے اور انہیں یہ خیال نہیں آ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مشیت کے بغیر وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ قال اوسطھم الم اقل لکم لولا تسبحون قالوا سبحان ربنا انا کنا ظالمین ... مگر ان میں سے ایک جو علم و فہم اور عقل و اعتدال کے

لَضَآلُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ
[illegible]
أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا
[illegible]
إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
[illegible]
يَتَلَاوَمُونَ ﴿٣٠﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ﴿٣١﴾
[illegible]
عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا
[illegible]
رَاغِبُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ
[illegible]
أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ
[illegible]
رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٣٤﴾ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ
[illegible]
كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ
[illegible]
لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا
[illegible]
تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ
[illegible]

ع

سبب سے برا واقف تھا اس نے ان کو اس حرکت سے منع کیا تھا اور انہیں سمجھایا تھا کہ وہ خدا کی تسبیح و تقدیس کریں اور اللہ کے سوا کسی اور کو برکات دہندہ نہ سمجھیں مگر انہوں نے اس کی ایک نہ سنی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کے باغ میں پہنچنے سے پہلے ہی آفت نازل کر کے اسے جلا کر برباد کر دیا۔ فرمایا ہم نے ان باغ والوں کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کر کے آزمایا مگر انہوں نے ناشکری کی اور اللہ کے سوا اوروں کو برکات دہندہ سمجھتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو ان نعمتوں سے محروم کر دیا گیا۔ اسی طرح اہل مکہ کو ہم نے تمام دنیوی نعمتیں اور تمام آسائشیں دیں اور سب سے بڑی نعمت ہم نے ان کو یہ عطا کی کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرمایا مگر انہوں نے ان تمام نعمتوں کی بے قدری اور ناشکری کی اور اپنے معبودان باطلہ کو برکات دہندہ سمجھا تو ہم نے ان پر سخت ترین قحط مسلط کر دیا ہے۔ اذ اقسموا۔ انہوں نے قسمیں کھا کر پختہ فیصلہ کر لیا کہ بالکل علی الصبح باغ میں پہنچ کر پھل توڑ لیں گے۔ مقصد یہ تھا کہ مساکین کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنا کام ختم کر کے واپس آ جائیں۔ ولا یستثنون ای ولا یسبحون لقولہ تعالیٰ لولا تسبحون اور قالوا سبحان ربنا یعنی وہ شرک سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس نہیں کر رہے تھے اور برکات دہندہ ہونے میں اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لا شریک نہیں مانتے تھے بلکہ اپنے خود ساختہ معبودوں کو بھی برکات دہندہ سمجھتے تھے۔ فطاف علیھا طائف من ربک یعنی اس سے مراد وہی عذاب الٰہی ہے کہ جب یہ فیصلہ کر کے وہ سو گئے تو رات کو اللہ نے اس پر ایسا عذاب نازل فرمایا کہ سارا باغ تباہ و برباد ہو گیا اور زمین اس طرح صاف ہو گئی جس طرح فصل کو کاٹ دیا گیا ہو۔ فتنادوا مصبحین۔ صبح ہوتے ہی سب نے ایک دوسرے کو آواز دی کہ پھل توڑنا ہے تو جلدی جلدی باغ میں پہنچو چنانچہ سب روانہ ہوئے اور آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے کہتے جاتے تھے کہ آج کوئی مسکین ہمارے قریب نہ آنے پائے۔ وغدوا علی حرد قادرین۔ حرد کے معنی قصد اور ارادہ کے ہیں یعنی جب وہ وہاں پہنچے تو وہ خوش تھے اور اپنے دل میں سمجھ رہے تھے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہیں اور آج وہ مسکینوں کو کچھ نہیں دیں گے۔ فلما راوھا قالوا۔ جب وہ وہاں باغ کی جگہ پہنچے تو اسے اجڑا ہوا دیکھ کر کہنے لگے کہ اندھیرے میں ہم راستہ بھول گئے ہیں اور اپنے باغ کے بجائے

لہ تسیحِ الرحمٰن ... یعنی ... [illegible]

کسی دوسری جگہ پہنچ گئے ہیں لیکن جب انہوں نے آس پاس کے کھیتوں اور زمینوں کا جائزہ لیا تو سمجھ گئے کہ یہ جگہ تو وہی ہے یعنی باغ کی ہے اور ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ اللہ نے اس کو اجاڑ کر ہمیں اس کے پھل سے محروم کر دیا ہے قال اوسطہم۔ اب ان میں جو سب سے اچھا آدمی تھا وہ بولا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم خدا کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے ہو اور برکات دینے میں اس کو واحد و شریک کیوں نہیں سمجھتے ہو … تو سخن رہا۔ اب ان کے ہوش ٹھکانے آئے اور فوراً بول اٹھے ہمارا رب … پاک ہے بے شک ہم … برکات … کر رہے تھے۔ فاقبل بعضہم اب وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور آخر انہوں نے اعتراف کر لیا کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ حدود اللہ سے تجاوز تھا۔ عسیٰ ربنا ان یبدلنا اب ہم اپنے کئے پر نادم ہیں اور اپنے پروردگار سے امید رکھتے ہیں کہ اب جبکہ ہم اپنے کئے سے توبہ کر چکے ہیں وہ ہمیں اس کے عوض بہتر باغ عطا فرمائے گا کیونکہ اب ہم توبہ کر کے اللہ کی طرف راغب ہو چکے ہیں اور اس کی بارگاہ سے عفو و درگذر کی امید رکھتے ہیں۔ ۳۳ کذلک العذاب۔ یہ اہل مکہ کو تنبیہ ہے یعنی دنیا کا عذاب ایسا ہے جس میں تم کو مبتلا کیا گیا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ سخت اور بڑا ہے۔ اگر وہ اس حقیقت کو جان لیں تو کفر و شرک اور تکذیب و انکار سے باز آ جائیں۔ ۳۴ ان للمتقین۔ یہ مومنوں کے لئے بشارت اخروی ہے۔ جو لوگ کفر و شرک سے بچتے رہے ہیں ان کے لئے نعمتوں کے باغ ہیں جہاں انہیں ہر قسم کی راحت و آسائش اور مسرت میسر ہوگی۔ ۳۵ افنجعل المسلمین۔ یہ مشرکین پر رد ہے۔ مشرکین جب آخرت اور جنت و دوزخ کا ذکر سنتے تو کہتے اگر بالفرض قیامت آ ہی گئی تو ہمارا اور مسلمانوں کا حال بعینہ وہی ہوگا جو آج دنیا میں ہے یعنی ہم ان سے زیادہ دولت و ثروت کے مالک ہوں گے اور انکو ہم پر کوئی فوقیت اور برتری حاصل نہیں ہوگی بلکہ ہم ان سے زیادہ … ہوں گے جس پر ارشاد فرمایا کیا ہم مسلمانوں کو ان سرکش اور باغی مجرموں کے برابر کر دیں گے؟ ہرگز نہیں، ایسا نہیں ہوگا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسی بے تکی اور بے عقلی کی باتیں کرتے ہو۔ استفہام انکاری ہے ۳۶ ام لکم کتٰب۔ خطاب مشرکین سے ہے کیا تمہارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو کہ اس میں تمہاری مرضی کی باتیں موجود ہیں یعنی کیا اس میں لکھا ہے کہ ان کے معبود … کہ قیامت کے دن مسلمان ان کے برابر ہوں گے ۳۷ ام لکم ایمان …

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ

بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا ع

بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ

عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۗ وَقَدْ كَانُوْا

يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ

وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۗ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ

مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۗ اِنَّ كَيْدِيْ

مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ

مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ

موضح قرآن ف۱ یعنی اپنا مکان پہچانا … [illegible]

فتح الرحمٰن ف۱ … یعنی یونس علیہ السلام ۱۲

یا جس نے قیامت تک ساتھ چلنے والے عہد کر رکھے ہیں جن کو پورا کرنا قیامت تک ہمارے ذمہ ہے اور جو کچھ تم کہتے ہو ہم اس کو ضرور پورا کریں گے کہ قیامت کے دن تم مسلمانوں کے برابر ہو گے۔ بالغة ای بمتناهیة فی التوکید الی یوم القیامة لا تخرج عن عهدتها الا یومئذ اذا حکمناکم و اعطیناکم ما تحکمون (روح ج ۲۹ ص ۳۴)

۴۰ سلهم ایهم بذلک زعیم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے۔ فرمایا آپ ان دعویداروں سے سوال تو کریں کہ ان کے اس دعوے کا ضامن کون ہے کہ قیامت کے دن ان کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا جیسا کہ مسلمانوں کا ہوگا۔ ای سلهم یا محمد ایهم بذلک الذی یقولون من ان لهم فی الاخرة ما للمسلمین کفیل بما تقدم ذکره وهو ان لهم من الخیر ما للمسلمین (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۴۷)

۴۱ ام لهم شرکاء۔ یعنی اگر مذکورہ بالا باتوں میں سے کوئی بات نہیں تو کیا ان کے شرکاء ہیں جو ان کے اس دعوے کو صحیح کر دکھائیں گے تو وہ اپنے ان شرکاء کو لے آئیں اور ان کا کوئی معنی تو دکھائیں جس سے ثابت ہو کہ وہ واقعی برکات دہندہ ہیں۔

۴۲ یوم یکشف عن ساق۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ کشف عن ساق پنڈلی کھولنا شدت امر اور صعوبت کار سے کنایہ ہے کیونکہ جب انسان کو کوئی مشکل کام درپیش ہو تو پنڈلی سے تہبند سمیٹ لیتا ہے۔ قیامت کے دن جب شدت ہول اور گھبراہٹ کا دور دورہ ہوگا اس وقت ان مشرکین سے سجدہ کرنے کو کہا جائے گا تو وہ فوراً سجدہ کرنے کے لیے جھکنے کی کوشش کریں گے مگر ان کی پیٹھیں تختوں کی مانند سخت کر دی جائیں گی اور وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور ان کے چہروں پر ذلت و رسوائی کے آثار نمایاں ہوں گے۔ مومنوں کے چہرے روشن اور درخشاں ہوں گے لیکن کفار و مشرکین کے چہرے نہایت سیاہ ہوں گے۔ دنیا میں ان کو خدائے واحد کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کی دعوت دی جاتی تھی تو وہ انکار کر دیتے حالانکہ اس وقت وہ صحیح سالم تھے اور سجدہ کر سکتے تھے۔ دنیا میں وہ سجدہ سے انکار کرتے تھے تو قیامت میں بھی ان کو سجدہ کرنے کی استطاعت سے محروم کر دیا جائے گا۔

۴۴ فذرنی ومن یکذب۔ یہ زجر و تخویف ہے۔ یعنی مجھے چھوڑ دو میں ان جھٹلانے والوں کے لیے کافی ہوں اور میں ان کو بتدریج پکڑوں گا۔ ہم ان کو مہلت دیں گے اور ان کو نعمتوں سے نوازیں گے اور ان کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ یہ ان کے لیے استدراج ہے اور پھر ہم ان کو اچانک پکڑ لیں گے۔ میری تدبیر ایسی محکم ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی کیفیت اور انتقام کے بعد انتقام و اجمال ما یکید به من انه الانتقام بصورة الانعام (مظہری ج ۱۰ ص ۳۴)

۴۶ ام تسألهم اجرا۔ یہ سوال کیوں نہیں مانتے کیا آپ تبلیغ و ارشاد پر ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے اور وہ اسے تاوان گراں سمجھ کر آپ سے اعراض کرتے ہیں؟ استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہیں ہے، آپ ان سے کسی معاوضہ یا مال کا مطالبہ نہیں کرتے تو پھر ان کے انکار و عناد کی کیا وجہ ہے؟ ام عندهم الغیب یا ان کے پاس غیب کا علم ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ ان کے معبود برکات دہندہ ہیں جسے وہ لکھ لیتے ہیں اور پھر آپ کے ساتھ حق میں مقابلہ کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے آپ کے علم سے بے نیاز ہیں اور اس لیے آپ کو نہیں مانتے؟ استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہیں ہے (ام عندهم الغیب فهم یکتبون) ای ما یکتبون منه ما یحکمون به (روح ج ۲۹ ص ۴۰)

ماحصل یہ ہے کہ آپ ان کو بلا معاوضہ توحید کی دعوت دیتے ہیں اور وہ محض جہالت اور ضد و عناد کی وجہ سے آپ کی تکذیب کرتے ہیں۔

۴۸ فاصبر۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلی ہے۔ آپ مشرکین کی تکذیب اور ایذاء سے تنگ آ کر کوئی بددعا نہ کریں بلکہ صبر و تحمل سے سب کچھ برداشت کریں اور اللہ کے حکم کا انتظار کریں اور مچھلی والے حضرت یونس علیہ السلام کی مانند نہ ہوں جو غم و غصہ اور مصیبت میں گرفتار ہو گئے تھے۔ جس طرح یونس علیہ السلام نے عجلت سے کام لیا اور اپنی قوم سے ہجرت کا جواز سمجھ کر اللہ کے حکم کا انتظار کیے بغیر شہر سے نکل کھڑے ہوئے تو ہم نے بطور تنبیہ ان کو مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا جہاں انہوں نے کرب و الم کی حالت میں ہم سے فریاد کی اور اپنی لغزش کا اعتراف کیا تو ہم نے محض اپنی رحمت سے ان کو کرب و الم سے نجات دی۔ مکظوم: مغموم و مکروب۔

۴۹ لولا ان تدارکه۔ اگر خدا کی نعمت و رحمت اس کی دستگیری نہ کرتی تو اسے مذمت و ملامت سے محروم کر کے چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا۔ لیکن اللہ کی رحمت نے اس کی دستگیری کی، تو اللہ نے ان کے اعتراف اور تسبیح کی بدولت ان کے درجات میں مزید اضافہ فرمایا اور ان کو کاملین میں داخل فرمایا یہاں تک کہ اس کے بعد کوئی ان سے خلاف اولیٰ کام سرزد نہ ہوا (من الصالحین) من الکاملین فی الصلاح

بات عصمة ممن ان يغفل ما تركه اولىٰ (بیضاوی ج ۲ ص ۳۴۳) ف۲۵ وان یکاد الخ۔ یہ سورت کی ابتداء سے متعلق ہے۔ جب آپ قرآن
کی تلاوت فرماتے اور توحید کی تبلیغ اور صفات اللہ کی برکات رحمۃ ہونے کا اعلان کرتے ہیں، تو مشرکین تیز آور نگاہوں سے آپ کو گھورتے ہیں تاکہ
آپ مرعوب ہو کر تبلیغ کا کام چھوڑ دیں اور آپ کو مجنون کہتے ہیں، مگر آپ ثابت قدم رہیں اور تبلیغ کا کام کئے جائیں۔ اللہ آپ کا حافظ و
ناصر ہے السدی وسعید بن جبیر: یصرفونك عما انت عليه من تبليغ الرسالة (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۵۴) یصرفونك عما
انت عليه من تبليغ الرسالة و انما اراد انهم ينظرون اليك اذا قرأت القرآن نظرا شديدا بالعداوة والبغضاء يكاد يسقطك (خازن ج ۷ ص ۱۲۱) ف۲۶ وما هو۔ حالانکہ یہ قرآن تمام دنیا جہان والوں کے لئے نصیحت ہے اور اس میں ان کے تمام ضروری امور کا بیان ہے اور اس کی تعلیمات ان کی فلاح دارین کی ضامن ہیں، تو کیا ایسی عظیم الشان کتاب کے حامل کو اس کی تبلیغ سے روکنا اور اسے دیوانگی کا طعن دینا کہاں کی عقل کی بات ہے؟

إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ
مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبَاهُ
رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ
كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

سُورَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الْحَاقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٣﴾
كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَأَمَّا ثَمُودُ
فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ
صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ

موضح قرآن

ف یعنی اللہ کا حکم دیکھے تو دم نہ مار اور دل میں کڑھ کر بے صبر ہو کر حضرت یونس کی طرح ۱۲ منہ ف حضرت نے فرمایا جو کوئی کہے میں بہتر ہوں یونس سے وہ جھوٹا ہے ۱۲ منہ ف یعنی گھور کر دیکھتے ہیں کہ ڈر کر چھوڑ دے ۱۲ منہ ف یعنی قیامت ۱۲ منہ ف یعنی بجلی کی کڑک سے ۱۲ منہ ف یعنی ٹھنڈی ہوا سے ۱۲ منہ ف گھٹے لیٹے رات دن گھٹے گا۔

فتح الرحمٰن

ف یعنی لیکن رحمت او رسید بحال تحقیق ۱۲۔
ف یعنی کنایت است از شدت عداوت ایشاں ۱۲ ف مترجم گوید ظاہر نزدیک بندہ آنست کہ معنی آیت این است عقوبت ثابت بحث آن عقوبت ثابت ہیچ چیز دفع ساخت تو را کہ چیست آن عقوبت ثابت بعد ازاں چند عقوبت گذشتہ بیان فرمود واللہ اعلم ۱۲۔

سورۃ القلم کی خصوصیت

مسئلہ توحید کے بیان میں نرمی اور مداہنت سے ممانعت اور توحید کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے اور صبر و تحمل اختیار کرنے کی تلقین۔

سورۃ الحاقۃ

رابطہ سورۃ القلم میں فرمایا تھا کہ جب ذکر سنتے ہیں تو آپ کو نظروں سے پھسلانے لگتے ہیں مشرکین زبان درازی کریں گے مگر آپ اس میں ترمیم نہ کریں اب اس سورۃ میں اس دعوے کو نہ ماننے والوں کے لئے تخویفات اور وعید بھی ذکر فرمائی ہیں۔

خلاصہ تخویف دنیوی کے پانچ نمونے، تخویف اخروی، بشارت اخرویہ، تخویف اخروی، حقانیت وحی پر استدلال، دعوائے سورت۔

تفصیل

الحاقۃ ۰ ما الحاقۃ ۰ وما ادراک ما الحاقۃ ۰ نہ ماننے والوں کے لئے تخویف، کذبت ثمود و عاد ـــــ تا ـــــ فھل تری لھم من باقیۃ۔ تخویف دنیوی کا پہلا اور دوسرا نمونہ۔ قوم ثمود اور قوم عاد نے جب اس دعوے کو نہ مانا اور اپنے خود ساختہ معبودوں کو برکات دہندہ سمجھتے رہے تو ان کو سخت ترین عذابوں سے دنیا ہی میں تباہ و برباد کر دیا گیا۔ وجاء فرعون ومن قبلہ والمؤتفکت بالخاطئۃ۔ تخویف دنیوی کا تیسرا اور چوتھا نمونہ۔ قوم فرعون اور قوم لوط علیہ السلام نے اپنے اپنے زمانے کے پیغمبروں کی نافرمانی کی تو اللہ نے انہیں سخت عذاب میں پکڑ لیا۔ انا لما طغا الماء حملنکم فی الجاریۃ۔ تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ۔ قوم نوح علیہ السلام کے سرکشوں اور منکروں کو طوفان میں غرق کر دیا اور مومنوں کو کشتی میں سوار کر کے طوفان سے بچا لیا۔

فاذا نفخ فی الصور نفخۃ واحدۃ ـــــ تا ـــــ لا تخفی منکم خافیۃ۔ تخویف اخروی ہے۔ فاما من اوتی کتبہ بیمینہ ـــــ تا ـــــ فی الایام الخالیۃ۔ بشارت اخرویہ۔ اہل جنت کو اعمالنامے دائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور وہ خوشی سے پھولے نہ سمائیں گے اور فرط مسرت سے ہر ایک کو اپنا اپنا اعمالنامہ دکھاتے پھریں گے۔ ان کو جنت میں ہر قسم کی راحت و آسائش میسر ہوگی۔

واما من اوتی کتبہ بشمالہ ـــــ تا ـــــ لا یاکلہ الا الخاطئون۔ تخویف اخروی۔ مشرکین کو بائیں ہاتھوں میں اعمالنامے دیئے جائیں گے۔ وہ اپنے اعمالنامے دیکھ کر حسرت و ندامت سے کہیں گے کاش! انہیں اعمالنامے نہ دیئے جاتے اور انہیں جہنم کے اندر زنجیروں میں جکڑ کر ڈال دیا جائے گا۔

فلا اقسم بما تبصرون وما لا تبصرون۔ قیامت کی دلیل یہ ہے کہ دنیا میں بہت سی چیزیں ہیں جو نظر نہیں آتیں مگر پھر بھی تم ان کے وجود پر یقین رکھتے ہو اسی طرح اگر تم قیامت کا مشاہدہ نہیں کر سکتے تو اس کا بھی انکار نہ کرو۔ بے شک یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جسے جبرائیل نے اپنے محبوب رسول پر نازل کیا ہے۔ اگر یہ رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پر افتراء کرتے تو ہم اس کو پکڑ لیتے اور اس کی رگ حیات کاٹ ڈالتے اور کوئی بھی ان کو ہم سے نہ بچا سکتا۔ یہ قرآن ڈرنے والوں کے لئے نصیحت ہے اور جھٹلانے والوں کے لئے باعث حسرت ہے فسبح باسم ربک العظیم۔ آخر میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کو برکات دہندہ سمجھو اور اسی کے نام کی برکت ہے اس لئے حاجات و مصائب میں صرف اسی کے نام کا وظیفہ پڑھو۔

حاشیہ ۱ الحاقۃ، وہ آفت جو حق ہے آنے والی ہے اور اسی پر آنے والی ہے جو اس کا مستحق ہے اور جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اور کیا ہے وہ تجھے کون بتائے وہ کس قدر ہولناک ہے۔ اس کے بعد تخویف دنیوی کے نمونے ذکر کئے گئے ہیں۔

حاشیہ ۲ کذبت ثمود، یہ تخویف دنیوی کا پہلا اور دوسرا نمونہ ہے۔ قوم ثمود اور قوم عاد نے دیگر عقائد مثلاً ایمان اور توحید و رسالت وغیرہ کے علاوہ قیامت کا بھی انکار کیا۔ القارعۃ قیامت کو کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے ہول و شدت کی وجہ سے دلوں کو ہلا دے گی۔ والقارعۃ القیامۃ ... اس کے بعد دونوں قوموں کی ہلاکت کی تفصیل بیان فرمائی۔

حاشیہ ۳ فاما ثمود فاھلکوا بالطاغیۃ یعنی سخت چیخ ... واما عاد فاھلکوا بریح صرصر عاتیۃ۔ سخت تند و تیز اور ٹھنڈی ہوا ... سخرھا علیھم سبع لیال وثمنیۃ ایام حسوما ... تمام دن برابر ...

شمس کی کوئی تفریق نہیں۔ خاویۃ بوسیدہ، کھوکھلی۔ اندر سے خالی۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے کانھم اعجاز نخل منقعر (القمر ۲۰) قوم عاد کو یہ تند و تیز ہوا سے ہلاک کیا گیا جو سخت ٹھنڈی اور بے قابو تھی اور سات راتیں اور آٹھ دن ان پر مسلط رہی۔ وہ لوگ مردہ ہو کر زمین پر اس طرح گر پڑے جس طرح کھجوروں کے بوسیدہ اور کھوکھلے تنے زمین پر گرے پڑے ہوں۔ ان میں سے کوئی زندہ نہ بچ سکا۔ باقیۃ ای نفس باقیۃ یا بمعنی مصدر ہے۔ ای بقاء ف وجاء فرعون ومن قبلہ۔ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ۔ والمؤتفکت۔ تخویف دنیوی کا چوتھا نمونہ۔ وہ

أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ

دن لگاتار پھر تو دیکھے قوم کو اس میں پچھڑے ہوئے گویا وہ

أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۝٨

کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہیں پھر تو دیکھتا ہے کوئی ان کا بچا

وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝٩

اور آیا فرعون اور جو اس سے پہلے تھے اور الٹی ہوئی بستیاں گناہ کرتے ہوئے

فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً ۝١٠

پھر نافرمانی کی اپنے رب کے رسول کی پھر پکڑا ان کو پکڑنا سخت

إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝١١ لِنَجْعَلَهَا

ہم نے جس وقت پانی ابل پڑا لاد لیا تم کو کشتی چلتی میں تاکہ رکھیں اس کو

لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ۝١٢ فَإِذَا نُفِخَ

کہ تمہارے واسطے یادگاری اور سنیں کہ اس کو کان سننے والے پھر جب پھونکا جاوے

فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۝١٣ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَ

صور میں ایک بار پھونکنا اور اٹھائی جاوے زمین اور

الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ۝١٤ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ

پہاڑ پھر کوٹ دیے جاویں ایک بار پھر اس دن ہو پڑے

الْوَاقِعَةُ ۝١٥ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ۝١٦

ہو پڑنے والی اور پھٹ جائے آسمان پھر وہ اس دن بکھر رہا ہے

وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ

اور فرشتے ہوں گے اس کے کناروں پر اور اٹھائیں گے تخت تیرے رب کا اپنے اوپر

يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۝١٧ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ

اس دن آٹھ شخص اس دن سامنے کیے جاؤ گے چھپی نہ رہے گی تمہاری

بستیاں جو الٹ دی گئیں مراد اصحاب المؤتفکت ہیں یعنی ان بستیوں کے باشندے۔ مراد قوم لوط ہے کیونکہ ان کی بستیوں کو تہ و بالا کر دیا گیا تھا (روح بیضاوی)۔ بالخاطئۃ مصدر ہے بمعنی الخطا اور اس سے تکذیب رسل مراد ہے جیسا کہ فعصوا رسول ربھم سے اس کی تفصیل کی گئی ہے۔ رابیۃ زائد اور بڑھ کر یعنی قوم فرعون اور اس سے پہلے مکذبین اور قوم لوط علیہ السلام نے اپنے اپنے وقت کے پیغمبروں کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسی سخت گرفت کی جو بہت سی سرکش قوموں کی گرفت سے زیادہ شدید اور ہولناک تھی ف انا لما طغا الماء۔ یہ تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے۔ طغا الماء۔ یعنی اپنی حد مقدار سے متجاوز ہو گیا یہاں تک کہ اونچے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں سے بھی اونچا اور پرچڑھ گیا۔ جاوز حد المعتاد حتی ارتفع علی اعلی جبل خمس عشر ذراعا (روح ج ۲۹ ص ۴۹) مراد طوفان نوح علیہ السلام ہے۔ حملنکم میں تجوز ہے یعنی تمہارے آباؤ اجداد کو کشتی میں اٹھایا اور تم ان کی صلبوں میں تھے حملنا اباءکم فی اصلاب اباءکم فی الجاریۃ (بحر ج ۸ ص ۳۲۳) و اللفظ لہ۔ بیضاوی ج ۲ ص ۴۹۳) یعنی طوفان نوح میں تمام مشرکین کو غرق کر دیا اور تمہارے باپ دادوں کو کشتی نوح میں سوار کر کے طوفان سے بچا لیا تاکہ ہم اس واقعہ کو تمہارے لیے عبرت و نصیحت بنا دیں اور کلام کی باتیں یاد رکھنے والے کان اس کو سن کر یاد رکھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لہٰذا اے اہل مکہ تمہیں چاہیے تھا کہ اس مشہور و معروف واقعہ سے عبرت حاصل کرتے اور سبق سیکھتے کہ کہیں اس تمرد و سرکشی اور کفر و شرک میں منہمک ہو کر کسی اسی ہی قسم کے ہولناک عذاب سے دوچار نہ ہونا پڑے ف فاذا نفخ۔ یہ تخویف اخروی ہے لفظ نفخۃ اولیٰ مراد ہے جس سے سب انتظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا یعنی وہ وقت ہے جب کہ صور کا نفخہ ہوگا۔ اور زلزلہ قیامت اس قدر شدید ہوگا کہ زمین اور پہاڑ اپنی اپنی جگہوں سے ہٹ جائیں گے اور قدرت الٰہیہ سے دونوں کو یکبارگی ایک زبردست جھٹکے سے ایک دوسرے پر اس شدت سے مارا جائے گا کہ زمین کے تمام

موضح قرآن ف اب جاتے گھر سے پرے ہے۔ اس دن چار اور لگیں گے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

نشیب و فراز کوہ و دریا اور بحر و بر بالکل ہموار اور برابر ہو جائیں گے اور کہیں بلندی و پستی نظر نہیں آئے گی، جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد فرمایا
فیذرہا قاعا صفصفا لا تری فیہا عوجا ولا امتا (طٰہٰ ع ۶) ف ۸ وانشقت السماء۔ اس دن شدت زلزلہ کی وجہ سے آسمان
نہایت کمزور ہوں گے اور ان میں شگاف پڑ جائیں گے اور جو فرشتے آسمانوں میں رہتے ہیں وہ آسمانوں کے ان اطراف و جوانب میں ہوں گے جہاں شگاف
نہیں ہوں گے۔ ای جوانب السماء و حافاتہا التی لم تنشق۔ یعنی الانشقاق (مظہری ج ۱۰ ص ۴۰) و یحمل عرش ربک اس دن اللہ تعالیٰ

خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ
چھپی بات سو جس کو ملا اس کا لکھا داہنے ہاتھ میں وہ کہتا ہے
هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ
لیجیو پڑھیو میرا لکھا میں نے خیال رکھا اس بات کا کہ مجھ کو ملے گا
حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِي جَنَّةٍ
میرا حساب سو وہ ہے من مانتے گزران میں اونچے باغ میں
عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا
جس کے میوے جھکے پڑ رہے ہیں کھاؤ اور پیو رچ کر
بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ
بدلہ اسکا جو آگے بھیج چکے ہو تم پہلے دنوں میں اور جس کو ملا
كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿٢٥﴾
اس کا لکھا بائیں ہاتھ میں وہ کہتا ہے کیا اچھا ہوتا جو مجھ کو نہ ملتا میرا لکھا
وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾
اور مجھ کو خبر نہ ہوتی کہ کیا ہے حساب میرا کسی طرح وہی موت ختم کر جاتی
مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ﴿٢٩﴾
کچھ کام نہ آیا مجھ کو میرا مال برباد ہوئی مجھ سے حکومت میری
خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِي
اس کو پکڑو پھر طوق ڈالو پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو ڈالو پھر ایک
سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾ إِنَّهُ
زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہے اس کو جکڑ دو وہ تھا
كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ
کہ یقین نہ لاتا تھا اللہ پر جو سب سے بڑا اور تاکید نہ کرتا تھا

کے عرش کو فرشتوں کی آٹھ صفیں اٹھائے ہوں گی
جن کی مجموعی تعداد کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں یہ
حضرت ابن عباس رض سے منقول ہے بعض نے کہا
مراد آٹھ فرشتے ہیں۔ قال ابن عباس ثمانیۃ صفوف
من الملائکۃ لا یعلم عدتہم الا اللہ۔ و
قال ابن زید ہم ثمانیۃ املاک (قرطبی ج ۱۸
ص ۲۶۶) قیامت کے دن کسی شخص کی کوئی بات
اور کسی کا کوئی عمل چھپا نہ رہے گا، بلکہ سب کچھ سامنے
آجائیگا۔ کسی کی حق تلفی نہ ہوگی، نہ کسی پر زیادتی
ہوگی اور ہر ایک کو اس کے عملوں کی پوری پوری
جزاء و سزا ملے گی۔ ف ۹ فاما من اوتی کتبہ
بیمینہ، یہ مومنوں کے لیے بشارت اخروی ہے
ہاؤم اقرء وا کتبیہ سے تنازع فعلین میں
بصریوں کے مذہب کی تائید ہوتی ہے۔ بصریوں کے
نزدیک عمل دوسرے فعل کو دیا جاتا ہے اور پہلے
فعل کا معمول مقدر ہوتا ہے اور کوفیوں کے نزدیک
اس کے برعکس۔ یہاں بصریوں کے مذہب کے مطابق
کتابیہ، اقرء وا کا مفعول ہے اگر یہ ھاؤم
کا معمول ہوتا تو اقرء وا کا مفعول ضمیر ہوتا اور اصل
عبارت اقرء وہ ہوتی، کیونکہ یہاں معمول کا اضمار
ممکن ہے، اور ترک اضمار اولیٰ اور مختار کے خلاف ہے
اس طرح کوفیوں کا مذہب اختیار کرنے میں خلاف
مختار کا ارتکاب لازم آتا ہے (مظہری، روح)۔
[illegible] کتابیہ، حسابیہ، مالیہ اور سلطانیہ
میں یا متکلم کی ہے اور ہا وقف کی ہے۔ مومن کو
جب اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ فرط
مسرت سے ہر ایک کو اپنا اعمالنامہ دکھا کر کہے
گا، یہ لیجئے میرا اعمالنامہ ملاحظہ فرمائیے۔ وہ کہے گا:
میرا تو خیال تھا کہ مجھے کسی سخت حساب کتاب کا سامنا
کرنا پڑے گا، مگر اللہ کی مہربانی سے کام آسان ہو گیا ہے۔ تو وہ عالیشان باغ میں خوش و خرم زندگی بسر کرے گا۔ جنت کے درختوں کے میوے اگرچہ
نہایت قریب ہوں گے لیکن جب اہل جنت ان کو توڑنا چاہیں گے تو درختوں کی ٹہنیاں جھک جائیں گی اور وہ بیٹھ کر بلکہ لیٹ کر بھی ہاتھ پھیلا کر توڑ
لیں گے کلوا واشربوا۔ اس سے پہلے یقال لہم مقدر ہے۔ اہل جنت سے کہا جائے گا جنت کے خوشگوار ماکولات و مشروبات کا لطف اٹھاؤ

موضح قرآن ف یعنی خوشی سے ہر کسی کو دکھاتا ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف ہر ایک کے اعمال کے کاغذ اڑ رہے ہیں جس کے داہنے ہاتھ میں آیا نشان ہوا
مقبول کا اور جو بائیں ہاتھ میں آیا پیٹھ کی طرف سے تو نشان ہوا مردود کا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اور یہ تمہارے ان نیک کاموں کا انعام ہے جو تم نے دنیا کی زندگی میں کئے ۱۰ وما ھی اولیٰ کنتب بشمالہ۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ کافر و مشرک کو جب اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ حسرت و یاس سے کہے گا کاش! مجھے اعمال نامہ دیا ہی نہ جاتا اور نہ میں اپنا حساب کتاب ہی جانتا۔ اے کاش! موت ہی فیصلہ کن ہوتی اور اس کے بعد مجھے دوبارہ نہ اٹھایا جاتا اور میں اپنے اعمالات کو نہ دیکھتا۔ آج نہ مال میرے کسی کام آیا اور سلطنت ہی باقی رہی اور مجھ پر مکمل مایوسی اور ناامیدی چھائی ہوگی۔ یہ معاملہ جزاء و سزا کے فیصلہ سے پہلے کا ہے ۱۱ خذوہ۔ جزاء و سزا کا فیصلہ ہو جانے کے بعد فرشتوں

طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾
وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا
الْخَاطِئُونَ ﴿٣٧﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا
تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ
بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ
كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيلٌ مِنْ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾
لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٤٦﴾
فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ
لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾
وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِنَّهُ لَحَقُّ

ع

کو حکم ہوگا کہ اس کی گردن میں طوق ڈال دو اور سے ستر گز لمبی زنجیر میں باندھ کر اس کو شکنجا دو اور اسے جہنم میں پھینک دو۔ اس صورت میں ثم الجحیم صلوہ کی ترتیب بیان کرنے کے لئے ہوگا یا مطلب یہ ہے کہ اسے زنجیروں میں جکڑو اور جہنم میں پھینک دو اور پھر ستر گز لمبی زنجیر میں اسے جہنم کے اندر جکڑ دو تاکہ وہ ہل جل نہ سکے ۱۲ انہ کان لا یؤمن۔ یہ ماقبل کی علت ہے۔ کافر و مشرک کی یہ سزا اس لئے ہوگی کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے تھے بلکہ اس کے سوا اپنے خود ساختہ معبودوں کی بھی عبادت کرتے اور ان کو برکات دہندہ سمجھتے تھے نہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی دوسروں کو ترغیب دیتے تھے نہ اپنے مال سے مسکینوں کو خود کھلاتے اور نہ اپنے غلاموں کو اس کا حکم دیتے۔ فلیس لہ الیوم۔ اس لئے آج یہاں ان کا کوئی دوست اور غمخوار نہیں۔ نہ آج ان کے لئے کوئی عمدہ خوراک ہے البتہ پیپ ہے جو جہنمیوں کے زخموں سے بہتی ہوگی یہی ان کی خوراک ہوگی اور ان مجرموں کے سوا کوئی اسے نہیں کھائے گا ۱۳ فلا اقسم جواب قسم محذوف ہے۔ لا تبصرون میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو نظر نہیں آتیں مثلاً جن اور فرشتے اور قیامت کے ثبوت پر استدلال ہے یعنی تمہیں طرح دنیا میں بہت سی چیزیں تمہیں نظر نہیں آتیں مگر اس کے باوجود تم ان کا وجود تسلیم کرتے ہو۔ اسی طرح آخرت جو نظر نہیں آتی اس کا بھی انکار نہ کرو بلکہ یہ یقین کرو کہ آخرت کی ضرور آنے والی ہے ۱۴ انہ لقول رسول کریم یہ علیحدہ جملہ ہے۔ یہ ایک مکرم و محترم رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان سے نکلی ہوئی بات ہے جسے وہ اپنے پروردگار کی طرف سے تم تک پہنچا رہا ہے یہ اس کی اپنی بنائی ہوئی بات نہیں، نہ کسی شاعر کا قول ہے نہ کاہن کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں وہ نہ شاعر ہیں، نہ کاہن مگر اس کے باوجود تم بہت کم مانتے اور نصیحت پکڑتے ہو۔ یہ کلام رب العالمین کی طرف سے اترا ہے یا انہ لقول رسول کریم

موضح قرآن ف یعنی اگر جھوٹ بناوے اللہ پر تو اول اس کو دشمن اللہ ہو کر ہاتھ پکڑتا ہے دستور ہے گردن مارنے کا کہ جلاد اس کا داہنا ہاتھ پکڑ رکھتا ہے اپنے ہاتھ میں تا سرک نہ جاوے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمٰن ف مترجم گوید عادت سیاف آنست کہ دست امیر را بدست چپ خود بگیرد و شمشیر بگردن او حوالہ کند لہٰذا بایں اسلوب گفتہ شد ۱۲۔

جواب شعر ہے۔ اور یہ قرآن کے کلام اختراع اور وحی الٰہی ہونے پر استدلال ہے تم بہت سی چیزوں کا مشاہدہ کئے بغیر ہی ان کو تسلیم کرتے ہو تو وحی کا بھی انکار نہ کرو اگرچہ تم اس کے نزول کو آنکھوں سے نہیں دیکھتے ہو۔

۴۴ـ ولو تقول ۔ یہ صداقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل ہے۔ یمین کے معنی قوت و قدرت کے ہیں۔ اگر بالفرض محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کر دیتے تو ہم ان کو پوری قوت کے ساتھ مواخذہ کرتے اور ان کی رگ حیات کاٹ دیتے اور پھر تم میں سے کوئی بھی ان کو ہماری گرفت سے نہ بچا سکتا۔ جب بلاشبہ حضرت کی طرف سے آپ پر کسی قسم کا عذاب نازل نہیں ہوا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ نے جو کچھ بیان فرمایا ہے وہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔

دجال قادیان مرزا غلام احمد نے اس آیت سے اپنی صداقت پر استدلال کیا ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہوتا تو اسکی رگ حیات کاٹ دی جاتی۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ لہٰذا وہ اپنے دعویٰ میں مفتری نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت کو اگر قانون کی بنیاد بنایا جائے تو اس سے جو قانون اخذ ہوتا ہے وہ سچے پیغمبروں کے لئے ہے کہ اگر وہ خدا پر افترا کریں تو ان کی رگ حیات کاٹ دی جاتی ہے۔ اس آیت کو نبوت کے جھوٹے دعویداروں سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ جھوٹے دعویداروں کو تو بطور استدراج مہلت دی جاتی ہے تاکہ اپنی بدمعاشی اور بدبختی میں مزید اضافہ کرلیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس قسم کے دوسرے دجالوں اور مفتریوں کو مہلت دینا بطور استدراج ہے اور یہ ان کی سچائی کی دلیل نہیں۔ بلکہ ان کے کاذب اور مفتری ہونے کی واضح برہان ہے۔

۴۸ـ وانه لتذكرة ۔ یہ قرآن خدا سے ڈرنے والوں کے لئے سراسر عبرت و نصیحت ہے وانا لنعلم۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں اس قرآن کو جھٹلانے والے بھی ہیں ہم ان کو اس کی تکذیب کی سزا دیں گے اور یہ جھٹلانے والے قیامت کے دن حسرت کریں گے جب مومنوں کا ثواب اور کافروں کا عذاب دیکھیں گے تو انہیں حسرت ہوگی کہ انہوں نے قرآن پر ایمان لا کر اس پر عمل کیوں نہ کیا۔ الغرض یہ حسرت کا سبب ہوگا۔

۵۱ـ وانه لحق اليقين ۔ یہ قرآن ایسا یقینی ہے کہ اس میں کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ اس کے مضامین نہایت محکم اور دلائل نہایت پختہ ہیں۔ فسبح باسم ربك العظيم ۔ پس اللہ تعالیٰ کی ہر عیب سے اور ہر نوع کی شرک سے تنزیہ و تقدیس کرو اور اس کے سوا کسی کو عبادت کے لائق نہ سمجھو۔

سورۃ الحاقہ کی خصوصیت

۱۔ رسول اکرم پر افترا کرنے والوں کے لئے تخویف اخروی۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر خدا پر افترا نہیں کرتے۔

سورۃ المعارج

ربط: سورۃ الحاقہ میں دوامی جزا کے لئے زمین اور آخرت کی تحریف [illegible] اب یہاں بھی [illegible] دعوے [illegible] اور توحید و رسالت پر ایمان لانے کے بجائے انکار [illegible] سے عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں۔ [illegible]

خلاصہ تفسیر: [illegible]

تفصیل

سأل سائل ــــــ تا ــــــ [illegible] اس بڑی شان والے بادشاہ سے عذاب مانگتے ہیں [illegible] عذاب تو ہر حال میں آنے ہی والا ہے [illegible]

[illegible] اور [illegible] مغفرت کی درخواست کرنا چاہئے تھی [illegible]

یوم تکون السماء ــــــ تا ــــــ [illegible] قیامت کے دن واقع ہوگا جبکہ کوئی دوست اور کوئی رشتہ دار کام نہ آئے گا۔ ان الانسان خلق هلوعا ــــــ تا ــــــ [illegible] الا المصلين ۝ الذين هم على صلاتهم دائمون [illegible]

اولئك في جنت مكرمون ۝ [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور جنت کے باغوں میں اعزاز و اکرام کی زندگی بسر کریں گے۔

فمال الذين كفروا ــــــ تا ــــــ وما نحن بمسبوقين ۝ [illegible] جنت میں داخل کیا جائے گا۔ [illegible] ــــــ تا ــــــ ذلك اليوم الذي كانوا يوعدون [illegible] سب [illegible] قیامت کے دن ذلت و رسوائی سے [illegible] لیں گے۔

[illegible] سأل سائل [illegible] عذاب [illegible] کی طرف سے [illegible] یا واقع سے متعلق ہے۔ ذی المعارج [illegible] آسمان ہیں۔ [illegible] اللہ تعالیٰ کی عظمت شان کی طرف اشارہ ہے۔ [illegible] سے متعلق ہے۔ [illegible] جو اپنے [illegible] مقامات [illegible] پچاس ہزار سال کا [illegible] ہے [illegible] ای عروج الملائكة [illegible] خمسين الف سنة [illegible] جبرئیل علیہ السلام مراد [illegible] عذاب مانگتے ہیں [illegible] پچاس ہزار سال [illegible] قیامت کا دن [illegible] العذاب [illegible] يوم كان مقداره خمسين الف سنة يعني يوم القيمة [illegible]

[illegible] کیا مانگا ہے عذاب [illegible] آنے ہی والا ہے [illegible] ؟

[illegible] فاصبر صبرا جميلا [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عذاب [illegible] آپ ان کے [illegible] صبر و تحمل سے کام لیں۔ وہ عذاب کو [illegible] بعید سمجھتے ہیں لیکن ہم اسے بالکل نزدیک دیکھ رہے ہیں [illegible] قریب ہی ہے۔

يوم تكون السماء كالمهل [illegible] یعنی وہ عذاب کب آئے گا؟ [illegible] فيه [illegible] العذاب [illegible] سے متعلق ہے [illegible] قیامت کے دن آسمان پگھلی ہوئی دھات کی مانند [illegible] اور پہاڑ [illegible] رنگی ہوئی اون کی مانند ہوں گے [illegible] کسی دوست کا [illegible]

ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے مگر کچھ کر نہیں سکیں گے

ف۱ [illegible] قیامت کا منظر بیان ہو رہا ہے [illegible] اس دن مشرک کی تمنا ہو گی [illegible] اپنے بیٹوں کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو، اپنے خاندان کو جو دنیا میں اس کا ناصر و حامی تھا، بلکہ دنیا میں رہنے والی ساری مخلوق کو فدیہ میں دے کر عذاب سے [illegible] لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو گا اور عذاب سے کسی طرح بھی چھٹکارا نہیں ہو سکے گا۔ [illegible]

الْيَقِينِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٥٢﴾

[illegible]

سُورَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ

[illegible]

دَافِعٌ ﴿٢﴾ مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَ

[illegible]

الرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ

[illegible]

سَنَةٍ ﴿٤﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ﴿٥﴾ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ

[illegible]

بَعِيدًا ﴿٦﴾ وَنَرَاهُ قَرِيبًا ﴿٧﴾ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ

[illegible]

كَالْمُهْلِ ﴿٨﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَلَا يَسْأَلُ

[illegible]

حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿١٠﴾ يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي

[illegible]

مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾

[illegible]

منزل ۷

شعلہ ہو گی [illegible] کی کھال ادھیڑ دے گی جنہوں نے دنیا میں دین حق سے منہ پھیرا اور اعراض کیا، مال و دولت کا ڈھیر کیا اور راہ حق میں اس کو خرچ نہیں [illegible] ان کو اپنی طرف بلائے گی اور کھینچے گی اور مشرک، اور منافق اور [illegible] (الی مساق [illegible] ص ۴۴۲)

ف۲ ان الانسان یہ خبر ہے الانسان [illegible] انسان مراد ہے [illegible] نہایت کمزور اور ضعیف ہوتا ہے [illegible] چنانچہ جب اس کو حال برا ہو تو بری طرح جزع فزع کرتا اور نا امید ہو جاتا ہے اور جب خوشحال ہو تو اتراتا ہے اور کار خیر میں خرچ نہیں کرتا۔ پچھلی دونوں آیتیں پہلی آیت کی تفسیر ہیں۔ (ان الانسان خلق ھلوعا) [illegible] اذا اصابہ الشر جزوعا [illegible] اذا اصابہ الفقر [illegible] والخلع قلبہ من شدۃ الرعب و [illegible] ان یحصل لہ بعد ذلک خیر (و اذا مسہ الخیر منوعا) ای اذا حصلت لہ نعمۃ من اللہ [illegible] بہا علی غیرہ و منع حق اللہ تعالیٰ فیہا (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۲۲)

ف۳ الا المصلین، الا بمعنی لیکن ہے اور استثنا منقطع ہے۔ الا بمعنی لیکن [illegible] اور [illegible] اس کی خبر کبھی محذوف ہوتی ہے [illegible] مذکور، یہاں مذکور ہے۔ المصلین اس کا اسم ہے اور اولئک فی جنت مکرمون اس کی خبر ہے [illegible] اور یہ جملہ [illegible] کے ساتھ متعلق ہے یعنی کافروں پر عذاب واقع ہو گا لیکن مصلین [illegible] اللہ کے مقبول بندے ہیں وہ جنات نعیم میں ہوں گے۔ ان الانسان خلق ھلوعا کے ساتھ متعلق نہیں [illegible] یہ معنی بن جائے کہ انسان دل کے خام ہیں، مگر نمازی

موضح قرآن ف۱ یعنی پیغمبر نے تم پر عذاب [illegible] کس سے نہ ہٹایا جاوے گا اور پچاس ہزار برس کا دن قیامت ہے [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible] یعنی جبرئیل ۱۲

اس سے مستثنیٰ ہیں، کیونکہ دل کے خام تو سب ہیں۔ افادہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یہاں دفع عذاب کے لئے امور ثمانیہ کا بیان ہے اس سے محفوظ رہنے والے اللہ کے مقبول بندوں کی صفتیں حسب ذیل ہیں۔

ف الذین ہم علیٰ صلاتہم دائمون۔ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں یعنی نمازوں کو تمام آداب و نوافل کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ والذین فی اموالہم (الآیۃ)، والذین ہم ... ان کے اموال و مواشی میں فقراء و مساکین کا معین حق ہے۔ مراد زکوٰۃ فریضہ ہے وہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں یعنی احسان کرتے ہیں۔ السائل وہ فقیر جو سوال کر کے لے لے اور المحروم سے مراد وہ فقیر ہے جو کسی سے سوال نہیں کرتا اور محروم رہتا ہے۔ اس لئے ایسے مستحقین کی جستجو رکھنی چاہئے اور خود بخود ان کو دینا چاہئے۔ والذین یصدقون۔ وہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے عذاب سے ترساں و لرزاں رہتے ہیں۔ ان عذاب ربہم غیر مامون۔ یہ جملہ معترضہ ہے جس میں عذاب الٰہی کی شدت و عظمت کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب ایک ایسی چیز ہے جس سے کسی کو بھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہر ایک کو خواہ وہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو اس سے ڈرتے رہنا چاہئے۔

وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
[illegible]
ثُمَّ يُنجِيهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾
[illegible]
تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾ إِنَّ
[illegible]
الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾
[illegible]
وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾ الَّذِينَ
[illegible]
هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ
[illegible]
حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِينَ
[illegible]
يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ هُم مِّنْ
[illegible]
عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ
[illegible]
مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾ إِلَّا
[illegible]
عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ
[illegible]

ف والذین ہم لفروجہم حافظون۔ وہ اپنی شرمگاہوں کو زنا سے محفوظ رکھتے ہیں اور ناجائز طریق پر ان کو استعمال نہیں کرتے، البتہ اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے استمتاع کرتے ہیں۔ جو شخص بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ شہوت رانی کی کوئی اور راہ تلاش کرے گا وہ حد سے تجاوز کرے گا۔ استمناء بالید، وطی فی الدبر اور نکاح متعہ وغیرہ ناجائز طریقوں میں داخل ہیں۔ نکاح متعہ کی تحقیق سورۂ مومنون کی تفسیر میں گذر چکی ملاحظہ ہو ... حاشیہ ...۔

ف والذین ہم لامانتہم وعہدہم راعون۔ اور وہ امانتوں کی حفاظت اور عہد و پیمان کو پورا کرتے ہیں۔ یعنی خیانت نہیں کرتے اور وہ اپنی شہادتیں پوری پوری ادا کرتے ہیں اور گواہی میں کمی بیشی اور ہیر پھیر نہیں کرتے اور وہ نمازوں کی پوری پوری حفاظت کرتے ہیں۔ اولئک فی جنت مکرمون۔ یہ الا المصلین کی خبر ہے۔ ان صفتوں سے متصف اللہ کے مقبول بندے جنت کے باغوں میں نہایت عزت و شان سے رہیں گے۔

موضح قرآن ف سب نظر آ جاویں گے یعنی ... ساتھی کو ... شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے سوا سو وہی ہیں

الْعَادُونَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

حد سے بڑھنے والے اور جو لوگ کہ اپنی امانتوں اور اپنے قول کو

رَاعُونَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾

نباہتے ہیں اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے ہیں

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾ أُولَٰئِكَ

اور جو اپنی نماز سے خبردار ہیں وہی لوگ ہیں

فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ

باغوں میں عزت سے پھر کیا ہوا ہے منکروں کو تیری طرف

مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾

دوڑتے ہوئے آتے ہیں داہنے سے اور بائیں سے غول کے غول

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾

کیا طمع رکھتا ہے ہر ایک شخص ان میں سے کہ داخل ہو جائے نعمت کے باغ میں

كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ

ہرگز نہیں ہم نے ان کو بنایا ہے اس چیز سے جس کو وہ بھی جانتے ہیں سو میں قسم کھاتا ہوں

الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰ أَن

مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی ہم کر سکتے ہیں کہ

نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ

بدل کر لے آئیں ان سے بہتر اور ہمارے قابو سے نکل نہ جائیں گے سو چھوڑ دے ان کو

يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾

باتیں بنائیں اور کھیلیں یہاں تک کہ مل جائیں اپنے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ ہے

ف ... جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت فرماتے تو مشرکین دوڑتے ہوئے آتے اور ٹولیوں کی شکل ...

... اگر یہ لوگ جنت میں گئے تو ہم ان سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں ...

مہطعین ... عزین ... الذین کفروا سے حال ہیں ...

... ہرگز نہیں ... مشرق و مغرب کے مالک کی ...

سورۂ نوح علیہ السلام

سورۂ ملک سے لے کر سورۂ جن تک مضامین کے اعتبار سے گویا ایک ہی سلسلہ ہے۔ سورۂ ملک میں عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز اور برکات دینے والا نہیں۔ پھر سورۂ القلم میں فرمایا اس مسئلہ میں نقلی دلیل بھی ہے۔ اس کے بعد سورۂ الحاقہ میں اسی دعوے کو نہ ماننے والوں کے لئے تخویفات اور ماننے والوں کے لئے بشارات کا بیان ہوا۔ پھر سورۂ المعارج میں معاندین پر زجر کیا گیا کہ وہ عذاب سے ڈرنے کے بجائے اللہ سے طلب کرتے ہیں۔ اب سورۂ نوح علیہ السلام اور سورۂ جن میں دلیل نقلیہ کا بیان ہوگا۔ سورۂ نوح علیہ السلام میں دلیل نقلی تفصیلی از حضرت نوح علیہ السلام مذکور ہے۔

خلاصہ

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت۔ قوم کا انکار و استکبار۔ شیطانی عناد کا ایک نمونہ۔ حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ کے ضمن میں دلائل عقلیہ۔ حاصل یہ کہ تبلیغ توحید میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھو اور مشرکین کی مخالفت اور ایذاء پر صبر کرو اور تبلیغ کا کام جاری رکھو۔

تفصیل

انا ارسلنا نوحا ۔۔۔ تا ۔۔۔ لو کنتم تعلمون۔ دلیل نقلی تفصیلی از حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی اور انکار و استکبار کی صورت میں ان کو عذاب سے ڈرایا۔

قال رب انی دعوت قومی ۔۔۔ تا ۔۔۔ یہ شکوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت نوح علیہ السلام کی طرف سے اپنی قوم کی شکایت ہے کہ پروردگار! میں نے اپنی قوم کو ہر ممکن طریقے سے توحید کی دعوت دی، ان کو سمجھانے میں رات دن ایک کر دیا، مجلسوں میں بھی ان کو دعوت دی اور علیحدہ میں بھی ان کو سمجھایا اور عقلی دلائل کے ساتھ مسئلہ کو واضح کر کے پیش کیا۔ مگر بایں ہمہ ان پر کوئی اثر نہ ہوا جس قدر میں نے ان کو سمجھایا اتنا ہی وہ انکار و استکبار میں آگے بڑھتے گئے۔ وقالوا لا تذرن الہتکم۔ قوم کے عناد و استکبار کا بیان ہے۔ مما خطیئاتہم اغرقوا تخویف دنیوی ہے۔ جب اللہ کا عذاب ان پر آیا تو ان کے خود ساختہ معبودوں میں سے کوئی بھی ان کی مدد کو نہ پہنچا۔

وقال نوح رب لا تذر ۔۔۔ الخ آخر میں حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مشرکین میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ کیونکہ وہ ایمان والوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور ان کی نسل بھی فاجر و مشرک ہوگی۔

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ

[illegible]

نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

[illegible]

ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

[illegible]

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن

[illegible]

قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي

[illegible]

لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ

[illegible]

وَأَطِيعُونِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ

[illegible]

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ

[illegible]

لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي

[illegible]

منزل ۷

ف انا ارسلنا (یعنی نقل تفصیل از نوح علیہ السلام)۔ ہم نے نوح ع کو ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا تاکہ وہ اپنی قوم کو سمجھائیں کہ وہ دردناک عذاب کے آنے سے پہلے ہی دعوت توحید کو مان لو۔

قال یقوم۔ چنانچہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میں تم کو واضح اور کھلے لفظوں میں خبردار کرنے آیا ہوں کہ اعبدوا اللہ واتقوہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو، صرف اسی کو برکات دہندہ سمجھو اور حاجات و مصائب میں صرف اسی کو پکارو، اسی کے عذاب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو مسلسل سمجھایا مگر انہوں نے نہ مانا آخر ہلاک کر دیے گئے۔ اے اہل مکہ، تم بھی مان لو ورنہ تم پر بھی خدا کا عذاب آئیگا۔

ف یغفر لکم۔ یجزوم ہو کر جواب امر۔ اگر تم ایمان لے آؤ گے تو اللہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اجل مسمی یعنی موت تک تم کو بلا عذاب مہلت دے گا۔ لیکن اگر تم ایمان نہ لائے تو اللہ کا عذاب آجائے گا اور پھر کسی صورت ٹل نہیں سکیگا۔ اجل مسمی سے مراد موت ہے۔ اور اجل اللہ سے دنیوی عذاب کا معین وقت مراد ہے (جلالین)۔ فرشتوں کے ہاں بطور تقدیر معلق لکھا ہوتا ہے کہ اگر مان لیں تو بہتر ورنہ ان پر فلاں وقت میں عذاب نازل ہوگا۔ (معالم) ان اللہ تعالیٰ کتب ان اعمار قبل خلقهم انهم ان امنوا بورک فی اعمارهم وان لم یؤمنوا عوجلوا بالعذاب (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۹۹) لو کنتم تعلمون اگر تم جانتے ہوتے کہ ایمان نہ لانے کی صورت میں جب اللہ کا عذاب آئیگا تو وہ ٹل نہیں سکے گا تو ایمان کی طرف دوڑتے اور اس میں ذرا تاخیر نہ کرتے۔ لو بمعنی ان ہے یا اپنے اصل پر تمنی ہے، اس صورت میں جواب کی ضرورت نہیں۔

ف قال رب۔ حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی تبلیغی جدوجہد اور مشرکین کے عناد و تعنت کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قوم کو دعوت توحید دینے میں دن دیکھا ہے نہ رات، جب انہیں موقع ملا انہوں نے ان کو سمجھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، مگر وہ جتنا ان کو توحید کی طرف بلاتا ہوں، وہ اتنا ہی دور بھاگتے ہیں۔ وانی کلما دعوتہم میں نے جب بھی ان کو توحید کی طرف دعوت دی تاکہ وہ ایمان لے آئیں اور تو ان کے گناہ معاف فرما دے تو غور سے سننے اور ماننے کے بجائے انہوں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں تاکہ وہ میری آواز سن ہی نہ سکیں اور اپنے معبودوں کی توہین نہ سن سکیں اور اپنے اوپر کپڑے لپیٹ کر اپنے کو خوب ڈھانپ لیا تاکہ مجھ پر ان کی نظر نہ پڑ جائے کیونکہ وہ شخص ان کے معبودوں

موضح قرآن ف یعنی بندگی کرو کہ نوح ع انسان دنیا میں قیامت تک جیتے اور قیامت کو قبروں سے اٹھے گی اور جو سب مل کر بندگی چھوڑ دو تو ساتھ ہی ہلاک ہو جاؤ طوفان ایسا ہی آیا تھا کہ ایک آدمی نہ بچے حضرت نوح کی بندگی سے ان کا بچاؤ ہو گیا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

کے بارے میں کہتا ہو کہ وہ برکات رحمت دہندہ نہیں ہیں وہ اسکی شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتے ہیں ان کے خیال میں ان کے معبودوں کی بے حرمتی ہے یعنی ماننا تو در کنار انہیں تو مجھ سے اس قدر نفرت ہے کہ وہ میری بات سننا اور میری طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ کفر و شرک پر مصر ہیں اور میری دعوت کو قبول کرنے اور میری بات کو ماننے سے تنگ بھی زیادہ بڑھ جاتے ہیں ف ثم انی ... دعوتہم۔ قوم دعوت کے بعد طریق کیفیت کا ذکر کرتے ہیں یعنی جس طرح میں نے دعوت کے لئے کوئی وقت نہیں چھوڑا اسی طرح میں نے دعوت و تبلیغ کا ہر طریقہ اور ہر انداز اختیار کیا تاکہ وہ کسی نہ کسی طرح مان لیں۔ چنانچہ میں نے کھلے ذریعے ان کو ایک جگہ جمع کر کے بھی ان کے سامنے دعوت توحید پیش کی۔ ثم انی اعلنت لہم پھر ان کی بھری مجلسوں میں خود جا کر بھی ان کو سمجھایا واسررت لہم اسرارا۔ پھر ایک ایک کو فردا فردا سمجھانے کی بھی کوشش کی۔ میں نے دعوت و تبلیغ میں ترغیب و ترہیب سے بھی کام لیا اور عقلی دلائل سے بھی مسئلہ واضح کیا مگر اس کے باوجود وہ ایمان نہیں لائے۔

ف فقلت استغفروا۔ یہ ترغیب ہے مدرارا بمعنی مسلسل کا مفعول مطلق ہے۔ من غیر لفظہ یا یہ صیغہ مبالغہ ہے اور السماء سے حال ہو السماء سے مراد بادل یا بارش ہے۔ اللہ کی راہ میں میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ ایمان لے آؤ اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو، وہ معاف کرنے والا ہے وہ تم پر موسلا دھار باران رحمت نازل کرے گا۔ ویمددکم باموال۔ تمہارے مال و اولاد میں برکت عطا فرمائے گا، تمہارے لئے پھلدار اور میووں کے سرسبز و شاداب باغات پیدا فرمائے گا اور نہریں جاری کرے گا۔

ف مالکم لا ترجون۔ یہ ترہیب اور دلائل عقلیہ کا ذکر ہے۔ ترجون کے معنی ہیں تخافون یا تعتقدون اور وقارا کے معنی ہیں عظمت و جلالت۔ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے ہو جس نے تمہیں اس قدر نعمتوں سے مالا مال فرمایا ہے اور معبودان باطلہ کو کیوں نہیں چھوڑتے ہو اور ان کو برکات دہندہ کیوں سمجھتے ہو۔

ف وقد خلقکم۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ان عقلی دلائل کی طرف بھی قوم کو متوجہ کیا کہ اپنی

لَیۡلًا وَّ نَہَارًا ﴿۵﴾ فَلَمۡ یَزِدۡہُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾

وَ اِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُہُمۡ لِتَغۡفِرَ لَہُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَہُمۡ

فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَ اسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَہُمۡ وَ اَصَرُّوۡا وَ اسۡتَکۡبَرُوا

اسۡتِکۡبَارًا ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُہُمۡ جِہَارًا ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیۡۤ

اَعۡلَنۡتُ لَہُمۡ وَ اَسۡرَرۡتُ لَہُمۡ اِسۡرَارًا ﴿۹﴾ فَقُلۡتُ

اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ یُّرۡسِلِ

السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّ یُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ

بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ اَنۡہٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا

لَکُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَ قَدۡ خَلَقَکُمۡ اَطۡوَارًا ﴿۱۴﴾

اَلَمۡ تَرَوۡا کَیۡفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّ

جَعَلَ الۡقَمَرَ فِیۡہِنَّ نُوۡرًا وَّ جَعَلَ الشَّمۡسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

پیدائش پر غور کرو اور دیکھو اللہ نے تمہیں کس طرح مختلف احوال سے گزار کر پیدا فرمایا۔ الم تروا کیف خلق اللہ۔ اپنی پیدائش کے علاوہ ذرا اوپر کی طرف آسمانوں کو تو دیکھو اللہ تعالیٰ نے کیسی قدرت و صنعت سے تہ بتہ سات آسمانوں کو پیدا فرمایا اور ان میں چاند اور سورج کو روشن کیا قمر کو نور اور شمس کو سراج (چراغ) فرما کر اس طرف اشارہ کیا کہ چاند کی روشنی سورج سے مستفاد ہے کیونکہ اندھیرے میں روشنی چراغ سے مستفاد

موضح قرآن: ف کپڑا اوڑھنے لگے کہ اس کی بات ہمارے دل میں نہ لگ جائے۔ ف یعنی ایسے کام کیوں نہیں کرتے کہ وہ اپنی بڑائی سے تم پر مہر کرے۔ ف جیسے اور طرح طرح بنایا یعنی ماں کے پیٹ میں بھانت بھانت رنگ بدلے۔

ہوتی ہے اور یہ بات کی روشنی خود اس کے اندر ہوتی ہے کسی دوسری چیز سے مستفاد نہیں ہوتی وتعالیٰ فی قولہ تعالیٰ جعل الشمس فیھن نورا وجعل الشمس سراجا ... نور القمر مستفاد من الشمس ... واللہ انبتکم ... نباتا مفعول مطلق ہے ... مطلب یہ ہے کہ سب کے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا ... مطلب یہ ہے کہ ... زمین سے حاصل ہوتی ہے ...

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا

وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ

رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ

وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَ

قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا

سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا

كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ

اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ

اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى

الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ

موت کے بعد تمہیں دوبارہ زمین میں لوٹائے گا اور قبروں میں رکھے جاؤ گے پھر قیامت کے دن تمہیں زندہ کر کے قبروں سے نکالے گا۔ واللہ جعل لکم الارض بساطا پھر دیکھو زمین کو اس نے کس طرح نرم اور ہموار بنا دیا ہے جس میں تم کھلے راستے اور چوڑی سڑکیں بنا کر ان میں چلتے ہو۔ ان تمام صفات کا جو مالک ہے اور جس نے یہ تمام نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہی تم سب کا معبود حقیقی ہے، اسکی توحید پر ایمان لاؤ اور خود ساختہ معبودوں کی عبادت کو چھوڑ دو۔

قال نوح حضرت نوح علیہ السلام نے مزید عرض کیا میرے پروردگار، انہوں نے میری نافرمانی کی اور میری کوئی بات نہیں مانی اور ان رؤساء اور سرداروں کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد سے کوئی فائدہ نہ ہوگا بلکہ مال و دولت اور تمام زمینی ساز و سامان ان کے لئے سراسر خسارہ اور نقصان کا باعث ہے کیونکہ مال و اولاد کی وجہ سے وہ کبر و غرور میں مبتلا ہو گئے اور ایمان سے انکار کیا اس طرح یہ چیزیں ان کے لئے اخروی خسارے کا باعث بن گئیں۔ اتبعوا سے عوام مشرکین مراد ہیں اور من سے رؤساء مشرکین۔

واستمروا على اتباع رؤسائهم الذين لم تزدهم اموالهم وكثرة اولادهم الا خسارا في الآخرة ...

اتبعوا پر معطوف ہے ... جمع کا صیغہ من کے معنی کے اعتبار سے لایا گیا ہے ... حضرت نوح علیہ السلام کو ہر طرح سے تکلیف دے رہے تھے اور رؤسائے مشرکین کا مکر یہ تھا کہ وہ عوام کو توحید سے روکتے اور ان کو حضرت نوح علیہ السلام کی پیروی سے منع کرتے تھے ... کبیر کا مبالغہ ہے ... حضرت نوح علیہ السلام ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ...

موضح قرآن ف۱ یعنی ... مال اور اولاد میں کچھ نہیں ... انہیں کے سبب دین سے محروم ہوئے ف۲ یعنی سب کو سمجھا دیا ... ودّ اور سواع ... یغوث ... نام تھے بتوں کے ...

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی ... کفار ... ۱۲۔

دُور کر دو گے۔ جب لیکن آپ نے تو آپ نے فرمایا اسے دو چار مرتبہ اٹھاؤ بٹھاؤ، اس پر اُس نے پڑھ لیا ... [illegible]
عذاب والی ... واللہ تعالیٰ اعلم۔ **ف٣** وقالوا لا تذرن الخ۔ ان مشرکین نے میری دعوت کو قبول کرنے کے بجائے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے تمام
معبودوں کی عبادت ہرگز نہ چھوڑیں خصوصاً ان پانچ بڑے معبودوں کو کسی قیمت پر نہ چھوڑیں یعنی ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر، یہ پانچوں
حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے بڑے معبود تھے جنہیں وہ اپنی حاجتوں اور مصیبتوں میں پکارتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اسماء

يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ
اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾ ع ۲

سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا
إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا
بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ﴿٢﴾ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا
مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن
تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴿٥﴾ وَأَنَّهُ

رجال صالحین من قوم نوح علیہ السلام (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۳۲) یہ پانچوں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں خدا کے نیک اور بزرگ بندے تھے۔ جب وہ فوت ہو گئے تو ان کے متعلقین اور معتقدین نے بہت غم کیا۔ ابلیس انسانی شکل میں ان کے پاس پہنچا اور بظاہر خیر خواہی کے رنگ میں کہنے لگا تم غم نہ کرو میں تمہاری تسلی کا سامان کر دیتا ہوں چنانچہ وہ ان کی شکلوں پر ان بزرگوں کے بت بنا کر ان کے پاس لے آیا اور کہنے لگا ان بتوں کو ان بزرگوں کی عبادت گاہوں میں نصب کر دو اور وقتاً فوقتاً ان کی زیارت کر کے دلوں کو تسلی دے لیا کرو۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ ان کی عبادت ہونے لگی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو دعوت توحید کے لئے مبعوث فرمایا۔ (قرطبی، البدایہ والنہایہ) وقد اضلوا کثیرا اور ان مذکورہ معبودوں نے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر ڈالا ہے اور ان کو راہ حق پر آنے سے روک رکھا ہے۔ ولا تزد الظالمین الا ضلالا۔ ضلال سے توحید کے خلاف منصوبوں میں ناکامی مراد ہے۔ اے میرے پروردگار! ان ظالموں کے تمام منصوبوں کو ناکام بنا دے اور ان کی آرزوئیں خاک میں ملا دے۔ والمعنی المطلوب هو الضلال فی ترویج مکرهم و مصالح دنیاهم لا فی امر دینهم (روح، بیضاوی ج ۲ ص ۴۳) **ف٤** مما خطیئتهم، یہ تعریض ہے اور من سببیہ ہے۔ فادخلوا نارا ف تعقیب بلا تاخیر کے لئے ہے من دون اللہ سے ان کے خود ساختہ معبود ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر وغیرہ مراد ہیں، یعنی قوم نوح علیہ السلام کو ان کے گناہوں کی وجہ سے غرق کر دیا گیا پھر فوراً ہی ان کو آگ میں داخل کر دیا گیا، تو اللہ کے سوا جن کو وہ پکارتے تھے ان میں سے کوئی بھی ان کی مدد کو نہ پہنچا۔ یہ آیت عذاب قبر کے اثبات پر اہل سنت کی طرف سے دلیل ہے۔

موضح قرآن ف سورۂ احقاف میں گزرا کہ حضرت نماز میں پڑھتے تھے جن سن کر ایمان لائے پھر جا کر اپنی قوم سے بیان کیا، یہاں ان کے بیان کو اللہ نے نقل فرمایا رسول پر۔ بعد اس کے بہت بار جن حضرت پاس آ کر ملے اور ایمان لائے قرآن سیکھا۔ ف جو ابھی ... [illegible] اللہ کے واسطے جورو بیٹا بتاتے تھے۔ ف یعنی ... [illegible] ابلیس کو کہا ہو۔ ف یعنی اس سے ہم بھی بہک گئے۔

توضیح الرحمٰن ف١ ... [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ... [illegible] ایمان لے آئے ... [illegible] واللہ اعلم۔

کیونکہ غرق کے فوراً بعد ان کو جس آگ میں داخل کیا گیا وہ برزخ کی آگ ہے کیونکہ قیامت تو ابھی قائم ہی نہیں ہوئی اس لئے اس سے احوال عالم برزخ اور عذاب قبر ہی مراد ہے جسے اصطلاح شریعت میں عذاب قبر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ فادخلوا نارا ای فی عالم البرزخ المسمی بالقبر فانہ روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران فیہم والایة دلیل علی اثبات عذاب القبر لان الفاء للتعقیب (مظہری ج ۱۰ ص ۱۰۰) ... عذاب القبر (روح ج ۲۹ ص ۷۸) یہ بھی ممکن ہے کہ عذاب سے مراد آخرت کا عذاب ہو اور فادخلوا سے مراد ... بعد خلوہم نارا فی الاخرة۔ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اغراق اور ادخال نار کے درمیان ترتیب کو بھی برقرار رکھا ہے مگر ... کی کئی جوڑیاں ... وقال نوح حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ میرے پروردگار! ان مشرکین میں سے روئے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ۔ انک ان تذرہم ... اگر تو نے ان کو ہلاک نہیں کیا تو اور ان کو زندہ چھوڑ دیا تو وہ تیرے مومن بندوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور ان کی نسلوں میں بھی مشرک اور بدکار ہی پیدا ہوں گے سوا کوئی مومن اور موحد نہیں ہوگا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی یہ دعا پہلے تھی قوم کی غرقابی بعد میں ہوئی لیکن نظم قرآن میں دونوں کا ذکر برعکس ہے یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ واؤ مطلق جمع کے لئے ہے اور ترتیب کا مقتضی نہیں۔

اہل بدعت کہتے ہیں اس آیت سے حضرت نوح علیہ السلام کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ یہ مشرکین تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی نسلوں میں فاجر اور کافر ہی پیدا ہوں گے کوئی نہیں ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی مطلع فرما دیا تھا کہ اب ان میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لائے گا اور نہ ان کی نسل سے کوئی مومن پیدا ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد ہے واوحی الی نوح انہ لن یؤمن من قومک الا من قد امن (ہود ع ۴) اور یہ علم دلائل سے حاصل ہوا وہ علم غیب نہیں ہوتا۔

۳۰۔ حضرت نوح علیہ السلام نے پہلے والدین اور تمام مومنوں کے لئے جو ان کی دعوت کو قبول کر کے موحد ہو چکے تھے سب کے لئے مغفرت کی دعا کی اور مشرکین کے لئے ہلاکت و بربادی کی بددعا کی۔ مشرکین پر ان کی بددعا تو قبول ہو چکی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید نہیں کہ مومنوں کے حق میں بھی ان کی دعا کو قبول فرمالے ... دعا علیہ السلام ... دعوة علی الکافرین و دعوة للمؤمنین وحیث استجیبت له الاولی فلا یبعد ان تستجاب له الثانیة واللہ تعالیٰ اکرم الاکرمین (روح ج ۲۹ ص ۷۹)

سورۂ نوح علیہ السلام میں آیات توحید

۱۔ ان اعبدوا اللہ واتقوہ۔ نفی شرک بر اول۔ تفصیل بر نوع عبادت جملات ... ذکر دی شد۔

۲۔ وقد خلقکم اطوارا ... تا ... لتسلکوا منہا سبلا فجاجا۔ نفی شرک اعتقادی۔

۳۔ ... مما خطیئتہم ... فلم یجدوا لہم من دون اللہ انصارا۔ نفی شرک فی التصرف۔

سورۃ الجن

رابطہ گذشتہ سورت میں دعوائے توحید پر حضرت نوح علیہ السلام سے دلیل نقلی تفصیل سے ذکر کی گئی اب سورۃ جن میں جنات سے دلیل نقلی مذکور ہو گی کہ وہ بھی جنات بھی قرآن سن کر ایمان لے آئے اور اپنی قوم کو توحید کا وعظ کرنے لگے۔

خلاصہ دلیل نقلی از جنات تخویف و تبشیر اور دعوائے توحید کا ذکر بطور ثمرہ۔

تفصیل

قل اوحی الی ۔۔۔ تا ۔۔۔ [illegible] دلیل نقلی از جنات دیکھو جنات بھی اپنی قوم کو بھی وعظ کر رہے ہیں کہ سیدھا راستہ یہی ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو۔ وان لو استقاموا علی الطریقة الآیۃ۔ توحید کو ماننے والوں کے لئے بشارت اخروی۔ ومن یعرض عن ذکر ربه الآیۃ۔ منکرین توحید کے لئے تخویف۔ وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا [illegible] سوائے اس کے کسی کو مت پکارو [illegible] سورۃ تبارک سے لے کر اب تک جو دلائل عقلیہ و نقلیہ اور تخویفات و تبشیرات مذکور ہوئی ہیں یہ ان کا ثمرہ ہے۔ وانه لما قام عبد اللہ [illegible] ایک خدا کو پکارتا ہے تو وہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ قل انما ادعوا ربی ولا اشرک به احدا [illegible] ولن اجد من دونه ملتحدا [illegible] اور اللہ کے سوا [illegible] ومن یعص اللہ ورسوله ۔۔۔ تا ۔۔۔ واحصی کل شیء عددا [illegible] عذاب کا وقت مقرر ہے [illegible] عالم الغیب نہیں ہوں کہ مجھے اس کے معین وقت کا علم ہو [illegible] جب چاہیں بتا دیں۔

۱ قل اوحی دلیل نقلی از جنات۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدا وحی سے شیاطین کا آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سننا بند ہو گیا [illegible] اوپر جا کر بیٹھ جاتے اور فرشتوں کی باتیں سنتے تھے لیکن اب جو اوپر جاتا ہے تو شہاب ثاقب اس کا تعاقب کرتا ہے۔ شیاطین اس سے پریشان ہوئے [illegible] [illegible] جنوں کی ایک جماعت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نماز فجر [illegible] قرآن سن کر ایمان لے آئے [illegible] جنوں کی یہ جماعت [illegible] اپنی قوم کے پاس واپس پہنچی اور انہیں تبلیغ کرنے لگی [illegible] اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی [illegible] قرآن سننے کی اطلاع [illegible] تفصیل یہاں سورۃ جن میں مذکور ہے (مظہری، روح)

۲ [illegible] جنات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن مجید سن کر اور ایمان لا کر اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو اپنی قوم کو کہا کہ ہم ایک عجیب و غریب کلام سن کر آئے ہیں جو حسن نظم، اسلوب بیان اور تاثیر کے اعتبار سے تمام کلام سے مختلف ہے اور وہ توحید اور ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لئے ہم تو اس پر ایمان لا چکے ہیں اور ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ آئندہ کبھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے [illegible] عجبا [illegible] بدیعا مباینا لکلام الناس فی حسن نظمه ودقة معانیه [illegible]
[illegible] (روح)

۳ [illegible] تعالیٰ۔ یہ بھی جنات کا کلام ہے [illegible] [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

استفسار کا مطلب یہ ہے کہ اس ساری کائنات میں وہ بلا شرکت غیرے خود ہی متصرف و مختار ہے اور قدرت میں، اختیار میں، اس کا کوئی شریک اور نائب نہیں۔ تعالیٰ اللہ عما یقولون علوا کبیرا (بنی اسرائیل ع۵) ﷺ وانہ کان یقول سفیہنا سے مراد ابلیس ہے یا سرکش اور مشرک جن۔ ان جنوں نے ان مشرک اور سرکش جنوں کی شرارت کا ذکر کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی بات کہتے ہیں جو حق سے بعید اور حد سے گذری ہوئی ہے۔ مراد ہے خداوند تعالیٰ کے لئے بیوی اور اولاد تجویز کرنا۔ (روح) حاصل یہ کہ جنوں میں سے جو خدا کے لئے بیوی یا بیٹا تجویز کرتا ہے وہ کم عقل اور نادان ہے بھلا اللہ تعالیٰ جس کی عظمت و جلال کی کوئی انتہا نہیں وہ بیوی بیٹوں کا کب محتاج ہے۔ شططا ای قولا ذا شطط وھو البعد ومجاوزۃ الحد (بیضاوی) ﷺ وانا ظننا [illegible] اپنی طرف سے معذرت پیش کرتے ہیں کہ وہ کیوں ان نادانوں کی بات مان کر گمراہی اور شرک میں پھنسے رہے۔ انہوں نے کہا ہم تو اب تک اس خوش فہمی اور حسن ظن میں مبتلا تھے کہ جن و انس اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی اور غلط بات منسوب نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم یہی سمجھتے رہے کہ ہمارے بیوقوف جو خدا کے لئے شریک اور نائب تجویز کرتے ہیں وہ درست اور حق پر ہیں۔ مگر اب قرآن سننے سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ وہ جھوٹے اور مفتری ہیں اور اللہ تعالیٰ شریک سے پاک ہے۔ وانہ کان رجال من الانس۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ مشرکین کا دستور تھا کہ جب کسی جنگل بیابان میں داخل ہوتے تو شریر جنوں سے ان کے سردار کی پناہ مانگتے اور کہتے اعوذ بسید ھذا الوادی من شر سفہاء قومہ (بیضاوی) اور وہ سمجھتے کہ اب وہ شاہ جنات کی پناہ میں ہیں اس لئے اب انہیں جنوں کی طرف سے کوئی اذیت نہیں پہنچے گی۔ جب جنات ان کی بات سنتے تو ان کے کبر و غرور اور سرکشی و طغیان میں مزید اضافہ ہو جاتا اور وہ اپنے کو بڑی شان کے مالک سمجھنے لگتے۔ فزادوھم میں ضمیر فاعل سے انس اور ضمیر مفعول سے جنات مراد ہیں اور رہق کے معنی طغیان اور سرکشی کے ہیں یا ضمیر فاعل جنات سے اور ضمیر مفعول انس سے کنایہ ہے اور رہق کے معنی گمراہی کے ہیں۔ المعنی فزاد الجن الانس رھقا اضلوھم حتی استعاذوا بہم [illegible]

كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ

فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝٦ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝٧ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝٨ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ

مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ

شِهَابًا رَّصَدًا ۝٩ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ

فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝١٠ وَّاَنَّا

مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝١١

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ

نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝١٢ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ

فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝١٣ وَّ

منزل ۷

(۱۰) [illegible] اب ان پر اس گمراہی کا انکشاف ہوا تو اپنی قوم کو اس سے روکنے لگے ﷺ وانہم ظنوا الضمیر للانس کی طرف راجع ہے۔ مطلب یہ کہ جنات [illegible] شرک کے علاوہ وہ حشر و نشر کا بھی انکار کرتے تھے [illegible] یہی خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ کسی کو زندہ [illegible]

مُوضح قرآن ف جو کوئی جنگل میں جنوں کے آگے [illegible] ف یعنی [illegible] ف بعضے جنوں کو اٹھا کے پٹخے ہیں اور [illegible]

فتح الرحمٰن ف ۱ اشارت است بانکہ در جاہلیت [illegible] اعوذ بسید ھذا الوادی من سفہاء قومہ [illegible] ف ۲ یعنی [illegible]

[illegible]

وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ
[illegible]
فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا (۱۴) وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا
[illegible]
لِجَهَنَّمَ حَطَبًا (۱۵) وَأَلَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ
[illegible]
لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا (۱۶) لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَنْ
[illegible]
يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا (۱۷) وَأَنَّ
[illegible]
الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا (۱۸) وَأَنَّهُ لَمَّا
[illegible]
قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا (۱۹)
[illegible]
قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا (۲۰) قُلْ
[illegible]
إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا (۲۱) قُلْ إِنِّي
[illegible]
لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ ۙ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ
[illegible]
مُلْتَحَدًا (۲۲) إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَنْ
[illegible]

[illegible]

[illegible]

نسخ الرحمٰن [illegible]

[illegible] جو بات معلوم ہے وہ مختلف وحی ہے، جو جنات کا کام نہیں۔ اس میں اہل مکہ کی طرف اشارہ ہے۔ [illegible] یعنی [illegible] مراد [illegible] ہے۔ وہ بات بھی آپ کی طرف وحی کی گئی کہ اگر اہل مکہ طریقہ مستقیمہ یعنی ملت اسلام پر قائم ہو جائیں تو ہم دنیا میں ان پر [illegible] تاکہ [illegible] آزمائش کریں [illegible] ذکر سے [illegible] نہیں کیا [illegible] ہے۔ [illegible] عذاب میں مبتلا کرے گا۔ [illegible] ص ۱۹۱

[illegible] مسجدیں [illegible] اللہ [illegible] کے لئے مخصوص ہیں [illegible] اللہ کے سوا کسی کو [illegible] اس لئے حاجات و مشکلات میں اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو۔

[illegible] عبد اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جب آپ توحید کی دعوت دیتے اور تبلیغ کرتے تھے تو مشرکین مخالفت کے لئے آپ پر ٹوٹ پڑتے تھے۔

یہ تفسیر حسن و قتادہ اور ابن زید سے منقول ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کوئی [illegible] اس کی عبادت [illegible] اس سے [illegible] حاجات کے لئے [illegible] کوئی اس سے [illegible] ہے [illegible] حاجت [illegible] ہے [illegible] تو آپ [illegible] آپ کو [illegible] حاجات و مصائب میں آپ کو پکارتے [illegible] اعلان [illegible] خود صرف اللہ ہی کو پکارتا ہوں اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور میں تمہارے نفع و نقصان کا بھی مالک و مختار نہیں ہوں۔ (تفسیر عزیزی پارہ ۲۹ ص ۱۹۰)

[illegible] یہ [illegible] کا خلاصہ ہے۔ آپ اعلان کر دیجئے کہ میں حاجات و مصائب میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اسی کی دعا [illegible] کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں [illegible] [illegible] اعلان کر دو کہ میں تمہارے نفع و نقصان کا مالک و مختار نہیں [illegible] ہے۔ [illegible] اپنے [illegible] نفع و ضرر [illegible] اگر کوئی کسی حادثہ [illegible] میں آپ کی پناہ [illegible] تو آپ صاف [illegible] کہ میرا اپنا حال [illegible] اللہ [illegible] اس سے [illegible] دوسروں کو کس طرح بچا سکتا ہوں۔ (تفسیر عزیزی ص ۱۹۱)

[illegible] یہ سوال مقدر کا جواب ہے۔ کفار کہتے تھے کہ تم اپنی تبلیغ کو ترک کیوں نہیں کر دیتے تو جواب دینے کا حکم دیا گیا کہ میں تبلیغ پر خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ اگر میں تبلیغ ترک کر دوں تو اللہ کے عذاب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکے گا اور نہ اس کے سوا کوئی ٹھکانا ہو گا۔ [illegible] یہ [illegible] کے مفعول سے استثناء ہے۔ یعنی مجھے کسی چیز کا اختیار نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے پیغامات کی تبلیغ کے [illegible] بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات کا مبلغ ہوں۔ [illegible] جو شخص [illegible] اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا [illegible] ان کے لئے [illegible] جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔

[illegible] یہ [illegible] نہیں مانتے اور ضد و عناد کی وجہ سے [illegible] جب عذاب [illegible] انہیں یقین ہو جائے گا کہ کس کا مددگار [illegible] کمزور [illegible] تعداد کم ہے؟ مشرکین [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے [illegible] مشرکین [illegible] مسلمانوں کے ہاتھوں [illegible] مشرکین نے ذلت آمیز شکست [illegible] مسلمانوں کی [illegible] کو [illegible] مشرکین کے [illegible] اس سے قیامت کے دن کا عذاب مراد ہے۔ (روح)

ف۱۲ قُلْ اِنْ اَدْرِیْ۔ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا، فرمایا جواب میں آپ دیکھیے یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ یہ وعدہ بہت جلد پورا ہو گا یا اس میں دیر ہے البتہ یہ بات یقینی اور حتمی ہے کہ اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو وعدہ کے مطابق عذاب ضرور آئے گا۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ۔ یہ جملہ قُلْ کے لئے علت ہے اور ھو مبتدا مقدر ہے۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مستثنیٰ منقطع ہے۔ من ارتضی الخ مبتدا اور فانہ یسلک الخ اس کی خبر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ آپ فرما دیجئے مجھے معلوم نہیں کہ قیامت قریب ہے یا بعید، کیونکہ میں عالم الغیب نہیں ہوں اور نہ مجھ کو غیب پر غلبہ دیا گیا ہے کہ جب چاہوں جو چیز چاہوں جان لوں۔ عالم الغیب تو صرف اللہ تعالیٰ ہے جو اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا۔ البتہ جن بندوں کو اس نے رسالت کے لئے چن لیا ہے ان کے آگے پیچھے نگہبان فرشتے مقرر فرما دیتا ہے، تاکہ ان فرشتوں کی شہادت سے ظاہر فرما دے کہ میرے رسولوں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود کسی ذریعہ اور وسیلہ کا محتاج نہیں اس کا علم سب کے معلومات پر حاوی ہے اور ہر چیز اس کے علم محیط میں موجود ہے۔

يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ
اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ
اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿٢٥﴾ عٰلِمُ
الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى
مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ
رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ
اَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾ ع ۲ / ۱۲

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿١﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢﴾ نِّصْفَهٗٓ

تحقیق آیت عٰلم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احدًا الا من ارتضٰی الآیۃ

لفظ اظہار مختلف معنوں میں مستعمل ہے ۱۔ ظاہر کرنا ۲۔ غالب کرنا ۳۔ مطلع کرنا ۴۔ ظہر کے وقت جانا۔ یہاں چوتھا معنی مناسب مقام نہیں جیسا کہ ظاہر ہے اسی طرح پہلا معنی بھی یہاں مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ اس صورت میں اس کا استعمال صلہ کے بغیر ہوتا ہے اور غیبہ کو منصوب ہو کر اس کا مفعول ہونا چاہیے تھا۔ رہ گئے دو معنی غالب کرنا، یہ دونوں یہاں مراد ہو سکتے ہیں۔

موضح قرآن ف یعنی رسول کو جو دیتا ہے غیب کا علم تو اس کے ساتھ ہوتے ہیں چوکیدار کہ شیطان دخل نہ کرے والے اور اپنا نفس غلط نہ سمجھے جن معنوں میں اس بات کو پیغمبروں کو فرصت ہو اوروں کو نہیں اور ان کے علوم میں شک نہیں اوروں کے علوم میں شک ہے۔ ف سورۂ اول میں حضرت کی وحشت سے حضرت کپڑا اوڑھے لپیٹے رہتے تھے اللہ نے یوں ہی پکارا کہ رات کو کھڑا رہ یعنی نماز پڑھ۔ اول اس دین میں رات کی نماز فرض ہوئی پھر کسی وقت ہو گئی معاف ہے۔

فتح الرحمن ف یعنی تبلیغ را محافظ محقق گرداند ... یعنی اگر بعض شب بخفتی ... ۱۲۔

سورۂ جن میں آیات توحید	۱۔ وان المسٰجد للّٰہ فلا تدعوا مع اللّٰہ احدًا ... نفی شرک ۲۔ عٰلم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احدًا ۔ نفی شرک فی علم الغیب۔

سورۃ المزمل

ربط: سورۂ مزمل اور بعد کی دو سورتوں کا ایک ہی مضمون ہے۔ حاصل ربط یہ ہے کہ گذشتہ سورتوں میں مسئلہ توحید کا ایک جزو یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برکات دہندہ نہیں نفی شرک فی التصرف کمال بیان ہو چکا ہے۔ دلائل عقلیہ و نقلیہ، ترغیبات، تخویفات اور تجلیات کے ساتھ اب لب لباب ... کے ساتھ اثبات توحید و نفی شرک کا مضمون مفصل و مدلل ہو چکا۔ اب آپ قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف رہیں کیونکہ ہدایت کی راہ قرآن ہی سے معلوم ہوتی ہے اور توحید پر ثابت قدم رہیں۔ اہم مسئلہ سامنے قرآن کا خلاصہ دلائل بیان ہے۔ ... قرآن ہی پر اکتفاء کریں بلکہ ... ان کی تبلیغ بھی فرماتے رہیں ... (بقیہ ادھوری)۔

خلاصہ: یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ ــــ تا ــــ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا امر اول۔ رات کا کچھ حصہ قیام کریں اور اس میں قرآن کی تلاوت کریں نیز خلق کی خاص عبادت کیا کریں اور اس کے سوا کسی کو کارساز نہ بنائیں۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ ــــ تا ــــ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا امر دوم تسلی برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ کفار کی باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہوں، ان کو چھوڑ دیں ہم خود ان سے نمٹ لیں گے۔

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا ــــ تا ــــ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا تخویف اخروی برائے کفار و مشرکین۔ ہم نے ان کے لئے مختلف انواع و اقسام کا عذاب تیار کر رکھا ہے جس میں ان کو قیامت کے دن مبتلا کیا جائے گا۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ــــ تا ــــ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا تخویف دنیوی۔ ہم نے تمہارے پاس دنیا میں عظیم الشان رسول بھیجا ہے جو تمہیں توحید کی دعوت دیتا ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔ فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی اور اس کی دعوت کو قبول نہ کیا تو ہم نے اس کو سخت عذاب کے ساتھ پکڑ لیا۔ اگر تم نے بھی اس عظیم الشان رسول کی دعوت کو رد کر دیا تو تمہیں سخت عذاب دیا جائے گا۔

فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ ــــ تا ــــ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا تخویف اخروی۔ کفر و شرک اور عصیان و طغیان کی سزا صرف دنیا ہی میں نہیں ہوگی بلکہ قیامت کے دن بھی اس کی سزا بھگتنا ہوگی جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ترغیب الی الایمان و اتباع القرآن۔

اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ ... الی آخر السورۃ۔ یہ ابتدائے سورت سے متعلق ہے۔ فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم بیمار اور کمزور بھی ہو گے، مسافر اور مجاہد بھی، اس لئے قیام اللیل میں تم پر سختی نہیں کی گئی بلکہ تمہیں اختیار دیا گیا ہے کہ جتنا چاہو قیام کرو اور جس قدر آسانی سے تلاوت کر سکو اسی قدر اس میں تلاوت کرو۔

۱ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ یہ خطاب ... تھا ... رفتہ رفتہ ... بدل کر ... یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کر دیا، یعنی کپڑے اوڑھ کر لپیٹ کر بیٹھنے والا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لپیٹ کر رات کو سوئے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسی ہیئت سے خطاب فرما کر قیام اللیل کا حکم دیا۔ خطاب التلطف ... حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کے نزدیک پہلے تہجد اور قیام اللیل سب پر فرض تھا، اس کے بعد اس کی فرضیت منسوخ کر دی گئی۔ بعض کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا، امت پر فرض نہیں تھا، بعد میں آپ سے بھی اس کی فرضیت منسوخ کر دی گئی اور بعض علماء کے نزدیک شروع ہی سے تہجد استحبابی تھا البتہ بعد میں اس میں مزید تخفیف کر دی گئی۔

۲ قُمِ الَّیْلَ ... لفظ قلیل کا اطلاق نصف سے کم پر کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ... سے مراد ... کہا ہو ... اگر نصفہ کو قلیلا سے بدل بنایا جائے تو ترکیب قلیلا کے ... کی صورت ہوگی۔ امام ... صاحب ... نے اس کے دو مطلب دیئے ہیں۔

(۱) نصف کو قلیل الا قلیلا ... کہا گیا ہے ... اس لحاظ سے تینوں صورتیں ... داخل ہو جائیں گی نصف، نصف سے کم اور نصف سے زائد۔

(۲) نصفہ مستثنیٰ ... اور اللیل سے بدل ہے۔ ... مستثنیٰ مقدم ہے اصل میں یوں تھا قم نصف اللیل الا قلیلا ... لفظ اللیل ... تکرار لازم آتا ہے ... قم نصف اللیل الا قلیلا ... ظاہر ہے۔

صاحب مدارک نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اصل میں تو نصف رات ہے کہ قیام کا حکم دیا گیا پھر اس میں کچھ وقت بڑھانے میں تخییر فرمائی۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ قلیلا سے مراد نصف ہے جیسے اللیل سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ رات کے نصف میں قیام کرو اور نصفہ کسی لفظ سے بدل نہیں بلکہ مستقل فعل مقدر کا مفعول ہے المراد بالقلیل فی قولہ قم الیل الا قلیلا ھو النصف بارزا قولہ قم اللیل الا قلیلا معناہ قم ثلثی اللیل ثم قال نصفہ و نصفی او قم نصفہ (کبیر ج ۸ ص ۳۰) حضرت شاہ ولی اللہ

أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ﴿٣﴾ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ
تَرْتِيلًا ﴿٤﴾ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ﴿٥﴾ إِنَّ نَاشِئَةَ
اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴿٦﴾ إِنَّ لَكَ فِي
النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ
تَبْتِيلًا ﴿٨﴾ رَّبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَ
اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي
النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ﴿١١﴾ إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَ
جَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ
تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا
مَّهِيلًا ﴿١٤﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ

دہلوی فرماتے ہیں کہ الا قلیلا کا مطلب یہ ہے کہ کسی رات کو نہ چھوڑو اور نصفہ اللیل سے بدل ہے۔ نصفہ او انقص اور ازد ما قبل کی تفسیر ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ نصف رات قیام کرو یا اس سے کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ۔ حضرت شاہ صاحب کے نزدیک یہ توجیہ پسندیدہ ہے کیونکہ اس سے مذکورہ بالا اشکال بھی ختم ہو جاتا اور کسی تکلف کے ارتکاب کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی۔

۵ و رتل القرآن۔ ترتیل سے قرآن مجید کے حروف اور الفاظ کو جدا جدا اور واضح کر کے پڑھنا اور ٹھہر ٹھہر کر اور اطمینان سے ان کو ادا کرنا اور غور و تدبر کر کے پڑھنا مراد ہے۔ (قرطبی، مظہری) **۶** انا سنلقی۔ قول ثقیل سے مراد قرآن ہے اسے ثقیل اس کی عظمت و شان کی وجہ سے فرمایا یا اس کے مضامین توحید، حشر و نشر وغیرہ مشرکین پر نہایت شاق ہیں یا اس کے احکام و نواہی اور شرائع و حدود پر عمل کرنا نہایت مشکل ہے۔ (مدارک، قرطبی)

۷ ان ناشئۃ اللیل۔ یہ قم اللیل کی علت ہے۔ ناشئۃ، نشأ یعنی قام کا مصدر ہے جیسا کہ عافیۃ ہے مراد قیام اللیل ہے وطا، موافقت۔ قیلا سے مراد قرآن۔ یعنی رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا اور تلاوت قرآن کرنا سب سے زیادہ موثر ہے کیونکہ اس وقت دل پوری طرح فارغ اور یکسو ہوتا ہے اور زبان سے جو پڑھتا ہے دل بھی اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس طرح دل کی موافقت سے زبان سے ادا ہونے والے تلفظ کا صحیح ہونا بھی میسر ہوتا ہے۔ نیز سکون اور شکوک کی وجہ سے تلاوت بہت زیادہ درست اور ٹھیک ادا ہوتی ہے۔

۸ ان لک فی النہار سبحا طویلا۔ یعنی دن میں بہت سی مصروفیت و اشتغال یعنی دن بھر آپ دوسرے مہمات و مشاغل میں مصروف رہتے ہیں اور عبادت کے لئے بالکل فارغ نہیں ہو سکتے اس لئے رات کے اوقات کو غنیمت جانیں اور رات کو اللہ کی عبادت کیا کریں۔ سبحا طویلا ای تقلبا و تصرفا فی مہماتک واشتغالا بشواغلک فلا تستطیع ان تتفرغ للعبادۃ فعلیک بھا فی

موضح قرآن ف یعنی ریاضت کرو جو بڑی محنت ہے۔ بعض نے کہا یعنی بڑی ریاضت ہے کہ نفس روندا جاتا ہے۔ اس وقت دعا اور ذکر سیدھا ادا ہوتا ہے دل سے نکلے یعنی دن کو لوگوں کو سمجھانا ہے شام ہو وقت مستقل رات کو رکھے یعنی خلق سے کنارہ کرو لیکن لا کر نہیں بلکہ ترک

فتح الرحمٰن ف یعنی دعوت کفار با سلام (۱۲)

(ابن کثیر ج ۴ ص ۴۳۵)

۸ واذکر اسم ربک ۔ یعنی دعوت توحید ۔ ہر وقت اللہ کو یاد رکھو ۔ اس کی تسبیح و تہلیل اور تحمید و تقدیس میں مصروف رہو اور تنہائی میں ہر طرف سے کٹ کر ماسویٰ سے منقطع ہو کر اخلاص کے ساتھ صرف خالص اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ والتبتل الانقطاع [illegible] (قرطبی) [illegible] ذکرہ فی الجنس والمراد [illegible] والتسبیح والتہلیل والتکبیر والصلوٰۃ وتلاوۃ القرآن [illegible] (تفسیر مظہری)۔

(وتبتل الیہ تبتیلا) ای اخلص لہ العبادۃ [illegible] (قرطبی ج ۱۹ ص ۴۴) [illegible] واذکر [illegible] [illegible] (ج ۴ ص ۴۳۵)

۹ رب المشرق والمغرب ۔ یعنی مشرق و مغرب کا مالک ۔ وہی مشرق و مغرب تمام کائنات کا رب ہے [illegible] جب ساری کائنات کا رب اور مالک وہی ہے اور اس کے سوا کوئی الٰہ اور معبود نہیں تو پھر صرف اسی کو اپنا کارساز بناؤ اور اپنے تمام معاملات اسی کے سپرد کر دو [illegible] فاتخذہ وکیلا [illegible] (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۳۵)

۱۰ واصبر ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے ۔ مشرکین کی خرافات اور ان کی تکلیف دہ باتوں پر آپ صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کریں اور ان کا معاملہ اپنے کارساز کے حوالے کر دیں ۔ اور ان سے الگ رہیں ۔ اور دل سے ان کی مخالفت کریں اور ظاہری مدارات برقرار رکھیں ۔ [illegible] (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۳۵)

۱۱ وذرنی ۔ یعنی مکذبین کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجئے ۔ [illegible] یہ مطلب ہے کہ آپ فکر نہ کریں ہم خود ان معاندین سے نمٹ لیں گے ۔ [illegible] ان کا معاملہ میرے حوالے کر دو ۔ [illegible] ان کو مہلت دیجئے پھر دیکھو اللہ کیا حشر ہوتا ہے ۔ تھوڑی سی مہلت ہے ۔ [illegible] پھر ان کو عذاب [illegible] اور پھر اس عذاب سے بچ کر وہ ہمیشہ کے عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے ۔

۱۲ ان لدینا انکالا ۔ [illegible] یعنی ہمارے پاس بیڑیاں اور دہکتی ہوئی آگ ہے ۔ [illegible] سے ان کو عذاب دینے والی ۔ دوزخی عذاب کے علاوہ آخرت میں کئی عذاب ان کے لئے مختلف انواع و اقسام کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۔ ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر ان کو بھڑکتی آگ میں ڈال دیا جائے گا ۔ ان کو کھانے کے لئے زقوم ، ضریع ، غسلین اور دیگر ایسی چیزیں ہوں گی جو حلق سے نیچے اترنا دشوار ہو اور اس کے علاوہ کئی قسم کی دردناک سزائیں ہوں گی ۔

۱۳ یوم ترجف ۔ [illegible] (قرطبی ج ۱۹ ص ۴۹) [illegible] ریت کا ڈھیر [illegible] پاؤں کی ٹھوکر سے ٹوٹنے والا ۔ یہ عذاب ان کے لئے تیار ہے اور اس دن ان پر پڑے گا جب زمین اور پہاڑ قیامت کے شدید ترین زلزلے سے دوچار ہوں گے ، اور پہاڑ ریت کا ڈھیر بن جائیں گے اور آخر میں پھر [illegible] ہو جائیں گے ۔ یہ قیامت کے دن کا منظر ہے ۔

۱۴ انا ارسلنا ۔ یہ تخویف اخروی ہے ۔ شاہدا [illegible] ۔ اس کی تحقیق سورۃ بقرہ کی تفسیر میں گذر چکی ہے ۔ [illegible] یعنی [illegible] ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا جس نے فرعون اور اس کی قوم کو توحید کی دعوت دی اسی طرح ہم نے تمہارے پاس بھی ایک عظیم الشان رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے جو تمہیں توحید کی دعوت دیتا اور سیدھی راہ دکھاتا ہے ۔ [illegible] فرعون نے اس رسول علیہ السلام کی نافرمانی کی اور اس کی دعوت کو رد کر دیا تو ہم نے ان پر سخت گرفت کی اور تباہ کر دیا ۔ اب تم بھی اپنے رسول کی نافرمانی اور اس کی مخالفت کرتے ہو ۔ اگر تم اسی عصیان و طغیان پر قائم رہے تو تمہیں بھی وہی سزا دی جائے گی جیسا کہ فرعون اور اس کی قوم کو دنیا و آخرت میں رسوا کن عذاب کا مزہ چکھنا پڑا ۔

فکیف تتقون ۔ تخویف اللہ کی ہول قیامت کی شدت و ظہارت کا بیان ہے۔ [illegible] قیامت کے عذاب سے تم کسی طرح نہیں بچ سکتے۔ یہ دن نہایت کٹھن اور ہولناک ہوگا۔ شدت ہول اور کثرت حزن و غم میں یہ دن ضرب المثل ہوگا۔ اس دن کی شدت سے آسمان بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے [illegible] اللہ کے فیصلے میں تخلف نہیں۔ [illegible] محاورہ ہے جو شدت سے کنایہ ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے [illegible] (کبیر) یا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن اگر بالفرض [illegible]

كَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ

[illegible]

ٱلرَّسُولَ فَأَخَذْنَٰهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ

[illegible]

إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ ٱلْوِلْدَٰنَ شِيبًا ﴿١٧﴾ ٱلسَّمَآءُ

[illegible]

مُنفَطِرٌۢ بِهِۦ ۚ كَانَ وَعْدُهُۥ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِۦ تَذْكِرَةٌ ۖ

[illegible]

فَمَن شَآءَ ٱتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ

[illegible]

أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَىِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ

[illegible]

وَطَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَ

[illegible]

ٱلنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱقْرَءُوا۟

[illegible]

مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ

[illegible]

وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن

[illegible]

فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ

[illegible]

[illegible] اور کثرت حزن و غم [illegible] کی شدت انسان کو بہت جلد بوڑھا کر دیتی ہے۔ [illegible]

ف [illegible] ان ہذہ تذکرۃ ۔ یہ مذکورہ بالا بیان عبرت و نصیحت ہے جو شخص چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے [illegible] اور تقرب کی راہ اختیار کر لے یعنی ایمان لے آئے اور نیک کام کرے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔

ف [illegible] ان ربک یعلم ۔ یہ ابتدائے سورت سے متعلق ہے اکثر مفسرین کے نزدیک یہ ابتدائے سورت میں مذکورہ حکم کی ناسخ ہے کیونکہ اس میں حکم سابق میں تخفیف کر دی گئی ہے لیکن حضرت شاہ ولی اللہ کے نزدیک حکم سابق منسوخ نہیں [illegible] کہ نصف اور ثلث وغیرہ کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے جس قدر قیام کر سکتے ہو اسی قدر کر لیا کرو۔ مذکورہ مقداروں کی پابندی ضروری نہیں۔ اللہ کو معلوم ہے کہ آپ رات کا تہائی حصہ، نصف اور تقریباً دو تہائی تک قیام کرتے ہیں اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی ایسا کرتی ہے لیکن رات دن گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں اس لئے تم ان مقداروں کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے اس لئے جس قدر آسانی سے پڑھ سکو اتنا ہی پڑھ لیا کرو۔

ف [illegible] علم ان سیکون ۔ یہ فتاب علیکم کی علت ہے۔ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تم میں بیمار اور ضعیف بھی ہوں گے اور مسافر اور مجاہد فی سبیل اللہ بھی جو اپنے ضعف اور اپنی دن کی مصروفیات سے سفر اور جہاد کی وجہ سے قیام اللیل نہیں کر سکتے اس لئے جس قدر آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ البتہ صلوٰۃ فریضہ کی ہر حال میں پابندی کرو۔

[illegible] الزکوۃ ۔ یہ سورت چونکہ مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں مکی زندگی کے اواخر میں فرض ہوئی اس لئے زکوٰۃ سے یہاں زکوٰۃ الفطر مراد ہے (کبیر) یا تزکیہ عقائد با استقامت [illegible] (حضرت شیخ [illegible])

موضح قرآن ف اس دن کی شدت سے یا درازی سے [illegible] کہ لڑکے بوڑھے ہو جاویں۔ ف رات جاگنے کا حکم [illegible] برس رہ کر موقوف ہوا۔ [illegible]

فتح الرحمٰن ف یعنی موافقت قیل قرآن [illegible]

وَاقْرِضُوا ۔ اس سے صدقات نافلہ مراد ہیں یا زکوٰۃ کے علاوہ اس میں انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب ہے ۔ وما تقدموا ۔ جو مال تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہارے لئے ذخیرۂ آخرت ہے اس لئے بہتر ہے کہ موت کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے ہی اللہ کی راہ میں خرچ کر لو کیونکہ جو خیرات تم موت سے پہلے کرو گے وہ خدا کے نزدیک بعد کے ثواب میں اس خیرات سے کہیں زیادہ افضل ہے جو تم موت کے وقت کرو ۔ قال ابن عباس [illegible] [illegible]

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

[illegible]

الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوْا

[illegible]

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا

[illegible]

وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

[illegible]

رَّحِيْمٌ ⑳

[illegible]

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ① قُمْ فَاَنْذِرْ ② وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ③

[illegible]

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ④ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ⑤ وَلَا تَمْنُنْ

[illegible]

تَسْتَكْثِرُ ⑥ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ⑦ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ⑧

[illegible]

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ⑨ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ

[illegible]

[illegible]

مصنف [illegible]

اور تقصیر وں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو بےشک وہ بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے توبہ کرنے والوں اور گناہوں پر پشیمان ہونے والوں کو اپنی رحمت سے معاف فرما دیتا ہے ۔ [illegible]

موضوع قرآن کا حکم ہوا اور نبی کو ندا کی گئی کہ اٹھو اور کفر کی تاریکی میں ڈوبی ہوئی قوم کو ہدایت کرو ۔ [illegible]

ربط سورۃ المدثر ۔ [illegible]

سورۂ مزمل میں آیات توحید

اور اسکی

خصوصیات

۱۔ ورتل القرآن ترتیلا ۔ [illegible]

۲۔ رب المشرق والمغرب لا الٰہ الا ہو فاتخذہ وکیلا ۔ [illegible]

۳۔ [illegible] سورۂ مزمل کی تفسیر ختم ہوئی ۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات ۔ [illegible] والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔

([illegible])

سورۃ المدثر

سورۂ مزمل میں فرمایا قرآن کی تلاوت میں مصروف رہو اور توحید پر قائم رہو۔ اب سورۂ مدثر میں فرمایا تلاوت قرآن کے ساتھ ساتھ قرآن کی دعوت
ربط | یعنی مسئلہ توحید لوگوں تک پہنچاؤ اور دوسرے احکام کی تبلیغ بھی کرو۔

یا ایہا المدثر ـــ تا ـــ ولا تمنن تستکثر ہ یہ سورت کا دعویٰ ہے۔ اللہ کے عذاب سے ڈراؤ، اللہ کی توحید بیان کرو
خلاصہ | اور شرک سے اس کی تقدیس و تنزیہ کرو۔ ولربک فاصبر تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

فاذا نقر فی الناقور ـــ تا ـــ غیر یسیر ہ تخویف اخروی۔ قیامت کا دن کافروں کے لیے نہایت سخت اور دشوار ہوگا۔
ذرنی ومن خلقت وحیدا ـــ تا ـــ [illegible] ساُرہقہ صعودا ـــ ۲
[illegible] ـــ ۲ ـــ [illegible]
[illegible] ـــ ۲ ـــ فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین ہ تخویف
اخروی معاندین [illegible] قیامت کے دن اپنے جرموں کا اعتراف کریں گے اور کہیں گے کہ آج ہم انہی گناہوں کی سزا پا رہے ہیں
[illegible] نصیحت اور دعوت توحید سے [illegible]
ہیں کہ انہیں براہ راست اللہ کی طرف سے پیغام آئے [illegible]

[illegible] یا ایہا المدثر [illegible] واقع ہونے کی وجہ سے [illegible]
[illegible] اور پڑھا جاتا ہے [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] آپ نے آسمان کی طرف نظر
[illegible] فرشتہ نظر آیا جو غار حرا میں پہلی بار آپ کے پاس آیا تھا۔ آپ اس کو دیکھ کر ڈر گئے اور [illegible]
[illegible] آپ گھر تشریف لائے اور فرمایا [illegible] آپ کپڑا اوڑھ کر لیٹ گئے تو اسی حالت میں یہ سورت
نازل ہوئی۔ [illegible] سورت کا دعویٰ مذکور ہے۔ فرمایا [illegible]
[illegible] کو شرک سے منع کرو اور توحید کی دعوت [illegible]
[illegible] اور شرکیہ [illegible] اور
کی تقدیس و تنزیہ فرما۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] یعنی اپنے قلب کی اصلاح کریں اپنے نفس کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
مجاہد اور عکرمہ سے منقول ہے۔ قال مجاہد وعکرمۃ یعنی الاوثان۔ [illegible] قال ابن عباس
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ولا تمنن تستکثر [illegible] آپ اللہ کے رسول [illegible]

سے تبلیغ پر مامور ہوں۔ اس لئے آپ لوگوں پر نبوت اور تعلیم و تبلیغ کا احسان نہ دھریں کہ آپ کو بکثرت دولت حاصل ہو۔ آپ کا اجر و ثواب اللہ کے ذمہ ہے
قال ابن زید معناہ لا تمنن بالنبوۃ علی الناس فتأخذ علیہا عوضا و اجرا من الدنیا (مظہری ج ۱۰ ص ۱۲۵) یعنی آپ محض لوجہ اللہ
تبلیغ کریں کسی سے اجر و معاوضہ کی توقع نہ رکھیں اور نہ کسی کو دعوت و تبلیغ کا احسان جتائیں۔ و لربک فاصبر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی
ہے کفار و مشرکین کی طرف سے تبلیغ توحید پر تکلیفیں آئیں تو ان سے آزردہ نہ ہوں بلکہ محض اللہ کی رضا کیلئے تکالیف برداشت کرتے رہیں اور تبلیغ اور بلا خوف [illegible]

يَسِيرٍ ﴿١٠﴾ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْتُ لَهُ
[illegible]
مَالًا مَّمْدُودًا ﴿١٢﴾ وَبَنِينَ شُهُودًا ﴿١٣﴾ وَمَهَّدتُّ لَهُ
[illegible]
تَمْهِيدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿١٥﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا
[illegible]
عَنِيدًا ﴿١٦﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿١٧﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ
[illegible]
كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ
[illegible]
عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا
[illegible]
إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَأُصْلِيهِ
[illegible]
سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾
[illegible]
لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَمَا جَعَلْنَا
[illegible]
أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا
[illegible]
فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
[illegible]

پر صبر کریں۔ ای لیوجہ ربک اصبر یا الصبر
[illegible] علی تکالیف النبوۃ و علی اذی
[illegible] (مظہری ج ۱۰ ص ۲۴۳)
فاذا نقر، تخویف اخروی۔ نقر ای نفخ
یعنی جب صور پھونکا جائے گا۔ فذلک ... جواب شرط
ہے ... فذلک مبتدا ہے اور اسم جو
مشتمل کی طرف اضافت ... کی وجہ سے یومئذ مبنی علی
الفتح ہے یوم عسیر ... علی الکافرین
عسیر سے متعلق ہے غیر یسیر، عسیر کی تاکید ہے
اور ... جب صور پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہو
جائے گی تو وہ دن کفار و مشرکین پر نہایت سخت اور دشوار
ہوگا اس دن ان کو کسی قسم کی آسانی، رعایت اور
راحت ان کو میسر نہ ہوگی۔ ذرنی و من خلقت
یہ زجر ہے۔ ان آیتوں سے ہر کافر معاند و سرکش ... مراد
ہے۔ یا یہ ولید بن مغیرہ مخزومی کے حق میں نازل
... وحیدا ... ضمیر مفعول
سے حال ہے یعنی مجھے چھوڑ دو ... تنہا ہی اس سے نمٹ لوں
گا۔ ... کی ... حال ہے یعنی ... تنہا ہی اسکو
پیدا کیا ہے ... اس کو مال اولاد کچھ نہ دیا
... عطا کیا ... پیدا ... میں حال
... وحیدا ... مال و اولاد ... پیدا کیا ... کیا
... مال ... اولاد ... بعد ...
... بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ وحید
ولید بن مغیرہ کا لقب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ... استہزاء
اس کے مشہور لقب سے ذکر فرمایا ہے (بحر۔ قرطبی
روح) ۳ وجعلت لہ۔ ممدودا، کثیر
شہودا۔ حاضر باش، سفر و حضر میں اور تجارت و کاروبار
میں اس کے ساتھ حاضر رہنے والے یا اپنی وجاہت و
قابلیت کی وجہ سے مجلسوں اور محفلوں میں
شریک ہونے والے۔ مطلب یہ ہے اس کے دنیوی جاہ و وقار اور اس کی ریاست و وجاہت و قابلیت کی وجہ سے مجلسوں اور محفلوں میں شریک ہونے والے

موضح قرآن ... بیٹے اپنے باپ کے ... ایک بیٹا ... اور ... لیاقت ... ولید کافر ... اور ... دیکھ آیا ... کافروں نے اس کو کہا ... پڑھتا ہے ... حضرت نے پڑھا ... کر یہ کلام
... دوزخ میں ایک پہاڑ ہے ... ایک عذاب ... آئے ... [illegible]

فتح الرحمٰن ... تصویر ... حال ... والحال ... بر ... و بسر ... اظہر
... تصویر حال ... و ... واللہ اعلم ۱۲

دے رکھے تھے اس لئے ہم نے اس کے دنیوی جاہ و وقار اور اس کی ریاست و وجاہت کو خوب وسعت دی۔ ہم نے جب اس کو پیدا کیا تو وہ تنہا تھا ولید اور بے مال تھا پھر ہم نے اس کو کثیر دولت عطا کی، اس کو اولاد اور قبائل اور مددگار دیئے، لوگوں پر اس کی وجاہت و ریاست کا سکہ بٹھا دیا۔ لیکن اس نے [illegible] اللہ کے حبیب [illegible] اور اس کے دین سے استہزاء کیا اور [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] اور آخرت میں بھی [illegible] اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلت و رسوائی اور [illegible] میں [illegible] اور آخرت کا عذاب [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قرآن [illegible] [illegible] [illegible]

ولید بن مغیرہ [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] اہل کتاب [illegible] [illegible]

[illegible] اہل کتاب [illegible] [illegible]

ف ۱۔ ولیقول. لیکن منافقین اور کفار ازراہ استہزاء و تمسخر کہیں گے کہ اس قلیل تعداد کے بیان سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے؟ کیا انہی تھوڑے سے فرشتے اس بے حد و حساب دوزخیوں پر قابو پا لیں گے ان فرشتوں کی تعداد تو کروڑوں سے بھی زیادہ ہونی چاہیئے۔ یہ سورت مکیہ ہے اور مکہ میں کوئی منافق نہیں تھا اس لئے مطلب یہ ہے کہ بعد میں جب مدینہ کے منافق سنیں گے تو وہ اسی قسم کی باتیں کریں گے (قرطبی و ابن کثیر) کذلک یضل اللہ. اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جیسا کہ ابوجہل اور دیگر مشرکین کو کیا اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے جیسا کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ تعالیٰ ایک ہی چیز بعض لوگوں کی گمراہی کا سبب ہوئی اور بعض لوگوں کے ایمان و یقین میں اضافہ و قوت کا باعث بنی۔ جو شخص اپنے اختیار سے گمراہی پر رہنا چاہے اسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اور جو اپنے اختیار سے راہ ہدایت کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سیدھی راہ دکھاتا ہے کسی پر جبر و اکراہ نہیں۔ یضل اللہ تعالیٰ من یشاء اضلالہ لصرف اختیارہ حسب استعدادہ السیئ الی جانب الضلال ویھدی من یشاء ھدایتہ لصرف اختیارہ حسب استعدادہ الحسن الی جانب الھدی (روح ج ۲۹ ص ۱۲۸ ملخصاً)

وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا
مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ
وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ
لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا
أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَن
شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا
كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾ فِي جَنَّاتٍ
يَتَسَاءَلُونَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٤١﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِي
سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ

ع ۱ ۱۵

ف ۲. وما یعلم. اللہ تعالیٰ کے لشکروں کی تعداد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ انیس تو صرف دوزخ کے نگران عملہ ہیں ان کے ماتحت اور ان کے علاوہ زمین و آسمان میں جو فرشتوں کے لشکر موجود ہیں وہ حد و حساب سے باہر ہیں، صحیح گنتی اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ وما ھی الا ذکری للبشر یہ دوزخ تو مخلوق خدا کے لئے عبرت اور نصیحت کا سامان ہے، اس سے انہیں اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کا اندازہ لگانا چاہیئے اس کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے اور انہیں سیدھی راہ دین اسلام پر چلنا چاہیئے تاکہ اس کے دردناک عذاب سے بچ جائیں۔

ف ۳. کلا۔ یہ کلمہ ردع ہے اور کفار و مشرکین کو زجر ہے کہ ان کو قرآن کے مقابلہ میں اس قسم کی سفیہانہ باتیں نہیں کرنی چاہییں، یا بمعنی حقا ہے المعنی حقا والقمر (قرطبی)۔ اس صورت میں یہ مابعد کی تاکید ہوگی۔ حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک یہی راجح ہے

موضح قرآن ف یہ جو فرمایا کہ دوزخ پر مقرر ہیں انیس شخص، کافر ٹھٹھا کرنے لگے کہ ہم ہزاروں ہیں ان انیس سے کیا کریں گے۔ تب یہ فرمایا کہ وہ آدمی نہیں فرشتے ہیں، تم سب کے واسطے ایک ہی کفایت ہے۔ مگر یہ گنتی بتائی ہے موافق اگلی کتابوں کے کہ اس کلام کے سچ کی دلیل ہو۔ ف آگے بڑھے بہشت کو یا پیچھے رہے دوزخ میں۔

فتح الرحمن ف ۱ مترجم گوید این آیت اشارت است بر فتنہ کفار در عدد خزنۂ دوزخ و آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آنرا در بیمن صعود اخذ فرمودند بجہت مناسبت و لہٰذا با سائر صعود ... ۱۲

والشمس، والقمر، واللیل، والصبح تینوں قسمیں ہیں جو جواب قسم پر شاہد ہیں۔ جواب قسم محذوف ہے یعنی لترکبن طبقا عن طبق چاند پر اور اندھیرے حالتیں آتی ہیں، اسی طرح رات کی بھی کئی حالتیں ہوتی ہیں، شروع ہوتی ہے، پھر اندھیرا ہو جاتا ہے اور اس میں سے صبح نمودار ہوتی ہے۔ چاند اپنے گھٹنے اور بڑھنے کے احوال سے اس پر شاہد ہے، رات کی ظلمت اور صبح کی نمود اس پر گواہ ہیں کہ تم پر بھی کئی حالات آئیں گے، رات کے اندھیرے کی طرح شدائد و آلام سے گزرو گے پھر بالآخر تمام اندھیرے چھٹ جائیں گے اور فتح و کامرانی اور فوز و فلاح کی صبح نمودار ہوگی۔ الخ، فلا اقسم

الْمِسْكِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكُنَّا

کھانا کو — اور ہم تھے باتوں میں پیٹھتے — ساتھ پیٹھنے والوں کے — اور ہم تھے

نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾ فَمَا

جھٹلاتے قیامت کے دن کو — یہاں تک کہ آپہنچا ہم کو یقینی بات — پس نہ

تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

نفع دے گی ان کو سفارش سفارش کرنے والوں کی — پس کیا ہوا ہے ان کو نصیحت سے

مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِنْ

منہ موڑتے ہیں — گویا کہ وہ گدھے ہیں بدکنے والے — بھاگے ہیں شیر

قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى

ہانکنے سے — بلکہ چاہتا ہے ہر ایک مرد ان میں سے یہ کہ دیا جاوے

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾

ورق کھلے ہوئے — ہرگز نہیں بلکہ نہیں ڈرتے آخرت سے

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾ وَمَا

کوئی نہیں تحقیق یہ نصیحت ہے — پھر جو کوئی چاہے اس کو یاد کرے — اور نہیں

يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى

یاد کریں گے مگر یہ کہ چاہے اللہ — وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے

وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

اور وہی ہے بخشنے کے لائق

ركوع ٢ / ١٤

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ قیامت مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بالشفق، واللیل وما وسق، والقمر اذا اتسق، لترکبن طبقا عن طبق، الخ سورۃ الانشقاق اور انہا لاحدی الکبر استیناف ہے، افادہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یا انہا لاحدی الکبر جواب قسم ہے۔ ف انہا لاحدی الکبر کی الکبری کی جمع ہے، نذیرا مصدر ہے بمعنی انذار اور یہ لاحدی الکبر کی تمیز ہے یعنی انذار و تخویف کے اعتبار سے دوزخ شدید ترین مزاؤں اور عقوبتوں میں سے ایک ہے یا یہ حال ہے اور تانیث کا لحاظ نہیں ہے اور یہ کہ دوزخ شدید ترین عقوبات میں سے ایک ہے، خلق کو ڈرانے والی ہے تاکہ وہ اس کے ڈر سے خدا کی اطاعت کریں۔

لمن شاء الخ یہ للبشر سے بدل ہے۔ وہ ڈرانیوالی ہے اس کو جو تم میں چاہے کہ نیکی اور بھلائی کی طرف بڑھے نیز اس کو جو گناہ و معصیت میں پیچھے رہے۔ من شاء ان یتقدم الی الخیر والطاعۃ ومن شاء ان یتاخر الی الشر والمعصیۃ (مظہری ج ١٠ ص ١٣١) ف کل نفس۔ رہینۃ مصدر ہے بمعنی رہن۔ یہ فعیل بمعنی مفعول نہیں کیونکہ اس کا استعمال مذکر و مؤنث میں یکساں ہے۔ قیامت کے دن ہر نفس کفر و طغیان کی وجہ سے دوزخ میں رہن اور محبوس ہوگا مگر اصحاب الیمین یعنی وہ لوگ جن کو اعمال نامے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے کیونکہ وہ تو جنت میں ہوں گے اور ان کو وہاں ہر قسم کی راحت اور ہر نوع تعیش و تنعم حاصل ہوگی، جنت والے دوزخیوں کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوں گے اور پھر ان سے پوچھیں گے کیا چیز تمہیں دوزخ میں لے آئی ہے اور بتاؤ وہ کونسے اعمال ہیں جو تمہارے دوزخ میں آنے کا باعث ہوئے ہیں ف قالوا لم نک من المصلین الخ

موضح قرآن ف یعنی موت۔ بات میں دھنسے یعنی ایمان کی باتوں پر انکار کرنے والوں کے ساتھ مل کر ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف کافر کے حق میں کوئی سفارش نہ کرے گا اور کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف جنگل کے گدھے شیر سے بھاگتے ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف یعنی ہر کوئی نبی ہوا چاہتا ہے کہ کھلی کتاب پاوے آسمان سے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف یعنی ایک پر اتری تو کیا ہوا کلام تو سب کے لئے آیا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

فتح الرحمٰن ف یعنی ہیچ یکے از ایشاں را کتابے بر ہر یکے نازل شود ۱۲۔

[illegible] نماز کی فرضیت کے معتقد نہیں تھے، نہ فقراء و مساکین پر خرچ کرنے کو اچھا سمجھتے تھے، دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ مل کر دین کی [illegible] اور قیامت کے دن کو بھی نہیں مانتے تھے [illegible] یہاں تک کہ موت نے ہمیں آ لیا [illegible] لفظ یقین [illegible]

[illegible]

فَمَا تَنْفَعُهُمْ [illegible] ان کی سفارش کریں گے [illegible] قبول نہ ہوگی [illegible]

[illegible] قرآن سے اعراض کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں [illegible] قرآن سے [illegible] بدکتے اور بھاگتے ہیں جس طرح گورخر (وحشی گدھے) شیر [illegible] قسورہ [illegible] سعید بن جبیر [illegible] عکرمہ [illegible] مجاہد [illegible] قتادہ [illegible] ضحاک [illegible] ابو حیان وغیرہ ابن عباس رض سے منقول ہے۔ (قرطبی)

بَلْ يُرِيدُ [illegible] قرآن [illegible] نہیں سمجھتے [illegible]

[illegible]

[illegible]

كَلَّا [illegible]

[illegible]

[illegible] کے ذریعہ دنیا کی سعادت حاصل کرے۔

[illegible] اللہ تعالیٰ کی مشیت [illegible] نصیحت حاصل [illegible] هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ [illegible]

[illegible] عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فی ہذہ الآیۃ [illegible] من اتقانی فلم یجعل معی الٰہاً [illegible] (رواہ [illegible] ترمذی [illegible] ابن ماجہ)

سورۂ مدثر میں آیات توحید

[illegible]

(آج بتاریخ [illegible] ربیع الاول [illegible] بروز [illegible] سورۂ مدثر کی تفسیر ختم ہوئی [illegible] والحمد للہ [illegible])

سورۃ القیامۃ

ربط: مشرکین مسئلہ توحید کے علاوہ قیامت اور جزاء و سزا کا بھی انکار کرتے تھے مسئلہ توحید بیان کرنے کے بعد اب سورۃ قیامت سے لیکر "والطارق" کے آخر تک علی سبیل الترقی قیامت کا ثبوت ہوگا اور مسئلہ توحید چونکہ اصل اصول ہے اس لئے اس کا ذکر بھی ساتھ ساتھ ہوتا رہے گا۔ اور یہ کہ یہ مسئلہ توحید مذکور ہوگا الا یہ کہ یہ مذکور نہیں ہوگا۔

خلاصہ

لا اقسم ــــــ تا ــــــ بالنفس اللوامۃ ثبوت قیامت کے لئے دو شاہد۔ ایحسب الانسان ــــــ تا ــــــ ایان یوم القیامۃ
دلیل بصورت زجر برائے منکرین قیامت۔ انسان کے ریزہ ریزہ ہونے کے بعد دوبارہ جمع کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں، ہم تو انگلیوں کی پوریں بھی برابر کردیں گے۔ فاذا برق البصر ــــــ تا ــــــ ولو القی معاذیرہ تخویف اخروی۔
لا تحرک بہ لسانک ــــــ تا ــــــ ثم ان علینا بیانہ جملہ معترضہ جب اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو اکٹھا کر سکتا ہے سورج اور چاند کو جمع کر سکتا ہے اور انسان کے تمام اگلے پچھلے عملوں کی خبر دے سکتا ہے وہ قرآن کو بھی آپ کے سینے میں جمع کر سکتا ہے۔
کلا بل تحبون العاجلۃ ــــــ وتذرون الآخرۃ زجر۔ وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ بشارت اخروی۔ ووجوہ یومئذ باسرۃ تظن ان یفعل بہا فاقرۃ ــــــ تا ــــــ الیٰ ربک یومئذ المساق تخویف اخروی۔
فلا صدق ولا صلی ــــــ تا ــــــ ثم اولیٰ لک فاولیٰ زجر۔ ایحسب الانسان تا آخر۔ زجر مع شکوی بصورت سوال۔ انسان کو بیکار اور بلا مقصد پیدا نہیں کیا گیا جس قادر مطلق نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے وہ اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے
لے لا اقسم۔ لا زائدہ ہے جو کلام عرب میں تاکید کے لئے آتا ہے جواب قسم محذوف ہے بقرینہ مابعد ای لتبعثن۔ والقسم بہ الاخبار یعنی تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اور تم سے ضرور حساب لیا جائیگا۔ اس لئے قیامت کو مان لو اور اعراض نہ کرو۔ یہ تخویف اخروی ہے اور یہ ثبوت قیامت پر دو قسمیں بطور شہادت پیش کی گئی ہیں۔ اول خود یوم قیامت کو قیامت پر بطور شاہد پیش کیا گیا ہے۔ جو اہو سالکوں لسانی کے حوال اور ان کے غیر واقع سے قریبان اور اہوال رہتے ہیں تو قیامت کوئی چیز نہ ہوتی جیسے کہ وہ مذاق سمجھتے ہیں۔ دوم نفس لوامۃ لا یلومہ عبارۃ ولا یعبر عن ذکر اللہ ــــــ تا ــــــ یعنی قرب یوم قیامت جیسے منقلب ولا یعبر عنہ والیہ او دوم نفس لوامۃ کو پیش کیا گیا ہے کہ وہ گنہگاروں منکرین خدا کے نفوس لوامہ ان کو قیامت کے دن سے اعمال بد پر ملامت کریں گے تو یہ بات اس امر کی دلیل نہیں کہ قیامت ایک حقیقت ہے۔
لے ایحسب الانسان۔ یہ سورت کا دعویٰ ہے اور منکرین قیامت پر زجر ہے۔ منکرین قیامت کا خیال ہے کہ ہم ان کی بوسیدہ اور مٹی میں مل کر معدوم ہو جانے والی ہڈیوں کو دوبارہ جمع نہ کر سکیں گے اس لئے وہ قیامت کا انکار کرتے ہیں اور حشر و نشر کو وہ ہماری قدرت سے بعید تصور کرتے ہیں
بلیٰ کلمہ ایجاب بعد النفی ہے اور قادرین اس کے فاعل سے حال ہے بنان سے مراد انگلیوں کی پوریں یا خود انگلیاں اور یا کہ یہ مراد ہے کہ ہم ضرور دوبارہ ہڈیاں جمع کرلیں گے۔ ہم تو اس کی انگلیوں کی پوریں بھی برابر کرلیں گے تو کیا اس کی ہڈیوں کے ڈھانچے کو ہم استوار نہ کرسکیں گے؟۔
لے بل یرید۔ یہ ماقبل یعنی ایحسب الانسان ان لن نجمع عظامہ سے بطور ترقی ہے۔ یفجر امامہ ای لیکفر بما قدامہ ای بما یاتی امامہ۔ یعنی جو کچھ آگے آنیوالا ہے مراد حساب کتاب اور جزاء و سزا ہے۔ یہ منکرین دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں، بلکہ حقیقت میں روز جزاء و سزا کا انکار کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس کے بعد بے خوف و خطر گناہ اصل مقصد ہے قال ابن عباس یعنی الکافر یکذب بما امامہ من البعث والحساب وقالہ عبد الرحمن بن زید (قرطبی ج ۱۹ ص ۹۳)
یسئل ایان یوم القیامۃ ۔ بطور استہزاء و تمسخر پوچھتا ہے۔ کہ! وہ قیامت کب آئے گی جس سے آپ ہمیں ڈراتے ہیں۔

ف وذا برق۔ یہ تحریف اخروی ہے اور اس میں قیامت کے بعض احوال و اہوال کا ذکر ہے۔ جب آنکھیں ہیبت اور شدت خوف سے حیران ہو جائیں گی، چاند بے نور ہو جائے گا، سورج اور چاند کو اکٹھا کر دیا جائے گا اور دونوں بے نور ہو جائیں گے۔ اور اکٹھے ہی مغرب سے طلوع ہوں گے۔ اس دن انسان کہے گا: کدھر بھاگ کر جاؤں؟ ہے جہاں بھاگ کر پناہ لی جائے۔ اور آج کے شدائد اہوال سے جان بچائی جائے۔ قال ابن عباس و ابن مسعود جمع بینھما ای قرن بینھما فی طلوعھما من المغرب اسودین مکورین مظلمین الخ (قرطبی ج ۱۹ ص ۹۴)۔ ف کلا

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝١ وَلَآ أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝٢

قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہوں اس جی کی جو ملامت کرے برائی پر

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝٣ بَلٰى قٰدِرِيْنَ

کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ ہم اکٹھی نہ کریں گے اس کی ہڈیاں کیوں نہیں ہم ٹھیک

عَلٰٓى أَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝٤ بَلْ يُرِيْدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ

کر سکتے ہیں اس کی پوریاں بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ ڈھٹائی کرے

أَمَامَهُ ۝٥ يَسْـَٔلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝٦ فَإِذَا بَرِقَ

اس کے سامنے پوچھتا ہے کب ہوگا دن قیامت کا پھر جب چندھیانے لگے

الْبَصَرُ ۝٧ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝٩

آنکھ اور گہنا جائے چاند اور اکٹھے ہوں سورج اور چاند

يَقُوْلُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝١١

کہے گا آدمی اس دن کہاں چلا جاؤں بھاگ کر کوئی نہیں کہیں نہیں ہے بچاؤ

إِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمُسْتَقَرُّ ۝١٢ يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ

تیرے رب تک ہے اس دن جا ٹھہرنا جتلا دیں گے انسان کو اس دن

بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۝١٣ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝١٤

جو اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ دلیل ہے

وَّلَوْ أَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝١٥ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ

اور پڑا لا ڈالے اپنے بہانے تو نہ چلا اس کے پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ جلدی

بِهٖ ۝١٦ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝١٧ فَإِذَا قَرَأْنٰهُ

اس کو سیکھ لے وہ تو ہمارا ذمہ ہے اس کو جمع رکھنا اور پڑھنا پھر جب ہم پڑھنے لگیں

فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝١٨ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝١٩ كَلَّا بَلْ

تو ساتھ رہ اس کے پڑھنے کے پھر مقرر ہمارا ذمہ ہے اس کو کھول کر بتلانا کوئی نہیں پر

منزل ۷

حرف ردع ہے۔ قیامت کے عذاب سے بچنے کیلئے کوئی پناہ گاہ نہیں ہوگی۔ (کلا) ردع عن طلب المفر (لا وزر) لا ملجأ (مدارک) الی ربک یومئذ المستقر اس دن صرف تیرے پروردگار ہی کی ذات جائے پناہ ہوگی۔ اس کے سوا کوئی ملجأ و ماویٰ نہ ہوگا: ای لا ملجأ ولا منجیٰ لھم غیرہ عز وجل (روح)۔ ف ینبؤا الانسان۔ بما قدم۔ جو کچھ اس نے کیا ہے اور اپنے لئے آگے بھیجا ہے۔ اچھا ہو یا برا۔ واخر جو اس نے ترک کیا خیر ہو یا شر یا دہ وار۔ حسنۃ یا سیئۃ جو اس نے جاری کیا جس پر اس کی موت کے بعد بھی عمل ہوتا رہا (قرطبی، ابن کثیر)۔ قیامت کے دن ہر انسان کو اس کے اعمال حسنہ و سیئہ سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ۔ یہ ماقبل سے بطور ترقی ہے یعنی اس دن کسی کو اس کے اعمال کی خبر دینے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی بلکہ ہر انسان اپنے اعمال کا خود بخود عالم اور ان پر شاہد ہوگا۔ اگرچہ وہ ہر معذرت اور اپنے بچاؤ کا ہر بہانہ بھی پیش کرے یعنی ہر ممکن طریق سے اپنے بچاؤ کی کوشش کرنے کے باوجود اس کا دل گواہی دے گا کہ وہ مجرم ہے اس لئے بچنا ناممکن ہے ای ھو علی نفسہ حجۃ وھو شاھد علیھا ولو القی بکل معذرۃ [illegible] عنہ فیہ تنبیہ علی ان [illegible] لا [illegible] (روح ج ۲۹ ص ۱۴۲)۔ ف لا تحرک۔ یہ جملہ معترضہ ہے۔ [illegible]

موضح قرآن

ف یعنی جو [illegible] آدمی کی آنکھ روشنی سے عاجز ہو جائے یا قیامت کا وقت ہے سورج [illegible] ہوگا اور آگے پیچھے احوال شدہ غور کرے تو ثبت کی روح ثابت جانے اور دور کئے میری [illegible] آیا یہ بیان فی ہو رہا تھا جس وقت حضرت جبرائیل قرآن لاتے اس کے پڑھنے کے ساتھ حضرت بھی زبان پڑھتے تو ترتیب تک پہلا لفظ کہیں بھول جائے اس میں نہ گھبرائے اللہ تعالی نے فرمایا اس وقت پڑھنے کی حاجت نہیں سنا کریں چاہئے پھر تم کو ہی یاد رکھوانا اور زبان سے پڑھوانا اور لوگوں پاس پہنچانا ذمہ ہے اور معنی تحقیق کرنے کی بھی حاجت نہیں یہ بھی ہمارا ذمہ ہے اور وقت پر بیان کا سمجھانا جب کے پڑھنے کو بیان پڑھا فرمایا کہ دو ذاتیں ہیں۔ ایسی طرح [illegible] میں [illegible]

فتح الرحمٰن

ف [illegible]

یں ان آیتوں کا ماقبل اور مابعد سے کوئی تعلق نہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن میں تغیر و تبدل ہو چکا ہے اور ان آیتوں کو ان کے موزوں مقام سے اٹھا کر یہاں رکھ دیا گیا ہے لیکن یہ اعتراض سراسر باطل ہے کیونکہ یہ ترتیب توقیفی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ کی زندگی ہی میں مکمل ہو چکی تھی۔ اس پر امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اجماع ہے اور قرآن میں تغیر و تبدل اور زیادت و نقصان کا قول کفر ہے۔ باقی رہی ان آیتوں کی سیاق و سباق سے مناسبت تو اس کی کئی وجوہ ہیں۔ وجہ اول ممکن ہے گزشتہ آیتوں کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ساتھ پڑھنا شروع کر دیا ہو تاکہ یاد ہو جائے اور کہیں کوئی لفظ بھول نہ جائے تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت یہ آیتیں نازل فرما کر آپ کو اس سے روک دیا ہو (کبیر) وجہ دوم یہ آیتیں ایک لطیف نکتہ بیان کرنے کے لئے یہاں لائی گئی ہیں یعنی جب اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ انسان کو اس کے اگلے پچھلے اعمال کی خبر دے سکتا ہے تو وہ آپ کے سینے میں قرآن کو بھی جمع کر سکتا ہے اس لئے آپ فکر نہ کریں۔ (حضرت الشیخ قدس سرہٗ) وجہ سوم جس طرح اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وحی فرشتے کے چلے جانے کے بعد پوری ترتیب کے ساتھ حرف بحرف ہو بہو اول و آخر بلا کم و کاست اپنے پیغمبر کے سینے میں جمع کر دے گا اسی پر قادر ہے کہ بندوں کے اگلے اور پچھلے اعمال جن میں سے بعض کو کرنے والا بھی بھول چکا ہو گا سب جمع کر کے ایک وقت میں سامنے کر دے اور ان کو خوب طرح یاد دلا دے اور اسی طرح بدنوں کے منتشر ذرات کو سب جگہ سے اکٹھا کر کے ٹھیک پہلی ترتیب پر دوبارہ کھڑا کر دے تو وہ کچھ مشکل نہیں بے شک وہ اس پر اس سے کہیں زیادہ قادر ہے (تفسیر عثمانی) ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بارے میں تین باتوں کی ذمہ داری لی ہے اول قرآن کو آپ کے سینہ مبارک میں محفوظ رکھنا دوم پھر جس طرح اترا ہے اسی طرح آپ کی زبان مبارک سے اس کو پڑھوا دینا اور ادا کرانا سوم قرآن مجید کے معانی اور اس کے احکام کو بیان فرمانا۔ نزول قرآن کے وقت جلدی یاد کر لینے کی غرض سے آپ ساتھ ساتھ نہ پڑھا کریں بلکہ زبان کو نہ ہلائیں کیونکہ قرآن کو آپ کے سینے میں جمع کرنا اور پھر اسی طرح آپ کی زبان سے اسے پڑھوانا بھی ہمارے ذمہ ہے اس لئے ساتھ ساتھ

تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝٢١ وُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝٢٢ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝٢٣ وَوُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝٢٤ تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝٢٥ كَلَّا
إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝٢٦ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝٢٧ وَظَنَّ
أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝٢٨ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝٢٩ إِلَىٰ
رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ۝٣٠ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ۝٣١
وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝٣٢ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ۝٣٣
أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝٣٤ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝٣٥ أَيَحْسَبُ
الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ۝٣٦ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ
يُمْنَىٰ ۝٣٧ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝٣٨ فَجَعَلَ مِنْهُ
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝٣٩ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن

ع ١

پڑھنے کے بجائے جب ہماری طرف سے اس کی تلاوت ختم ہو جائے اس کے بعد آپ تلاوت فرمایا کریں۔ ہم آپ کی زبان پر اس کی صحیح صحیح تلاوت جاری کر دیں گے پھر قرآن کے معانی و مطالب کی تشریح اور اس کے احکام کی تفصیلات کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔ اہل سنت والجماعت کا اس پر ایمان ہے کہ اس قرآن کو جس کیفیت اور کمیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں جمع فرمایا تھا اسی کیفیت و کمیت کے ساتھ آپ نے صحابہ کرام کو اس کی تعلیم دی اور وہ بعینہٖ بلا تغیر و تبدل، بلا تقدیم و تاخیر اور بلا زیادت و نقصان آج ہمارے سینوں اور سفینوں میں محفوظ ہے اور

موضح قرآن ف یعنی جنہوں نے کی اور دعا ہے کہ وہ لوگ منکر ہیں کہ ان کے نصیب میں وہ نہیں۔

فتح الرحمن ف یعنی در پائے مرگ خاند ١٢۔

قرآن میں کسی کلام کی تحریف کو تسلیم کرنا صریح کفر ہے۔

سلے کلا بل تحبون العاجلۃ۔ یہ بل یرید الانسان لیفجر امامہ سے متعلق ہے یعنی قیامت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ نہیں چاہیے کہ تم آخرت پر ایمان لا کر زندگی دنیا میں ایمان و عمل سے توشۂ آخرت تیار کیا کرو تم ایسا نہیں کرتے ہو بلکہ دنیا کو پسند کرتے ہو اور آخرت کو نظر انداز کرتے ہو اسی دنیا کی خاطر تم سب کچھ کرتے ہو جو تمہاری مرضی ہو لیکن آخرت کے لئے کچھ نہیں کر رہے ہو۔

سلے وجوہ۔ یہ لطائف قیامت کے دن کا منظر ہے ناضرۃ تروتازہ، خوش و خرم بشاش بشاش قیامت کے دن کچھ چہرے یعنی مومنوں کے چہرے انتہائی ترو تازہ اور خوش و خرم ہوں گے اور دیدار خداوندی سے محظوظ ہوں گے۔ ووجوہ یومئذ باسرۃ بے رونق اداس بگڑے ہوئے۔ فاقرۃ کمر توڑ دینے والی سختی۔ اور کچھ چہرے یعنی کافروں کے اس دن حسرت و یاس سے بے رونق اور بگڑے ہوئے ہوں گے۔ اور انہیں یقین ہوگا کہ آج ان کا انجام نہایت ہولناک ہوگا۔ وہ شدید ترین عذاب میں گرفتار ہوں گے اور کمر توڑ دینے والی مصیبت کا نشانہ بنیں گے۔

سلے کلا اذا۔ کلا مرتب دوبارہ بل تحبون العاجلۃ سے متعلق ہے یعنی دنیا سے محبت ترک کرو اور آخرت کی فکر کرو۔ یا بمعنی حقا ہے اور اذا سے بعد والی آیت سے متعلق ہے اور التفت الساق بالساق (ساق پر ساق) ہو سکتا ہے جب انسان کی روح موت کے وقت ہنسلیوں تک پہنچ جائے اور کہا جائے کہ کون ہے دم اور جھاڑ پھونک کرنے والا جو اس وقت اس مصیبت سے بچا سکے۔ اور اس کو یقین ہو جائے کہ اب دنیا سے نکلنے اور اعزہ و اقارب سے جدا ہونے کا وقت ہے اب اس کی پنڈلی پنڈلی کے ساتھ لپٹ جائے گی یعنی وہ خدا کی طرف کوچ اور روانگی کا دن ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبض روح کا قائل اللہ ہے اور روح کا قائل اور ہے۔

سلے فلا صدق۔ یہ شخص جو حشر و نشر اور جزا و سزا کا منکر ہے اس نے نہ تو توحید و رسالت اور حشر و نشر کو مانا، ایمان لایا نہ نماز پڑھی، نہ دوسرے اعمال صالحہ کی طرف توجہ دی بلکہ تمام ضروریات دین توحید و رسالت و قیامت وغیرہ کا انکار کیا اور قرآن و ایمان سے اعراض کیا اور کبر و غرور سے اکڑتا ہوا اپنے اہل کی طرف چلا گیا تو اب اس کے لئے ہلاکت و تباہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ اولی لک فاولی۔ ثم تعقیب کر کے کہا گیا ہے، تباہی کے لئے ہلاکت ہے ہلاکت پھر تیرے تباہی کے لئے ہلاکت ہے۔ یہ تہدید بعد تہدید وعید بعد وعید ہے۔ (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۱۴)

سلے ایحسب۔ یہ زجر ہے اور ابتدائے سورت ایحسب الانسان ان لن نجمع عظامہ سے متعلق ہے۔ سدیٰ، مہمل و بیکار، اہمل جس پر نہ کوئی ذمہ داری ہو اور نہ اسے جزا و سزا ہو۔ سدی مھملا لا یحاسب ولا یجازی (بیضاوی) کیا منکرین قیامت کا خیال ہے کہ ان کو ویسے ہی بیکار اور بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ اور مرنے کے بعد جزا و سزا کے لئے ان کو دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا؟ نہیں نہیں۔ ان کی طرف پیغمبر مبعوث کر کے ان کو ایمان و عمل کا مکلف کیا گیا ہے اور ان پر قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے ایمان و تصدیق کی صورت میں وہ ثواب کے مستحق ہوں گے اور انکار و تکذیب پر عذاب کے مستحق ہوں گے وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور اپنے عملوں کے مطابق جزا و سزا پائیں گے۔

سلے الم یک نطفۃ۔ یہ ثبوت قیامت پر عقلی دلیل ہے۔ انسان اپنی پیدائش سے پہلے منی کا ایک قطرہ تھا جو باپ کی پشت سے رحم مادر میں آیا نطفہ نے مدت تک تدریجاً جمے ہوئے خون اور پھر گوشت کی صورت اختیار کی پھر اللہ نے اس کو کامل و مکمل انسان کی شکل میں پیدا فرمایا اور اسی قدرت کاملہ کا کرشمہ دیکھو کہ ایک ہی نطفہ سے نر و مادہ کو پیدا کیا، تو کیا جو اس قدر صانع و حکیم ہے وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ استفہام انکاری ہے یعنی مردوں کو دوبارہ زندہ کرنا ایسے قادر مطلق کی قدرت سے باہر نہیں۔ انسان کی پیدائش کا مشاہدہ کرنے والوں کو وہ حشر و نشر سے زیادہ عجیب و غریب ہے اور قیامت کا انکار کرنا کمال حماقت یا کمال عناد کا نتیجہ ہے۔ ان کا یہ جواز انتہائی معجزہ متشابعدوا ما ھو اعجب منہ یقتضی تمکن الحق اور العناد (مظہری ج ۱۰ ص ۱۲۱)۔

سورۃ الدہر

ربط سورۂ قیامت میں منکرین قیامت کو تخویف سنائی گئی ہے اور وہ جو شبہ پیش کیا کرتے تھے کہ ہم مر جائیں گے تو ان کی ہڈیاں جمع نہیں کر سکیں گے اب سورۂ دہر میں بطور ترقی ہل اتی علی الانسان ۔۔۔ تا ۔۔۔ فجعلناہ سمیعا بصیرا میں ایک تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جب انسان پہلے کچھ بھی نہیں تھا پھر اس کو ایک معمولی قطرۂ آب سے پیدا کر کے سمیع و بصیر بنا دیا تو معلوم ہوا کہ بے شک اللہ تعالیٰ انسان کی نشاۃ آخرۃ پر بھی قادر ہے۔ نیز سورۂ قیامت میں صرف تخویف کا ذکر تھا لیکن مسئلہ توحید کا ذکر نہیں تھا اب اس سورۃ میں ... [illegible] ... مسئلہ توحید یعنی نفی شرک فی العبادۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح سورۂ قیامت میں بشارت کا ذکر مختصر تھا لیکن ... [illegible] ... بشارت اخرویہ کا ذکر بہت زیادہ ہے۔

خلاصہ

ھل اتی علی الانسان ۔۔۔ تا ۔۔۔ اما شاکرا و اما کفورا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ایک نمونہ۔ اللہ تعالیٰ جو ایک قطرۂ منی سے انسان کو پیدا کر سکتا ہے وہ قیامت کے دن اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ انا اعتدنا للکفرین ... تخویف اخروی ان ... [illegible] ... من ... [illegible] ... ویطعمون الطعام علی حبہ ... بشارت اخرویہ ابرار کے لئے جنت کی نعمتوں کا تفصیلی بیان ہے۔ انا نحن نزلنا علیک القرآن ... فاصبر لحکم ربک۔ الآیۃ تسلی برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، واذکر اسم ربک ... [illegible] ... بیان توحید ... [illegible] ... قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو بشیر و نذیر اور توحید کی تبلیغ کریں ... [illegible] ... تبلیغ ... [illegible] ... استقامت سے کام لیں۔ ان ھؤلاء یحبون العاجلۃ ... [illegible] ... قیامت کی زجر ... [illegible] ... کے مضمون کا اعادہ ہے ... دنیا کو پسند کرتے ہیں اور آخرت کو پیچھے ... [illegible] ... آخرت کو دنیا پر ترجیح دیں ... نحن خلقنٰھم و شددنا اسرھم ... [illegible] ... ہم نے ان کو پہلی بار پیدا کر دیا تھا ... [illegible] ... پیدا کرنے پر قادر ... [illegible] ... ان ھذہ تذکرۃ ... [illegible] ... بیان ... نصیحت ہے جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے سیدھی راہ اختیار کرے ... [illegible] ... یدخل من یشاء فی رحمتہ ... والظلمین اعد لھم عذابا الیما ... تخویف۔

ہل اتی ... [illegible] ... ہل یہاں بمعنی قد ... [illegible] ... حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا ... [illegible] ... یہاں منکرین حشر کے مقابلہ میں دلیل ... انسان کی پیدائش کو بطور ... [illegible] ... پیش کیا گیا۔ ہر انسان پر طویل زمانہ ایسا گزرا ہے ... [illegible] ... انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج ... [illegible] ... نطفۂ مخلوط ... [illegible] ... اخلاق اور ... [illegible] ... مختلف ... [illegible] ... انسان ماں باپ کے نطفوں کے مخلوط سے پیدا ہوتا ہے اس لئے نطفہ کو امشاج سے متصف فرمایا۔ سمیعا بصیرا ... [illegible] ... عقل و دانش اور فہم و تمیز سے ... [illegible] ... پہلے ... [illegible] ... پھر ہم نے اس کو ماں باپ کے مخلوط نطفے سے پیدا کیا اور اس کو عقل و تمیز کی قوتوں سے نوازا ... [illegible] ... تاکہ اس کی آزمائش کریں کہ وہ ... [illegible] ... عقل و فہم ... [illegible] ... اللہ کی ہدایت کو قبول کرتا ہے یا عقل و خرد سے کام نہ لے کر ... [illegible] ... حشر و نشر ... [illegible] ... انسان کو ... [illegible] ... ایک معمولی نطفہ ... [illegible] ... سے اس کو پیدا کیا پھر اس کو عقل و فہم اور تمیز ... [illegible] ... صفت ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ایک کرشمہ ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا ... [illegible] ... انسان کو ... [illegible] ... خواہ وہ شکر ... [illegible] ... کفر ... [illegible] ... عقل و تمیز ... [illegible] ... حق بات سمجھنے کی ... [illegible] ... ہدایات دے کر ... [illegible] ... ایمان ... [illegible] ... انا اعتدنا للکفرین سلٰسلا و اغلٰلا و سعیرا ... [illegible] ... تخویف اخروی ہے ... [illegible] ... قیامت کے دن ... [illegible] ... اس تخویف کے بعد طویل بشارت کا ذکر ہے

ف۵ ان الابرار ۔ یہ بشارت اخروی ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور نیک بندوں کو ایسے خوش ذائقہ مشروب کے جام پیش کیے جائیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی جس سے اس کی لذت افزا قوت، اس کی خوشبو اور برودت میں اضافہ ہو جائیگا۔ جیسا کہ ابن عباس سے منقول ہے کافور جنت میں ایک چشمہ ہوگا جس کی آمیزش سے اللہ کے بندے جنت کے مشروبات کا لطف اٹھائیں گے اور وہ جہاں چاہیں گے نہایت آسانی سے اس کا چشمہ خود جاری کر لیں گے۔ یجرونہا الیٰ اہلہا حیث شاءوا من منازلہم و قصورہم (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۲۶)۔

يُحْيِيَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

مردوں کو

ع ۱۸

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الدھر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اکتیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا

کبھی گزرا ہے انسان پر ایک وقت زمانہ میں کہ نہ تھا کوئی چیز

مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ

جو قابل ذکر ہو ہم نے بنایا انسان کو ایک دورنگی بوند سے، ملی ہوئی

نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿٢﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا

ہم پلٹتے رہے اس کو پھر کر دیا اس کو سننے والا دیکھنے والا ہم نے اس کو سجھائی راہ یا

شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَ

حق مانتا ہے اور یا ناشکری کرتا ہے ہم نے تیار کر رکھی ہیں منکروں کے واسطے زنجیریں

اَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿٤﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ

اور طوق اور آگ دہکتی البتہ نیک لوگ پیتے ہیں پیالہ

كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ

جس کی ملونی ہے کافور ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہیں بندے اللہ کے

يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا

چلاتے ہیں وہ اس کی نالیاں پورا کرتے ہیں منت کو اور ڈرتے ہیں اس دن سے

كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ

کہ اس کی برائی پھیل پڑے گی اور کھلاتے ہیں کھانا اس کی محبت پر

منزل ۷

ف۶ یوفون بالنذر۔ یہ ما قبل کی علت ہے ان آیتوں میں مومنوں کے ان اعمال صالحہ کا ذکر کیا ہے جو مذکورہ بالا اجر و ثواب کا موجب ہونگے یوفون بالنذر۔ نذر سے مراد تمام عقود و عہود مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عائد فرمائے ہوں یا انسان خود اپنے اوپر لازم کر لے۔ النذر ما اوجب اللہ تعالیٰ علیہ او اوجبہ العبد فیدخل فیہ الایمان و جمیع الطاعات (کبیر ج ۸ ص ۳۴۴)۔ [illegible] یعنی ابرار جو بڑے بڑے اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں ان کی نیت بخیر ہوتی ہے اور وہ محض خدا کی رضا جوئی کے لیے اور اس کے عذاب کے ڈر کی وجہ سے اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور قیامت کے دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کے احوال و شدائد اور جس کی سختیاں ہمہ گیر ہوں گی۔ ابرار و مومنین اگرچہ قیامت کی سختیوں سے بفضلہ تعالیٰ محفوظ رہیں گے لیکن نفسیات ہول محشر سے خائف اور مرعوب ہوں گے۔ ف۷ و یطعمون۔ حبہ کی ضمیر الطعام کی طرف راجع ہے یعنی وہ طعام کی محبت اور اس کی طلب و اشتہا کے باوجود خود نہیں کھاتے بلکہ مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھلا دیتے ہیں۔ یا ضمیر مجرور ذات باری تعالیٰ سے کنایہ ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ قال ابن عباس و مجاہد علی قلتہ و حبہم ایاہ و شہوتہم لہ و قال الدارانی علی حب اللہ (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۲۷)۔ ف۸ انما نطعمکم۔ جب وہ ان کو کھانا کھلا دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہیں محض

موضح قرآن ف ایک شراب کی نہریں ہیں ہر کسی کے گھر میں اور ایک اس میں چشمہ ہے تھوڑی سی وہ اصلی قسم ہے کسی کی خو کافور ہے ٹھنڈا خوشبو کسی کی طو سونٹھ ہے گرم چرپری۔ یہ بھی چشمے خاص ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن ف۱ یعنی مرد و مخی زن و خون حیض از حالی بحالی میگردانیدیمش ۱۲۔ ف۲ یعنی چون دل انسان میرچاکہ خواہد بپرند ۱۲۔

لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيدُ یعنی اللہ کی رضا جوئی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں اور تم سے اس کا معاوضہ یا شکریہ نہیں چاہتے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اس کی خوشنودی کے لئے خرچ کرنے والوں کی نیت ایسی ہی ہوتی ہے وہ اللہ کے سوا کسی سے اس کی جزاء کے طالب نہیں ہوتے۔ انا نخاف من ربنا یوما عبوسا۔ عبوسا، یوما کی صفت ہے یعنی وہ دن جس میں لوگوں کے چہرے شدت ہول سے بگڑ جائیں گے۔ قمطریرا سخت اور شدید یہ بھی یوما کی صفت ہے وہ کہتے ہیں ہم تو اللہ کی طرف سے اس کٹھن اور شدید دن سے ڈرتے ہیں جس کے عذاب کی شدت اور ناگواری سے لوگوں کے

مِسْكِينًا وَّيَتِيمًا وَّأَسِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيدُ

محتاج اور یتیم اور قیدی کو ہم تم کو خالص خدا کے لئے کھلاتے ہیں نہ تم سے عوض کے خواستگار ہیں

مِنكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُورًا ﴿٩﴾ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا

نہ شکرگزاری کے ہم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر لگتا ہے جو

قَمْطَرِيرًا ﴿١٠﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً

سخت ہے تو خدا ان کو اس دن کی سختی سے بچا لے گا اور تازگی

وَّسُرُورًا ﴿١١﴾ وَجَزٰىهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَّحَرِيرًا ﴿١٢﴾

اور خوش دلی اور ان کے صبر کے بدلے ان کو بہشت اور ریشم

مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا

ان میں وہ تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے وہاں نہ دھوپ دیکھیں گے نہ

زَمْهَرِيرًا ﴿١٣﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا

سردی ان سے ان کے سائے قریب ہوں گے اور میوؤں کے گچھے جھکے

تَذْلِيلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِاٰنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَّ

ہوئے لٹک رہے ہوں گے اور ان کے پاس چاندی کے باسن لائے جائیں گے اور

أَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ﴿١٥﴾ قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا

آبخورے جو شیشے کے ہوں گے اور شیشے بھی چاندی کے جو ٹھیک اندازے کے

تَقْدِيرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ﴿١٧﴾

مطابق بنائے گئے ہیں اور وہاں ان کو ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی

عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ

یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے اور ان کے پاس لڑکے آتے جاتے ہوں گے

مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ وَ

جو ہمیشہ رہیں گے جب تم ان پر نگاہ ڈالو تو خیال کرو کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں اور

چہرے بگڑ جائیں گے۔ یعنی وہ احوال قیامت پر شدید ناگواری اور ترش روئی کا مظاہرہ کریں گے۔ فوقٰہم۔ ظاہر جیسے ہے اور مستقبل کو تحقق و یقینی ہونے کی وجہ سے ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے (مظہری) یعنی خوف خدا اور موجبات عذاب سے اجتناب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے اس دن کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ ولقّٰہم نضرۃ وسرورا اور عبوست و ترش روئی کے بجائے ان کو تازگی اور خوشی عطا فرمائے گا۔ آخرت کی کامیابی پر ان کے چہرے فرط مسرت سے چمکتے ہوں گے نضرۃ تازگی۔ رونق سرور خوشی اور شادمانی۔ وجزٰہم بما صبروا طاعت پر ثابت قدم رہنے اور اللہ کی راہ میں شدائد و مصائب برداشت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو جنت اور ریشمی لباس بطور جزاء و انعام عطا فرمائے گا۔ متکئین۔ ھم ضمیر منصوب کا حال ہے۔ ارائک۔ اریکۃ کی جمع ہے یعنی تکیہ دار تخت جو پر تکلف فرش اور پردوں سے آراستہ ہوں۔ شمس گرمی یا دھوپ زمہریر سردی۔ اہل جنت پر تکلف اور عالیشان مخملی بستروں پر تکیے لگائے ہوں گے اور جنت میں وہ سردی و گرمی کی شدت کا سامنا نہیں پائیں گے یعنی وہ گرمی اور سردی کی ایذا و اذیت سے محفوظ رہیں گے۔ ودانیۃ۔ جنۃ پر معطوف ہے اور جنۃ مقدر کی صفت ہے یا متکئین پر معطوف ہے اور حال واقع ہے۔ قال الزجاج ھو حال عطفا علی متکئین وقال ایضا ویجوز ان یکون صفۃ للجنۃ فالمعنی وجزاھم جنۃ دانیۃ (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۳۹) جنت کے درختوں کے سائے ان سے بالکل قریب ہوں گے اور ان کے اس طرح تابع ہوں گے کہ جب وہ چاہیں گے بیٹھے، لیٹے یا کھڑے ہاتھ بڑھا کر آسانی سے میوے تناول کر سکیں گے۔ وذللت قطوفھا تذلیلا۔ سخرت للقائم والقاعد والمتکئ (مدارک)۔ ویطاف علیہم بآنیۃ من فضۃ ان کی دو صفتیں ذکر کی گئی ہیں اول قواریر ... دوم من فضۃ وہ پیالے بنے ہوں گے تو چاندی کے ہوں گے لیکن چمک اور صفائی میں شیشے کی مانند ہوں گے جس طرح اب بھی دھاتوں میں ایسی صفائی اور چمک پیدا کر لی جاتی ہے کہ آئینہ کی طرح ان میں سب کچھ نظر آتا ہے۔ غلمان جنت اہل جنت کو چاندی کے برتنوں میں مشروبات پیش کریں گے اور مشروبات پینے کے لیے جام بھی

موضح قرآن ف یعنی ان کو بچا... اور بیٹھے ہر وقت کے لئے ویسا شفاف جیسا شیشہ اس کے معنی پانی صاف نہ چھپا ہوا۔ ۱۲ منہ

کریں گے جو صفائی اور چمک میں آبگینے کی مانند ہوں گے اور ان میں مشروبات کی مقدار بالکل ٹھیک ان کے اشتہا کے مطابق ہو گی۔ نہ کم نہ زیادہ **ـ۱۸** ویسقون فیھا۔ اہل جنت کو وہاں ایک اور مشروب پیش کیا جائیگا جس میں عرق زنجبیل (سونٹھ) کی آمیزش ہو گی۔ جنت میں زنجبیل کا بھی ایک چشمہ جاری ہو گا جس کو سلسبیل کہا جائیگا جس کے معنی خوشگوار اور آسانی کے ساتھ حلق سے اترنے والے کے ہیں۔ قال مجاہد حدیدۃ الجری سلسلۃ سہلۃ المساغ (روح)۔ کبھی ان کو عرق کافور کی آمیزش والا اور کبھی عرق زنجبیل کی آمیزش والا مشروب پیش کیا جائے گا

إِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ
سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ
وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ
جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ
آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَ
مِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ
يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ
خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ
تَبْدِيلًا ﴿٢٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ
رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ

ـ۱۹ ویطوف علیھم۔ ان کی خدمت کے لئے حسین جمیل لڑکے ان کے آگے پیچھے ہوں گے ان کا حسن و جمال اور جذبہ خدمت دائمی ہو گا اور ان کی نوعمری میں کبھی کوئی فرق رونما نہیں ہو گا۔ یہ غلمان جنت اس قدر حسین و جمیل ہوں گے کہ ان کو دیکھ کر ان کے چہروں کی صفائی اور چمک دمک کی وجہ سے ان پر بکھرے موتیوں کا گمان ہو گا اور ایسا معلوم ہو گا کہ جنت میں بکھرے اور آبدار موتی بکھرے پڑے ہیں۔

واذا رایت ثم۔ شرط۔ رایت نعیما جواب۔ جب تم اس جگہ کو دیکھو گے تو وہ کوئی معمولی جگہ نہ ہو گی بلکہ وہاں تم ہر نعمت فراواں پاؤ گے اور وہاں تم ایک عظیم ملک اور سلطنت دیکھو گے۔ ہر مومن کو جو جنت ملیگی وہ اپنی جگہ ایک عظیم سلطنت اور عظیم ملک ہو گا جس میں نعمت اور آسائش میسر ہو گی۔

ـ۲۰ عٰلیھم۔ عالی یہاں چونکہ فوق کے معنی میں استعمال ہوا ہے اس لئے اعراب میں بھی اسی بنا پر ہے اور ظرفیت پر منصوب ہے اور یہ خبر مقدم ہے اور ثیاب سندس الخ مبتدا مؤخر ہے (کبیر) سندس سے باریک دیبا اور استبرق سے موٹا دیبا۔ (مظہری) اہل جنت کے اوپر یعنی ان کے بدن پر باریک ریشم کا سبز لباس ہو گا اور دبیز موٹے اور عمدہ ریشم کا لباس بھی زیب تن کریں گے اور ان کو ہاتھوں میں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کو شراب طہور پلایا جائیگا۔ شراب طہور ایک ایسا مشروب ہو گا جسے وہ کھانا تناول کرنے کے بعد پئیں گے تو تمام کھانا فوراً ہضم ہو کر کستوری کا پسینہ بن جائیگا اور ان کی طبیعتیں بالکل ہلکی پھلکی ہو جائیں گی (قرطبی)

ـ۲۱ ان ھذا کان۔ جنت کی یہ تمام نعمتیں اور آسائشیں تمہارے ایمان و عمل کی جزا ہے اور تمہاری تمام نیک کوششوں کی قدر کی گئی اور یہ سب اسی کی جزا ہے۔ دنیا میں تم نے اپنے ایمان و عمل کا کسی سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کیا اور نہ کسی سے اپنے عمل پر شکرگزاری اور تعریف و تحسین کی خواہش کی۔ آج ہم نے تمہارے تھوڑے کاموں پر زیادہ اجر و ثواب عطا کیا ہے۔

ـ۲۲ انا نحن۔ یہ سورت کا دوسرا حصہ ہے۔ ہم نے آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو تبلیغ کریں۔ مسئلہ توحید ان کو سمجھائیں حشر و نشر اور جزاء و سزا سے ان کو آگاہ کریں۔

فاصبر لحکم ربک۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تبلیغ توحید اور ادائے رسالت کا جو حکم صادر فرمایا ہے

مخالفین کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں اور تکلیفوں پر صبر کیجئے اور راہ حق میں آنے والے شدائد و مصائب کو برداشت کیجئے۔ ان میں سے کسی مجرم اور کفور و مشرک کے دعوی کی بات نہ مانئے گا۔ عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ توحید کی تبلیغ سے باز آجائیں اور رسالت کا کام چھوڑ دیں تو ہم مال و دولت اور حسب منشا شادی سے آپ کو راضی کر دیں گے۔ اس آیت میں آپ کو ان فساق و فجار کی بات ماننے سے منع کیا گیا ہے۔

شلہ واذکر اسم ربک۔ یہ اصل دعویٰ یعنی مسئلہ توحید کا بیان ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور اسی کی دعا پکار میں لگے رہو اور اللہ تعالیٰ کو شرک سے منزہ و مقدس سمجھو ... ہر قسم کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے بجا لاؤ۔ اسی توحید کی تبلیغ کرو اور شرک سے لوگوں کو روکتے رہو۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ان آیتوں میں پانچوں نمازوں اور نماز تہجد کی طرف اشارہ ہے۔ بکرۃ سے نماز فجر، اصیلا سے نماز ظہر و عصر، من اللیل سے نماز مغرب و عشاء اور سبحہ لیلا طویلا سے نماز تہجد کی طرف اشارہ ہے (کبیر)۔

شلہ ان ھؤلاء۔ یہ شکویٰ توحید و قیامت پر زجر ہے اور اس میں سورۃ قیامۃ کی آیت کلا بل تحبون العاجلۃ و تذرون الاخرۃ کے مضمون کا اعادہ ہے۔ یہ لوگ صرف دنیا کے منافع چاہتے ہیں اور قیامت کے کٹھن اور بوجھل دن کو پس پشت ڈال رہے ہیں وہ دنیوی زندگی ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں اس لیے ان کی تمام تگ و دو دنیا کی تحصیل کے لیے ہے اور آخرت پر چونکہ ان کا ایمان ہی نہیں اس لیے وہ اس سے بے فکر ہیں اور اس کے لیے کوئی تیاری نہیں کرتے۔

شلہ نحن خلقنھم۔ ہم ہی نے ان کو پیدا کیا ہے اور ان کی خلقت کو مضبوط اور استوار بنایا ہے اور جب ہم چاہیں گے ان کی جگہ ان کی مانند اور لوگ لے آئیں گے۔ پیدا کرنے اور پھر مارنے اور مرنے والوں کی جگہ دوسروں کو لانے کا یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا کرشمہ ہے لہذا اس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ جس طرح ہم نے ان کو پہلے پیدا کر لیا اسی طرح جب چاہیں گے قیامت کے دن ان کو دوبارہ پیدا کریں گے۔ ای واذا شئنا بعثناھم یوم القیامۃ وبدلناھم فاعدناھم خلقا جدیدا (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۵۵)

شلہ ان ھذہ۔ یہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے وہ عبرت و نصیحت کے لیے کافی ہے اب جو چاہے اس کو بیان کردہ اس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا راستہ یعنی اسلام اور توحید کا راستہ اختیار کر لے۔ وما تشاءون الا ان یشاء اللہ۔ اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے صرف وہی ہدایت پا سکے گا جس کے ہدایت پر آنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مشیت متعلق ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ صرف ان لوگوں کی ہدایت سے متعلق ہوتا ہے جو طالب ہوں اور انابت والے ہی کے ساتھ ہدایت کے طالب ہوں جیسا کہ ارشاد ہے۔ ویھدی الیہ من ینیب (شوریٰ ع ۲) اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔

شلہ یدخل من یشاء۔ یہ مومنوں کے لیے بشارت ہے وہ جسے چاہتا ہے یعنی جو اس کی طرف انابت کرتے ہیں ان کو اپنی رحمت میں داخل فرما لیتا ہے اور ان کو قبول حق کی اور حق پر ثابت قدم رہنے کی توفیق دیتا ہے۔ فرماتا ہے والظلمین اعد لھم۔ یہ ظالموں کے لیے تخویف ہے اور کفار و مشرکین کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورۃ الدھر میں آیات توحید

۱۔ واذکر اسم ربک ـــــ ۳ ـــــ وسبحہ لیلا طویلا۔ نفی شرک فی العبادۃ۔

سورۃ المرسلات

ربط: سورۂ دہر میں بیان ہوا کہ انسان کو تدریجاً پیدا کیا گیا تاکہ اس سے حشر و نشر کا مسئلہ سمجھا جا سکے۔ اب سورۂ مرسلات میں بطور ترقی حشر و نشر کے بعد ثواب و عذاب کے ضروری ذکر کیا جائے گا۔ والمرسلات عرفا ــــ تا ــــ انما توعدون لواقع ۔ دیکھو! یہ ہوائیں کبھی نرم چلتی ہیں اور کبھی تند، اسی طرح آخرت میں کسی کے ساتھ نرمی ہوگی اور کسی سے سختی۔

خلاصہ

والمرسلات عرفا ــــ تا ــــ انما توعدون لواقع ۔ یہ آخرت میں نرمی اور سختی کا ایک دنیوی نمونہ ہے۔ فاذا النجوم طمست ــــ تا ــــ ویل یومئذ للمکذبین ۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ یعنی یہ مانتے اب تو نہیں مانتے لیکن جب قیامت برپا ہوگی تو ان کے ہوش ٹھکانے آ جائیں گے مگر اس وقت ان کا بہت برا حال ہوگا۔ الم نہلک الاولین ــــ تا ــــ کذلک نفعل بالمجرمین ۔ یہ تخویف دنیوی ہے کہ جس طرح ہم نے پچھلے مکذبین کو ہلاک کیا ہے اسی طرح ہم پچھلوں کو بھی ہلاک کر دیں گے۔ الم نخلقکم من ماء مہین ــــ تا ــــ فقدرنا فنعم القادرون ۔ یہ منکرین پر پہلی عقلی دلیل ہے جس طرح ہم نے پہلے تمہیں ایک حقیر پانی (نطفہ) سے پیدا کیا تھا اسی طرح ہم تمہیں دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہیں۔ الم نجعل الارض کفاتا ۔ دوسری عقلی دلیل۔ وجعلنا فیہا رواسی شامخات ۔ تیسری عقلی دلیل۔ واسقیناکم ماء فراتا ۔ یہ چوتھی عقلی دلیل ہے۔ ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو جمع کرنے والا بنایا، اس پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے اور تمہارے پینے کے لئے میٹھا پانی مہیا کر دیا۔ کیا پھر بھی اس کی ناشکری کرو گے۔ اس کی توحید اور مسئلہ قیامت کا انکار کرو گے۔ انطلقوا الی ما کنتم ــــ تا ــــ فان کان لکم کید فکیدون ۔ یہ تخویف اخروی، جہنم کے عذاب کی بعض تفصیلات۔

ان المتقین فی ظلل وعیون ــــ تا ــــ انا کذلک نجزی المحسنین ۔ یہ مومنوں کے لئے بشارت اخروی ہے۔ مومنوں کے لئے جنت میں گھنی چھاؤں، مشروبات کے چشمے اور حسب منشا میوے ہوں گے۔ کلوا وتمتعوا قلیلا انکم مجرمون ۔ آخر میں کافروں کے لئے زجر و توبیخ ہے۔

ــــ والمرسلات عرفا ۔ مرسلات، عاصفات، ناشرات، فارقات اور ملقیات ان الفاظ سے بعض نے فرشتے مراد لئے ہیں اور بعض کے نزدیک ان سے ہوائیں مراد ہیں۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ظاہر یہی ہے کہ والمرسلات سے ہوائیں مراد ہیں (ابن کثیر ج ۴ ص ...) حضرت ابن مسعود، ابن عباس، مجاہد، قتادہ اور ابو صالح سے بھی منقول ہے۔ والمرسلات عرفا یعنی ہواؤں کی قسم جو پے در پے بھیجی جاتی ہیں، احسان و معروف کے ساتھ، مراد رحمت کی ہوائیں جو نرم و خنک ہوتی ہیں۔ فالعاصفات عصفا پھر قسم ہے ان ہواؤں کی جو نہایت تند ہوتی ہیں۔ والناشرات نشرا قسم ہے ان ہواؤں کی جو بادلوں کو پھیلا دیتی ہیں۔ فالفارقات فرقا پھر بادلوں کو تقسیم کر دیتی اور جدا کر دیتی ہیں۔ فالملقیات ذکرا۔ پھر ڈالنے والی ہیں نصیحت کو۔ ان ہواؤں میں عبرت اور نصیحت ہے جس طرح یہ ہوائیں نرم بھی چلتی ہیں اور تند بھی، رحمت بھی لاتی ہیں اور عذاب بھی، اسی طرح غور کرو کہ اسی طرح آخرت میں بھی کسی کے ساتھ نرمی ہوگی اور کسی کے ساتھ سختی ہوگی، کوئی مورد رحمت ہوگا اور کوئی مورد عذاب۔ عذرا او نذرا۔ تاکہ کوئی عذر نہ کر سکے اس سے دنیا میں اس کا نمونہ بتا دیا گیا ہے۔ کافروں کو ڈرانے کے لئے۔ اگر کسی بارش کو بھی عذاب بنا دیں تو ہوائیں بھی ان کے عذاب کا سبب بن جاتی ہیں۔ قال الشاعر

مخوفہا الیہم وانہم سبب لوجود الکفر بالعذاب اذا استد والسطی (مظہری ج ۱۰ ص ۱۷۲)

انما توعدون لواقع، یہ جواب قسم ہے۔ یعنی ان ہواؤں کی قسم جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے یعنی ثواب و عذاب وہ ضرور واقع ہو کر رہے گا۔ یہ سورت کا دعویٰ ہے علی سبیل الترقی۔

ف۳ فاذا النجوم۔ یہ تحریف اخروی ہے اور اس میں قیامت کا ہولناک منظر بیان کیا گیا ہے اور یہ انما توعدون سے متعلق ہے حاصل یہ کہ جزاء اور سزا ضرور ہوگی۔ یہ معاندین اب تو نہیں مانتے لیکن جب قیامت قائم ہوگی تو ان کا کیا حال ہوگا جب تارے بے نور کر دیے جائیں گے اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے اور انبیاء و رسل علیہم السلام کو میدان حشر میں جمع کیا جائے گا۔ ان کو جمع کس دن کے لئے دی گئی تھی؟ لیوم الفصل یہ ماقبل کا بیان ہے یعنی ان کو یہ میعاد مخلوق کے درمیان فیصلے کے دن کے لئے دی گئی تھی۔ یہی وہ دن ہے جس کے وہ منتظر تھے۔ وما ادرٰک ما یوم الفصل یہ سوال قیامت کی شدت و ہولناکی کے اظہار کے لئے ہے تمہیں کیا معلوم وہ فیصلہ کا دن کیا ہے اس کا تو بیان بھی نہیں ہو سکتا ویل یومئذ للمکذبین اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت اور ویل ہے کہ ایسے ہولناک دن سے بھی نہیں ڈرتے۔

ف۴ الم نھلک۔ یہ تخویف دنیوی ہے ذرا ان سے پوچھو تو سہی کیا ہم نے ان سے پہلے سرکشوں اور معاندوں کو ہلاک نہیں کیا؟

ثم نتبعھم الاخرین یہ استیناف ہے اور اس میں اہل مکہ کے لئے وعید ہے۔ ان اولین کی طرح ہم ان باقیوں کو بھی ہلاک کریں گے کیونکہ مجرموں کے ساتھ ہم یہی کچھ کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ پھر بھی نہیں مانتے اور منکرین کے لئے تو پھر بھی ہلاکت اور ویل۔ برفع علی الاستیناف و ھو وعید لاھل مکۃ والخبر بمعنا الحجۃ … قبل ثم نتبعھم الاخرین مثل ما فعلنا بالاولین (روح ج ۲۹ ص ۱۷۴)

ف۵ الم نخلقکم۔ یہ حشر و نشر پر عقلی دلیل ہے۔ ان سے پوچھو تو سہی کیا ہم نے ان کو ایک حقیر اور ناپاک پانی سے پیدا نہیں کیا اور اس نطفہ کو ایک محفوظ جگہ جائے قرار (رحم) میں رکھا۔ پھر اس کے بارے میں ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا۔ رحم مادر میں اس کے ٹھہرنے کی مدت اس کی عمر، اس کا عمل، اس کا رزق اور اس کی سعادت و شقاوت وغیرہ۔ ہم کیسے ہی قادر ہیں کہ کوئی چیز ہماری قدرت اور دسترس سے باہر نہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم حشر و نشر پر بھی قادر ہیں تو ان لوگوں کے لئے اس دن ہلاکت اور بربادی ہوگی جو حشر و نشر کا یا اس پر ہماری قدرت کا انکار کرتے ہیں۔

كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۚ
سب کچھ جاننے والا حکمت والا ۔ داخل کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں
وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾
اور جو گنہگار ہیں تیار کر رکھا ہے ان کے واسطے عذاب دردناک

ع ۲

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورہ مرسلات مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پچاس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ
[illegible]
نَشْرًا ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا
[illegible]
اَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ
[illegible]
طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ
[illegible]
نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾
[illegible]
لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ
[illegible]
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ
[illegible]

موضح قرآن ف ایک بار چلتی ہے ٹھنڈی ہوا جس کا نشان ایک تند آندھی جو ریل پیل کر جاتی ہے ایک ابر کو ملک ملک بانٹے اور فرشتے اترتے ہیں قرآن کا تاروں سے الزام اتارنا منظور ہے کہ نہیں ہم کو خبر دی تھی۔ اور جن کی قسمت میں ایمان ہے ان کو سنانا خواہ ایمان لاویں یا ڈرانا اللہ تعالیٰ ہیں یعنی ہر بات کا حساب بارہا دیا گیا ہے۔ ۱۲ موضح

ملا الم نجعل الارض ... یہ دوسری عقلی دلیل ہے۔ کفاتاً سمیٹ لینے والی ... جمع کرنے والی اور سمیٹنے والی زندوں کو اپنی پیٹھ پر اور مُردوں کو اپنے پیٹ میں جمع کرنے والی۔ الم نجعلہا ... و جعلنا فیہا رواسی شامخات ... یہ تیسری دلیل عقلی ہے ... و اسقیناکم ماءً فراتاً ... یہ چوتھی دلیل عقلی ہے ...

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ﴿١٧﴾ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿١٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٩﴾ أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿٢١﴾ إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴿٢٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٤﴾ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٨﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٩﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ

کھلا ہوا اس کے پیٹ میں سمایا ہوا ہے اور پھر اس پر بلند و بالا پہاڑ بھی رکھ دیئے اور ان میں چشمے اور ندیاں جاری کر کے میٹھا اور خوشگوار پانی مہیا کر دیا ہے تو کیا بعث بعد الموت اس سے زیادہ مشکل ہے کہ ہماری قدرت اس سے عاجز ہے؟ ... اس دلائل و شواہد کی موجودگی میں بھی وہ نہیں مانتے تو ان کے لئے اصل دردناک ہلاکت ہوگی۔

ملا انطلقوا۔ یہ تخویف اخروی ہے قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا کہ اب اس عذاب کی طرف چلو جس کا دنیا میں انکار کیا کرتے تھے یعنی جہنم میں داخل ہونے کے لئے چلو۔ گرمی کا خیال ہو کہ وہاں سایہ کیسے ... تو وہاں سایہ ہوگا لیکن وہ دھوئیں کا ہوگا جو جہنم کی آگ سے اٹھے گا ... اور یہ دھواں کیونکہ ... تین شاخوں میں بٹ جاتا ہے۔ لا ظلیل ... وہ سایہ ایسا نہیں ہوگا جیسا کہ ... سے بچانے والا سایہ ہوتا ہے اور نہ وہ ... کے شعلوں کی تپش ہی سے کچھ مفید ہوگا۔

ملا انہا یہ آتش جہنم کی چنگاریوں کا بیان ہے۔ جہنم اونچے اونچے محلات کی مقدار ... چنگاریاں پھینکے گی۔ اور یہ چنگاریاں قطار در قطار اڑیں گی جیسے کہ زرد اونٹوں کی قطاریں ہوں۔ ... دن جھٹلانے والوں کے لئے ... جمالت جمل کی جمع یا اس کی اسم جمع ہے۔ (روح)

ملا هذا یوم ... یہ دن ایسا ہولناک ہوگا کہ کافروں پر اس کی دہشت کی وجہ سے سکتہ چھا جائے گا اور وہ بول ہی نہیں سکیں گے اور نہ ان کو کوئی عذر پیش کرنے کی اجازت دی جائے گی ... مراد یہ ہے کہ بعض مواطن حشر میں وہ ... کی وجہ سے بول نہ سکیں گے اور بعض مواقع پر وہ کلام کر سکیں گے ...

موضح قرآن ملا ... یعنی ... اس دن ... کے برابر۔

اولا ینطقون شیئا حین فرط الدهشة والحیرة ... ینطقون فی بعضها (مظہری) ۱۰ ص ۳۸ – ۳۹ ← هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ۔ یہ کہا جائیگا یہ
فیصلے کا دن ہے جس میں ہم نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے تاکہ تمہارے درمیان آخری فیصلہ کیا جائے۔ اب اگر کوئی حیلہ بہانہ رکھتے ہو تو
کرکے دکھاؤ اور آج کوئی حیلہ کام نہیں دیگا اور عذاب خداوندی سے بچنے کی تمہاری ہر تدبیر ناکام ہوگی۔ یہ دن تو ایسے مکذبین کی ہلاکت کا دن ہے۔ اذ لا حیلة لهم
فی التخلص من العذاب (بحر، مدارک) ۱۱ ← اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ۔ یہ بشارت اخرویہ ہے کفار و مشرکین کے مقابلہ میں مومنوں اور شرک سے بچنے والوں کو جنت میں ہر قسم کی

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ
جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ
فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ
مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

راحت اور نعمت میسر ہوگی وہ جنت میں گھنے درختوں کی چھاؤں کے مزے لیں گے ہر قسم کے مشروب کے بہتے چشموں سے لطف اندوز ہونگے اور ہر قسم کے پھل ان کو [illegible] پیش کر دیئے جائیں گے۔ حاصل یہ کہ ان کو جنت میں ہر قسم کی راحت اور نعمت حاصل ہوگی۔ [illegible] اس سے پہلے [illegible] ۱۲ ← كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا [illegible] ۱۳ ← وَاِذَا قِيْلَ [illegible] ابن عباس [illegible] منقول ہے۔ وقال ابن عباس [illegible] فی الآخرة [illegible] الدنیا (قرطبی)

۱۴ ص ۵۰ ← فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ۔ یہ معاندین قرآن ایسی معجز، فصیح و بلیغ، دلائل عقل و نقل اور شواہد آفاق و انفس سے لبریز کتاب پر ایمان
نہیں لائے تو اس کے بعد وہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے یعنی قرآن کے بعد کوئی پند و نصیحت [illegible] نہیں ہو سکتی اس لئے اب ان کا ایمان
لانا امکان سے خارج ہے کیونکہ ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے۔

سورۃ النبأ

ربط: سورۃ النبأ میں "مرسلات" کی نسبت تخویفات بطور ترقی مذکور ہیں۔ مرسلات میں تو صرف یہ مذکور تھا کہ عذاب واقع ہوگا لیکن سورۃ نبأ میں الم نجعل الارض مهادا ــــ تا ــــ وجنت الفافا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کی ایک شق یعنی نعمت کی تفصیل ذکر کی گئی ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا میں یہ انعامات عطا فرمائے ہیں اور یہی تکلیفوں اور مصیبتوں کا ذکر بطور غلبہ چھوڑ دیا گیا ہے یعنی دنیوی مصیبتوں کو دنیوی نعمتوں پر قیاس کر لو کہ مصیبتیں بھی اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں، تو جس طرح دنیا میں نعمتیں اور مصائب ہیں اسی طرح آخرت میں بھی کسی پر انعامات ہوں گے اور کسی پر عذاب و مصیبت میں مبتلا ہوگا۔
نیز مرسلات میں محض تخویفات تھیں اور اس میں توحید کا ذکر نہیں تھا، اب سورۃ نبأ میں توحید کا بیان بھی ہوگا۔ رب السموت والارض ــــ تا ــــ وقال صوابا ذٰلك:

خلاصہ

عم یتساءلون ــــ تا ــــ ثم کلا سیعلمون۔ زجر برائے منکرین قیامت۔ جس عظیم حادثہ (قیامت) میں ان کو شک ہے عنقریب ہی انہیں اس کا یقین ہو جائیگا۔ الم نجعل الارض مهادا ــــ تا ــــ وجنت الفافا کیا ہم نے تمہیں یہ نعمتیں عطا نہیں کیں؟ اسی طرح فرمانبردار بندوں کو آخرت میں نعمتیں عطا کریں گے۔ ان یوم الفصل کان میقاتا ــــ تا ــــ فسوف تذوقون۔ تخویف اخروی۔ قیامت قائم ہونے کے وقت سے دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے احوال و حوادث اور احوال وحشت کا ذکر کیا گیا ہے۔
ان للمتقین مفازا ــــ تا ــــ جزاء من ربك عطاء حسابا۔ متقی اور فرمانبردار بندوں کے لئے بشارت اخروی۔
رب السموت والارض ــــ تا ــــ وقال صوابا۔ مقصود اعظم یعنی مسئلہ توحید کا بیان بطور ترقی از سورۃ مرسلات۔ ذالك اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس کا حکم دیا گیا ہے یہاں معبودان باطلہ سے شفاعت قہریہ کی نفی کی گئی ہے۔ ذٰلك الیوم الحق، تخویف اخروی۔ قیامت برحق ہے اس میں کوئی شک نہیں، اس لئے اس ہولناک دن کے لئے خوب تیاری کر لو ورنہ حسرت و ندامت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔
لہ عم یتساءلون۔ منکرین حشر و نشر پر زجر ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو توحید کی دعوت دی اور ان کو بعث بعد الموت کا مسئلہ بتایا تو وہ قیامت کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کیا کہتا ہے کہ مرنے کے بعد ہم زندہ کئے جائیں گے۔ عن النبأ العظیم یہ سوال محذوف سے متعلق ہے آیا وہ ایک عظیم خبر کے بارے میں سوال و جواب کر رہے ہیں یا یہ طلب استفہام نبأ عظیم (قیامت) کی صورت و نوعیت کے بیان کے لئے ہے یعنی عظیم حادثہ ہے جس کے بارے میں وہ آپ سے باہم اختلافات کر رہے ہیں۔ بعض تو اس کا صاف صاف انکار کرتے ہیں اور بعض شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ (مظہری)
کلا سیعلمون۔ یہ انکار و تشکیک سے روکنا ہے یعنی ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے اور جس چیز یعنی قیامت میں ان کو شک ہے وہ عنقریب اس کو آنکھوں سے دیکھ کر اس کا یقین کر لیں گے۔ ثم کلا سیعلمون۔ تکرار بیان کے لئے ہے بطور تاکید و تہدید۔ مبالغہ کو ظاہر کرنے کے لئے حرف ثم لایا گیا ہے یعنی بعد و تعریض بیان عذاب بالخصوص الاول و اشد زجرا۔
لہ الم نجعل الارض مهادا۔ دعویٰ توحید کا بیان ہے۔ دنیوی تکلیفوں کا ذکر بطور غلبہ ترک کر دیا گیا ہے۔ مهاد فرش، بستر۔ اوتاد وتد کی جمع ہے یعنی میخیں۔ جس طرح میخوں سے کسی چیز کو مستحکم کر دیا جاتا ہے اسی طرح پہاڑوں سے زمین کو بوجھل کر کے مستحکم کر دیا گیا ہے تاکہ وہ ہل جل نہ سکے۔ جوڑے بیویوں کے لئے تسکین اور بہتری کا باعث ہیں۔ سباتا۔ ترک احوال سے راحت و آرام کا باعث ہے۔ لباسا۔ پردہ اور ستر۔ رات اللہ تعالیٰ کی ایک پردہ پوشی کرتی ہے جس کو آدمی ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔ معاشا۔ طلب معاش، روزی کمانے کا

وقت۔ سبعًا شدادًا۔ شدید کی جمع مضبوط اور محکم۔ ساتوں آسمان نہایت مضبوط اور مستحکم ہیں نہ گر سکتے ہیں نہ ان میں ٹوٹ پھوٹ کا اندیشہ ہے۔ الوھّاج۔ وھج سے۔ بہت چمکتا ہوا روشن اور دہکتا ہوا چراغ جس میں روشنی بھی ہے اور حرارت بھی۔ مراد سورج ہے۔ المعصرات۔ وہ بادل جو برسنے ہی والے ہوں۔ ثجاجًا بکثرت بہنے والا۔ الفافًا گنجان۔ یہ استفہام انکاری ہے یہ اسلوب زیادہ موثر ہے کیونکہ اس میں مخاطب کی طرف سے اقرار و اعتراف کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جس طرح ہم نے تم کو دنیا میں یہ نعمتیں عطا کی ہیں اور مصائب بھی ہماری طرف سے آتے ہیں اسی طرح آخرت میں بھی ہم مومنوں کو انعامات دیں گے اور نافرمانوں کو عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ ان ظاہری انعامات کی فراوانی سے ہماری قدرت کاملہ کا اندازہ لگالو تو کیا دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لئے اس سے زیادہ مشکل ہے۔ لما انکروا البعث قیل لھم الم نخلق من یضیف الیہ البعث ھٰذہ الخلائق العجیبۃ فلم تنکرون قدرتنا علی البعث وما ھو الا اختراع کھٰذہ۔۔۔ (الخلق اعادۃ المدارک)

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿٢﴾ الَّذِيْ هُمْ

فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿٣﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿٦﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿٧﴾ وَّ

خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾ وَّ

جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾ وَّ

بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿١٣﴾

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ

حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿١٦﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

كَانَ مِيْقَاتًا ﴿١٧﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ

ف ان یوم الفصل۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ فیصلے کا دن یعنی یوم قیامت ثواب و عذاب کے لئے میعاد اور وقت معین ہے جس میں ہر انسان کے انجام کا فیصلہ ہوگا ایک فریق جنت میں جائے گا دوسرا فریق دوزخ میں۔ یوم ینفخ یہ یوم الفصل یا میقاتا سے بدل ہے (مظہری) یعنی اس دن جس میں صور پھونکا جائے گا تو تم سب لوگ قبروں سے نکل کر فوج در فوج میدان حشر میں جمع ہو جاؤ گے۔ وفتحت السماء اس دن آسمان میں شگاف ڈال دیئے جائیں گے اور اس میں دروازے ہی دروازے نظر آئیں گے۔ یہ دروازے فرشتوں کے اترنے کے لئے ہوں گے (ابوابا) ای طرقا و مسالک لنزول الملئکۃ (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۶۳) سیرت الجبال اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا کر ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیئے جائیں گے اور ان کا کہیں وجود نظر نہیں آئے گا۔ والمراد ذھبت صارت الجبال شیئا لا حقیقۃ لہا شقفت اجزائہا (مظہری) ای اسی۔ ف ان جہنم۔ مرصاد تیار اور منتظر (قرطبی۔ مظہری) جہنم کافروں کے لئے بالکل تیار اور مستعد ہوگی۔ وہ تمام سرکشوں اور حد سے

موضح قرآن: ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے قیامت کا ذکر کرنے لگے تو کافر منکر ہوئے اور غیب کی بحثیں کرنے لگے اور مشکل بتا کہ کیسے جیسا کوئی نبی ہے کہ کیا دوبارہ زندہ ہونا اور قبروں سے نکلنا کوئی بڑا معجزہ ہے کیونکر ہو سکتا ہے کوئی کہتا ہے کب یہ وعدہ کب ہوگا بعضے کہتا کہ جو چیز اس بات کو ہمیں ہی دنیا کا جینا ہے بس۔ آخر سب کی بات کا خلاصہ تھا کہ اگر واقعہ ہونا ہے تو کیوں نہیں ہوتا اور نیکوں بدوں کے بدلے ملنے میں کیا توقف ہے کہ ہم تو آپ کی حقیقت جانیں۔ السبات موت اور اونگھ۔ سورت نازل کی یہ فائدہ تفسیر عزیزی سے لکھا ہے اور ہم بھی لکھتے ہیں اور ترجموں سے بھی۔

فتح الرحمٰن: مراد بعث و قیامت است ۱۲۔

تجاوز کرنے والوں کا انجام اور ٹھکانا ہوگا جس میں مدتہائے غیر متناہی تک ٹھہریں گے احقاب، حقب کی جمع ہے اور حقب کی تفسیر میں مختلف اقوال منقول ہیں۔ حاصل یہ کہ اس سے مراد خلود ہے کیونکہ جب بھی ایک حقب گزر جائے گا دوسرا شروع ہو جائیگا۔ قال الحسن ...... ای المعنی حقب. دخل حقب آخر ثم آخر الی الابد فلیس للاحقاب مدۃ الا الخلود (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۷۷) وھو من المتشابھۃ ولیس فیہ ما یدل علی خروجھم منھا اذ لو صح ان الحقب ثمانون سنۃ او سبعون الف سنۃ فلیس فیہ ما یقتضی تناھی تلک الاحقاب لجواز ان یکون المراد احقابا مترادفۃ کلما مضی حقب تبعہ آخر (بیضاوی) لا یذوقون۔ وہ جہنم میں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ کسی مشروب کا بلکہ ان کو کھولتا پانی اور دوزخیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ یہ ایک ایسی جزا ہوگی جو ان کے عملوں کے عین مطابق ہوگی اور اس میں ان پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ انھم کانوا یہ ما قبل کی علت ہے اگر یہ کو عقوبات کے دن کافروں کے جہنم میں داخل ہونے کے بعد کہنا مراد ہے تو اس سے پہلے یقال مقدر ہے ورنہ اس تقدیر کی ضرورت نہیں وہ قیامت کے دن کے حساب کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے وکل شئ احصینہ ہم نے ان کے تمام اعمال باطلہ اور اقوال زائغہ کو باقاعدہ لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے اور کوئی چیز ہم سے پوشیدہ نہیں لہذا آج عذاب کا مزہ چکھو اور جب تک تم عذاب میں رہو گے عذاب میں کمی نہیں ہو گی بلکہ اس کی شدت میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا فذوقوا سے پہلے یقال لھم محذوف ہے۔ جملہ ان للمتقین۔ بے شک شرک و کفر اور معاصی سے بچنے والوں کے لیے بشارت اخروی ہے مومنوں کو آخرت میں ہر مقصد و مطلب میں کامیابی اور ہر مکروہ اور ہر تکلیف سے نجات نصیب ہو گی۔ حدائق یہ مفازا سے بدل الاشتمال ہے اور اس میں مومنوں کی فوز و فلاح کی قدرے تفصیل ہے ان کو وہاں ہر طرح کے باغات ملیں گے خصوصاً انگوروں کے۔ جنت میں ان کی مصاحبت و رفاقت کے لیے نوجوان عورتیں ہونگی جو ان کی ہم عمر ہوں گی اور وہاں ان کو انواع و اقسام کے مشروبات کے چھلکتے ساغر پیش کیے جائیں گے۔ وہ جنت میں کوئی لغو، بیہودہ، اور جھوٹی بات نہیں سنیں گے اہل جنت ان خرافات سے پاک ہوں گے ان کی زبانوں سے کوئی اخلاق سے گری ہوئی بات نہیں نکلے گی۔ جزاء یہ فعل مقدر مجزی وا کا مفعول مطلق ہے۔ عطاء جزاء سے بدل ہے حسابا کے معنی ہیں کافی وافی (مظہری) یعنی جزا اور عطا ان کو تیرے پروردگار کی طرف سے

أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَسُيِّرَتِ

فوج فوج اور کھولا جائے آسمان تو ہو جائیں دروازے اور چلائے جائیں گے

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾

پہاڑ تو ہو جائیں گے چمکتی ریت بے شک دوزخ ہے تاک میں

لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَّا يَذُوقُونَ

شریروں کا ٹھکانا رہا کریں اس میں قرنوں نہ چکھیں

فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً

وہاں کوئی ٹھنڈک اور نہ پینے کی چیز مگر گرم پانی اور بہتی پیپ بدلہ ہے

وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا

پورا وہ توقع نہ رکھتے تھے حساب کی اور جھٹلاتے تھے

بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾ فَذُوقُوا

ہماری آیتوں کو مکر کر اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے لکھ کر اب چکھو

فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾

کہ ہم بڑھاتے جائیں گے تم پر عذاب بیشک ڈرنے والوں کو مراد ملنی ہے

حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا

باغ ہیں اور انگور اور نوجوان عورتیں ایک عمر کی سب اور پیالے

دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً

چھلکتے ہوئے نہ سنیں گے وہاں بک بک اور نہ مکرنا بدلہ ہے

مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

تیرے رب کا دیا ہوا حساب سے جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا

وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ

اور جو ان کے بیچ میں ہے بڑی رحمت والا قدرت نہیں کہ کوئی اس سے بات کرے جس دن

موضح قرآن ف کوئی کسی سے جھگڑ نہیں کہ اس کی بات بگڑ لے۔ ف عوام لوگ جو اس کو نہیں دیکھتے ہو چاہیں اس سے دنیا میں کہہ لیں آخرت میں اس کا جلال دیکھ ہے بن حکم کوئی نہیں بول سکتا۔

[illegible]

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ

[illegible]

أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ

[illegible]

فَمَن شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّآ أَنذَرْنٰكُمْ

[illegible]

عَذَابًا قَرِيبًا ۚ يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ

[illegible]

وَيَقُولُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِي كُنتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

[illegible]

سُورَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَأَرْبَعُونَ اٰيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿١﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿٢﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ

[illegible]

سَبْحًا ﴿٣﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ أَمْرًا ﴿٥﴾

[illegible]

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾ قُلُوبٌ

[illegible]

يَوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿٨﴾ أَبْصَارُهَا خٰشِعَةٌ ﴿٩﴾ يَقُولُونَ

[illegible]

[illegible]

فتح الرحمن [illegible]

سورۃ النبأ: آیت توحید: رب السمٰوٰت والارض — ۲ — وقال صوابا: نفی شفاعت قہری۔

سورۃ النازعات

ربط | سورۃ نبا میں انعامات ذکر کئے گئے اور مصائب کا ذکر ترک کر دیا گیا تاکہ وہ مقویت مفہوم ہو جائیں اس میں اشارہ تھا کہ آخرت میں بھی اسی طرح ہوگا کہ مومنوں پر انعامات ہوں گے اور کافروں پر عذاب۔ اب سورۃ النازعات میں بطور ترقی اس کا نمونہ ذکر کیا گیا یعنی جس طرح دنیا میں [illegible] فرشتے [illegible] اسی طرح آخرت میں [illegible] عذاب دیکھے

خلاصہ | والنزعت غرقا ——— ۱ ——— فالمدبرت امرا۔ آخرت کے ثواب و عذاب کا نمونہ ذکر کیا گیا ہے [illegible] مذاب الرابط۔ یوم ترجف۔ الراجفۃ ——— تا ——— ابصارھا خاشعۃ تخویف اخروی ہے یہ ہے وہ دن جس میں عذاب و ثواب کے فرشتے کافروں اور مومنوں پر متعین کئے جائیں گے یقولون ءانا لمردودون فی الحافرۃ۔ ——— ۱۲ ——— فاذا ھم بالساھرۃ۔ شکوی ہے کفار و مشرکین وہ بطور استہزاء کہتے ہیں کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا دوبارہ زندہ ہو کر پہلی حالت پر آ جائیں گے؟

ھل اتک حدیث موسی ——— تا ——— ان فی ذلک لعبرۃ لمن یخشی۔ تخویف دنیوی۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا اس نے سرکشی کی اور ان کی دعوت کو قبول نہ کیا تو ہم نے اس کو دنیا ہی میں سخت عذاب سے پکڑ لیا اور آخرت میں بھی اس کو شدید عذاب دینے کا فیصلہ صادر فرما دیا

ءانتم اشد خلقا ام السماء ——— تا ——— متاعا لکم ولانعامکم۔ یہ دعویٰ صورت پر عقلی دلیل ہے کہ اس بلند و بالا آسمان کو پیدا کیا دن و رات کو مقرر کیا زمین کو بچھا دیا اور اس پر پہاڑوں کو گاڑ دیا پھر زمین کی تمام انواع و اقسام نباتات کا پیدا کرنا تمہیں دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل ہے اللہ تعالیٰ جو اتنا قادر و حکیم ہے وہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنے کی کامل قدرت رکھتا ہے۔

فاذا جاءت الطامۃ الکبری ——— تا ——— فان الجحیم ھی الماوی۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ و اما من خاف مقام ربہ۔ الخ یہ مومنین کے لئے بشارت اخروی ہے۔ یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسھا۔ شکوی۔ وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی حالانکہ آپ کو اس کا کوئی علم نہیں۔ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے آپ تو اس سے ڈرانے والے ہیں۔

۱ والنزعت۔ یہ تمام اوصاف فرشتوں کے ہیں [illegible] ثواب و عذاب کا نمونہ [illegible] فرشتے قبض روح کے وقت مومنوں کے ساتھ نرمی کا سلوک اور کافروں کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرتے ہیں اسی طرح آخرت میں ہوگا۔ غرقا۔ النازعات کا مفعول مطلق ہے من غیر لفظہ [illegible] سختی اور شدت کے ساتھ کھینچنا۔ [illegible] فی النفوس [illegible] (مظہری، اغراق [illegible] مراغ) اس سے کافروں کی روحیں قبض کرنے والے فرشتے مراد ہیں جو شدت کے ساتھ ان کی روحیں کھینچتے ہیں۔ نشطا کے معنی ہیں گرہ کھولنا جس طرح ڈول آسانی کے ساتھ کنوئیں سے نکال لیا جاتا ہے اس سے مومنوں کی روحیں قبض کرنے والے فرشتے مراد ہیں۔ [illegible] الملائکۃ [illegible] کے معنی ہیں تیزی اور خوشی کے ساتھ [illegible] مطلب یہ ہوگا کہ وہ مومنوں کی روحیں نہایت خوشی اور نرمی کے ساتھ قبض کرتے ہیں۔

۲ والسبحت۔ فضا آسمانی میں تیرنے والے۔ مراد تیزی کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔ فالسبقت اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والے۔ فالمدبرت۔ اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے تدبیریں سوچنے والے۔ [illegible] [illegible]

یہ قیامت کے حق ہونے پر قسمیں ہیں اور جواب قسم محذوف ہے۔ [illegible] حق۔ (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۹۳) وجواب القسم محذوف [illegible] مظہری ج ۱۰ ص ۱۸۷) [illegible] (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ)

حاصل یہ کہ ہم ان [illegible] کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ قیامت ضرور آئے گی اور تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا تمہارا حساب کتاب ہوگا اور ثواب و عذاب کے فرشتے متعین کئے جائیں گے جو بڑی شان سے مومنوں کو جنت میں داخل کریں گے اور ان کا استقبال کریں گے اور ان کو سلام کا تحفہ پیش کریں گے اور کافروں کو

مشرکین کو حشر سے تخویف کر دوزخ میں داخل کریں گے اور ان کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں گے۔ جو صرف توحید کے تحریف اخروی ہے اور نشاۃ ثانیہ مقدر کے ساتھ متعلق ہے یعنی جب بل جائے گی اور کانپ اٹھے گی الراجفۃ سے مراد زمین ہے جس دن کانپ اٹھے گی کانپنے والی یعنی نفخۂ اولیٰ کے وقت ایک زبردست زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے زمین کو اس قدر شدید جھٹکے لگیں گے کہ پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد پیچھے آنے والی آئے گی مراد نفخۂ ثانیہ ہے جس سے ساری مخلوق زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہو گی۔ قلوب اس دن شدت ہول سے دل بہت سخت اضطراب میں

ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰی ﴿١٥﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ﴿١٦﴾ اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤی اَنْ تَزَكّٰی ﴿١٨﴾ وَاَهْدِیَكَ اِلٰی رَبِّكَ فَتَخْشٰی ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ الْكُبْرٰی ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰی ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰی ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰی ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾

ہوں گے اور آنکھیں مارے خوف کے جھکی ہوئی ہوں گی یقولون ءانا لمردودون فی الحافرۃ یہ منکرین ہیں الحافرۃ پہلی حالت۔ الحافرۃ الحالۃ الاولیٰ یعنی منکرین قیامت کہتے ہیں کیا ہم موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اسی پہلی حالت میں آ جائیں گے۔ کیا جب ہم پرانی اور بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو پھر بھی ایسا ہو گا؟ استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہیں ہو گا قالوا تلک اذا کرۃ خاسرۃ استہزاء کہتے ہیں اگر ایسا ہو بھی گیا تو ہماری یہ واپسی خسارے اور نقصان کی ہو گی کیونکہ جب ہم دوبارہ زندہ ہوں گے تو سامنے گھروں، باغوں اور جائیدادوں پر دوسرے لوگ قابض ہو چکے ہوں گے تو ہم ان سے کیونکر گزر بسر کر سکیں گے۔ ابو الشیخ رحمہ اللہ علیہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر بعث بعد الموت واقعی برحق ہے تو ہم تو بڑے خسارے میں رہے کیونکہ ہم نے اس کی تکذیب کی۔ اسی دن سخت فضیحت ہو گی۔ مدارک ابو السعود۔ فانما ھی زجرۃ واحدۃ یعنی ایک زبردست ڈانٹ۔ ایک چیخ۔ مراد نفخۂ ثانیہ ہے۔ الساھرۃ روئے زمین، سطح زمین۔ یہ بعث بعد الموت پر قدرت خداوندی کا بیان ہے۔ یعنی یہ ایک ایسی آواز ہو گی کہ اس سے تمام مردے زندہ ہو کر اور قبروں سے نکل کر زمین کی سطح پر موجود ہوں گے اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں ساری مخلوق کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ ھل اتٰک یہ تخویف دنیوی ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو وادی مقدس طویٰ میں آواز دی اور نبوت سے سرفراز فرما کر فرعون کی طرف بھیجا اور کہا فرعون کے پاس جاؤ وہ نہایت سرکش اور طاغی ہو چکا ہے اسے نرمی کے ساتھ توحید کی دعوت دو اور اسے ہدایت کی راہ دکھاؤ فقل ھل لک الی ان تزکی اسے جا کر کہو کیا تیرا اس طرف میلان ہے کہ تو اللہ کی توحید اور اس کے دین کو قبول کر کے گناہوں سے پاک ہو جائے۔ یہ پہلا مرتبہ ہے مراد یہ ہے کہ مجھ پر یقین رکھ اور ایمان لے آ۔ و اھدیک ...

موضح قرآن ف ۱ کہتے تھے اگر دوبارہ جی اٹھے تو ایک ایک مکان کے جز جز ادھر ادھر ہوں گے۔ ف ۲ یعنی آخرت میں بھی عذاب ہو گا اور دنیا میں بھی عذاب پایا۔

فتح الرحمٰن ف ۱ یعنی عصا و ید بیضا ۱۲۔

ف سے بات شقشتی میں تجھے تیرے پروردگار کی راہ دکھاؤں تو تیرے دل میں خوف خدا پیدا ہو۔ یہ دونوں مرتبے دوسری جگہ بھی مذکور ہیں جیسا کہ فرمایا ہے۔ لعلہ یتذکر او یخشیٰ (طٰہٰ ع ۲) پہلے اعلیٰ مرتبہ کا ذکر ہے اور بعد میں ادنیٰ مرتبہ کا۔ ف فاراہ الآیۃ الکبریٰ۔ مراد تمام آیات و معجزات ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے تمام معجزات کا اس کو مشاہدہ کرایا مگر اس کے باوجود اس نے جھٹلایا اور موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی۔ ثم ادبر یسعیٰ ہدایت سے اعراض کیا اور زمین میں شر و فساد پھیلانے کی کوشش کرتا رہا موسیٰ علیہ السلام کی دعوت توحید کے مقابلے میں اس نے اپنی رعیت کو جمع کیا

وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰٮهَا ۲۹ وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ
ذٰ لِكَ دَحٰٮهَا ۳۰ اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰٮهَا ۳۱ وَ
الۡجِبَالَ اَرۡسٰٮهَا ۳۲ مَتَاعًا لَّـكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ۳۳ فَاِذَا
جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ۳۴ يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ
مَا سَعٰى ۳۵ وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ يَّرٰى ۳۶ فَاَمَّا مَنۡ
طَغٰى ۳۷ وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۳۸ فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ هِىَ
الۡمَاۡوٰى ۳۹ وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ
عَنِ الۡهَوٰى ۴۰ فَاِنَّ الۡجَـنَّةَ هِىَ الۡمَاۡوٰى ۴۱ يَسۡـئَلُوۡنَكَ
عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا ۴۲ فِيۡمَ اَنۡتَ مِنۡ ذِكۡرٰٮهَا ۴۳
اِلٰى رَبِّكَ مُنۡتَهٰٮهَا ۴۴ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ يَّخۡشٰٮهَا ۴۵ كَاَنَّهُمۡ
يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰٮهَا ۴۶

ع ۲ — ۴

اور ان میں اعلان کیا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں مجھ سے بڑا کوئی نہیں اس لئے تم موسیٰ کی باتوں کی طرف توجہ نہ کرو۔ فاخذہ اللّٰہ۔ نکال منصوب بنزع خافض ہے ای بنکال الاخرۃ (قرطبی) اللّٰہ تعالیٰ نے اس کو دنیا اور آخرت کی سزا میں پکڑ لیا، دنیا میں اس کو غرق کر کے ہلاک کیا اور آخرت میں اس کو جہنم میں داخل کیا جائیگا دنیوی عذاب میں تو بالفعل پکڑ لیا اور اخروی عذاب کا بھی فیصلہ فرما دیا جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب (سورۂ مومن ع ۵) ف ان فی ذٰلک اس میں خدا سے ڈرنے والوں کے لئے عبرت و نصیحت ہے جس طرح فرعون نے تکذیب کی اور دنیا ہی میں عبرتناک عذاب میں گرفتار کیا گیا اسی طرح اہل مکہ کا حشر ہوگا۔ ف ءانتم اشد۔ یہ دعوائے بعث یعنی حشر و نشر پر عقلی دلیل ہے خطاب منکرین اہل مکہ سے ہے سمک کے معنی اونچائی اور بلندی کے ہیں۔ قیامت کے دن مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کو ناممکن سمجھنے والو یہ تو بتاؤ کہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا زمین و آسمان اور ساری کائنات کو پیدا کرنا؟ اللّٰہ نے آسمان کو پیدا فرمایا اس کو ایک خاص مقدار میں زمین سے بلند کیا اور اس کو برابر اور ہموار بنایا کہ اس میں کہیں کوئی شگاف اور نشیب و فراز نہیں۔ واغطش لیلھا اور اس کی رات کو ڈھانپ دیا یعنی رات کو اندھیرے میں چھپا دیا اور اس کے دن کو روشن اور ظاہر فرما دیا۔ لیلھا اور ضحٰھا کی السماء کی طرف اضافت ادنیٰ ملابست کی وجہ سے ہے۔ ف والارض اور پھر اس کے علاوہ اللّٰہ تعالیٰ نے زمین کو بچھا دیا۔ زمین سے پانی کے چشمے جاری کر دیئے اور اس میں ہر قسم کا سبزہ پیدا کیا اور اس پر پہاڑ رکھ دیئے

موضح قرآن ف سورۂ فصلت یعنی حٰم سجدہ میں آسمان کو پیچھے کہا یہاں زمین کو پیچھے سو یہاں آسمان کو بنانا ہے اونچا اور رات دن ظاہر کیا شاید زمین سے پہلے ہو وہاں ان کو سات کیا بانٹ کر پھر ہر ایک میں جدا دستور چلایا یہ شاید زمین سے پیچھے ہو ۱۲ منہ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ ف پوچھتے تھے کہ قیامت کب ہے سب بے خبر ہیں ... یعنی شتاب مانگتے ہیں قیامت ہو وقت معلوم ہوگا کہ بہت شتاب آئی دیر کچھ نہیں لگی ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ف دحا ... ہموار کردن زمین است کہ مفروشہ ... ۱۲

[illegible]

[illegible]

[illegible] ف [illegible] فاذا جاءت الطامة الکبریٰ [illegible] سب سے بڑی مصیبت جو ہر مصیبت پر غالب آجائے گی جس کا مقابلہ نہ کیا جا سکے [illegible] جس کے بعد قیامت قائم ہو جائے گی [illegible] جب قیامت قائم ہو جائے گی اس دن ہر آدمی اپنے تمام کیے ہوئے اعمال کو یاد کرے گا اور ہر ایک کو دیکھ لے گا۔ اعمال خیر و شر سب سامنے آجائیں گے۔

ف [illegible] وبرزت الجحیم لمن یریٰ [illegible] دیکھنے والوں کے لئے جہنم کو ظاہر کر دیا جائے گا اور ہر شخص اس کا مشاہدہ کرے گا [illegible] فاما من طغیٰ یعنی جنہوں نے سرکشی کی اور کفر و عصیان میں حد سے گزر گئے [illegible] دنیا کے پیچھے پڑے رہے [illegible] آخرت کی تیاری [illegible] ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

ف [illegible] واما من خاف مقام ربہ [illegible] لیکن جو لوگ قیامت کے دن اپنے رب [illegible] سے ڈر گئے اور نفس [illegible] اللہ تعالیٰ کی اطاعت [illegible] تو ان کا ٹھکانا جنت میں ہوگا۔

ف [illegible] یسئلونک عن الساعۃ [illegible] مشرکین آپ سے بطور استہزاء سوال کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] مشرکین کے سوال [illegible] آپ سے کیوں سوال کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

ف [illegible] مشرکین کے سوال کا جواب ہے کہ آپ تو قیامت کے [illegible] ڈرانے والے ہیں [illegible] ڈرانے والے اور خبردار کرنے والے [illegible] قیامت کا وقت معین بتانے کے لئے نہیں آئے [illegible] اس لئے آپ کو اس کا علم بھی نہیں [illegible]

ف [illegible] کانھم یوم یرونھا [illegible] قیامت [illegible] سوال کرتے ہیں تو جب قیامت [illegible] دیکھ لیں گے [illegible] دنیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۂ عبس

ربط: سورۂ النازعات میں تخویف اخروی کا مضمون ذکر کیا گیا اور سورۂ عبس میں تخویف اخروی علی سبیل الترقی ذکر کی گئی۔ یوم یفر المرء من اخیه ۵ وامه وابیه ۵ وصاحبته وبنیه ۵ یعنی کفار و مشرکین کو عذاب تو ہوگا۔ لیکن دوران اس قدر وحشت اور ہولناکی ہوگا کہ ہر ایک نفسی نفسی پکارے گا اور عزیز رشتہ داروں سے دور بھاگے گا۔

خلاصہ: مضمون کے اعتبار سے سورت کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ عبس وتولیٰ ۔۔۔ تا ۔۔۔ کرام بررة ۵ تنبیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و بیان عظمت قرآن کریم۔ دوسرا حصہ قتل الانسان ما اکفره ۔۔۔ تا ۔۔۔ کلا لما یقض ما امره ۵ زجر برائے مشرکین۔ انسان کا فرض تھا کہ شکر گذار اور احسان مند ہو، جبکہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کے باوجود کفران نعمت میں بڑھا ہوا ہے۔ تیسرا حصہ فلینظر الانسان الی طعامه ۔۔۔ تا ۔۔۔ متاعا لکم ولانعامکم ۵ دلیل عقلی برائے ثبوت قیامت زمین سے نباتات اور ثمرات پیدا کرنے کے لئے مختلف تدابیر اور تمام کے ماکولات و مشروبات کس نے پیدا کئے ہیں؟ جو سب کچھ پیدا کر سکتا ہے وہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

فاذا جاءت الصاخة ۔۔۔ تا ۔۔۔ لکل امرئ منهم یومئذ شان یغنیه تخویف اخروی۔ قیامت کا دن اس قدر ہولناک ہوگا کہ کسی کو کسی کی خبر نہیں ہوگی ہر شخص نفسی نفسی کے عالم میں اپنے قریب ترین رشتہ داروں سے بھی دور بھاگے گا۔ وجوه یومئذ مسفرة ۵ ضاحکة مستبشرة ۵ بشارت اخرویہ یعنی قیامت کے دن ایمان والوں کے چہرے خوش اور مسرور ہوں گے۔ ووجوه یومئذ علیها غبرة ۵ الخ۔ تخویف اخروی ہے۔ کفار و مشرکین اس دن ذلیل و رسوا ہوں گے۔

۱؎ عبس وتولیٰ۔ تنبیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صنادید قریش عتبہ، شیبہ، ابوجہل، امیہ اور ولید وغیرہم بیٹھے تھے آپ ان کو سمجھا رہے تھے اور اسلام کی دعوت دے رہے تھے آپ کو امید تھی کہ اگر یہ لوگ اسلام لے آئے تو ان کی وجہ سے بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ اسی اثنا میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم جو نابینا صحابی تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چونکہ نابینا تھے اس لئے آپ کی مصروفیت کا اندازہ نہ کر سکے اور قرآن پڑھانے کی بار بار درخواست کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی بلکہ ان کی اس حرکت کو ناپسند فرمایا اور چہرے سے ایک مخصوص کیفیت سے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور ان کی طرف سے رخ پھیر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیتیں نازل ہوئیں اور آپ کو تنبیہ فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعراض ان کی تحقیر کی وجہ سے نہ تھا اس لئے کہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا۔ اس نابینا سے آپ کے اعراض میں کوئی رضائے الٰہی کا جذبہ مضمر تھا اور یہ اعراض کسی نفرت کی وجہ سے نہ تھا۔ آپ نے خیال فرمایا کہ نابینا تو مخلص مومن ہے اس کو بعد میں بھی پڑھایا جا سکتا ہے لیکن صنادید قریش کو شاید اس طرح سمجھانے کا موقع پھر ہاتھ نہ آئے نیز اگر وہ سمجھ گئے تو ان کی وجہ سے بہت سے لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔

۲؎ وما یدریک۔ آپ کو کیا معلوم شاید وہ نابینا آپ سے قرآن سن کر پاک ہو جاتا اور یذکر یا نصیحت سن کر اس سے فائدہ اٹھاتا اور اس طرح اس سے فائدہ اٹھاتا یعنی قبول کا اعلیٰ درجہ کہ اگر وہ یہ نصیحت سنتا تو اس سے متاثر ہو کر برائیوں سے پاک ہو جاتا۔ یہی ادنیٰ درجہ ہے کہ غور و تدبر کے بعد اسے سمجھ لیتا۔

۳؎ اما من استغنیٰ۔ جو ایمان سے اور آپ کی دعوت و تبلیغ سے مستغنی اور بے نیاز ہیں آپ ان کے درپے ہیں اور توجہ سے ان کی باتیں سنتے ہیں۔ اگر وہ ایمان نہ لائیں اور کفر و شرک سے پاک نہ ہوں تو اس سے آپ پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ آپ کا کام تو صرف پہنچانا ہے۔ منوانا آپ کا کام نہیں۔ اس سے مراد صنادید قریش ہیں جو آپ کی دعوت و تبلیغ میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے تھے۔ واما من جاءک۔ لیکن جو شخص یعنی ابن ام مکتوم بڑے شوق سے دوڑتا ہوا آپ کے پاس آتا ہے اور وہ خدا سے ڈرتا بھی ہے، ہدایت کا شوق اور طلب کا جذبہ رکھتا ہے آپ اس سے اعراض کرتے اور اس سے غفلت کا برتاؤ فرماتے ہیں۔

ف۵ یعنی ۔ حرف ردع ہے ۔ یوں تو نہیں چاہئے تھا ۔ بعض حقا ہے اور ما بعد سے متعلق ہے یعنی یقیناً یہ آیت قرآنیہ ہر ایک کے لئے عبرت و نصیحت ہیں جو بھی چاہے انہیں پڑھ کر قرآن سے نصیحت حاصل کرے فی صحف ۔ اس سے مراد وہ صحیفے اور تختیاں ہیں جن پر فرشتے لوح محفوظ سے کلام اللہ کو نقل کرتے ہیں وہ صحیفے اللہ کے نزدیک قابل تکریم ہیں اور قدر و منزلت میں بہت بلند اور پاکیزہ ہیں کہ فرشتوں کے سوا کسی کا ہاتھ ان کو نہیں لگتا ۔ وہ صحیفے ایسے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے ہیں اور گناہوں سے پاک اور اللہ تعالیٰ کے نہایت فرمانبردار ہیں ۔ اکثر مفسرین کے نزدیک سفرۃ سے فرشتے مراد ہیں ۔ بعض مفسرین کے نزدیک سفرۃ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں جو قرآن کی آیتوں کو صحیفوں اور تختیوں میں لکھ لیا کرتے تھے ۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے فوائد سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک سفرۃ سے فرشتے اور کاتبانِ صحابہ رضی اللہ عنہم دونوں مراد ہیں ف۶ قتل الانسان ۔ یہ جملہ الانسان سے انسانِ کافر مراد ہے اور یہ اس پر بددعا ہے ۔ قتل ای لُعِن لعنہ اللہ کی رحمت سے دور ہو ۔ یہ سب سے بڑی بددعا ہے ما اکفرہ فعل تعجب ہے یا استفہام برائے توبیخ ہے ۔ ایمان و تسلیم کے اس قدر اسباب و دواعی کے باوجود اس کا کفر نہایت ہی قابلِ تعجب ہے ۔ دعاء علیہ بأشنع الدعوات و تعجب من افراطہ فی الکفر بعد هجوم الدواعی علی الشکر و الایمان (مظہری ج ۱۰ ص ۲۰۰) استفهام توبیخ ای ای شیء حملہ علی الکفر او ھو تعجب ای ما اشد کفرہ (مدارک) ف۷ من ای شیء خلقہ استفہام بمعنی تقریر ہے اور ای شیء سے مراد بیان تحقیر ہے یعنی نہایت حقیر چیز سے اللہ نے اس کو پیدا فرمایا ہے من نطفۃ یہ اس حقیر چیز کا بیان ہے ۔ نطفہ سے اس کو رحمِ مادر میں پیدا کیا اور اس کی اجل ، اس کے عمل ، اس کے رزق اور اس کی سعادت و شقاوت کا فیصلہ کیا پھر ایام حمل گذر جانے کے بعد رحمِ مادر سے اس کے باہر نکلنے کا راستہ آسان فرمایا پھر اس کو موت دی اور قبر میں

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعٌ وَاحِدٌ

سورۂ عبس مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۙ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ

تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس بات سے کہ اس کے پاس نابینا آیا اور تجھ کو کیا خبر ہے

لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۙ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؕ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ

شاید کہ وہ سنورتا یا سوچتا تو کام آتا اس کو سمجھانا جو

اسْتَغْنٰى ۙ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ؕ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ﴿۷﴾

پروا نہیں کرتا سو تو اس کی فکر میں ہے اور تجھ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ۙ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ

اور وہ جو آیا تیرے پاس دوڑتا ہوا اور وہ ڈرتا ہے سو تو اس سے

تَلَهّٰى ۚ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ﴿۱۲﴾ فِيْ

تغافل کرتا ہے یوں نہیں یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اس کو پڑھے لکھا ہے

صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ

عزت کے ورقوں میں اونچے رکھے ہوئے نہایت ستھرے ہاتھوں میں

سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ؕ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ؕ﴿۱۷﴾

لکھنے والوں کے جو بڑے درجے کے نیکوکار ہیں مارا جائیو آدمی کیسا ناشکر ہے

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ؕ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ﴿۱۹﴾

کس چیز سے بنایا اس کو ایک بوند سے بنایا اس کو پھر اندازہ پر رکھا اس کو

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا

پھر راہ آسان کر دی اس کو پھر اس کو مردہ کیا پھر قبر میں رکھوایا اس کو پھر جب

موضح قرآن ف حضرت ایک کافر کو سمجھاتے تھے اس میں ایک مسلمان آیا نابینا وہ اپنی طرف مشغول کرنے لگا کہ وہ آیت کیونکر ہے اور آپ کے معنی کیا ہیں حضرت پر گراں گذرا یہ وقت کا پوچھنا اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیتیں نازل کیں یعنی یہ کافر گرا ہو دل پاس لگا ہے رسول کا آگے رسول کو خطاب فرمایا ۔ [illegible] رضی اللہ تعالیٰ ف دو فرشتے ۔ اللہ سے یاد رکھو ہے کہ تیری ملاقات ۔ [illegible] اللہ تعالیٰ قرآن کی آیتیں ف یعنی وہ ورق ف یعنی فرشتے اس کو لکھتے ہیں اس موافق جو اترتی ہے [illegible] اللہ تعالیٰ ف یعنی ہاتھ پاؤں اسلوب پر رکھے اور ایک بہت بڑا ایک بہت بچپنا [illegible] اللہ تعالیٰ ف یعنی ایمان اور کفر کی سمجھ دی اور پیٹ میں سے نکالا آسانی سے [illegible] تعالیٰ ۔

فتح الرحمٰن [illegible]

میں اتروادیا پھر جب چاہے گا اُسے دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ کَلَّا بمعنی حقًّا ہے یعنی یہ بات یقینی ہے کہ انسان کو فرض اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل نہیں کی، حالانکہ اس کا فرض تھا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات جلیلہ کے پیش نظر وہ اس پر ایمان لاتا اور اس کے تمام اوامر و نواہی کی تعمیل کرتا۔ غالب امر کی بنا پر ارشاد فرمایا، کیونکہ مردوں کی غالب اکثریت کو قبروں ہی میں دفن کیا جاتا ہے اس لئے اس آیت سے قبر کے لئے ... کی فرضیت ثابت کرنا صحیح نہیں۔ ف ۵ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ ثبوت قیامت پر عقلی دلیل ہے۔ قضبا ترکاریاں۔ غلبا گنجان ... انسان کو

شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ
الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ
عِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾
وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا
جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾
وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع ۱

جو منکر ہیں ڈھیٹھ

چاہیئے کہ وہ اپنے کھانے پینے کی اشیاء کو دیکھے کس طرح ہم نے ان کو پیدا کیا ہے ہم نے آسمان سے مینہ برسایا، پھر زمین کو شق کر دیا اور اس میں غلے انگور، ترکاریاں، زیتون، کھجوریں، ہر قسم کے گنجان باغات، میوہ جات اور گھاس پیدا کی، یہ تمام چیزیں تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے سامان زندگی ہیں۔ یہ سارے انعامات کس نے عطا کئے ہیں ذرا غور تو کرو اور بتاؤ جو مردہ زمین کو زندہ کر کے اس میں انواع و اقسام نباتات پیدا کر سکتا ہے کیا وہ مردوں کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا ضرور کر سکتا ہے اور کرے گا اور جب وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اس دن لوگوں کا جو حال ہوگا اس کی کیفیت بھی سن لو۔ ف ۶ فَاِذَا جَآءَتِ۔ یہ تخویف اخروی ہے اور اس میں ثبوت کا دعوی مذکور ہے۔ علی سبیل الترقی یہاں قیامت کی شدت اور ہولناکی کا نقشہ کھینچا گیا ہے، ہر شخص کو صرف اپنی جان کی فکر ہوگی یہاں تک آدمی اپنے بھائی، اپنے باپ اور اپنے بیوی بچوں سے بھی دور بھاگے گا اور کوئی کسی کے کام نہیں آسکے گا۔ ہر شخص کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوں گے اور وہ اپنے انجام کی فکر میں دوسروں سے بالکل بے خبر اور غافل ہوگا۔ ف ۷ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ بشارت اخرویہ ہے۔ مسفرۃ مضیئۃ روشن یعنی قیامت کے دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور مسرت و شادمانی سے کھلے ہوں گے یہ مومنین کے چہرے ہوں گے۔ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ یہ تخویف اخروی ہے۔ غبرۃ گرد و غبار، اداسی اور مردنی۔ قترۃ سیاہی، ذلت و رسوائی۔ اور کچھ چہرے ایسے ہوں گے جن پر مایوسی اور مردنی چھائی ہوگی اور ذلت و رسوائی سے سیاہ پڑ جائیں گے۔ یہ کون ہوں گے؟ یہ کفار و فجار ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اسلام کی دعوت کو ٹھکرایا اور خدا کے احکام سے بغاوت کی۔ غبرۃ غبار و دخان ..... قترۃ ذلۃ و شدۃ (قرطبی) وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

موضح قرآن ف یعنی ایسی سخت آواز جس سے لوگوں کے کان بہرے ہو جائیں یہ مراد ہے صور سے۔

سورۃ التکویر

سورۂ عبس میں بیان کیا گیا تھا کہ قیامت کا دن اس قدر ہولناک ہوگا کہ ہر آدمی اپنے اعزہ و اقارب سے بھی دور بھاگے گا اور ہر آدمی اپنے لئے آپ ہی فکر میں مشغول ہوگا۔ اب یہاں اس سے بطور ترقی فرمایا قیامت کے دن حساب کتاب کے بعد نامۂ اعمال کھولے جائیں گے اور جنت و جہنم سامنے لائی جائے گی اور ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے۔

خلاصہ

اذا الشمس کورت ——— تا ——— واذا الجنۃ ازلفت۔ تخویف اخروی یعنی احوال قیامت کا مجمل خلاصہ۔ یہ احوال چودہ ہیں بارہ دنیوی اور دو اخروی۔

فلا اقسم بالخنس ——— تا ——— والصبح اذا تنفس۔ تخویف اخروی بطور ترقی اور احوال قیامت پر شواہد۔ جواب قسم محذوف ہے۔

انہ لقول رسول کریم ——— تا ——— وما ھو بقول شیطٰن رجیم۔ تمہید برائے زجر آئندہ و دعویٰ سورت مع دلیل نقلی۔ یہ عظیم الشان قرآن ایک معزز، طاقتور اور خدا کے یہاں نہایت مقرب اور امین فرشتے کا لایا ہوا ہے۔ یہ کوئی شیطانی کلام نہیں ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دیوانہ نہیں ہیں۔

فاین تذھبون ——— تا ——— آخر۔ زجر مع تخویف۔ ایسی عظیم الشان کتاب کے ہوتے ہوئے تم اس سے ہدایت حاصل نہیں کرتے ہو اور کہاں بھٹکتے پھرتے ہو۔ یہ قرآن تمام لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو چاہے قرآن کی ہدایت پر عمل کر کے نیکی کی راہ اختیار کرے۔

اذا الشمس کورت۔ تخویف اخروی۔ یہاں بارہ احوال ذکر کئے ہیں پہلے چھ احوال قیام قیامت سے پیشتر ظاہر ہوں گے اور پچھلے چھ قیام قیامت کے بعد۔ سورج کی روشنی بے نور ہو جائے گی۔ یعنی سورج ختم کر دیا جائے گا اور ستارے جھڑ جائیں گے۔ اس کی روشنی کو لپیٹ دیا جائے گا۔ اور ستارے بے نور ہو جائیں گے اور ٹوٹ کر زمین پر گر پڑیں گے۔ واذا الجبال سیرت۔ اور جب پہاڑوں کو زمین سے اکھیڑ کر اس کے ریزے ہوا میں اڑا دئیے جائیں گے۔ واذا العشار عطلت۔ عشار، عشراء کی جمع ہے وہ اونٹنی جس کے حمل پر دس ماہ گذر چکے ہوں۔ عربوں کے یہاں وہ نہایت قیمتی شمار ہوتی تھی۔ اس کے بعد وضع حمل تک دودھ کا حساب نہیں چھوڑتے تھے لیکن جب قیامت ہوگی تو شدت ہول سے یہ قیمتی اونٹنیاں بھی مالکوں کو بھول جائیں گی اور ان کو بے پروا ہو کر بے فکر چھوڑ دیا جائے گا۔ واذا الوحوش حشرت۔ وحشی اور جنگلی جانور جو ہمیشہ آبادیوں اور انسانوں سے دور بھاگتے اور جنگلوں میں رہتے ہیں قیامت کے خوف و ہراس کی وجہ سے آبادیوں کا رخ کریں گے۔ اور پالتو جانوروں اور انسانوں سے مل جل جائیں گے۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ خوف و دہشت کے وقت جانور انسانوں کے قریب آ کر جمع ہو جاتے ہیں۔ اس آیت سے قیامت کے دن حشر بہائم مراد نہیں کیونکہ یہ بہائم کا حشر ان کی موت ہی ہے۔ حضرت ابن عباس رض، عکرمہ، ربیع بن خثیم، حضرت ابی بن کعب اور امام غزالی رح اور امام رازی رح کا یہی مسلک ہے۔ عن ابن عباس فی قولہ تعالٰی واذا الوحوش حشرت قال حشرھا موتھا وحشر کل شیء الموت غیر الجن والانس فانھما یوقفان یوم القیامۃ (ابن جریر ج ۳۰ ص ۴۴، ابن کثیر ج ۴ ص ۴۷۶، معالم و خازن ج ۷ ص ۱۶۲، جامع البیان ص ۵۰۶، مدارک ج ۴ ص ۱۴۱)

عن ربیع بن خثیم واذا الوحوش حشرت قال اتٰی علیھا امر اللہ (قرطبی ج ۱۹ ص ۲۲۹) وقال عکرمۃ حشرھا موتھا (بحر محیط ج ۸ ص ۴۳۲)

قال حجۃ الاسلام الغزالی والحق انہ لا یحشر غیر الثقلین لعدم کونھم مکلفین ولا اھلا للکرامۃ بوجہ (روح ج ۳۰ ص ۵۱)

باقی رہی وہ حدیث جس میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جانوروں کو اٹھایا جائے گا اور بے سینگ والے جانور سینگ والوں سے بدلہ لیں گے تو اس کے بارے میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر کے طور پر وارد نہیں ہوئی اور

[illegible]

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝٢

[illegible]

وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝٣ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤

[illegible]

وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝٥ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦

[illegible]

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝٧ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝٨

[illegible]

بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠ وَإِذَا

[illegible]

السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝١١ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝١٢ وَإِذَا

[illegible]

الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ ۝١٤ فَلَا

[illegible]

أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝١٥ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝١٦ وَاللَّيْلِ إِذَا

[illegible]

عَسْعَسَ ۝١٧ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝١٨ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ

[illegible]

[illegible]

واذا الصحف نشرت اور جب اعمالنامے حسب کتاب کے لئے کھولے جائیں گے یا مومنوں اور کافروں کے درمیان ان کے اعمالنامے تقسیم کئے جائیں گے۔ واذا السماء کشطت ۔ اور جب آسمان چھیل دیئے جائیں گے ۔ واذا الجحیم سعرت اور جب دوزخ بھڑکا دی جائے گی واذا الجنۃ ازلفت اور جب جنت نزدیک کر دی جائے گی علمت نفس ما احضرت ۔ یہ تمام قسموں کا جواب ہے جب مذکورہ بالا احوال ظاہر ہوں گے یعنی قیامت قائم ہو جائے گی اس وقت ہر شخص کو اپنے اعمال خیر و شر معلوم ہو جائیں گے جو اس نے دنیا میں کئے تھے۔

كَرِيمٍ ١٩ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ٢٠ مُطَاعٍ
ثَمَّ أَمِينٍ ٢١ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ٢٢ وَلَقَدْ
رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ٢٣ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ٢٤
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ٢٥ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ٢٦
إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ٢٧ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن
يَسْتَقِيمَ ٢٨ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ٢٩

سُورَةُ الِانفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً [illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ١ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ٢
وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ٣ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ٤ عَلِمَتْ
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ٥ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا

منزل ۷

فلا اقسم بالخنس ۔ تخصیص الخنس کی وجہ جنس کے متعلق ہیں بطور ترقی اور دن رات اور ستاروں کے احوال سے قیامت کے دن لوگوں کے مختلف احوال پر شواہد پیش کئے گئے ہیں۔ الخنس ۔ خانس اور خانسۃ کی جمع ہے پیچھے چل کر چھپ جانے والے ۔ الجوار جاریۃ کی جمع ہے تیزی سے چلنے والے ۔ الکنس کانس اور کانسۃ کی جمع ہے یعنی روشنی دکھانے کے بعد تحت الشعاع میں چھپ جانے والے ۔ عسعس ۔ اور جب رات پھیل جائے اور [illegible] [illegible]

ان لقول ۔ زجر کے لئے تمہید ہے اور رسول وحی کی طرف اشارہ ہے یعنی قطعی طور پر ہم نے سن لیا اب یہ بھی سن لو کہ یہ جو کچھ کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ وحی ہے اور وحی وہ فرشتہ لاتا ہے جو بڑی قوت

کا مالک اور عرش والے بادشاہ کے نزدیک بڑی عزت اور بلند مرتبے والا اور امین ہے۔ وہ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں میں حاکم مطاع ہے تمام فرشتے اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔

موضح القرآن ۔ لے یہ حضرت جبریل کی صفت ہے ۔ اور دیکھا اللہ تعالیٰ ۔ [illegible] کا اصلی صورت میں [illegible] زمین کی [illegible] اور پر [illegible] شیطان مردود [illegible]

۲ وما صاحبکم بمجنون: یہ مشرکین کے اس قول کی تردید ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہتے تھے۔ فرمایا آپ مجنون نہیں ہیں۔ قرآن ایسا فصیح و بلیغ اور حکمت و معرفت سے لبریز کلام کسی مجنون کی زبان سے جاری نہیں ہو سکتا۔ آپ وحی لانے والے فرشتے کو بھی افق پر اس کی اصلی شکل میں دیکھ چکے ہیں۔

۳ وما ھو علی الغیب بضنین: یعنی اللہ کی طرف سے جو علوم و معارف آپ پر نازل ہوتے ہیں ان کی تعلیم و تبلیغ میں آپ بخل نہیں کرتے۔ یہ قرآن وحی الٰہی ہے، شیطان کا کلام یا شیطانی القاء نہیں ہے۔

فاین تذھبون: تم کدھر جا رہے ہو اور کس راستہ پر بے عقلی کی باتیں کر رہے ہو۔ ایسی عظیم الشان کتاب میں غور و فکر کر کے اس سے ہدایت حاصل نہیں کرتے ہو۔ حالانکہ یہ کتاب تمام جہانوں کے لئے ہدایت و نصیحت ہے۔ خصوصاً ہر اس شخص کے لئے جو سیدھی راہ پر چلنا چاہے [illegible] قرآن بے شک [illegible] [illegible] ان کا مطالعہ کریں گے اور حق [illegible] ان کے سینوں میں موجزن ہوگا۔

۴ وما تشاءون: لیکن تمہارا ارادہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے۔ ہدایت و ضلالت اللہ کے قبضہ میں ہے۔ ہدایت صرف ان کو نصیب ہوتی ہے جو اللہ کی طرف انابت اور رجوع کرنے والے ہوں اور ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ لیکن جو لوگ حق کو [illegible] محض ضد و عناد کی وجہ سے حق کو ٹھکراتے ہیں ان کے دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے اور ان کو ہدایت کی توفیق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

سورۃ الانفطار

ربط: سورۃ انفطار میں، التکویر میں مذکورہ احوال سے مشترک حادثات اور اخروی احوال ذکر کئے گئے لیکن اس کے مقابلے میں لفظ ترقی، تفصیل تفسیر میں آرہی ہے۔ اسی طرح اس سورت میں تخویف اخروی بھی بکثرت ترقی ہے۔ وہاں مذکور ہوا کہ قریب ہے کہ لپیٹ کر ملائکہ کی طرف چلے گئے اور ان میں قائم رہیں گے یہاں فرمایا وما هم عنها بغائبين یعنی وہ اپنے ٹھکانوں سے کبھی نہ نکلیں گے۔ سورۂ تکویر میں توحید کا ذکر نہیں لیکن انفطار میں نفی شفاعت قہریہ اور نفی کارسازی غیر اللہ کا بیان فرمایا گیا ہے یوم لا تملك نفس لنفس شيئا والامر يومئذ لله ۔

خلاصہ

اذا السماء انفطرت ـــــ تا ـــــ واذا القبور بعثرت۔ تخویف اخروی، احوال قیامت کا ذکر حسب سابقہ بے علی سبیل الترقی

یا ایہا الانسان ـــ تا ـــ فی ای صورۃ ما شاء رکبک۔ زجر ہے انسان! تجھے مہربان رب سے کس چیز نے غافل کر دیا ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے حسن وجمال عطا فرمایا۔ اس کا تو تجھے شکر ادا کرنا چاہیے تھا

کلا بل تکذبون بالدین ـــ تا ـــ یعلمون ما تفعلون۔ شکوی و زجر ہے، تم قیامت کو نہیں مانتے ہو حالانکہ تمہارے اعمال کا پورا پورا حساب لکھا جا رہا ہے

ان الابرار لفی نعیم۔ بشارت اخرویہ وان الفجار لفی جحیم ـــ تا ـــ ثم ما ادراک ما یوم الدین۔ تخویف اخروی۔ یوم لا تملک نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ۔ بیان توحید، نفی شفاعت قہریہ۔

۱؎ اذا السماء انفطرت۔ تخویف اخروی مع ذکر قیامت کا بیان حسب سابقہ بے علی سبیل الترقی۔ آسمان پھٹ جائیگا یعنی پھیل جانے کے بعد واذا الکواکب انتثرت۔ اور یہ تارے جھڑ جانے کے یعنی اسے جھڑ جائیں گے واذا البحار فجرت اور دریا بہہ جانے کے بعد جاری کئے جائیں گے واذا القبور بعثرت اور اہل قبور کو اٹھایا جائے گا۔

علمت نفس الخ جواب قسم ہے جب قیامت قائم ہو جائیگی تو ہر نفس کو اپنے تمام اعمال نیک وبد کا علم ہو جائیگا کیونکہ ہر شخص کو اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا جسے پڑھ کر وہ سب کچھ معلوم کر لے گا۔

۲؎ یا ایہا الانسان الخ یہ زجر ہے اے انسان تجھے اپنے رب کے بارے کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے کہ تو اس کے احکام سے غافل ہو کر عصیان و طغیان پر کمربستہ ہو گیا ہے حالانکہ وہ نہایت مہربان اور بخشش کرنے والا ہے۔ اس نے تجھے پیدا کیا، ہر عضو کو صحیح سالم بنایا اور تمام اعضاء کو متناسب بنا کر قد و قامت، نقش و نگار اور حسن و جمال کے جس مرتبہ میں چاہا تجھے ڈھال دیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش اور اس کی شان کریمی پر تمہیں مغرور ہو کر اس کی اطاعت سے غافل نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ اس کی نعمتوں کا شکر کرنا اور اس کی عبادت و اطاعت کر کے اپنا عابد زندگی بنانا چاہیے۔

۳؎ کلا۔ یہ ما قبل سے ردع ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے مغرور ہو کر اس سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

بل تکذبون بالدین۔ یہ ما قبل سے ترقی ہے کہ تم اللہ کے احکام سے غفلت کو ختم کرنے کے بجائے ایک اور بہت بڑھ کر گناہ کا ارتکاب کر رہے اور سرے سے جزاء و سزا کو جھٹلا رہے ہو۔ انتم لا ترتدعون عن ذلک بل تجترئون علی اعظم منه حیث تکذبون بالجزاء والبعث (روح ج ۳۰ ص ۶۹)

۴؎ وان علیکم الخ تم مغرور نہ ہو اور جزاء وسزا کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم پر نگران فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے نزدیک عزت والے ہیں اور تمہارے تمام نیک و بد اعمال کو لکھتے رہتے ہیں وہ تمہارے تمام چھوٹے بڑے اور اچھے برے عملوں کو جانتے ہیں کیونکہ خلوت و جلوت

ہیں وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔ یعلمون ما تفعلون اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے صرف ظاہری اعمال ہی کو جانتے ہیں اور دلوں کے ارادوں کو نہیں جانتے ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ان الابرار لفی نعیم، یہ بشارت اخرویہ ہے۔ نیک لوگ اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے قیامت کے دن ہر قسم کی نعمتوں میں ہوں گے ؎ وان الفجار، یہ تخویف اخروی ہے۔ اور اللہ کے نافرمان اور اس کی حدود کو توڑنے والے دوزخ میں ہوں گے قیامت کے دن فیصلہ جزا اور سزا کے بعد وہ اس میں داخل ہوں گے وما ہم عنہا بغائبین یہ حالت قیامت

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

فَعَدَلَكَ ۝ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا

كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ

نَعِيْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ

الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ

لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

کی حیثیت سابقہ سے علی سبیل الترقی ہے۔ دوزخی دوزخ میں اپنے اپنے مقامات میں پہنچ جانے کے بعد ایک لمحہ بھی غائب نہیں ہو سکیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ؎ وما ادرٰک یوم ... قیامت کی عظمت و شدت کا بیان ہے۔ فرمایا تمہیں کیا معلوم جزا و سزا کا دن کس قدر ہولناک اور فیصلہ کن ہوگا پھر کہتا ہوں تمہیں کیا معلوم یوم جزا کس قدر ہولناک ہوگا۔ یہ حیثیت سابقہ علی سبیل الترقی بیان توحید ہے اس میں شفاعت قہریہ کی نفی کی گئی ہے اور یوم جزا کا ایک نہایت ہی ہولناک پہلو بیان کیا گیا ہے کہ اس دن کوئی نفس کسی کے کام نہیں آئے گا۔ مشرکین نے اپنے جن خود ساختہ معبودوں کو شفیع غالب سمجھ رکھا ہے قیامت کے دن وہ اپنے پجاریوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے اور اس دن سارا کاروبار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوگا۔ دنیا کے کاموں میں تو لوگوں کو اختیارات دیے گئے ہیں، مگر وہاں کسی کو کوئی اختیار نہ ہوگا (والامر یومئذ للہ) وحدہ لا یملک الشفاعۃ احد الیوم شیئا من الامر کما ملکھم فی الدنیا (مظہری ج ۱۰ ص ۲۱۶) اس سے شفاعت انبیاء علیہم السلام اور شفاعت مومنین کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ شفاعت اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوگی اور شفاعت کا اذن قہریہ نہیں ہے

موضح قرآن ف یعنی کیسا بدن ہیں ...

برابر کیا طلعت میں۔

سورۃ انفطار میں آیات توحید

سوم لا تملک نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ۔ نفی شفاعت قہریہ۔

سُورۃ المطففین

سورت ما بلا کی نسبت: اس میں احوال قیامت کا بیان علی سبیل الترقی ہے۔ سورۃ انفطار میں مذکور تھا کہ تم روز جزا سے کبھی غائب نہ ہو گے اب سورۃ مطففین میں علی سبیل الترقی بیان ہوگا کہ سب کے نامہ اعمال مخصوص رجسٹروں میں درج ہوں گے اور کوئی شخص کسی کی سفارش سے اپنا نام وہاں سے خارج نہیں کرا سکے گا۔

خلاصہ

ویل للمطففین ــــ تا ــــ یوم یقوم الناس لرب العلمین ۝ یہ لوگ ناپ تول میں بددیانتی کرکے لوگوں کا مال کھاتے ہیں کیا وہ نہیں سمجھتے کہ قیامت کے دن ماخوذ نہیں ہوں گے۔

کلا ان کتب الفجار ــــ تا ــــ کتب مرقوم ۝ تخویف اخروی۔ ان منافق و فجار کے نام سجین میں درج ہوں گے اور وہاں سے نام خارج نہیں کرا سکیں گے۔

ویل یومئذ للمکذبین ــــ تا ــــ وما یکذب بہ الا کل معتد اثیم ۝ قیامت کو جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ اذا تتلی علیہ ایتنا قال اساطیر الاولین ۝ یہ جھٹلانے والوں پر شکوہ ہے۔

کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون ــــ تا ــــ ھذا الذی کنتم بہ تکذبون ۝ تخویف اخروی ہے۔

کلا ان کتب الابرار لفی علیین ۝ ــــ تا ــــ یشرب بہا المقربون ۝ بشارت اخرویہ۔ ابرار و اخیار کے نام علیین میں درج ہوں گے وہ قصور جنت میں مسرور و شادماں ہوں گے اور اعلیٰ قسم کے مشروبات سے ان کی تواضع ہوگی۔

ان الذین اجرموا کانوا من الذین امنوا یضحکون ۝ تا آخر۔ زجر برائے مشرکین و تخویف اخروی۔ مشرکین دنیا میں مسلمانوں کو حقیر سمجھتے تھے اور انہیں دیکھ کر ان پر ہنستے تھے اور ان کو گمراہ سمجھتے تھے۔ آج قیامت کے دن مومنین کافروں پر ہنسیں گے اور اس طرح ان سے انتقام لیا جائے گا۔

۱؎ ویل للمطففین یہ ترجمہ ہے۔ علامہ آلوسی کا متعلق محذوف ہے جو کالوا کے فاعل سے حال ہے۔ بعض مفسرین علی الناس پر وقف کرتے اور اسے متعلق سے قال ابن عطیۃ ... علیہ ھذا ... [illegible] ... (روح) ان کو تولنے والوں کے لئے ہلاکت اور دل ہے جو لوگوں سے جب خود ناپ تول کر لیتے ہیں تو پورا پورا وصول کر لیتے ہیں بلکہ اپنے حق سے زیادہ لے لیتے ہیں اور جب دوسروں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو ان کے حق سے کم کر دیتے ہیں ان کو یہ نہیں کرنا چاہیے۔ انہیں چاہیے کہ وہ خدا سے ڈریں جو ظلم و زیادتی پر ان کو سخت سزا دے گا۔

۲؎ الا یظن۔ یہ لوگ دوسروں کی حق تلفی میں اس طرح منہمک ہیں گویا ان پر اٹھنے کوئی محاسبہ نہیں ہوگا اور سمجھتے ہیں کہ قیامت کے دن میں جو نہایت شدید اور ہولناک ہوگا انہیں نہیں اٹھایا جائے گا اور ان سے اس ظلم و زیادتی کا حساب کتاب نہیں لیا جائے گا حالانکہ اس دن میں تمام انسانوں کو اٹھایا جائے گا اور سب رب العالمین اور احکم الحاکمین کے سامنے پیش ہوں گے وہ پورا پورا حساب کرے گا اور مظلوموں کو ظالموں سے ان کا حق دلائے گا اور پھر ظالموں کو ظلم و تعدی کی سخت سزا بھی دے گا۔

۳؎ کلا ان کتب الفجار۔ یہ تخویف اخروی ہے کلا بمعنی حقا ہے سجین تحت الثریٰ میں ایک مقام ہے جس میں کافروں کی روحیں قیامت تک محبوس رہیں گی۔ وہیں ان کے اعمال نامے محفوظ ہوتے ہیں وہاں ایک دفتر رجسٹر بھی ہے جس میں تمام کافروں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ وسجین علم لکتاب جامع ھو دیوان الشر دون فیہ اعمال الشیاطین واعمال الکفرۃ والفسقۃ من الثقلین (ابو السعود)

[illegible]

يَسْتَوْفُونَ ۝٢ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝٣

أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ۝٤ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝٥

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٦ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ

الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝٧ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝٨ كِتَابٌ

مَّرْقُومٌ ۝٩ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝١٠ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ

بِيَوْمِ الدِّينِ ۝١١ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝١٣ كَلَّا ۖ بَلْ

رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝١٤ كَلَّا إِنَّهُمْ عَن

رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝١٥ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ۝١٦

ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝١٧ كَلَّا إِنَّ

كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝١٨ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝١٩

[illegible]

موضح قرآن

[illegible]

[illegible]

ان کے دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے اور ان میں حقائق کو سمجھنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی۔ کلا انھم … [illegible]
… [illegible] … انکار کیا کرتے تھے
… [illegible] … انبیاء علیہم السلام
اور ابرار و اتقیاء … [illegible] … درج کئے جاتے ہیں۔

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ
لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِيْ
وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾
خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾
وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾
وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْا اِلٰى
اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْا اِنَّ
هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَمَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ
يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

لکھا جاتا ہے کہ وہ موت کے بعد علیین میں پہنچے … جہاں مقرب فرشتے موجود ہوتے ہیں۔ یشہدہ المقربون … اِنَّ الْاَبْرَارَ … مومنین جنت کی نعمتوں میں ہوں گے، تختوں پر تکیے لگائے اللہ تعالیٰ کے انعامات کی طرف دیکھ رہے ہوں گے، ان کے چہروں سے نعیم جنت کی رونق کے آثار … ظاہر ہوں گے … خالص سفید اور … شراب … جس پر مہر لگی ہوگی … مشک … ہوگی … مقربین … [illegible]

مشرکین مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے یہ لوگ گمراہ ہیں، حالانکہ ان کو مسلمانوں پر نگران مقرر نہیں کیا گیا تھا … [illegible] … آج قیامت کے دن مسلمان جنت میں تختوں پر بیٹھے … دیکھ کر ہنسیں گے … هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ … [illegible]

موضح قرآن … [illegible]

سورۃ الانشقاق

سورۃ التطفیف میں مذکور ہوا کہ تم کسی طرح برائی سے پہنچ مقامات سے آگے نہیں نکل سکتے۔ یہاں علی سبیل الترقی فرمایا کہ [illegible] رابطہ [illegible] سے نہیں نکل سکو گے اور تم پر حالات آتے رہیں گے۔ [illegible] دوچار ہونا پڑے گا۔ [illegible] نیز سورۃ التطفیف میں نیک کام کرنے والوں کی ایک مثال ذکر کی گئی۔ [illegible] یہاں نیک کاموں کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ [illegible]

خلاصہ

اذا السماء انشقت ــــ تا [illegible] تخویف اخروی۔ آسمان پھٹ جائیں گے اور زمین سب کچھ اگل دے گی یہ آخرت کے ابتدائی احوال ہیں۔ [illegible] ترغیب ہے کہ اے انسان ایک وقت آنے والا ہے کہ تو اپنے رب سے ملے گا، اس لئے اب وقت ہے نیک کام کر لے۔

فاما من اوتی کتابہ بیمینہ ــــ تا [illegible] بشارت اخرویہ۔ قیامت کے دن جن کو داہنے ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے ان کا حساب نہایت آسان ہوگا اور وہ خوش و خرم اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔

واما من اوتی کتابہ وراء ظہرہ ــــ تا [illegible] تخویف اخروی۔ [illegible] پیٹھ کے پیچھے دیئے جائیں گے ان کے لئے ہلاکت ہوگی اور وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔

فلا اقسم بالشفق ــــ تا [illegible] تخویف اخروی بطور ترقی از صورت سابقہ [illegible] یہ مشرکین کیسے نادان ہیں کہ ایسے دلائل کے باوجود ایمان نہیں لاتے اور قرآن کے احکام کے سامنے نہیں جھکتے۔ [illegible] عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ الا الذین امنوا [illegible] مومنین ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ان کے لئے غیر منقطع اجر و ثواب ہے۔

۱ اذا السماء انشقت۔ تخویف اخروی۔ آخرت کے ابتدائی احوال کا بیان۔ جب آسمان پھٹ جائیں گے۔ آسمانوں کا پھٹنا [illegible] جب اللہ کا امر ہوگا آسمان اس کے امر کی اطاعت کریں گے اور ان کے لائق یہی ہے [illegible] بجا لائیں [illegible] قدرت کاملہ کے نفاذ سے کنایہ ہے۔ [illegible] والمعنی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

۲ واذا الارض مدت۔ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔ قیامت کے دن زمین کی وسعت میں اضافہ کر دیا جائے گا تاکہ اولین و آخرین اس میں سما سکیں [illegible] زمین اپنے اندر کی تمام چیزیں باہر پھینک دے گی اور اپنے پیٹ کی ہر چیز باہر نکال کر خالی ہو جائے گی [illegible] اذا کا جواب محذوف ہے [illegible] ملاقی الانسان [illegible]

۳ یایھا الانسان [illegible] ترغیب ہے۔ [illegible] الانسان [illegible] اللہ کی طرف راجع ہے۔ انسان تا دم آخر [illegible] مسلسل [illegible] آخر قیامت کے دن [illegible] اس لئے انسان پر لازم ہے کہ [illegible] اعمال صالحہ کا ذخیرہ جمع کرنے کی کوشش کرے۔ اگر نیک کام کرے گا تو عمل نامہ داہنے ہاتھ میں ملے گا اور اگر کفر و شرک کرے گا

تو اس کا اعمال نامہ پشت سے دیا جائے گا۔ ف۵ فاما من اوتی۔ یہ بشارت خوشخبری ہے۔ جو لوگ دنیا میں ایمان لائے اور نیک کام کئے قیامت کے دن ان کے اعمال نامے ان کے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور ان کا حساب نہایت آسان ہوگا اور وہ خوش و خرم اور شاداں و فرحاں جنت میں اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔ واما من اوتی کتبہ وراء ظہرہ۔ کفار و مشرکین کو ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور وہ ہلاکت و موت کی تمنا کریں گے تاکہ ان کو عذاب نہ ہو لیکن یہ آرزو کبھی پوری نہیں ہوگی اور ان کو جہنم میں داخل کر دیا جائیگا (ف) وراء ظہرہ سے مراد یہ ہے کہ اس کا سینہ چیر کر اس کا بایاں ہاتھ پیٹھ سے باہر نکال دیا جائے گا اور اس طرح بائیں ہاتھ میں اس کو نامہ اعمال دیا جائیگا۔ (قرطبی، مظہری، تفسیر...) ف۶ انہ کان۔ کافر دنیا میں اپنے اہل و عیال میں نہایت خوش و خرم رہتا تھا اور آخرت کی اسے کوئی فکر ہی نہ تھی اور وہ سمجھتا تھا کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں ہوگا اور نہ اسے حساب کتاب دینا ہوگا۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعمال سے باخبر ہے وہ ضرور اسے دوبارہ زندہ کر کے اس کے اعمال کی اس کو جزا دے گا۔ ...

ف۷ فلا اقسم۔ یہ قیامت میں احوال مختلفہ پر شواہد ہیں۔ شفق وہ سرخی جو غروب آفتاب کے بعد نمودار ہوتی ہے اس پر بھی کئی حالات آتے ہیں۔ رات اور رات جن چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے رات پر بھی کتنے ہی حالات وارد ہوتے ہیں۔ اور چاند جب کامل ہو جاتا ہے اس پر کئی حالات آتے ہیں جس طرح غروب آفتاب کے بعد شفق اس کے بعد رات اور اس کے مختلف حصے اسی طرح چاند پہلے دن سے لے کر تمام اور بڑا ہونے تک مختلف حالات سے گذرتا ہے۔ یہ شواہد ہیں کہ قیامت کے دن تم بھی مختلف احوال سے گذرو گے۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر اور ایک حال سے دوسرے حال میں پہنچو گے۔ یہ عذاب اور ثواب دونوں کے مختلف درجات و احوال کی طرف اشارہ ہے (ف) لترکبن احوالا بعد احوال هي طبقا
في الشدة بعضها ارفع من بعض وهي الموت وما بعده من القيامة واهوالها (البحر المحيط ج ٨ ص ٤٤٨) - الشعبی

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۃ الانشقاق مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۲ وَاِذَا

جب آسمان پھٹ جائے اور سن لے حکم اپنے رب کا اور وہ اسی لائق ہے اور جب

الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝۳ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝۴ وَاَذِنَتْ

زمین پھیلا دی جائے اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے اور سن لے حکم

لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى

اپنے رب کا اور وہ اسی لائق ہے اے آدمی تجھ کو تکلیف اٹھانی ہے اپنے

رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷

رب تک پہنچنے میں سہہ سہہ کر پھر اس سے ملنا ہے سو جس کو ملا اعمال نامہ اس کا داہنے ہاتھ میں

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ

تو اس سے حساب لیں گے آسان حساب اور پھر کر آئے گا اپنے لوگوں کے پاس

مَسْرُوْرًا ۝۹ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝۱۰ فَسَوْفَ

خوش ہو کر اور جس کو ملا اعمال نامہ اس کا پیٹھ کے پیچھے سے سو

يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۱ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۲ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ

وہ پکارے گا موت موت اور پڑے گا آگ میں وہ رہا تھا اپنے گھر میں

مَسْرُوْرًا ۝۱۳ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝۱۴ بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ

بے غم اس نے خیال کیا تھا کہ پھر کر نہ جائے گا کیوں نہیں اس کا رب

كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝۱۵ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝۱۶ وَالَّيْلِ وَمَا

اس کو دیکھتا تھا سو قسم کھاتا ہوں شام کی سرخی کی اور رات کی اور جو

موضح قرآن ف۱ یعنی آسمان بے حکم نہیں۔ ف۲ نگاہ ڈالے مرنے۔ ف۳ یعنی عذاب کے ڈر سے موت مانگے گا۔ ف۴ یعنی دنیا میں آخرت سے بے فکر تھا۔ ف۵ اب اس کے عمل کی جزا دیا چاہیے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی اموات را بیندازد ۱۲۔ ف۲ حساب روز آخرت باور نداشت ۱۲۔

شدہ ... لتركبن طبقا عن طبق ... درجہ بدرجہ ...

... کو ... ہو گیا ہے ... ان کے ... معقول ...

ان کو ... نہیں ...

... نہیں ...

وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن

طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ

الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿٢٢﴾

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٤﴾

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ

غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٢٥﴾

سُورَةُ الْبُرُوجِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ

وَمَشْهُودٍ ﴿٣﴾ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ

الْوَقُودِ ﴿٥﴾ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿٦﴾ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿٧﴾

... دیکھ ... مثلاً ... ان کو ... ہو گا۔

... عداوت ... اپنے دلوں میں ... والله اعلم ...

... بشارت ... ان کو ... عذاب ... سزا ...

... استثناء منقطع ہے ... ہو گا۔

موضح قرآن

... ان کے ... اللہ کے ...

... مسلمانوں ... بادشاہ ... ان کو ...

... منکر ... تھے ...

... لے سکیں۔ ... اللہ ... نصیب میں ... اللہ کا فضل

ہے اور ان کے نصیب ... حق تعالیٰ نے ان کے جواب میں یہ سورت ... سب ...

حاضر ہوتے ہیں ... جمعہ کا دن ... اور سب حاجی عرفہ کے دن ... ہیں۔

فتح الرحمن ... یعنی ... بعد ... حشر و حساب ... بعد ازاں ... یا بہشت ...

... یعنی روز قیامت ... یعنی روز جمعہ ... یعنی روز عرفہ ...

سورۃ البروج

رابطہ اس سورت میں احوال قیامت پر تخویف کا ذکر ہے سورۂ سابقہ سے بطور تنزل نیز اس سورت میں توحید کا ذکر ہے

خلاصہ

والسماء ذات البروج ـ ـ ـ تا ـــ وشاھد ومشھود ۔ احوال قیامت پر حوالہ ہے۔
قتل اصحٰب الاخدود ـ ـ تا ـــ العزیز الحمید متعلق بشاہد ومشہود بطریق لف ونشر غیر مرتب۔ کفار دنیا میں مسلمانوں کو ایذائیں دیتے تھے اور اس پر شاہد ہوتے تھے قیامت کے دن اس کے برعکس معاملہ ہوگا
الذی له ملک السمٰوٰت ۔ الآیۃ بیان توحید مع سبب تحریق یعنی سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے ان الذین فتنوا المؤمنین ۔ الآیۃ تخویف اخروی۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات ۔ بشارت اخرویہ ۔ ان بطش ربک ... شاہد ومشہود سے متعلق ہے جس طرح قیامت کا وعدہ سچا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی گرفت بھی نہایت سخت ہے۔
انه هو یبدئ ویعید ـــ تا ـــ فعال لما یرید ۔ متعلق بعذاب دوزخ۔
هل اتٰک حدیث الجنود ـ ـ ـ تا ـــ واللّٰه من ورائهم محیط ۔ پہلے شاہد سے متعلق ہے جس طرح آسمان تم کو محیط ہے اور تم اس سے باہر کہیں نہیں بھاگ سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ سب کو محیط ہے سب کچھ جانتا ہے اور کوئی اس کے عذاب سے نہیں بھاگ سکتا۔
بل هو قرآن مجید ـــ تا ـ ... تکذیب کرنے والوں سے متعلق ہے۔

تفسیر والسماء ۔ یہ ثبوت قیامت پر شاہد اول ہے اور جواب قسم محذوف ہے، یہ آسمان جو تمہیں احاطہ کئے ہوئے ہے اور جس کے محیط سے تم نکل کر کہیں نہیں جا سکتے یہ اس پر شاہد ہے کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہیں محیط ہے اور قیامت کے دن تم اس کے عذاب سے کہیں نکل کر نہ جا سکو گے۔ بروج سے بارہ برج مراد ہیں جن کو سورج سال بھر میں اور چاند ایک ماہ میں طے کر لیتا ہے یا ان سے ستاروں کی منازل مراد ہیں۔

تفسیر والیوم ۔ یہ ثبوت قیامت پر دوسرا شاہد ہے اور اس قسم کا جواب محذوف ہے یوم موعود سے قیامت کا دن مراد ہے جس طرح قیامت کا یوم موعود یقینی ہے اسی طرح اس دن میں مجرموں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت بھی سخت ہوگی وشاھد ومشھود یہ ثبوت قیامت پر تیسرا شاہد ہے۔ شاہد سے کفار مراد ہیں جو دنیا میں مسلمانوں کو ایذائیں دیتے اور اس کا تماشا دیکھتے تھے اور مشہود سے مسلمان مراد ہیں جن کو ایذا دی جاتی تھی یہ شاہد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کافروں کو سخت سزا دے گا اس دن مسلمان کفار کے عذاب کے شاہد ہوں گے اور وہ مشہود ہوں گے۔

تفسیر قتل ۔ یہ پہلے شاہد سے متعلق ہے ... اصحٰب الاخدود سے مراد وہ ظالم بادشاہ اور اس کے حواری ہیں جو اہل توحید کو زندہ جلاتے تھے کہتے ہیں ایک بادشاہ تھا جو ایک بت کی عبادت کرتا اور لوگوں کو بھی اس کی عبادت پر مجبور کرتا تھا۔ اس نے بڑی بڑی خندقیں کھدوا کر ان میں آگ جلائی اور جو شخص بت کی پوجا سے انکار کرتا اسے اس آگ میں ڈال دیا جاتا۔ اسی اثناء میں ایک عورت کو پکڑ کر لایا گیا جس کی گود میں بچہ تھا ... انہوں نے کہا اگر یہ عورت بت کی عبادت نہیں کرے گی تو اسے بچے سمیت آگ میں ڈال دیا جائے گا مگر اس عورت نے ان کی دھمکی سے کوئی اثر نہ لیا اور بچہ ... آخر ظالموں نے اس کا بچہ چھین کر آگ میں پھینک دیا ... بچے نے آگ کے اندر سے آواز

بلند کی ہے   اندر ہمارا دگر من زینجا فرو نشستم   گرچہ دریا جہاں آتشم

کو یہ کہلے آگ میں کود جا میں اگرچہ ظاہر آگ میں ہوں لیکن دیکھ لے آگ باغ و بہار بن چکی ہے چنانچہ اس عورت نے بھی آگ میں چھلانگ لگا دی۔ اذ ھم علیھا قعود یعنی وہ مشرک خندقوں پر بیٹھے تھے اور مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کر رہے تھے اس کو آنکھوں سے دیکھ رہے تھے

بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝٧ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا

مسلمانوں کے ساتھ (جو) کچھ کر رہے تھے دیکھ رہے تھے اور ان سے صرف اسی بات کا بدلہ لے رہے تھے کہ وہ ایمان لائے تھے

بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝٨ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اللہ پر جو زبردست ہے سب خوبیوں والا جس کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝٩ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ

اور اللہ کے سامنے ہے ہر ایک چیز   تحقیق جن لوگوں نے مسلمان مردوں کو

وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ

اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے عذاب جہنم ہے اور ان کے لئے عذاب

الْحَرِيقِ ۝١٠ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ

آگ کا   بے شک جو لوگ یقین لائے اور کئے بھلے کام ان کے لئے باغ ہیں

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۝١١ إِنَّ

جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں   یہ ہے بڑی مراد ملنی   بے شک

بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝١٢ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝١٣ وَهُوَ

پکڑ تیرے رب کی سخت ہے   بے شک وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور دوبارہ کرے گا اور وہی

الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝١٤ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝١٥ فَعَّالٌ لِمَا

بخشنے والا ہے محبت کرنے والا   مالک عرش کا بڑی شان والا   کر ڈالنے والا جو

يُرِيدُ ۝١٦ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝١٧ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝١٨

چاہے   کیا پہنچی ہے تجھ کو بات ان لشکروں کی   فرعون اور ثمود کی

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝١٩ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ

کوئی نہیں پر جو منکر ہیں جھٹلاتے ہیں   اور اللہ نے ان کو ہر طرف سے

مُحِيطٌ ۝٢٠ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۝٢١ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۝٢٢

گھیر رکھا ہے   کوئی نہیں یہ قرآن ہے بڑی شان کا   لکھا ہوا لوح محفوظ میں

ف وما نقموا ان مسلمانوں پر ان کافروں کا غضب کی وجہ صرف یہی تھی کہ وہ شرک کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لا چکے تھے وہ اللہ جو سب پر غالب ہے ہر طرح کا مالک اور حمد و ثنا کا مستحق ہے الذی له ملک السموات یہ توحید کا بیان ہے علی سبیل الترقی وہ ساری کائنات کا بادشاہ ہے، ساری جہان میں اسی کا تصرف و اختیار نافذ ہے وہ عالم الغیب اور حاضر و ناظر ہے اس لئے حاجات و مشکلات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو اور اس کے سوا کسی اور کو مت پکارو۔

ف ان الذین فتنوا یہ تخویف اخروی ہے۔ جن کفار و مشرکین نے مومن مردوں اور عورتوں کو محض توحید کی وجہ سے مختلف قسم کی تکلیفوں اور ایذاؤں میں مبتلا کیا اور پھر اس کے بعد توبہ نہیں کی اور ایمان نہیں لائے ان کے لئے جہنم کا اور سخت ترین عذاب آگ کا ہے فلهم عذاب جهنم بسبب کفرهم ولهم عذاب الحریق بسبب فتنتهم المؤمنین والمؤمنات (روح ج ۳۰ ص ۹)

ف ان الذین امنوا یہ بشارت اخروی ہے جو لوگ ایمان لائے نیک کام کئے اور اپنے دین کی خاطر اذیتیں برداشت کیں ان کے لئے جنتوں کے باغ ہیں جن میں تمام انواع مشروبات کی نہریں جاری ہوں گی اور وہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے یہی ان کی سب سے بڑی کامیابی ہے

موضح قرآن ف ایک بادشاہ کا کاہن تھا ... بادشاہ نے اس کو ساحر کے پاس بٹھایا کہ سحر سیکھے وہ بیٹھا کرتا ایک راہب کے پاس بھی بیٹھے کر اللہ تعالیٰ نے دسترس کمال دی اگر شیر اور سانپ راہ کو کہا باندھتے اور کوڑھی اندھے اس کے کہنے سے چنگے ہوتے پھر اس کے سبب بہت خلقت اللہ پر اور عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی بادشاہ بت پرست تھا یہ بات سن کر اس نے اس لڑکے کو مار ڈالا اور جو شہر کے ہر محلے کے آگے کھائی کھدوائی اس سے آگ سے بھر دی ہر محلے میں سے مرد اور عورتیں پکڑ منگائیں جو بت کو سجدہ نہ کرتا اس کو آگ میں ڈالتا ہزاروں آدمی شہید ہوئے تب اللہ کا غضب نازل ہوا وہی آگ پھیل پڑی بادشاہ اور امیروں کے گھر پھونک دیے۔ ف یعنی دنیا کا عذاب اور آخرت کا۔

فتح الرحمن ف مترجم گوید حاصل قصہ آن است کہ بادشاہی کافر گردید و خندقہا کند بارہا آتش پر کرد و آتش افکند، خدا تعالیٰ آن آتش را بر بادشاہ و متعلقان او مسلط ساخت تا از خندق بیرون آمد و پاک بسوخت واللہ اعلم ۱۲

جو قیامت کے دن مومنوں کے لئے مخصوص ہوگی۔

[illegible] ان الذین فتنوا۔ یہ دوسرے شاہد سے متعلق ہے۔ آخرت میں مومنوں کو جنت میں داخل کیا جائیگا اور کافروں کو دوزخ میں۔ جس طرح قیامت اور یوم نہایت سخت ہے اسی طرح کافروں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت بھی نہایت سخت ہوگی وہ دنیا میں کفر و شرک بھی کرتے تھے۔ قیامت کے دن ان سے انتقام لیا جائیگا۔

[illegible] انہ ھو۔ یہ بھی دوسرے مشہود یا شاہد سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ ہی پہلی بار سب کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو دوبارہ پیدا کریگا وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا، فرمانبرداروں سے محبت کرنے والا عرش عظیم کا مالک، بڑی شان والا ہے وہ ان تمام خوبیوں کا مالک ہے لیکن خدا ان میں سے بھی ہے وہ جو ارادہ فرمالے اس کو پورا کرنے والا بھی ہے۔ اس میں تعریف اخروی کی طرف اشارہ ہے۔

[illegible] ھل اتٰک۔ یہ پہلے شاہد سے متعلق ہے جس طرح آسمان سب کو محیط ہے اور وہ اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ ان سب کو محیط ہے وہ اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ فرعون و ثمود الجنود سے بدل ہے کیا تمہیں فرعون اور ثمود کا قصہ معلوم نہیں کہ کس طرح انہوں نے عناد و سرکشی سے ہمارے پیغمبروں کی تکذیب کی اور مومنوں کو طرح طرح کی ایذاؤں میں مبتلا کیا۔ استفہام تقریری ہے یعنی ان تمام امور کا علم ہے۔

[illegible] بل الذین۔ یہ بھی پہلے شاہد سے متعلق ہے۔ اس قدر بیانات و تذکیر کے بعد اب کوئی شبہ تو باقی نہیں رہا مگر وہ پھر بھی تکذیب کرتے ہیں بلکہ تکذیب میں منہمک ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں اس کی سزا دیگا وہ ان کو احاطہ کئے ہوئے ہے اس لئے وہ اس سے بھاگ نہیں سکتے۔ جس طرح آسمان سب کو محیط ہے۔ یٰمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا (الرحمٰن)

[illegible] بل ھو قرآن مجید۔ بل الذین کفروا فی تکذیب سے متعلق ہے کافر اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں یہ جھوٹ نہیں بلکہ یہ عالیشان کتاب ہے جو ان کی دسترس سے بالا ہے۔ ان کے عناد و نخوت کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے۔ تائیداً۔ [illegible] [فی لوح محفوظ] [illegible] ہے جو شیاطین کی دسترس سے محفوظ ہے اور اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا۔ امام نافع کی قرات میں محفوظ مرفوع ہے اور قرآن کی صفت ہے یعنی قرآن ہر قسم کے رد و بدل سے محفوظ ہے یا کافروں سے محفوظ ہے یعنی وہ اسے مٹا نہیں سکتے۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سورۃ البروج میں آیت توحید

۱۔ الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض۔ نفی شرک فی التصرف۔

سُورۃ الطارق ۱؎

ربط | سورۃ بروج میں ثبوت قیامت پر شواہد کا ذکر تھا نیز تخویف دنیوی و اخروی و بشارت اخروی کا بیان تھا اسی طرح سورۃ الطارق میں ازبس ضروری منکرین ... ایسے شواہد اور قوی بیانات کے باوجود وہ نہیں مانتے بلکہ جھٹلا رہے ہیں تو ان کو ذرا مزید مہلت دو اگر پھر بھی نہیں مانیں گے تو انہیں پکڑ لیا جائیگا۔

خلاصہ

والسماء والطارق ـــــ تا ـــــ ان کل نفس لما علیہا حافظ ۔ یہ تخویف ہے کہ ہر شخص پر نگران فرشتے مقرر ہیں جو تمام اعمال لکھ رہے ہیں اس لئے ہر عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

فلینظر الانسان مم خلق تا فما لہ من قوۃ ولا ناصر یہ حشر و نشر پر دلیل عقلی اور تخویف ہے۔ اللہ تعالیٰ جو نطفہ سے انسان کو پیدا کر سکتا ہے وہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

والسماء ذات الرجع ـــــ تا ـــــ وما ھو بالھزل یہ حشر و نشر پر دوسری دلیل عقلی ہے بطور نمونہ جس طرح اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برساتا ہے اور زمین سے نباتات اگا لیتا ہے۔ اسی طرح وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ انھم یکیدون کیدا و اکید کیدا یہ شکوی ہے۔ فمھل الکافرین امھلھم رویدا یہ تخویف۔

۲؎ والسماء یہ تخویف اخروی پر شاہد ہے یعنی آسمان ہی پر بات کو سمجھنے کا سامان ظاہر ہے کہ جس طرح وہ ستارہ روشن اور قائم رہتا ہے اسی طرح تم میں سے ہر ایک پر فرشتے نگران مقرر ہیں جو ان کے تمام اعمال خیر و شر لکھتے رہتے ہیں۔ ان علی نفس الا علیہا حافظ من حفظ عملھا من الملائکۃ علیہم السلام یحصی علیہا ما تکسب من خیر او شر (ابو زید ج ۳۰ ص ۹۰) النجم الثاقب چمکتا ہوا روشن ستارہ مراد ہے جو ثریا یا عام ستاروں کی نسبت زیادہ روشن ہو یا مراد جنس ہے (روح المعانی)

۳؎ فلینظر الانسان یہ حشر و نشر کے لئے پہلا عقلی نمونہ ہے۔ انسان اس پر غور کرے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کو اچھلنے والے پانی (نطفہ) سے پیدا کیا ہے جو پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان میں سے نکلتا ہے (کبیر)

۴؎ انہ علی رجعہ جس طرح اللہ تعالیٰ ابتداءً انسان کو نطفہ سے پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اسی طرح وہ اس کو دوبارہ زندہ کرنے اور موت کے بعد حیات کی طرف لوٹا دینے پر بھی قادر ہے۔ ضمیر رجعہ کی متعلق ہے۔ اگر ... یوم تبلی السرائر ظرف رجعہ کا متعلق ہے ... انسان کو دوبارہ حیات اس دن ہو گی جس میں تمام بھید ظاہر کر دیے جائیں گے اس وقت انسان کے پاس کوئی قوت نہیں ہو گی جس سے وہ اپنی جان کی حفاظت کر سکے اور نہ کوئی اس کا مددگار ہی ہو گا جو اسے اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔

۵؎ والسماء ذات الرجع۔ یہ حشر و نشر پر دوسرا عقلی شاہد ہے۔ ذات الرجع بارش والا۔ کیونکہ بارش بھی آسمان کی طرف سے برستی ہے۔ ذات الصدع نباتات والی۔ کیونکہ زمین پھٹ کر ہی اس سے نباتات اگتی ہے۔ جواب قسم محذوف ہے ای لتبعثن یعنی جس طرح ہم آسمان سے بارش برساتے ہیں اور زمین سے نباتات اگاتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن تمہیں بھی پیدا کر کے زمین سے نکال لیں گے قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

[illegible]

سُوْرَةُ الطَّارِقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝۲
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝۳ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝۴
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝۵ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝۶
يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝۷ اِنَّهٗ
عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝۸ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝۹ فَمَا لَهٗ مِنْ
قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝۱۰ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝۱۱ وَالْاَرْضِ
ذَاتِ الصَّدْعِ ۝۱۲ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝۱۳ وَّمَا هُوَ
بِالْهَزْلِ ۝۱۴ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝۱۵ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝۱۶
فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝۱۷

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible]

سُورۃ الاعلیٰ

ربط: مشرکین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلافات دو نہایت اہم مسئلوں میں تھا، اول مسئلہ توحید میں، دوم حشر و نشر اور جزا و سزا میں۔ سورۃ الطارق تک مسئلہ قیامت کا بیان تھا۔ اب سورۃ اعلیٰ سے لے کر آخر تک مسئلہ توحید کا بیان ہوگا۔ مسئلہ توحید سے مشرکین کو فرقہ کی بڑی وجہ ان کی عیش و عشرت میں انہماک ہے، اس لئے مسئلہ توحید کے ساتھ ساتھ تزہید فی الدنیا کا مضمون بھی کہیں کہیں مذکور ہوگا۔ بعض سورتوں میں دونوں مضمون مذکور ہوں گے، بعض میں صرف ایک اور بعض میں مسئلہ تزہید کا ذکر ہوگا۔ درمیان میں دو سورتوں یعنی الضحیٰ اور الانشراح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے لئے تسلی کا مضمون مذکور ہوگا۔

خلاصہ

سورۃ الاعلیٰ چونکہ اس حصہ کا مبدأ ہے، اس لئے اس میں توحید اور تزہید فی الدنیا دونوں مضمون مذکور ہیں۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ دعویٰ توحید کے دونوں حصوں کا مجموعہ اور خلاصہ ہے۔ کارساز بھی وہی ہے اور عالم الغیب بھی وہی ہے اس کو ان صفتوں میں شریک نہ ٹھہرا کر ہر قسم کے عیب سے پاک سمجھو ... دعویٰ توحید کے حصہ اول پر دلائل عقلیہ ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ... دعویٰ اول کے اثبات پر دلیل نقلی ہے۔ ... اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے اور کوئی عالم الغیب نہیں۔ ... دعویٰ کی تبلیغ پر انعام ... دونوں دعووں کے ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ... بشارت اخروی۔ ... توحید اور تزہید فی الدنیا پر دلیل نقلی۔

سبح اسم ربک الاعلیٰ: یہ دعویٰ توحید کے دونوں حصوں کا مجموعہ اور خلاصہ ہے جب آئندہ بیان سے ثابت ہو گیا کہ کارساز، متصرف و مختار اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں تو اس کو شرک سے پاک سمجھو اور اس کی صفات میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ ... اس کے لئے ہر عیب اور شریک سے قولاً و عملاً تنزیہ و تقدیس کرو۔

الذی خلق فسوی: دعویٰ توحید کے پہلے جزو کا بیان یعنی اللہ تعالیٰ ہی کارساز اور متصرف و مختار ہے۔ اس نے سب کو پیدا کیا اور درست کر کے بنایا۔ ... کو مناسب اور خوبصورت بنایا۔ ...

والذی قدر فھدی: ... پیدا کرنے کے بعد سب کی روزی کا اندازہ بھی اسی نے مقرر کیا اور پھر ہر ایک کو روزی حاصل کرنے کی راہ بھی بتلائی۔ ... جانوروں کے لئے چارہ پیدا کیا۔ پھر اسے خشک اور سیاہ چورا کر دیا۔ چارہ خشک ہونے کے بعد ... ہو جاتا ہے ... یہ تمام صفات کمال اس کی دلیل ہیں کہ کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

سنقرئک: ... جب آپ یہ دعویٰ توحید بیان کریں گے کہ کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں، تو ہم آپ کو قرآن پڑھا دیں گے اور آپ کو اس طرح یاد کرا دیں گے کہ پھر آپ اس کو بھولیں گے نہیں۔ ... جن آیتوں کی تلاوت کو منسوخ کرنا منظور ہوگا وہ ہم آپ کو بھلا دیں گے۔

ف۵ یعنی یہ دعویٰ توحید کا دوسرا حصہ ہے یعنی عالم الغیب اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ وہ سب کے علیم ہے۔ یہ وہ استحکام ہے بہ التمام سے یعنی جب وہ سب دعویٰ بیان کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے جنت کی راہ آسان فرمائے گا جس ذات نے ہماری تفسیر درست وصوف کے لئے بنا یا سب سے یعنی جو سب کچھ کرنے والا اور متصرف و کارساز ہو وہی عالم الغیب ہوتا ہے اسی کو پہچاننا چاہئے۔ اس لائن پہلا حصہ ہی وہ اسکے الہام کے لئے بنا سبب ہے کیونکہ قرآن کی ہدایت دخول جنت کا موجب ہے۔

ف۶ ..... یعنی دعوائے توحید کے دونوں حصوں کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے آپ تو مسئلہ توحید کی ہدایت دے کر ہی الادونوں امر مطالب کے لئے الہام ہوتا ہے وعظ و نصیحت اور وعظ و تبلیغ کے سوا منہ ہونے کی توقع ہو وہاں دعوئ توحید کی تبلیغ کریں۔

ف۷ یعنی الذکریٰ سے بظاہر معلوم ہوتا ہے تبلیغ کے لائق ہو نے کا پہلے علم ہو تب تبلیغ کرنی چاہئے ورنہ نہیں حالانکہ یہ ضروری نہیں، آپ کا کام ہے کہ نصیحت کے لائق ہو نے

موضح قرآن ف سورۃ الاعلیٰ کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے جب بڑی بڑی سورتیں جن میں بے حد و حساب علم بھرے ہوئے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے اترنے لگیں جناب پیغمبر علیہ السلام کے خیال میں گذرا کہ کہیں ان کے سب بھولی ان لفظوں کو اور ان کے معنوں کو یاد رکھوں گا ایسا نہ ہو کہ کچھ بھول جاؤں اور رسالت میں خلل واقع ہو۔ اللہ نے ان کی تسلی فرمانے کو یہ سورت بھیجی ..... تیرا اللہ آپ تیری استادی کرے گا۔ تفسیر فتح العزیز سے نکلی۔ ف یعنی اول تقدیر لکھی پھر اسی کے موافق دنیا میں لایا۔ ف یعنی خشک اور سیاہ۔ ف یعنی تو زبان سے نہ پڑھے گا۔ ف حضرت جبرئیل کہتے اس سے کہ بھلا کچھ ..... اور جب یعنی کو کمال اور تعلق ..... ظاہر ہو ..... کے لائق ہو۔ فتح العزیز سے نکلی۔ یعنی دل کا ....

سورۃ الاعلیٰ مکیۃ وھی تسع عشرۃ اٰیۃ وفیھا رکوع واحد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَ
الَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝٥ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝٦ اِلَّا مَا
شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝٧ وَنُيَسِّرُكَ
لِلْيُسْرٰى ۝٨ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩ سَيَذَّكَّرُ
مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ
الْكُبْرٰى ۝١٢ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝١٣ قَدْ اَفْلَحَ
مَنْ تَزَكّٰى ۝١٤ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝١٥ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝١٦ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝١٧ اِنَّ

کہ نصیحت ہو۔ ف یعنی وہ دوزخ کا ایندھن جس کی روشنی گزر نہیں چکی ..... یعنی عذاب میں گرفتار ہے۔ موت کی آرزو کرے گا اور موت نہیں آئی ..... حقیقت میں زندگی نہیں ہے۔ فائدہ فتح العزیز سے نکلا۔

تسہیل الرحمٰن ف یعنی تمام مخلوقات ..... جہاں ..... آیت ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ..... کا لفظ ..... اور یہی مشہور تھا اس کے متعلق ..... واللہ اعلم بالصواب۔

یہ مطلب ضروری نہیں، بلکہ یہاں نفع کی توقع یا وہم ہی ہو وہاں بھی تبلیغ کرنی چاہئیے البتہ جہاں بالکل مایوسی ہو وہاں نصیحت کے سود مند ہونے کا وہم بھی نہ ہو تو پھر ضروری نہیں کہ ہر جگہ نصیحت کی جائے بلکہ وہاں نصیحت ترک کر دینی چاہئیے۔ جیسا کہ ارشاد ہے واعرض عن من تولیٰ عن ذکرنا الخ۔ فذکر ان نفعت الذکری امر بالمعروف والنہی عن المنکر واجب ان ظن نفعہ وقبلہ امر بالذکر احسن قول مظہری ہے۔ اس کے بعد ان دونوں فریقوں کا ذکر ہے جن کے لئے نصیحت نافع مفید ہو گی اور جن کے لئے مفید نہ ہو گی۔

خشیت سیذکر۔ اس میں پہلے فریق کا ذکر ہے۔ یعنی نصیحت اور وعظ و ارشاد سے صرف وہی فائدہ اٹھائیں گے جن کے دلوں میں خدا کا خوف اور اطاعت کی طرف رغبت و رجوع کا جذبہ موجود ہو۔

ویتجنبہا الاشقی۔ یہ دوسرے فریق کا بیان ہے اور سابق سے فریق کے لئے تخویف اخروی ہے۔ وہ بد بخت کفار و مشرکین جو انکار و عناد پر اصرار کرتے ہیں وہ پند و نصیحت کو قبول کرنے سے اجتناب کریں گے۔ ان کی سزا یہ ہو گی کہ وہ سب سے بڑی آگ میں داخل ہوں گے مراد دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ ہے جو منافقین کا ٹھکانا ہے۔ کما قال اللہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ وہ ایسے بد بخت ہوں گے جو بڑی آگ میں جلنے کے بعد سزا پاتے رہیں گے۔ نہ ان کو وہاں موت آئے گی کہ عذاب سے رہائی پالیں اور نہ ہی ان کو کوئی زندگی ہی ہو گی کہ جس میں آرام و چین کا سانس لے سکیں بلکہ ہمیشہ اسی عذاب میں گرفتار رہیں گے۔

قد افلح ۔ یہ پند و نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے بشارت اخروی ہے۔ آخرت میں کامیاب وہی ہو گا جو شرک سے پاک رہا اور جس نے مصائب و حاجات میں صرف اللہ ہی کو پکارا اور نماز کو قائم کیا۔ حضرت تزکیٰ کی تفسیر میں شرک سے پاک ہونا مراد ہے اور ذکر اسم ربہ فصلیٰ سے مراد یہ ہے کہ مصائب و حاجات میں صرف اللہ کو پکارا اور اسی کے نام کی نذر و نیاز دی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

بل تؤثرون۔ توحید کے بعد مضمون ترہیب فی الدنیا کا ذکر۔ تمہیں چاہئیے تھا کہ تم پند و نصیحت کو قبول کر لیتے اور توحید کو مان لیتے مگر تم تو ہمیشہ اسی کے آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتے ہو اور ایمان و عمل سے آخرت کی تیاری کرنے کے بجائے دنیا کے عیش و لذات ہی میں منہمک رہتے ہو۔ حالانکہ آخرت دنیا کے مقابلہ میں ہر لحاظ سے بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ دنیا اور دنیا کی ہر چیز فانی اور زوال پذیر ہے مگر آخرت کا دار ابدی اور وہاں کی ہر نعمت لازوال اور غیر فانی ہے۔

ان ہذا لفی الصحف۔ یہ دونوں دعوے یہ دلیل نقلی ہے۔ مسئلہ توحید جس طرح اس سورت میں مذکور ہے اور دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کے دوام و بقا کا مضمون اسی طرح یہ دونوں مضمون پہلے آسمانی صحیفوں یعنی ابراہیم اور موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں بھی مذکور تھے۔ یعنی ابراہیم و موسیٰ کا صحف الاولیٰ سے بدل ہے۔

سورۃ الاعلیٰ میں آیات توحید

۱۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ ——— : ——— فجعلہ غثاءً احوی۔ نفی شرک فی التصرف۔

۲۔ انہ یعلم الجہر وما یخفی۔ نفی شرک فی العلم

سورۃ الغاشیہ

ربط: یہ سورت پہلی سورت کا تتمہ ہے اور اس میں بھی تخویف منکرین کا بیان ہے بشارت کا ذکر تبعی ہے اور اس کے بعد بھی اسی طرح ایک سورت میں اصل دعوی مذکور ہوگا اور دوسری سورت اس کا تتمہ ہوگی۔

خلاصہ

ھل اتٰک حدیث الغاشیۃ ـــ تا ـــ لایغنی من جوع ہ تخویف اخروی۔ وجوہ یومئذ ناعمۃ ـــ تا ـــ وزرابی مبثوثۃ بشارت اخروی۔ افلا ینظرون الی الابل ـــ تا ـــ والی الارض کیف سطحت ہ متفرع بر معرب الیوم مذکور بطریق لف و نشر مرتب منکرین نبوت منکرین۔ فذکر تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ الا من تولی وکفر تا آخر تخویف اخروی۔

ھل اتٰک حدیث۔ ھل بمعنی قد ہے یا استفہام تقریری ہے۔ دونوں کا حاصل یہ ہے کہ آپ کو الغاشیہ کا حال اس سے پہلے معلوم ہو چکا ہے یا استفہام اپنے اصل پر ہے اور اس سے پہلے آپ کو غاشیہ کا علم نہیں تھا اور استفہام سے مقصود تعجیب و تشویق ہے۔ گویا اس سوال کا جواب یہ عرض کیا گیا الغاشیہ کی خبر مجھے معلوم نہیں۔ دوکیا ہے تو کہا گیا وہ من اہل الغاشیہ سے قیامت مراد ہے جو اپنی شدت اور ہولناکی کی وجہ سے سب پر حاوی ہوگی۔

وجوہ یومئذ۔ یہ تخویف اخروی ہے یہاں سے لیکر۔ یومئذ سے مراد الغاشیہ کا دن ہے۔ قال ابو السعود ای ان جملۃ مستانفۃ وقعت جوابا عن سوال نشأ من الاستفہام التشویقی کانہ قیل من جھتہ علیہ الصلوۃ والسلام ما اتانی حدیثھا فما ھو فقیل وجوہ الخ قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لم یکن اتاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیثھا فاخبرہ عنھا فقال ھل وھلا۔ وجوہ یومئذ خاشعۃ الآیۃ۔ عاملۃ ناصبۃ، فیقبلۃ من العرب والعجم (مظہری)۔ عاملۃ ناصبۃ ای تعمل عملا شاقۃ تتعب فیہا وھی جر السلاسل والاغلال و خوضھا فی النار (ابو السعود) اور یعنی سے مراد منکرین یعنی کفار مراد ہیں یعنی کفار و منکرین دنیا میں تو بڑے عیش و عشرت کرتے تھے تو ایمان کی خاطر شدائد و مصائب برداشت کرنے سے بچتے تھے قیامت کے دن ذلت اور رسوائی سے نہایت عاجز ہوں گے اور جہنم کے انواع عذاب کے ہولناک شدائد اور سخت ترین تکلیفوں اور مشقتوں کو برداشت کریں گے۔

تصلی نارا حامیۃ۔ نہایت تند و تیز آگ جو ان کے داخل ہونے پر بھڑک اٹھے گی۔ قال ابن عباس قد حمیت فھی تتلظی علی اعداء اللہ (مظہری و کبیر) تسقی من عین انیۃ۔ جب ان کو جہنم کی شدید ترین گرمی سے پیاس لگے گی تو ان کو ایک ایسے چشمے سے پانی پلایا جائے گا جس سے نہایت گرم اور کھولتا ہوا پانی ابل رہا ہوگا۔ انیۃ نہایت گرم حفت حرارتہا فی الغلی (بیضاوی)

لیس لھم طعام۔ دوزخیوں کے مشروب کا ذکر کرکے ان کے طعام کا ذکر فرمایا ضریع ایک خاردار پودا ہے جو زمین پر مفروش اور نہایت زہریلا کوئی جانور چرنا دو اس کے قریب بھی نہیں جاتا۔ سرسبز ہو تو شبرق اور خشک ہونے پر ضریع کہلاتا ہے۔ قال عکرمۃ و مجاہد الضریع نبت ذو شوک لاصق بالارض تسمیہ قریش الشبرق اذا کان رطبا فاذا یبس فھو الضریع لا تقربہ دابۃ ولا بھیمۃ ولا ترعاہ وھو سم قاتل وھو اخبث الطعام و اشنعہ علی ھذا اہل الغشیۃ المفسرین (قرطبی ج ۲۰ ص ۳۰)

دوزخیوں کو کھانے کے لیے ضریع کی قسم کا خاردار اور بدبودار نہایت زہریلا پودا دیا جائے گا جو کھانے والے کو موٹا کرے گا نہ اس کی بھوک ہی مٹائے گا۔ [illegible]

ف وجوہ یومئذ ۔ یہ بشارت ہے ۔ قرآن مجید کا یہ قانون ہے کہ جہاں ترہیب کا ذکر آتا ہے اس کے ساتھ بشارت کا ذکر بھی ہوتا ہے یہاں بھی وعید کے ساتھ اصحاب الوجوہ کا ذکر ہے [illegible] قیامت کے دن خوش و خرم ہوں گے دنیا میں انہوں نے جو کام کئے تھے ان کا اجر و ثواب اور ان کی حسن جزا دیکھ کر بہت خوش ہوں گے ۔ عالیشان باغوں میں رہیں گے [illegible] میں بیہودہ بات نہیں سنیں گے ان باغوں میں بہترین چشمے جاری ہوں گے [illegible] کی جگہ بچھے تختے [illegible] ان کے بیٹھنے کے لئے جو تخت ہوں گے وہ نہایت اونچے ہوں گے [illegible]

هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

یہ لکھا ہے پہلے ورقوں میں ورقوں میں ابراہیم کے اور موسیٰ کے

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ

[illegible]

خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾

[illegible]

تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ

[illegible]

ضَرِيعٍ ﴿٦﴾ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ﴿٧﴾ وُجُوهٌ

[illegible]

يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِي جَنَّةٍ

[illegible]

عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾

[illegible]

فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾

[illegible]

وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾ أَفَلَا

[illegible]

کے لئے جو تخت ہوں گے وہ نہایت اونچے ہوں گے جب مومن بیٹھنا چاہیں گے تو وہ [illegible] تخت نیچے ہو جائیں گے [illegible] و اکواب موضوعۃ ۔ کہ جب وہ پیالوں میں کوئی چیز پینے کے لئے طلب کریں ۔ پیالے یا ان کے سامنے رکھے ہوں گے [illegible] استعمال کریں گے ونمارق مصفوفۃ ۔ [illegible] کے ساتھ قطار در قطار لگے ہوں گے وزرابی مبثوثۃ [illegible] مبثوثۃ ۔ مسند جنت میں ہر طرف بچھے ہوں گے جہاں چاہیں بیٹھ جائیں ۔

ف افلا ینظرون ۔ [illegible] الی الابل [illegible] لف و نشر مرتب ۔ [illegible] کا انکار کیا [illegible] قدرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

موضح قرآن ف [illegible] ۔ از شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ

فتح الرحمٰن ف [illegible]

اپنی جیسی ہو سکے کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ سرر مرفوعة کا نمونہ ہے اہل جنت کے تخت بھی اسی طرح کے ہوں گے [illegible] (تفسیر [illegible])
سرر مرفوعة (اونچے) یعنی وہ تخت بلند ہوں گے لیکن [illegible] زیادہ مناسب ہے [illegible] والی السماء کیف رفعت [illegible] کا نمونہ ہے جس
طرح آسمان اونچا ہے اور اس پر تارے [illegible] اسی طرح پیالے [illegible] ہوں گے۔ والی الجبال کیف نصبت یہ نمارق مصفوفة
کا نمونہ ہے جس طرح [illegible] زمین پر پہاڑوں کا سلسلہ قائم ہے اسی طرح جنت میں [illegible] کے ساتھ تکیے قطار میں لگے ہوں گے والی الارض کیف

يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ
نظر نہیں کرتے اونٹوں پر کہ کیسے بنائے گئے اور آسمان پر کہ کیسا
رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ
بلند کیا ہے اور پہاڑوں پر کہ کیسے کھڑے کر دیے ہیں اور زمین پر کہ
كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ
کیسی صاف بچھائی ہے سو تو سمجھائے جا تیرا کام تو یہی ہے سمجھانا تو نہیں
عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ
ان پر داروغہ مگر جس نے منہ موڑا اور منکر ہو گیا تو عذاب کرے گا اس کو
اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ
اللہ وہ بڑا عذاب بیشک ہماری طرف ہے ان کو پھر آنا پھر
إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٦﴾
بیشک ہمارا ذمہ ہے ان سے حساب لینا

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ
سورۃ الفجر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ
قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور اس رات کی
إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ
جب رات کو چلے ہے کیوں ان چیزوں میں قسم پوری ہوتی ہے عقلمند کے واسطے تو نے نہ دیکھا
كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي
کیسا کیا تیرے رب نے عاد کے ساتھ جو ارم میں تھے بڑے ستونوں والے جو کہ

سطحت۔ یہ زرابی مبثوثة کا نمونہ ہے جس طرح زمین بچھونے کی طرح بچھی ہوئی ہے اسی طرح جنت میں ہر طرف قالین اور فرش بچھے ہوں گے ف۱ [illegible] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے اور یہ آیت سورۃ الاعلیٰ کی آیت فذکر ان نفعت الذکریٰ سے متعلق ہے کیونکہ وہ سورت اس سورت کا تتمہ ہے۔ اگر مشرکین قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے اور آپ کے بطریق احسن بیان اور وعظ کے باوجود نہیں مانتے تو اس کو آپ غمگین نہ ہوں کیونکہ آپ بشیر و نذیر اور ناصح و واعظ ہیں اس لئے آپ اپنا کام کرتے رہیں آپ کو ان پر داروغہ اور نگران بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ ان کو ماننے اور ایمان لانے پر مجبور کریں۔ الا من تولی وکفر استثناء منقطع ہے اور من بمعنی [illegible] موصول [illegible] مبتدا اور فیعذبه الله جملہ اس کی خبر [illegible] یہ تخویف ہے یعنی جو ایمان سے اعراض کرے گا اور حق کا انکار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سب سے بڑی سزا دے گا۔ مراد آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے۔

ف۲ ان الینا [illegible] ماقبل کا [illegible] ہے وہ عذاب سے ہرگز نہیں بچ سکتے موت اور پھر بعث بعد الموت کے بعد وہ ہمارے ہی پاس آئیں گے اور پھر ہم ہی ان کا حساب لیں گے اور ان کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔

موضح قرآن ف۱ عید قرباں کے فجر [illegible] ہوتا ہے اور دس رات اس سے پہلے اور جفت اور طاق [illegible] کے ذکر ہے [illegible] ہے اور جب رات کو چلے یعنی [illegible] ف۲ عاد ایک قوم تھی ارم اس میں ایک قبیلہ تھا سلطنت تھی ان میں [illegible] بنا گئے بڑی بڑی اونچی عمارتیں۔

فتح الرحمن ف۱ یعنی [illegible] ف۲ یعنی بعض [illegible] است و بعض طاق ۱۲۔ ف۳ [illegible] بندگان است [illegible] ۱۲۔

سُورَۃُ الفَجر

ربط | سورۂ [illegible] کے دونوں مضمونوں میں سے ایک مضمون یعنی ترہیب از الدنیا کا مضمون اس سورت میں ذکر کیا گیا ہے۔ دنیا کی [illegible] کا بیان ہے۔ سورۃ [illegible] اور سورۃ [illegible] کا تتمہ تھی اور سورۃ الفجر و سورۃ [illegible] میں ایک ایک مضمون کی تفصیل ہے۔

خلاصۂ تفسیر

[illegible] قسم ہے فجر کی [illegible] اللہ تعالیٰ سے آخرت کے [illegible] اور [illegible] [illegible] ترغیب [illegible] دنیا کے لئے [illegible] [illegible] قوم عاد [illegible] آخرت [illegible] [illegible] مال اور دولت و ثروت سے [illegible] [illegible] ان تمام [illegible] [illegible] قیامت [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دنیا [illegible] مال اور دولت [illegible] عزت و کرامت [illegible] تقویٰ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مسئلہ [illegible] حضرت عبداللہ بن عباس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مسئلہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لیلۃ القدر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مسئلہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ف۵ عدد ذریہ تخریب زمین کی کا بیہودہ نمونہ ہے بجائے ترمیم فی البلاد۔ حاصل یہ ہے کہ دنیا کوئی چیز نہیں دنیا کے پیچھے ہرگز نہ پڑو بلکہ آخرت کی فکر کرو اور اللہ تعالیٰ سے مبارک وقتوں میں اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ قوم عاد کو دیکھو یہ کس قدر طاقتور قوم تھی دنیا میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا مگر جب انہوں نے سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو تہس نہس کر دیا اور ان کا ذخیرہ ساز و سامان اور کروفر ان کے کسی کام نہ آیا۔ عاد۔ ارم۔ عاد سے بدل ہے اور یہ قبیلے کا نام ہے اور عاد اس قوم کے جد اعلیٰ کا نام ہے۔ (قرطبی) یا ارم، عاد کے باپ یا دادا کا نام ہے۔ اس صورت میں بدل یا عطف بیان کی ترکیب درست نہ ہوگی بلکہ مضاف مقدر ہوگا۔ اصل میں عاد بنی ارم تھا۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ذات العماد یعنی قد والے یا ستونوں والے یعنی ان کی عمارتیں مضبوط ستونوں پر۔ وقیل سمیت ذات العماد لانہا۔۔۔ بعد الانظر ۔۔۔ وعاشیۃ ۔۔۔ (روح)

ف۶ وثمود۔ تخریب زمین کا دوسرا نمونہ۔ قوم ثمود کو دیکھو وہ کس قدر طاقتور تھے کہ پہاڑوں کو تراش ڈالا اور پہاڑوں کو کاٹ کر ان کے اندر مستحکم مکانات بنا لئے۔ وفرعون ذی الاوتاد۔ تخریب زمین کا تیسرا نمونہ۔ دیکھو فرعون کتنا بڑا بادشاہ تھا۔ اس کی سلطنت کس قدر مضبوط تھی ذی الاوتاد (میخوں والا) یا تو سلطنت کے استحکام سے کنایہ ہے یا مطلب ہے کہ وہ ہزاروں لوگوں کو میخوں سے گاڑ کر عذاب دیتا تھا۔ الذین طغوا فی البلاد۔ ان سب قوموں نے سرکشی کی اور حد سے گزر گئے۔ شہروں اور بستیوں میں ظلم اور اپنے اعمال سے شر و فساد برپا کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر مختلف قسم کے عذاب نازل کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ دنیا کی دولت و طاقت ان کے کام نہ آئی۔ فصب۔۔۔ سوط عذاب۔۔۔ صفت کو موصوف ۔۔۔

ف۷ ان ربک لبالمرصاد۔ بیشک تیرا پروردگار گھات میں ہے۔ یہ احاطہ علم الٰہی سے کنایہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے اور سب کو ان کے عمل کے مطابق جزا دے گا۔ دنیا کے پیچھے نہ پڑو۔

لم يخلق مثلها في البلاد ﴿٨﴾ وثمود الذين جابوا

الصخر بالواد ﴿٩﴾ وفرعون ذي الأوتاد ﴿١٠﴾ الذين

طغوا في البلاد ﴿١١﴾ فأكثروا فيها الفساد ﴿١٢﴾ فصب

عليهم ربك سوط عذاب ﴿١٣﴾ إن ربك لبالمرصاد ﴿١٤﴾

فأما الإنسان إذا ما ابتلاه ربه فأكرمه ونعمه

فيقول ربي أكرمن ﴿١٥﴾ وأما إذا ما ابتلاه فقدر عليه

رزقه فيقول ربي أهانن ﴿١٦﴾ كلا بل لا تكرمون

اليتيم ﴿١٧﴾ ولا تحاضون على طعام المسكين ﴿١٨﴾ و

تأكلون التراث أكلا لما ﴿١٩﴾ وتحبون المال حبا

جما ﴿٢٠﴾ كلا إذا دكت الأرض دكا دكا ﴿٢١﴾ وجاء ربك

والملك صفا صفا ﴿٢٢﴾ وجاىء يومئذ بجهنم يومئذ

موضح قرآن ف وادی ان کے مکانوں کا نام ہے پہاڑ کو کھود کر گھر بناتے تھے۔ ف میخوں کا۔۔۔ اللہ تعالیٰ ف یعنی آپ پر ان کے اپنے نفس کی طرف سے۔۔۔ یعنی حلال اور حرام نہیں پہچانتے لڑکوں اور عورتوں کو میراث کا حصہ نہیں دیتے ان کا مال بھی آپ ہی کھا جاتے ہیں۔ ۔۔۔

فتح الرحمن ف یعنی ۔۔۔ ف یعنی ۔۔۔ یعنی اسباب ۔۔۔ الٰہی ۔۔۔ یعنی حلال و حرام ۔۔۔

[illegible]

يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿٢٣﴾ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي

قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾

وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾

ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي فِي

عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ عِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾

وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ﴿٤﴾

أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿٥﴾ يَقُولُ أَهْلَكْتُ

مَالًا لُبَدًا ﴿٦﴾ أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ نَجْعَلْ

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

فتح الرحمٰن [illegible]

[illegible] ہوگے۔

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] قیامت کے دن [illegible]

[illegible]

[illegible] (مظہری ص ۲۱۳)

[illegible]

[illegible] ہوگا۔

[illegible]

فوائد: اس سورت کا خلاصہ یہ ہے [illegible]

[illegible] ۔ ۲ ——— [illegible] ہے۔

[illegible] ——— [illegible] ہے۔

سورۃ البلد

یہ سورت گزشتہ سورت کا تتمہ ہے۔ [illegible] مذمت مذکور ہوئی [illegible] سورۃ بلد میں [illegible]
ربط [illegible]

خلاصہ

[illegible]

اقتحام العقبۃ۔ دین حق کی خاطر تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرنے سے کنایہ ہے۔ جب ہم نے اس کو یہ نعمت عطا کی ہے تو اس نے دین کی خاطر تکلیفیں اور مشقتیں کیوں برداشت نہیں کیں وہ مشکل اور دشوار گذار گھاٹیوں پر کیوں نہیں چڑھا تاکہ اسے ہلاکت سے نجات ملتی کیونکہ پستی کی طرف پانی جاتا ہے وہ ہلاکت کی جگہ ہے اور نجات بلندی میں ہے۔ حاصل یہ کہ اس نے مال بے جا خرچ کیا ہے جائز مصارف میں خرچ نہیں کیا۔ وما ادراک ما العقبۃ فرمایا ہے اس گھاٹی کی عظمت کے لئے کہ تم کو کیا خبر ہے وہ گھاٹی کیا ہے کہ تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتی۔ ف۵ یہاں سے عقبہ کا بیان ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ان صحیح مصرفوں میں مال خرچ کرنے کی مشقت اٹھاؤ نجات پاؤ گے غلام آزاد کرنے، بھوکوں، یتیم رشتہ داروں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا یہ ہے وہ گھاٹی جس پر چڑھنے سے ان کو نجات ملے گی اور ان میں خرچ کرنے کے بجائے مصارف میں خرچ کرنے سے ان کو ثواب ملے گا۔

ف۶ ثم کان۔ ثم تعقیب ذکری کے لئے ہے یعنی ان مصارف میں خرچ کریں لیکن اس کے ساتھ ایمان شرط ہے۔ مومن بھی ہوں اور دوسروں کو گناہوں سے بچنے اور مصائب پر صبر کرنے کی وصیت بھی کریں اور لوگوں پر مہربانی کرنے اور ان کا ترس کھانے کی تلقین کریں۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو ایسے کاموں کی ترغیب دیں جو اللہ کی رحمت کا باعث اور موجب ہوں۔ وتواصوا بالمرحمۃ عباد اللہ او بموجبات رحمۃ اللہ (مظہری)

ف۷ اولئک۔ یہ بشارت ہے۔ یہ سعداء ہیں جن کو اعمال نامے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور ان کا مقام جنت ہے۔ والذین کفروا۔ تخویف اخروی ہے جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ اشقیاء ہیں ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور ان پر آگ کو بند کر دیا جائے گا لوہے کے ستونوں کے ساتھ آگ ہوگی اس میں ان لوگوں کو ڈالا جائے گا اور اوپر سے اس کو بند کر دیا جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دوزخ کے دروازے اور منافذ بند کر دیئے جائیں گے تاکہ آگ کی گرمی میں کمی نہ ہو۔ فالعبرۃ المطبقۃ الی ابوابها وانما اطبقت لتشدید العذاب والعیاذ باللہ تعالیٰ منہم (روح ج ۳۰ ص ۱۳۰)

لَّهُۥ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَٰهُ ٱلنَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾

فَلَا ٱقْتَحَمَ ٱلْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ

رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَٰمٌ فِى يَوْمٍ ذِى مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا

مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ ٱلَّذِينَ

ءَامَنُوا۟ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ

أَصْحَٰبُ ٱلْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا هُمْ أَصْحَٰبُ

ع ۱

ٱلْمَشْـَٔمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌۢ ﴿٢٠﴾

سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَٱلشَّمْسِ وَضُحَىٰهَا ﴿١﴾ وَٱلْقَمَرِ إِذَا تَلَىٰهَا ﴿٢﴾ وَٱلنَّهَارِ إِذَا

جَلَّىٰهَا ﴿٣﴾ وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰهَا ﴿٤﴾ وَٱلسَّمَآءِ وَمَا بَنَىٰهَا ﴿٥﴾

موضح قرآن ف۱ یعنی کفر اور ایمان یا دودھ کے دو پستان۔ ف۲ یعنی بندہ آزاد کرنا یا قرضدار کو خلاص کروانا۔ ف۳ یعنی ایک حق ناتے کا اور ایک حق یتیمی کا، جو دونوں ہوں تو دو حق ہیں۔

تیسیر الرحمن ف۱ یعنی خیر و شر۔ ف۲ یعنی بحقیقت قوت اللہ کریں اعمال بجا آوری۔ ف۳ یعنی بائیں ہاتھ۔

سورۃ الشمس

سورۃ الشمس اور اللیل دونوں میں پچھلے دونوں مضمونوں کا اعادہ کیا گیا ہے یعنی توحید اور تزہید فی الدنیا۔ سورۃ الشمس میں توحید رابطہ کا مضمون مذکور ہے یعنی تفرقِ نفوس کا مطلب یہ ہے کہ اعتقادِ طیب اور اعتقادِ خبیث برابر نہیں ہیں۔ سورۃ واللیل میں تفرقِ الاعمال کا بیان ہے یعنی نیک عمل کی دعوت اور مصدقی ومکذب برابر نہیں ہیں۔ یہ دونوں سورتیں سورۃ الاعلیٰ کے دونوں مضمونوں کا بیان ہے۔

خلاصہ

والشمس وضحٰها ــــ تا ــــ وقد خاب من دسّٰها۔ جس طرح روشنی اور اندھیرا، دن اور رات، آسمان اور زمین برابر نہیں ہیں اسی طرح نفسِ زکیہ جو شرک و کفر کی خباثت سے پاک ہو اور نفسِ خبیثہ جو شرک و کفر کی نجاست میں ملوث ہو، برابر نہیں ہیں۔

کذبت ثمود بطغوٰها ــــ تا ــــ عقبٰها۔ تخویفِ اخروی۔ قومِ ثمود کا انجام دیکھو، جو لوگ کفر و شرک سے پیغمبروں کی بات نہ مان کر توحید کا انکار کریں ان کا انجام ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

۱؎ والشمس۔ شمس سے مراد سورج اور روشنی ہے وضحٰها ای ضوءها۔ والقمر اذا تلٰها ای تبعها۔ چاند کے سورج کے پیچھے آنے سے مراد یہ ہے کہ سورج کے غروب کے فوراً بعد طلوع ہو یعنی چودھویں رات کا چاند ہے یا مراد ہے کہ سورج کے طلوع کے بعد اس کا طلوع ہو یہ مہینے کی ابتداء میں ہوتا ہے۔ ان دنوں میں چاند کا بڑا حصہ ... نظر آتا ہے ... حضرت شیخ قدس سرہ نے ... اسی طرح نفس کی دونوں حالتوں ... کا ذکر ... ہے۔ سورج کی روشنی اور چاند کا ... وقت ... نور ہونا مشہور ہے نفسِ زکیہ اور نفسِ خبیثہ برابر نہیں۔

۲؎ والنھار۔ اسی طرح جب سورج کو ظاہر کر دیتا ہے اور وہ افق پر نمایاں ہو جاتا ہے اور رات جب سورج کو اپنی تاریکی میں چھپا لیتی ہے ... آسمان اور اس کی بلندی، زمین اور اس کی ہمواری اور پستی ... شاہد ہیں کہ نفسِ زکیہ اور نفسِ خبیثہ برابر نہیں ہیں ... ای بضوئها (قرطبی)

۳؎ ونفس۔ یہاں بھی ما مصدریہ ہے ... سے مراد یہ ہے کہ اس کی ظاہری و باطنی قوتوں میں اعتدال پیدا کیا اور اس کے اعضاء ... فالھمها فجورها وتقوٰها۔ پیدا کرنے کے بعد اس کو نیکی اور بدی ... طاعت و معصیت اور نیکی اور بدی کی راہیں دکھا دیں ... ان دونوں میں سے ایک راہ کو منتخب کرلے۔

۴؎ قد افلح۔ یہ مذکورہ قسموں کا جواب ہے ... جس طرح وہ برابر نہیں ہیں اسی طرح نفسِ زکیہ اور نفسِ خبیثہ بھی برابر نہیں ... اور نفسِ خبیثہ ذلیل و خوار ہوا ... جس نے اپنے نفس کو خباثتِ اعتقاد اور ... پاک کر لیا وہ کامیاب ہوا اور جس نے ... ملوث کر کے ذلیل و خوار کیا وہ ناکام و نامراد ہوا۔

۵؎ کذبت ثمود۔ یہ تخویفِ اخروی ہے ... سرکشی ... ای بطغیانها ... العدوان ... قومِ ثمود نے سرکشی کی وجہ سے اپنے پیغمبر علیہ السلام کو جھٹلایا ... ان میں کا سب سے بڑا بدبخت اونٹنی کو قتل کرنے کے لئے اٹھا۔

۶؎ فقال لھم ... ناقۃ اللہ ... اس ... ان کا حق ... حضرت صالح علیہ السلام ...

اللہ کی اونٹنی کو قتل کرنے اور اس کے پانی کے حصے کو حاصل کرنے سے احتراز کرو ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہایت دردناک عذاب سے ہلاک کر دیئے جاؤ گے یا ناقۃ اللہ سے پہلے احفظوا مقدر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی اونٹنی اور اس کے پانی کی باری کی حفاظت کرو (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ) ف۵ مگر انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو عذاب کی دھمکی میں جھٹلا دیا اور اونٹنی کو قتل کر دیا۔ [illegible]

اللہ تعالیٰ نے اس جرم کی وجہ سے ان پر ہلاکت خیز اور بیخ کنی عذاب نازل فرمایا اور [illegible] قاتل کے فعل پر خوش تھی اس لئے سب کو تباہ و برباد کر دیا [illegible] ف۶ [illegible] اللہ تعالیٰ قوم ثمود کی بیخ کنی اور تباہی کے انجام سے کچھ خوف نہیں تھا [illegible] انتقام لیا جائے گا یا [illegible]

وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَأَلْهَمَهَا

[illegible]

فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ

[illegible]

مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ إِذِ انْبَعَثَ

[illegible]

أَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝

[illegible]

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ

[illegible]

فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

[illegible]

سُوْرَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ [illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ

[illegible]

الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ۝ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَأَمَّا مَنْ

[illegible]

أَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ

[illegible]

موضح قرآن

ف سورۃ لیل کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

سُورۃ اللیل

ربط | سورت الشمس میں تو یہ ہے یعنی تفرق فی الاعمال کا مضمون مذکور ہے۔

خلاصہ

واللیل اذا یغشی ــــ تا ان سعیکم لشتی: انسان کے اعمال کے مختلف ہونے پر جزا کا بیان۔ جس طرح رات دن اور نر مادہ کے آثار و احکام مختلف ہیں اسی طرح تمہارے اعمال بھی مختلف ہیں، ایک دوسرے کے یکساں نہیں ہیں۔
فاما من اعطی واتقی ــــ تا ــــ وان لنا للآخرۃ والاولیٰ: یہ جواب قسم کی تشریح و توضیح ہے۔
فانذرتکم نارا تلظی ــــ تا ــــ تنزیل تکذیب و تولی: تخویف اخروی
وسیجنبھا الاتقی ــــ تا ــــ آخر: بشارت اخرویہ۔

لطیفہ واللیل۔ رات پوری تاریکی میں جب چھپا لیتی ہے اور دن جب رات کی تاریکی ختم ہونے کے بعد روشن ہو جاتا ہے دونوں اس پر شاہد ہیں کہ تمہاری سعی میں مختلف ہے جس طرح رات اور دن کے آثار جدا جدا ہیں اسی طرح تمہارے اعمال بھی مختلف ہیں۔ وما خلق الذکر والانثی اسی طرح نسل کے نر و مادہ کا پیدا کیا ہے وہ اس پر شاہد ہے کہ جس طرح نر و مادہ کے آثار و خواص مختلف ہیں اسی طرح تمہاری سعی و عمل بھی مختلف ہے۔ کوئی نیک ہے کوئی بد، کوئی ماننے والا ہے کوئی منکر۔

لطیفہ فاما من اعطی ۔۔ الخ۔ یعنی سعی و عمل کے مختلف ہونے کا ذکر اور نوع عمل کی جزا و سزا کا بیان ہے جو شخص مال کے حقوق ادا کرے یعنی خدا کے راستے میں خرچ کرے اور خدا سے ڈرتا رہے اور اس کے محارم و ممنوعات سے اجتناب کرے۔
وصدق بالحسنی اور ملت اسلام پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کرے فسنیسرہ للیسری یہ بشارت ہے جو شخص کی سعی و عمل مذکور یا اس کے لئے ہوگا ہم اس کے لئے آسانی کے اسباب مہیا کر دیں گے یعنی ایسے کام کرنے کی توفیق دیں گے جو آخرت میں اس کی راحت و آسانی اور دخول جنت کا باعث ہوں گے۔

لطیفہ واما من بخل۔ یہ سعی و عمل کا دوسرا رخ ہے جو شخص بخل کرے اور راہ حق میں مال خرچ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب و ثواب سے مستغنی ہو جائے اور ملت اسلام کو جھٹلائے اس کے لئے ہم تنگی اور سختی کے اسباب آسان کر دیں گے اور اس کی سعی و عمل کا نتیجہ جہنم کا راستہ ہوگا۔ وما یغنی عنہ مالہ اذا تردی اور وہ مال کو جمع کر رہا ہے یہی مال جب وہ ہلاکت کے گڑھے یعنی جہنم میں گرے گا اس وقت یہ دولت کام نہ آئے گی کیونکہ اس وقت اس کے ہاتھ خالی ہوں گے۔

لطیفہ ان علینا۔ حق کی طرف رہنمائی کرنا، حق کو دلائل سے واضح اور مدلل کرنا ہمارا کام ہے جو ہم پیش کر چکے ہیں۔ اب حق کو کوئی قبول کرے یا رد کرے اس کی مرضی ہے، جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔
وان لنا للآخرۃ والاولیٰ۔ دنیا اور آخرت کے ہم مالک ہیں اس لئے اگر کوئی ہدایت قبول کر لے تو اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں اور اگر گمراہی اختیار کرے تو اس سے ہمارا کوئی نقصان نہیں، مطلب یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کے مالک ہم ہیں اس لئے دونوں جہانوں کی دولت ہم سے طلب کرو۔ اذا یقصد بہ الدالۃ من ضل ولا ینفعنا الاھتداء من اھتدی والیہم ما اتقی فمن طلبہما من غیرنا ضل عن الطریق (مدارک)

[illegible]

بِالْحُسْنٰى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝٩

[illegible]

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝١٠ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ إِذَا تَرَدّٰى ۝١١

[illegible]

إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝١٢ وَإِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْأُوْلٰى ۝١٣

[illegible]

فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝١٤ لَا يَصْلٰىهَآ إِلَّا الْأَشْقَى ۝١٥

[illegible]

الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٦ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝١٧ الَّذِيْ

[illegible]

يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝١٨ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ

[illegible]

تُجْزٰٓى ۝١٩ إِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى ۝٢٠ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝٢١

[illegible]

سُوْرَةُ الضُّحٰى

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالضُّحٰى ۝١ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا

[illegible]

قَلٰى ۝٣ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُوْلٰى ۝٤ وَلَسَوْفَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ الضحیٰ

رابطہ | گذشتہ سورت کے اختتام پر سابق مضمون ختم ہو گیا، اب اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے۔

خلاصہ

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ـــ تا ـــ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ یہ مشرکین کے الزام کا جواب اور تسلی ہے۔
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ـــ تا ـــ آخر۔ شواہد تسلی برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

لہ: شان نزول: بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ کسی مصلحت سے چند دن جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر نہ آئے تو مشرکین نے کہنا شروع کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اس سے ناراض ہو گیا ہے اور اس نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی جس میں مشرکین کی خرافات کا جواب دیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہوا ہے اور نہ اس نے آپ کو چھوڑ دیا ہے۔ خازن، ابن کثیر، کبیر وغیرہ۔

وَالضُّحٰى: چاشت کا وقت۔ دن کا اجالا۔ سَجٰى: ... یعنی جیسے ... اپنی تاریکی سے چھپا لے ... شب تاریک ... اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھوڑ دیا ہے اور نہ وہ آپ سے ناراض ہوا ہے، جیسے دن کا اجالا اور رات کی تاریکی ... میں اسی طرح تمام حالات بدلتے رہتے ہیں کبھی قبض اور کبھی بسط، کسی وقت سرور اور کسی وقت تنگی ہوتی ہے یہی حال وحی کا ہے کہ کبھی آتی ہے اور کبھی نہیں آتی۔

لہ: وَلَلْاٰخِرَةُ: آخرت کا حال بیان کر کے مزید تسلی دی ... خلاصہ یہ ہے کہ ... کسی وقت ... اگرچہ دنیا میں بھی ... ہے لیکن آخرت آپ کے لئے دنیا کے مقابلہ میں بہت ہی بہتر ہے، کیونکہ آخرت ہی سب سے اعلیٰ اور وہیں مقام محمود ... آپ کے لئے مخصوص ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ ہر پچھلی حالت آپ کے لئے پہلی حالت سے بہتر ہو گی ... تمام تکلیفیں اور سختیاں ختم ہو جائیں گی اور آپ کو مطلوب حاصل ہو جائے گا۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ ... آخرت میں اللہ تعالیٰ آپ کو اس قدر نعمتیں اور ایسا شرف عطا فرمائیں گے کہ آپ دنیا کی تکلیفیں بھول کر خوش ہو جائیں گے۔

لہ: اَلَمْ يَجِدْكَ: آپ کے بچپن کے حالات یاد دلا کر وہ تمام انعامات ذکر کر کے تسلی کے لئے شواہد بیان فرما دیئے، جن سے خلاف انعام سابق کے بعد ہوتا ہے۔ استفہام تقریری ہے کہ آپ یتیم رہ گئے تو اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے دل میں ... سے آپ کی پرورش کرائی، جب آپ جوان ہوئے تو دین کا راستہ نہیں جانتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن نازل کر کے آپ کو شریعت حقانی اور راہ راست بتایا۔ پھر آپ فقیر اور تنگدست تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کر دیا۔ ... حضرت خدیجہ کے مال سے یا ... اموال سے ... فاغنی عطیہ ...

القناعۃ ... وقیل اغناک بما فتح علیک من الفتوح ... (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۰۰) ... دوسری آیت پر ... اعتراض کیا جاتا ہے کہ ... مطلب یہ ہے کہ ... اختیار کرے جب ... ہو چکا تھا ... نزول ... کے بعد ... ہیں ... اس سورت میں ... اشارہ ... ہو سکتا ہے ... راہ راست سے ہٹ جانے کے بعد گمراہ ہو جانا ... راہ راست سے ہٹ جانے ... لفظ ... کے ساتھ مختص نہیں۔ بلکہ ... کے معنوں میں بھی آتا ہے ... یعنی آپ کو ... کی خبر نہ تھی کہ آپ کو نبوت ملے گی اور آپ پر قرآن نازل کیا جائے گا ...

[illegible]

[illegible]

... جس کے بعد ... آپ بھی اس حال سے گذرے ہیں ... کسی یتیم پر سختی نہ کرنا اور نہ اس کو جھڑکنا ...

... و وجدک ضالاً فهدیٰ پر متفرع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دین و شریعت کے علوم و معارف سے مالا مال کر دیا ہے اس لئے اگر کوئی طالب دین کا سائل یا ضرورت مند ہو تو اس کو مت ڈانٹنا بلکہ اس کو علم دین سے سیراب کر دینا اور یہ ... و وجدک عائلاً فاغنیٰ پر متفرع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت عطا کی اس لئے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرو اس کا اقرار و اعتراف کرو کیونکہ جب تنگی کے بعد فراخی آتی ہے تو اس کا مطلب اقرار ہو گیا ہے۔

موضح قرآن حضرت کا باپ مر گیا پیٹ میں تھا دادا نے پالا وہ بھی مر گیا آٹھ برس کا چھوڑ کر چچا نے پالا جب تک جوان ہوئے ... حضرت جوان ہوئے قوم کی اور رسم سے بیزار رہے ... [illegible] ... اور ان کے پاس کچھ نہ تھا اللہ نے ... [illegible]

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

سورة الانشراح مكية وهي ثمان آيات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۝ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَب ۝

سورۃ الم نشرح

ربط سورۃ الضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی ذات پر مشرکین کے اعتراض کے بارے میں تسلی دی گئی تھی اب اس سورت میں آپ کو مومنوں پر جو مشرکین کے اس اعتراض کے بارے میں تسلی دی گئی کہ مومنوں کے پاس مال نہیں

خلاصہ الم نشرح ـــ ۴ ـــ ورفعنا لک ذکرک۔ آپ کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا اور کفر و شرک کو آپ کے قریب تک نہیں آنے دیا فان مع العسر یسرا ٥ ان مع العسر یسرا تسلی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ... تنگی اور مصیبت دور ہو جائے گی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ فراخی کا دور لائے گا۔ فاذا فرغت فانصب ـــ ۸ ـــ آخر۔ اس لئے دنیوی مال و دولت کی طرف نہ دیکھو اور اللہ تعالیٰ سے لو لگائے رہو۔ الم نشرح الخ اول۔ مشرکین نے اعتراض کیا کہ مسلمانوں کے پاس دولت نہیں ہے ... ان سے زیادہ قابل عزت ہیں ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غم لگا تو اس میں آپ کو تسلی دی کہ اس قسم کی تنگی اور تنگدستی ... آ رہی ہے لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ ان پر فراخی کر دے گا ... استفہام تقریری ہے ... ہم نے آپ کا سینہ کھول دیا اور اسلام کے لئے

میں آپ کے دل کو علم و عرفان اور ایمان و یقین سے بھر دیا۔ تائید: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ شرح صدر سے مراد شرح الاسلام ہے (فتح)

ؔ ووضعنا عنک وزرک: گناہ و شرک اور معاصی کا بوجھ مراد ہے یعنی ہم نے کفر و شرک اور دیگر معاصی کا بوجھ ہٹا دیا اور ان کو آپ کے قریب تک نہیں آنے دیا اور آپ کو ان سے بالکل محفوظ رکھا۔ الحسن بن الفضل نے فرمایا کہ ماضی میں بھی مستقبل میں بھی آپ کو ایسے تمام گناہوں سے محفوظ رکھا گیا جن میں سے کسی بھی آپ سے صادر ہونا آپ کی کمر توڑ دیتا۔ شاہ عبدالقادر فرماتے ہیں کہ ایسا گناہ صادر نہیں ہونے دیا۔ اور جس سے تقاضا ہو سکتا ہو ایسا ہی ارشاد ہے عفا اللہ عنک لم اذنت لھم (توبہ) یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کی لغزش ان کو معاف کر دیا (دیکھئے حاشیہ سورۂ انفال آیت ۶۷)

ؔ ورفعنا لک ذکرک: یہ دوسرا انعام ہے کہ ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔ آپ پر قرآن نازل فرمایا۔ قیامت تک مسلمان اسے پڑھتے پڑھاتے رہیں گے اور آپ کو ثواب ملتا رہے گا یا مطلب یہ ہے کہ کوئی نماز پڑھے تو ہم کے ساتھ تیرے نام کو بھی داخل کر دیا ہے مثلاً اذان و اقامت میں تشہد میں خطبات میں۔ عن ابن عباس قال: یقول له لا ذکرت الا ذکرت معی فی الاذان والاقامة والتشهد ویوم الجمعة علی المنابر ویوم الفطر ویوم الاضحی وایام التشریق ویوم عرفة وعند الجمار وعلی الصفا والمروة وفی خطبة النکاح وفی مشارق الارض ومغاربها (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۰۶)

ؔ فان مع العسر یسرا: کافر کہتے تھے کہ یہ مسلمان محتاج ہیں اس لئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں خیال گذرا کہ شاید کافر اسی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تو فرمایا کہ گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر کس قدر انعامات فرمائے ہیں۔ دو دفعہ فرمایا کہ ہر تنگی کے بعد آسانی اور تنگی کے بعد فراخی آتی ہے۔ تائید: ولا تحسب حبیبک لیس بالدنیا انما اجد لک العسر الخ (فتح)

ؔ فاذا فرغت: یعنی جب تبلیغ و جہاد سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ جاؤ۔ اذا فرغت من دعوة الخلق فاجتھد فی عبادة الرب۔ (مدارک) یا مطلب یہ ہے کہ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو کر اللہ کی عبادت میں کوشش کرو۔ عن ابن مسعود: فرغت من امور الدنیا فانصب فی عبادة ربک (معالم) ماحصل یہ ہے کہ اپنے تمام اوقات کو تبلیغ و دعوت، جہاد اور عبادت میں صرف رکھو۔

ؔ والی ربک فارغب: اپنے تمام احوال میں صرف اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے سوا کسی کی طرف توجہ نہ کرو۔ اجعل رغبتک الی اللہ تعالی فی جمیع احوالک لا الی احد سواہ (خازن)

سورۃ التین

ربط: [illegible] سورۃ الضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی اور سورۃ الم نشرح میں [illegible]
تسلی دی گئی اب سورۃ التین میں [illegible] ایک نقلی ایک عقلی [illegible] انسان کو [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

خلاصہ

والتین والزیتون ـــــ تا ـــــ فی احسن تقویم ۞ انسان کے احسن تقویم [illegible]
[illegible]
[illegible] دلیل عقلی۔

[illegible] والتین [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible] دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے [illegible]
[illegible] ملک شام [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible]
[illegible] دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے [illegible]
بیت المقدس مراد ہے [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
قرطبی ج ۲۰ ص ۱۱۱

حضرت عکرمہ [illegible] بیت المقدس [illegible] اور حضرت ابن
عباس [illegible] (قرطبی)

[illegible] وطور سینین۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دلیل نقلی ہے [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
[illegible] وھذا البلد الامین۔ اس سے مکہ مکرمہ مراد ہے اور یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ
ہے [illegible]

[illegible] ولقد خلقنا [illegible] جواب ہے [illegible] بیت المقدس [illegible] مکہ مکرمہ [illegible] انبیاء علیہم السلام
[illegible] انسان کو [illegible] احسن [illegible]
[illegible] (قرطبی) [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ثم رددنہ [illegible] انسان کو [illegible]
[illegible]
[illegible] سزا کا فیصلہ کر دیا۔

[illegible] الا الذین امنوا [illegible] مومنوں کے لئے بشارت [illegible] ان کے لئے [illegible]
[illegible] جنت میں [illegible]

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ وَرُكُوعُهَا ١

سورۃ تین مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ۝١ وَطُورِ سِينِينَ ۝٢ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝٣ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝٥ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝٦ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ۝٧ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ۝٨

انجیر کی قسم اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بےانتہا اجر ہے تو (اے آدم زاد) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں؟

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعُهَا ١

سورۃ علق مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْإِنسَانَ

(اے محمد) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا جس نے انسان کو

ثم رددناہ اسفل سافلین۔ یہ جواب قسم پر متفرع ہے ... بالا بیان کے بعد ... نظر اور جزا و سزا کے منکر ... کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا اور ایک قطرۂ آب سے ... اور خوبیوں میں ساری مخلوق سے اعلیٰ ... پیدا کر دیا، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ انسان کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ اس لئے حشر نشر اور جزا و سزا کا انکار نہایت ہی قابل تعجب بات ہے۔

الیس اللہ۔ یہ دلیل عقلی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام بادشاہوں میں سب سے بڑا بادشاہ ہے ... ہو جاتا ہے کر سکتا ہے اس کا یہ فیصلہ ہے کہ حشر و نشر اور جزا و سزا حق ہے۔

موضح قرآن ... زیتون کے درخت ... بیت المقدس کے آس پاس ... اور طور سینین جہاں حضرت موسیٰ سے کلام ہوا ... یہ شہر امن والا مکہ ... یعنی اس کو لائق بنایا فرشتوں کے مقام کے ... پھر جب منکر ہوا تو جانوروں سے بدتر ہے ...

فتح الرحمن ... یعنی ... علیہ ... حالت ... پہلی وحی ... اس سورہ کی پہلی آیتیں ... کا نازل ہونا ... قرآن ... واللہ اعلم۔

سُورۃ العلق [1]

ربط: گزشتہ سورتوں میں تسلی و تخویف و تبشیر کے مضامین ذکر کرنے کے بعد فرمایا تلاوت قرآن پاک پر مداومت کرنا اس سے استقامت علی التوحید اور طاعت قوی حاصل ہوتی ہے۔

خلاصہ

اقرأ باسم ربك ۔۔۔ تا ۔۔۔ علم الانسان ما لم یعلم ۔۔۔ ضرورت مندوں کی پرواہ نہ کرو ان کی ابتداء سے لگ کر اللہ کا نام لے کر قرآن کی تلاوت و تبلیغ کرتے رہو۔ کلا ان الانسان لیطغی ۔۔۔ تا الی ربك الرجعی تخویف اخروی۔

أرأیت الذی ینهی ۔۔۔ تا ۔۔۔ الم یعلم بان اللہ یری ۔۔۔ زجر برائے سرکشان و طاغیان

کلا لئن لم ینته ۔۔۔ تا ۔۔۔ سندع الزبانیة تخویف اخروی۔ کلا لا تطعه واسجد واقترب خطاب بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و دعوت استقامت۔

[1] اقرأ باسم ۔۔۔ استقامت کے لئے سب سے پہلا سبق اپنے پروردگار کی مدد سے پڑھنا ہے جس نے پیدا کیا۔ جو لوگ آپ کو اذیت پہنچاتے ہیں ان کو چھوڑئیے ان کی ایذاء رسانی کی پرواہ مت کیجئے بس اللہ کے نام سے قرآن کی تلاوت و تبلیغ میں لگے رہئے۔ قرآن کی تلاوت حق پر استقامت کا ذریعہ ہے۔

[2] خلق الانسان ۔ انسان کو اللہ نے کیسے حقیر شے خون سے پیدا کیا، کیونکہ رحم مادر میں نطفہ سے پہلے علقہ (جمے ہوئے خون) کی شکل اختیار کرتا ہے ۔۔۔ اقرأ وربك الاكرم ۔۔۔ الذی علم بالقلم ۔ اس نے ایک چھوٹی سی چیز یعنی قلم کے ذریعے سے تعلیم دی کیونکہ تمام کتابیں قلم ہی سے لکھی جاتی ہیں۔ اس طرح علم تعلیم و تعلم کا ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔

[3] علم الانسان ۔ الانسان سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسماء کی تعلیم دی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور مطلب یہ ہے ۔۔۔ جو امور اسباب ظاہری سے معلوم نہیں ہو سکتے ان کا علم وحی کے ذریعے عطا فرمایا ہے ۔۔۔ جن کا رسالت سے تعلق ہے۔ اس سے کلی علم غیب مراد لینا غلط اور باطل ہے کیونکہ کلی علم غیب کا فریضہ رسالت سے کوئی تعلق نہیں ۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے نازل ہوئیں۔

[4] کلا ان الانسان ۔ یہاں الانسان سے بعض مفسرین کے نزدیک ابوجہل مراد ہے یا اس سے جنس مشرک انسان مراد ہے۔ کلا بمعنی حقا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے انعامات اور احسانات کے باوجود مشرک انسان سرکشی کرتا اور عصیان و فسق میں حد سے تجاوز کرتا ہے ۔۔۔ (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۲۲) مشرک انسان اس لئے سرکش اور باغی ہو گیا ہے کہ وہ دولت مند ہے اس کے نزدیک دین و ایمان کی کوئی حیثیت نہیں۔ وہ ناداں یہ سمجھتا ہے کہ بس دنیا کی دولت ہی اصل چیز ہے اسی سے انسان کی عزت و عظمت ہے۔

[5] ان الی ربك ۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ اس نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اور کوئی زندگی نہیں مگر اس کا یہ خیال غلط ہے بلکہ مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنا اور قیامت کے دن میدان حشر میں خدا کی طرف سب کی واپسی اور اس کے سامنے پیشی ہوگی وہاں اسکو اس کے ظلم و طغیان کی پوری پوری سزا ملے گی اور مال و دولت و ثروت وہاں کام نہیں آئے گی۔

[6] أرأیت الذی ۔ یہاں ابوجہل اور دیگر مشرکین مکہ مراد ہیں اور عبدا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ أرأیت ان کان ۔ ضمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنایہ ہے۔ أرأیت ان کذب ۔ یہاں ضمیر ابوجہل و دیگر مشرکین سے کنایہ ہے۔ الم یعلم بان اللہ یری ۔ یہ گذشتہ سارے مضمون کی جزا ہے۔ یعنی ہمارا بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت پر ہو اور تقویٰ و طہارت کا حکم دیتا ہو اور ابوجہل اس کو نماز پڑھنے سے روکتا ہو اور حق کو جھٹلاتا ہو اور اس سے اعراض کرتا ہو تو کیا اسے معلوم نہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿٣﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿٤﴾

جمے ہوئے خون سے بنایا پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ﴿٥﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ﴿٦﴾

اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ﴿٧﴾ اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی ﴿٨﴾ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ

جبکہ اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے کچھ شک نہیں کہ اس کو تمہارے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا

یَنْهٰی ﴿٩﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ﴿١٠﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی ﴿١١﴾

جو منع کرتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے بھلا دیکھو تو اگر یہ راہ راست پر ہو

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ﴿١٢﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿١٣﴾ اَلَمْ یَعْلَمْ

یا پرہیزگاری کا حکم کرے اور دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا اور منہ موڑا کیا اس کو معلوم نہیں

بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ﴿١٤﴾ كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ﴿١٥﴾

کہ خدا دیکھ رہا ہے دیکھو اگر وہ باز نہ آئے گا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے

نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ

یعنی اس جھوٹے خطاکار کی پیشانی کے بال تو وہ اپنے یاروں کی مجلس کو بلا لے ہم بھی اپنے

الزَّبَانِیَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾

موکلان دوزخ کو بلا لیں گے دیکھو اس کا کہا نہ ماننا اور خدا کو سجدہ کرنا اور قرب حاصل کرتے رہنا

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ خَمْسُ اٰیٰتٍ وَّ رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۂ قدر مکہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ

ہم نے اس کو شب قدر میں نازل کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر

فائدہ: اَرَءَیْتَ بمعنی اخبرنی ہے یعنی اگر تجھے معلوم ہے تو بتا اور بعض نے اس سے مراد رویت بصری لی ہے اس صورت میں وہ ایک مفعول کا محتاج ہوتا ہے مذکور ہو یا مقدر۔

ف: لنسفعا۔ ... یعنی اگر ابو جہل اور ... اپنی تکذیب و انکار سے باز نہ آیا تو ہم قیامت کے دن اس کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ لیں گے جو کہ جھوٹے اور مجرم کی پیشانی ہے پھر وہ اپنے تمام اہل مجلس اور ... اعوان و انصار کو بلا لے اور ہم دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے جو اسے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیں گے مگر اس کے اعوان و انصار کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور کوئی اس کو خدا کے عذاب سے بچا نہ سکے گا۔

ف: کلا لا تطعه۔ کلا ردع ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا جیسا کہ ابو جہل کا گمان ہے کہ اس کے مددگار اس کو خدا کے عذاب سے چھڑا لیں گے ہرگز نہیں۔ لا تطعه ابو جہل آپ کو نماز سے روکتا ہے آپ اس کی بات نہ مانیں بلکہ نماز پڑھیں اور اللہ ہی کی بارگاہ میں سجدہ بجا لائیں اور کثرت سجود اور عبادت و طاعت سے اس کا قرب اور اسی کی رضامندی حاصل کریں۔ عبادت صرف اسی کی بجا لائیں اور مصائب میں صرف اسی کو پکاریں۔

موضح قرآن: ف ... یہ آیتیں حضرت کے ... آدمی دیکھا ... ابو جہل ... حضرت کو نماز پڑھتے دیکھا تو ... نیک راہ پر ہوتا ... سمجھا ... اچھا آدمی ہوتا ... منع کرنا ... ابو جہل حضرت کو نماز میں دیکھ کر ... اپنے یاروں ... ۔

کافر کی ... معلوم ہوا کہ سجدہ بندہ اللہ سے نزدیک ہوتا ہے ... ۔

فتح الرحمٰن: ... یعنی ... دانستہ ... عاقبت ... ہدایت ... ضلالت ... ۔ ... یعنی فرشتگان سخت عقوبت کنندہ ... ۔

سورۃ القدر

ربط سورۃ العلق میں تلاوت قرآن کا حکم دیا اور اب سورۃ القدر میں قرآن مجید کی عظمت کا ذکر فرمایا۔ **خلاصہ** قرآن مجید بڑی عظمت و برکت والی کتاب ہے اسکو پڑھا کرو۔ قرآن کی عظمت و برکت سے اس رات کو بھی بہت بڑا شرف حاصل ہو گیا جس رات میں قرآن نازل ہوا تھا یعنی وہ ایک رات یعنی شب قدر ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے **ف۱** انا انزلنہ نازل کرنے سے مراد ابتداء نزول ہے یا لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر بیت العزۃ میں سارا قرآن نازل کرنا مراد ہے۔ قدر کے معنی تقدیر کے ہیں یعنی اندازہ مقرر کرنا اس رات میں آئندہ سال بھر کے اہم کاموں کا فیصلہ ہوتا ہے اسی لئے اسے لیلۃ القدر کہا گیا۔ یا قدر کے معنی عظمت و شرافت کے ہیں اور اسی عظمت و شرف کی وجہ سے اسے لیلۃ القدر کا نام دیا گیا۔ ان مقاتل یقضی فیہا ما یکون من امر ولی مثلہا من السنۃ القابلۃ ... وقیل انما سمیت بذلک لعظمتہا و قدرہا و شرفہا (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۳۰) انا انزلنہ فی لیلۃ القدر میں لیلۃ القدر کی عظمت و فضیلت کا بیان ہے کہ قرآن کو شب قدر میں نازل فرمایا۔ تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے یعنی وہ رات بڑی عظمت و برکت والی ہے اس رات میں کئے ہوئے کاموں کا ثواب ہزار مہینوں سے بہتر ہے **ف۲** لیلۃ القدر شب قدر کی برکات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک رات دوسرے ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ الاقوال فی ذلک الظاہر الطویل قول من قال عمل فی لیلۃ القدر خیر من عمل الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر **ف۳** تنزل الملئکۃ۔ لیلۃ القدر کی برکات میں سے ایک یہ ہے کہ اس رات میں بے شمار فرشتے اور جبرئیل علیہ السلام اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔ ای بکل امر قضوہ وقدرہ فی تلک السنۃ الی قابل (قرطبی) **ف۴** سلام۔ اس رات کی برکات میں سے ایک یہ ہے کہ یہ رات سراپا امن و سلامتی اور خیر ہے اور اس میں کوئی شر نہیں ہوتا۔ امام نافع مدنی کہتے ہیں ای لیلۃ القدر سلامۃ وخیر کلہا لا شر فیہا (قرطبی) لیلۃ القدر کی یہ خیر و برکت صبح صادق کے طلوع تک رہتی ہے طلوع صبح سے رات ختم ہو جاتی ہے۔

الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾

کہ [illegible] شب قدر [illegible] بہتر ہے ہزار مہینے سے

تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن

اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے حکم سے

كُلِّ أَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

ہر کام پر امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک

سورۃ البینۃ مدنیۃ وهي ثمان آيات وفيها ركوع واحد

سورۃ بینہ مدینہ میں نازل ہوئی اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ

نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہیں اہل کتاب اور مشرک

مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ

باز آنے والے جب تک نہ پہنچے ان کے پاس روشن بات ایک رسول اللہ کا

يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ وَمَا

پڑھتا ہوا ورق پاک جن میں لکھی ہوں کتابیں مضبوط اور جو

تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا

پھوٹ پڑی اہل کتاب میں سو جب کہ

جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ

آچکی ان کے پاس کھلی بات اور ان کو حکم یہی ہوا کہ بندگی کریں اللہ کی

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ

خالص کر کر اس کے واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر اور قائم رکھیں نماز اور

ع ۲۱

موضح قرآن ف شاید اول اسی شب میں شروع ہوا ہو قرآن اترنا پھر ہمیشہ اس میں تین صفتیں [illegible]

ف یعنی اس رات جو نیکی کرے گویا ہزار مہینے کی اور دنیا کے کام جو مقرر ہیں ان میں پچھلے اترتے ہیں اور اللہ کی طرف سے چین اور تسلی اترتی رہتی ہے [illegible] رات عبادت تلاوت سے جو گئی ہے وہ رات قرآن شروع ہوا [illegible] رمضان میں ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کے عشرہ آخر کی طاق راتوں میں ڈھونڈیں [illegible] العلم عند اللہ۔ ف حضرت سے پہلے سب دین والے بگڑ گئے تھے ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور [illegible] کسی حکیم یا ولی یا بادشاہ عادل کے سمجھائے [illegible] رسول آیا اللہ کا [illegible] ہر صورت ایک کتاب ہے [illegible]

اور اس کتاب کے [illegible] اہل کتاب [illegible] شبہ نہیں۔

فتح الرحمن [illegible] ارسال رسول و انزال کتاب بود [illegible]

سورۃ البینۃ

رابطہ: سورۃ القدر میں قرآن مجید کی عظمت کا بیان تھا، اب سورۃ البینۃ میں کفار و مشرکین کے عناد پر شکوہ کا بیان ہے جو ایسی عظیم الشان کتاب سے بھی اعراض کرتے ہیں۔

خلاصہ

لم یکن الذین کفروا ــــ ۳ ــــ وذلک دین القیمۃ: اہل کتاب یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے عناد و انکار کا شکوہ۔ ان الذین کفروا ــــ تا ــــ اولئک ھم شر البریۃ: تخویف اخروی۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات ــــ ۲ ــــ ذلک لمن خشی ربہ: بشارت اخرویہ۔

لم یکن۔ اہل کتاب سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں۔ منفکین یعنی ہٹنے والے، منفکین منتھین عن کفرھم (قرطبی)۔ یہاں ایک اشکال ہے وہ یہ کہ اہل کتاب اور مشرکین کے کفر و شرک سے باز آنے کی انتہا پیغمبر علیہ السلام کی آمد پر بیان فرمائی ہے اور حتیٰ جو کہ انتہائے غایت کے لئے آتا ہے اس لئے مفہوم یہ ہے کہ رسول کی آمد پر ان کی پہلی حالت یعنی کفر و شرک پر قائم رہنا ختم ہو جائے، لیکن اس کے بعد والی آیت وما تفرق الذین اوتوا الکتاب کا مقتضیٰ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد ان کے کفر میں اضافہ ہو گیا۔ اس طرح دونوں آیتوں میں بظاہر تناقض معلوم ہوتا ہے۔ اس کے متعدد جوابات ہیں۔ اول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اہل کتاب اور مشرکین کہا کرتے تھے کہ جب تک نبی موعود صلی اللہ علیہ وسلم نہ آجائیں اس وقت تک ہم اپنا دین نہیں چھوڑیں گے، اس طرح ان آیتوں میں ان کے قول سابق کی حکایت ہے۔ اور وما تفرق میں حقیقت واقعہ کا بیان ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی آمد کے بعد ان کا عمل ان کے دعوے کے خلاف ہے۔ دوم اہل کتاب اور مشرکین جاننے کے باوجود کفر و شرک سے ہٹنے والے نہیں تھے جب تک ان کے پاس رسول نہ آجاتا۔ جب رسول آگیا تو اب ان کا معاملہ صاف ہو گیا بلکہ ان میں سے بہت سوں نے کفر و شرک کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا۔ (ملخصاً من التفسیر الکبیر للامام الرازی)۔ اور توجیہ سوئم کے مطابق یہی جواب راجح ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین کفر و شرک سے ہٹنے والے نہیں تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح بیان نہ آجاتا اور ان پر اتمام حجت نہ ہو جاتا، اللہ کی طرف سے ان کے پاس رسول آئے جو ان کو اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ کتاب کی تعلیم دے اور ان کو تبلیغ کرے۔ اب جبکہ یہ امر ہو چکا ہے اور حق و باطل کے درمیان امتیاز قائم ہو گیا ہے اس لئے اب جو لوگ حق کو نہیں مانتے اور پیغمبر علیہ السلام کی دعوت کو جھٹلاتے ہیں اور نئی نئی راہیں نکالتے ہیں وہ یہ سب کچھ محض ضد و عناد کی وجہ سے کرتے ہیں، یہ مسئلہ کتب سابقہ میں بھی موجود ہے اور اہل کتاب کے علماء ثقات اس پر [illegible] ہیں اس لئے اب نہ ماننے والوں کا کوئی عذر قبول نہیں ہوگا۔

تائید: [illegible] اللہ الذی انزل الکتب بالحق والمیزان (الشوریٰ ع ۲) اس کی پوری تفصیل سورۃ شوریٰ میں گزر چکی ہے۔ رسول من اللہ: البینۃ سے بدل ہے۔ صحفاً مطھرۃ، طاہر کی جمع ہے، صحف جمع صحیفہ [illegible] فیھا کتب قیمۃ [illegible] مستقیمہ [illegible] جن میں مضامین پر مشتمل ہیں یا محکم احکام، رسول سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحف سے قرآن مجید مراد ہے۔ (کبیر)

وما تفرق۔ اہل کتاب کے تفرق و شقاق کا ذکر ہے اہل کتاب، یہود و نصاریٰ خود بھی جو مختلف راہیں نکال رہے ہیں یہ سب کچھ انہوں نے لاعلمی سے نہیں کیا۔ جبکہ البینۃ آجانے کے بعد جان بوجھ کر محض ضد و عناد کی وجہ سے کیا ہے۔ یہ اختلاف ڈالنے والے ان کے بااثر علماء تھے [illegible] انہوں نے اللہ کی طرف سے علم اور بینات آجانے کے بعد کیا اور محض ضد و عناد کی وجہ سے کیا جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے وما تفرقوا الا من بعد ما جاءھم العلم بغیا بینھم (الشوریٰ ع ۲)۔ وما امروا۔ حنفاء، حنیف کی جمع ہے یعنی باطل ادیان سے اعراض کر کے دین اسلام کی طرف مائل ہونے والے [illegible] دین الاسلام (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۴۴)۔ ودین القیمۃ مرکب اضافی ہے اور القیمۃ مقدر کی صفت ہے۔ ای الملۃ القیمۃ یعنی [illegible]

القیمۃ یعنی ملت مستقیمہ کے احکام ہیں جس کا حکم نہایت صحیح اور محکم ہے۔ وقال الزجاج ای ذلک دین الملۃ المستقیمۃ (قرطبی) زجاج کے قول میں اگر ملت سے مراد امت ہو تو مفہوم زیادہ واضح ہو جاتا ہے یعنی یہ اس امت کا دین ہے جو حق پر قائم ہے جیسا کہ علامہ آلوسی رح فرماتے ہیں۔ وقال الزجاج ای الامۃ القیمۃ بالحق ای الثابتۃ بالحق (قرطبی) اہل کتاب نے متفرق شاخیں نکال لی ہیں حالانکہ ان کی کتابوں میں انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ باطل اور جھوٹے دینوں کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اسکی عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ حق پر قائم رہنے والی امت کا دین یہی ہے۔ ان الذین کفروا۔ تخویف اخروی۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین جنہوں نے رسول کا، قرآن کا اور دین کا انکار کیا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ خدا کی ساری مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔ ان الذین امنوا۔ بشارت اخرویہ۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے وہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن کامل کا مرتبہ عرش عظیم اور کرسی وغیرہ سے بھی اونچا ہے کیونکہ یہ سب مخلوق ہیں اور مومن کامل خدا کی ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے۔ جزآءھم عند ربھم اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کی جزاء یہ ہے کہ ان کیلئے جنت کے دائمی باغات ہیں جن میں تمام انواع مشروبات کی نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ جنت کی نعمتوں کو زوال ہوگا نہ اہل جنت کو موت آئیگی نہ ان کو جنتوں سے نکالا ہی جائیگا اور نہ وہ خود ہی ان سے نکلنا پسند کریں گے۔ رضی اللہ عنہم۔ ان کے ایمان خالص، یقین کامل اور عمل صالح کا انعام ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ بھی انعام و اکرام پر راضی ہیں۔ یہ اعزاز و اکرام اور یہ انعام و افضال ایسے ہی لوگوں کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈریں، اس کے احکام کی اطاعت کریں اور اس کی مخالفت سے دور رہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

موضح قرآن ف یعنی یہ چیزیں ہمیشہ سے ہیں، ان میں پسند کیا اللہ تعالیٰ نے۔ ف قیامت سے پہلے جو کچھ زمین کے اندر ہے سو نکال دیا، اس سے نکل پڑے گا سب چھپنے والے نہ رہیں گے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
دیں زکوٰۃ اور یہ ہے راہ مضبوط لوگوں کی۔ اور جو لوگ
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ
منکر ہوئے اہل کتاب اور شرک والے وہ ہیں آگ میں
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ
دوزخ کی سدا رہیں اس میں وہ لوگ جو ہیں سب خلق سے برے۔ وہ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ
لوگ جو یقین لائے اور کئے بھلے کام وہ لوگ جو ہیں سب
الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ
خلق سے بہتر بدلا ان کا ان کے رب کے یہاں باغ ہیں بسنے کے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ
بہتی نیچے ان کے نہریں سدا رہیں ان میں ہمیشہ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝
اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ ملتا ہے اس کو جو ڈرا اپنے رب سے
سُوْرَةُ الزَّلْزَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ وَفِيْهَا رُكُوْعٌ وَاحِدٌ
سورۃ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ
جب ہلا ڈالے زمین کو اس کے بھونچال سے اور نکال ڈالے زمین
اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ
اپنے اندر کے بوجھ اور کہے آدمی اس کو کیا ہوا اس دن کہہ ڈالے گی

ع ۲۲

سُوْرَةُ الزِّلْزَال

ربط: گذشتہ سورت میں عناد کفار کا شکوہ تھا اب اس سورت میں عناد کفار پر تخویف اخروی کا ذکر ہے۔ اذا زلزلت الارض۔ یہ وہ زلزلہ ہے جو نفخۂ اولیٰ کے وقت آئیگا جس سے زمین اپنی تہ تک ہل جائیگی اور یہ زلزلہ اس قدر سخت اور شدید ہوگا کہ زمین پر کوئی جاندار زندہ نہ رہیگا، پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر ہموار ہو جائینگے، دریا اور سمندر خشک ہوکر زمین کے برابر ہو جائیں گے۔ واخرجت الارض اثقالھا۔ اثقال ثقل کی جمع ہے یعنی بوجھ، مراد اموات ہیں۔ نفخۂ ثانیہ کے وقت زمین اپنے اندر مدفون مُردوں کو باہر نکال دیگی اور وہ سب زندہ ہوکر میدان حشر کی طرف چل پڑیں گے۔ وقال الانسان۔ اس دن انسان حیرت و تعجب سے کہے گا زمین کو کیا ہو گیا ہے، یہ اس قدر کیوں جھٹکے کھا رہی ہے یا اسکا تعلق ما بعد سے ہے یعنی یوم حشر تحدث اخبارھا قیامت کے دن زمین ساری باتیں

[illegible]

أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

[illegible]

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ۝١ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۝٣ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝٥ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۝٦ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝٧ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝٨ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝١٠ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝١١

[illegible]

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت

ربط [illegible]

خلاصہ [illegible]

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

سُورَةُ القَارِعَة

ربط گذشتہ سورت میں علم کفار پر شکوہ کی گئی تھا۔ اس سورت میں غافلوں کے لئے تخویف اخروی ہے۔

لہ القارعۃ۔ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ العقوا علی ان القارعۃ اسم من اسماء القیامۃ (کبیر) قیامت کے دن نفخ صور کی شدید آواز کے علاوہ اجرام علویہ اور سفلیہ کے تصادم سے بھی ہیبتناک شور بپا ہوگا اس لئے اسے القارعۃ کہا گیا۔ لہ یوم یکون ۔ یہ القارعۃ کا بیان ہے۔ قیامت کے دن جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو خوف و ہراس سے نہایت پریشان ہوں گے اور پروانوں کی طرح ادھر ادھر منتشر ہوں گے جس طرح شمع پر پروانوں کا بے تحاشا اژدہام ہوتا ہے اور ان کی حرکات مختلف ہوتی ہیں گھبراہٹ کی وجہ سے پہاڑ دھنی ہوئی روئی کے گالوں کی طرح ہو جائیں گے سورۃ الزلزال میں قیامت کے دن زمین کا حال بیان ہوا اور یہاں پہاڑوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔

لہ فاما من ثقلت۔ بشارت اخروی۔ قیامت کے دن جن کے اعمال صالحہ کا پلڑا بھاری ہوگا وہ نہایت خوش و خرم ہوں گے اور اپنی پسندیدہ عیش و عشرت سے لطف اندوز ہوں گے۔ راضیۃ بمعنی مرضیۃ (قرطبی) لہ واما من خفت یہ تخویف اخروی ہے۔ امہ ای مسکنہ (قرطبی، عن الاخفش) اور جن لوگوں کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا ان کا ٹھکانا ہاویہ میں ہوگا۔ ہاویہ دوزخ کے ناموں میں سے ہے۔ وما ادرٰک ماھیہ تمہیں کیا معلوم ہاویہ کیا چیز ہے وہ نہایت ہی سخت اور تند و تیز آگ ہے۔ ھیہ میں ہا برائے سکتہ ہے۔ مثنوی میں ہاویہ کا جو معنی ذکر کیا گیا ہے وہ ظاہر قرآن کے خلاف ہے۔

پس شود جانے دلش در عجا ویہ
بہ میدانی چو باشد ہاویہ
آتش سوزندہ نقش غیر را
کہ بسوز و ہر طبیر و صغیر را

موضح قرآن

لہ سورۃ تکاثر کے نازل ہونے کا سبب قریش میں دو گروہ تھے بنو عبد مناف کہ ہمارے پیغمبر اس میں تھے اور بنو سہم کہ عاص بن وائل سہمی اس کا سردار تھا۔ ایک دن دونوں آپس میں اپنی اپنی بڑائی پر فخر کرنے لگے مال اور کاموں کا حساب کرتے کرتے آدمیوں پر نوبت پہنچی۔ بنو عبد مناف کے لوگ گنتی میں زیادہ ہوئے بنو سہم نے کہا کہ ہمارے لوگ لڑائی میں بہت مارے گئے سو مردے بھی سب کو گننا چاہیئے۔ جب ہو گیا تو بنو سہم زیادہ ہوئے پھر تحقیق کے واسطے مقبروں پر گئے حق تعالیٰ نے دونوں کی جہالت اور غفلت پر کہ اپنے ضروری کاموں کو بھول کر پیچھے لاطائل کاموں میں جا لگے ہیں یہ سورت نازل کی کہ آدمی تمام عمر میں کس قدر مال اور اولاد کی ہوس پر حریص ہوتا ہے کہ ان سے اس کے نام و جاہ کا سلسلہ باقی رہے اور یہ بات اس کو اللہ کی پہچان سے اور اس کے حقوق سے جو اس پر واجب ہے باز رکھتی ہے۔ فتح العزیز محصلاً۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعٌ وَاحِدٌ

سورۃ قارعہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾

وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی اور تو کیا سمجھا کیا ہے کھڑکھڑانے والی

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿٤﴾ وَتَكُوْنُ

جس دن ہوں گے لوگ جیسے پتنگے بکھرے ہوئے اور ہوں گے

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿٥﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ

پہاڑ جیسے رنگی ہوئی اون دھنکی ہوئی سو جس کی بھاری ہوئیں

مَوَازِيْنُهٗ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَاَمَّا

تولیں تو وہ ہے من مانتے گزران میں اور جس کی

مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٨﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَآ

ہلکی ہوئیں تولیں تو اس کا ٹھکانا گڑھا ہے اور تو

اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

کیا سمجھا وہ کیا ہے آگ ہے دہکتی ہوئی

١ ع ۲۶

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ وَفِيْهَا رُكُوْعٌ وَاحِدٌ

سورۃ تکاثر مکہ میں نازل ہوئی اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ

غفلت میں رکھا تم کو بہتات کی حرص نے یہاں تک کہ جا دیکھیں قبریں کوئی نہیں آگے

سُورَۃُ التَّکَاثُر

ربط: گذشتہ سورتوں میں تخویف و تبشیر اور زجر و تشکر کا ذکر تھا اب اس سورت سے پھر تزہید فی الدنیا کے مضمون کا ذکر شروع ہوتا ہے۔

خلاصہ

تفاخر و تکاثر پر زجر اور تخویف اخروی۔

الہکم التکاثر الخ۔ التکاثر کثرت مال اور کثرت تعداد پر فخر کرنا اور کثرت میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کرنا۔ ای التباری فی الکثرۃ والتباہی بہا بان یقول ھؤلاء نحن اکثر و ھؤلاء نحن اکثر (روح ج ۳۰ ص ۲۲۲)

مفسرین نے لکھا ہے کہ انصار کے دو قبیلوں میں کثرت عدد کے مقابلے کا مقابلہ ہوا اور ہر قبیلہ اپنے افراد کی کثرت پر فخر کرنے لگا چنانچہ دونوں قبیلوں نے اپنے زندہ لوگوں کو گنا جب ان کی گنتی ختم ہوئی تو قبرستان میں جا کر مردوں کو شمار کرنے لگے۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ دنیا کی کثرت عدد پر فخر و مباہات نے تم کو ایسا غافل کیا کہ تم قبرستان میں جا پہنچے اور مردوں کی گنتی کرنے لگے یا حتی زرتم المقابر۔ موت سے کنایہ ہے یعنی تم اموال و افراد کی کثرت پر فخر کرتے رہو گے یہاں تک کہ قبروں میں پہنچ جاؤ گے اور ... حتی زرتم المقابر کنایۃ عن الموت ان ذکر الموت واتم علی ذلک (کبیر)

کلا سوف تعلمون۔ کلا برائے ردع ہے اور اس میں تخویف اخروی کی طرف اشارہ ہے۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیے اور نہ یہ خیال درست ہے کہ مال و اولاد کی کثرت سعادت کا باعث ہے یا کوئی قابل فخر چیز ہے۔ بہت جلد تمہیں یہ حقیقت معلوم ہو جائیگی اور یہ تکاثر و تفاخر نقصان دہ ہوگا۔ ثم کلا سوف تعلمون تکرار تاکید کے لئے ہے اور ثم تعقیب ذکری کے لئے ہے یعنی پھر یہ بات کہتا ہوں، مراد یہ کہ موت کے بعد آنکھیں کھل جائیں گی اور حقیقت واضح ہو جائیگی۔

کلا لو تعلمون۔ کلا یہ متعلقہ ہے لو کی جزاء مقدر ہے ای لما الہکم ... (کبیر) یا لشغلکم ذلک عن التکاثر ... اگر تم آخرت کے معاملات کو اس یقین کے ساتھ جانتے جس طرح تم دیگر امور جانتے ہو تو تم کثرت مال و اولاد پر فخر نہ کرتے۔

لترون الجحیم۔ تخویف اخروی۔ عین الیقین مفعول مطلق ہے ... یا مفعول مطلق مقدر کی صفت ہے ای رؤیۃ عین الیقین۔ تم ضرور بالضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر کہا جائے گا تم دوزخ کو آنکھوں سے دیکھ لو گے اور تمہیں اس کا عین الیقین حاصل ہو جائیگا پھر قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائیگا کہ تم نے ان کا شکر ادا کیا یا نہ ... ان النعیم ... (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۷۵)

سورۃ العصر

ربط و خلاصہ سورت سابقہ کے مقابلہ میں اس سورت میں تزہید فی الدنیا کا مضمون بطور ترقی ذکر کیا گیا ہے یعنی مال و اولاد کی کثرت و زیادتی پر فخر نہ کرو، زمانہ کی گردش کو دیکھو اور اپنے آباء و اجداد کا حال ملاحظہ کرو۔ انہوں نے مال و اولاد پر فخر کر کے کیا حاصل کیا؟ نقصان اور خسارہ کے سوا انھیں کیا نصیب ہوا؟ جمعوا الکنوز لانفسہم وترکوھا لغیرھم۔ الا قبور دارس [illegible] والعصر زمانہ گواہ ہے کہ [illegible] سراسر خسارے میں ہے۔ زمانے کے مختلف ادوار کو دیکھئے اور ہر دور کے بڑے سے بڑے بادشاہ کا حال ملاحظہ کیجئے کہ دنیا کی شان و شوکت اور دولت و سلطنت کا فخر و غرور کہاں گیا جب دنیا سے رخصت ہوئے تو کوئی چیز بھی ساتھ نہ گئی، نہ دولت ساتھ گئی نہ سلطنت نے دامن تھام لیا اس کے علاوہ العصر کے اور بھی کئی معانی بیان کئے گئے ہیں، تفصیل مطولات تفسیر میں ملاحظہ کی جائے۔ الا الذین یہ ما قبل سے مستثنیٰ ہے تمام انسان خسارے میں ہیں البتہ جن لوگوں میں یہ چار صفتیں موجود ہوں وہ خسارے میں نہیں ہیں بلکہ فائدے میں ہیں اور وہ دنیا سے خالی ہاتھ نہیں جائیں گے بلکہ آخرت کا توشہ ساتھ لے کر جائیں گے۔ پہلا وصف امنوا وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسالت، قیامت اور دیگر تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہوں۔ دوسرا وصف وعملوا الصلحت وہ نیک کام کریں یعنی اسلام نے جن جن کاموں کے کرنے کا حکم ہے ان کو بجا لائیں اور جن سے روکا گیا ہے ان سے باز رہیں۔ تیسرا وصف وتواصوا بالحق وہ آپس میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں اور ایک دوسرے کو حق بات یعنی توحید اور اسلام کے اخلاقی، معاشرتی اور دیگر احکام کی تبلیغ کریں۔ بالحق ای بالتوحید کذا روی الضحاک عن ابن عباس۔ وقال قتادۃ بالحق ای بالقرآن (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۸۰) چوتھا وصف۔ وتواصوا بالصبر۔ جن انسانوں میں یہ چار وصف موجود ہوں گے وہ خسارے میں نہیں رہیں گے۔

تَعْلَمُونَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ

[illegible]

عِلْمَ الْيَقِينِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ

[illegible]

الْيَقِينِ ۝۷ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝۸

ع ۲۷

[illegible]

سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ وَفِيهَا رُكُوعٌ وَّاحِدٌ

سورۃ العصر مکہ میں نازل ہوئی اس کی تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعَصْرِ ۝۱ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝۲ إِلَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا

[illegible]

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳

ع ۲۸

[illegible]

سُورَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ اٰيٰتٍ وَفِيهَا رُكُوعٌ وَّاحِدٌ

سورۃ ہمزہ مکہ میں نازل ہوئی اس کی نو آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝۱ الَّذِي جَمَعَ مَالًا

[illegible]

وَّعَدَّدَهُ ۝۲ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝۳ كَلَّا

[illegible]

منزل ۷

موضح قرآن ؎ سورۂ ھمزہ کے نازل ہونے کا سبب [illegible]

[illegible]

قتح الرحمن ؎ یعنی [illegible]

سورۃ الہمزہ

ربط و خلاصہ | تو حب الدنیا کے بعد مال و دولت جمع کرنے والوں اور کثرت مال پر فخر و غرور کرنے والوں کے لئے تخویف اخروی۔

تحقیق ربط۔ ھمزۃ غیبت کرنے والا اور پس پشت عیب جوئی کرنے والا۔ لمزۃ منہ پر طعنہ دینے والا اور کالی گلوچ کرنے والا۔ یا ھمزۃ منہ پر عیب جوئی کرنے والا اور لمزۃ پس پشت عیب جوئی کرنے والا اور چغلخور و قال ابو العالیۃ والحسن و مجاھد و عطاء بن ابی رباح الھمز بنال من الانسان فی وجھہ واللمز فی اغتیابہ ... (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان دونوں لفظوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں اور دوستوں کو آپس میں لڑاتے ہیں اور بے گناہ لوگوں پر تہمتیں اور عیب لگاتے ہیں ھم المشاؤن بالنمیمۃ المفرقون بین الاحبۃ الباغون للبرآء العیب (ابن جریر) ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لئے جو لوگوں کی غیبت کرتا اور ان کی عیب جوئی کرتا ہے ... اور ان پر تہمت لگاتا ہے۔

تحقیق الذی جمع مالا ... وہ مال و دولت جمع کرنے اور اسے گن گن کر رکھنے کا بہت شوقین ہے۔ دولت جمع کرتا ہے اور اسے نیک کاموں میں خرچ نہیں کرتا اور دولت دنیا کو سرمایۂ حیات سمجھتا ہے۔ یحسب ان مالہ اخلدہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا یہ مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا اور اسے دائمی زندگی عطا کرے گا؟

تحقیق کلا۔ ہرگز نہیں۔ یہ دولت اسے ہمیشہ نہ رکھے گی۔ دلیل سورۃ ... بلکہ دولت جمع کرنے والے کو ... لینبذن فی الحطمۃ یہ تخویف اخروی ہے اسے ضرور بالضرور خوب ریزہ ریزہ کر ڈالنے والی آگ میں ڈالا جائے گا۔ تمہیں کیا معلوم وہ کیا چیز ہے؟

تحقیق نار اللہ۔ تو میں تمہیں بتاتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو جلتے جلتے ان کے دلوں تک پہنچ جائے گی۔ انہا علیہم مؤصدۃ۔ فی عمد ممددۃ۔ ان کو لمبے لمبے ستونوں کے اندر گھیر کر اوپر سے بند کر دیا جائے گا تاکہ اس کی حرارت تیز ہو اور وہ ... یا ستونوں سے مراد میخیں ہیں جن سے ... جس سے جہنم کو بند کیا جائے گا۔ قال القشیری والمعظم علی ان العمد اوتاد الاطباق التی تطبق علی اھل النار۔ و تشد تلک الاطباق بالاوتاد حتی یرجع علیھم غمھا و حرھا فلا یدخل علیھم روح (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۸۶) اللھم اجرنا منھا یا ارحم الراحمین و یا اکرم الاکرمین۔

سورۃ الفیل

ربط و خلاصہ | تو حب الدنیا کے بعد سورۃ الہمزۃ میں تخویف اخروی بیان ہوئی ہے اب اس سورت میں تخویف دنیوی کا ایک نمونہ ذکر کیا گیا ہے۔ دنیوی مال و متاع اور جاہ و جلال پر مغرور ہو کر ایمان و توحید کے مرکز کو مٹانے کی کوشش کرنے والوں کو تباہ کر دیا جائیگا۔ دنیا میں عذاب کے ... کی مثال یہی سورت ہے ... [illegible] ... سے دنیوی عذاب ... [illegible] ... واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے سال پیش آیا۔ حبشی شاہ ... ابرہہ ... نے ... میں ایک نہایت ہی عالیشان گرجا تعمیر کرایا۔ ... [illegible] ... اس نے ... [illegible] ... تعمیر کیا ... [illegible] ... عرب ... [illegible] ... ہاتھیوں کا ... [illegible] ... [illegible] ... بیت اللہ ... [illegible] ... انہوں نے فرمایا میرے اونٹ واپس کر دو ... [illegible] ... تم ... [illegible] ...

[illegible]

لَيُنۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾

[illegible]

نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْـِٔدَةِ ﴿۷﴾

[illegible]

إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍۭ ﴿۹﴾

[illegible]

سُورَةُ الْفِيلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ﴿۱﴾ أَلَمْ يَجْعَلْ

[illegible]

كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ﴿۲﴾ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ﴿۳﴾

[illegible]

تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ﴿۵﴾

[illegible]

سُورَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ﴿۱﴾ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ﴿۲﴾

[illegible]

معلوم ہے ہم نے ان ہاتھی والوں کا کیا حشر کیا ہے (روح و قرطبی وغیرہا) ف۲ المفصل۔

استفہام تقریری ہے ہم نے ان کی تدبیر بیکار کر دی۔ وہ خانہ کعبہ کو ڈھانے کیلئے آئے تھے مگر ہم نے ان کو نہ صرف ناکام کر دیا بلکہ [illegible]

ف۳ [illegible]

ای جعل الله اصحاب الفیل کورق الزرع اذا اکلته الدواب فرمت به من اسفل شبه تقطع اوصالهم بتفرق اجزائه (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۹۹)

موضح قرآن

[illegible]

[illegible] واللہ اعلم ۱۲

سُورۃ قریش

ربط و خلاصہ [illegible]

[illegible]

فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِ ۝۳ الَّذِيۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ

تو چاہئے کہ بندگی کریں اس گھر کے رب کی جس نے ان کو کھانا دیا

مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ۝۴

بھوک میں اور امن دیا ڈر سے

سُوۡرَةُ الۡمَاعُوۡنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبۡعُ اٰيٰتٍ وَّفِيۡهَا رُكُوۡعٌ وَّاحِدٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِىۡ

يَدُعُّ الۡيَتِيۡمَ ۝۲ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ۝۳

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ۝۴ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۝۵

الَّذِيۡنَ هُمۡ يُرَآءُوۡنَ ۝۶ وَيَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ۝۷

سُوۡرَةُ الۡكَوۡثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ وَّفِيۡهَا رُكُوۡعٌ وَّاحِدٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ۝۲

[illegible]

موضح قرآن [illegible]

[illegible]

سورۃ الماعون

ربط و خلاصہ سورت — موضوع و ترتیب سابقہ سے متعلق ہے کہ تکذیب قیامت، یتیموں اور مسکینوں پر خرچ نہ کرنے اور نمازوں میں غفلت کرنے پر زجر ۔ روایت ہے ... ارأیت سے ... استفہام سے تعجب و تشویق مقصود ہے کہا ہے اس شخص کو جانتے ہیں جو قیامت کا انکار کرتا ہے حالانکہ قیامت کا ثبوت دلائل قاطعہ سے ہو چکا ہے اس کا حال قابل تعجب ہے ... قیامت ہی کا انکار کرتا ہے بلکہ یتیم کو بھی دھکے دیتا ہے اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی دوسروں کو بھی ترغیب نہیں دیتا ... لوگوں کو نماز دکھلاوے کا فائدہ ... نماز بھی پڑھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر اور ثواب کی امید پر نہیں پڑھتے بلکہ محض ریاکاری ... مسلمانوں کو دکھانے کیلئے پڑھتے ہیں ... [illegible] ... حقیقت اور اس کے اصل مقصد سے غافل ہیں۔ عن ابن عباس ھو المصلی الذی ان صلی لم یرج لھا ثوابا وان ترکھا لم یخش علیہ عقابا (قرطبی ج ۲۰ ص ۲۱۲) الذین ھم یراءون ۔ وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے اور دنیوی مصلحتوں کے تحت نماز پڑھتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کی رضا مقصود نہیں ہوتی۔ ویمنعون الماعون۔ الماعون وہ اشیاء ... [illegible] ... مثلاً ... [illegible] ... وغیرہ ... ایسے بد اخلاق ہیں کہ ایک حقیر سی چیز بھی کسی کو استعمال کے لئے نہیں دیتے۔ اس سورت میں ... اوصاف ذکر کئے گئے ہیں وہ منافقوں کے اوصاف ہیں ... [illegible] ... لانھم جمعوا الاوصاف ... ھذہ السورۃ فی المنافقین (کبیر)

سورۃ الکوثر

ربط و خلاصہ سورت — ترتیب میں ... کے بعد مضمون توحید کا ذکر ہے، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی اور شرک اعتقادی و فعلی کی نفی ... اس سورت میں دو مضمون ہیں ایک یعنی توحید اور نفی شرک کے ساتھ متعلق ہے ... انا اعطینک ... ہر قسم کی خیر جو دینی اور دنیوی ... بکثرت میں کثیر ہونے کو کوثر کہا جاتا ہے ... الکوثر فوعل من الکثرۃ ... (قرطبی ج ۲۰ ص ...) الکوثر سے مراد کیا ہے اس میں تقریباً چند اقوال ہیں۔ سب سے زیادہ معروف قول دو ہیں اول یہ کہ اس سے مراد حوض کوثر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوگا اور آپ اس سے اپنی امت کو سیراب کریں گے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا قیامت کے دن آپ کو حوض کوثر عطا ہوگا ... دوم یہ کہ اس سے مراد قرآن مجید ہے ... دنیا و آخرت ... دین و دنیا کی خیر کثیر ... سے مراد خیر و برکت اور ہر وہ نعمت مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہے یہ قول حضرت عبداللہ بن عباس ... سے منقول ہے۔ دوسرا قول ... [illegible] ... القول الثانی ... الکوثر ... نعم اللہ علی محمد ... عن ابن عباس ان الکوثر ... الخیر الکثیر ... [illegible] ... (کبیر) ... وقت ابھی نزول قرآن کی تکمیل ... خیر و برکت کا نزول ... [illegible] ... انا اعطینک ... آپ کو الکوثر عطا کیا ہے ... بطور شکر نعمت ... عبادتیں اور ... خوشنودی ... [illegible] ... نفی کی طرف اشارہ ہے ... ترک فعلی کی نفی کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ... اسی کے نام کی قربانی کرنا ... ایک دفعہ ایک مشرک ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ... آپ کی نرینہ اولاد زندہ نہیں تھی ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ مقطوع النسل نہیں ہیں بلکہ ... [illegible]

ہیں اور آپ کی روحانی اور جسمانی اولاد قیامت تک دنیا میں موجود رہیگی نیز آپ یہ مسئلہ بیان کرتے رہیے تو اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو تہ و تیغ کرے گا۔

سورۃ الکافرون

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ③

بیشک جو دشمن تیرا وہی رہ گیا پیچھا کٹا

سُورَةُ الْكَافِرُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ وَرُكُوعٌ وَاحِدٌ

سورۃ کافرون مکہ میں نازل ہوئی اس کی چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ②

تو کہہ اے منکرو میں نہیں پوجتا جس کو تم پوجتے ہو

وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ③ وَلَا أَنَا عَابِدٌ

اور نہ تم پوجو جس کو میں پوجوں اور نہ مجھ کو پوجنا ہے

مَّا عَبَدتُّمْ ④ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ⑤

اس کا جس کو تم نے پوجا اور نہ تم کو پوجنا ہے اس کا جس کو میں پوجوں

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ⑥ ع

تم کو تمہاری راہ اور مجھ کو میری راہ

سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ وَرُكُوعٌ وَاحِدٌ

سورۃ نصر مدینہ میں نازل ہوئی اس کی تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ① وَرَأَيْتَ النَّاسَ

جب پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو نے دیکھے لوگ

يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

داخل ہوتے ہیں دین میں اللہ کے فوج فوج تو پاکی بول ساتھ خوبیوں

ربط وخلاصہ سورت کا موضوع توحید اور نفی شرک ہے۔ جس طرح تمام وعظ و نصیحت زبانی اتمام و تعبیر اور تفصیل ترغیب کے بعد کہا جاتا ہے کہ مسئلہ توحید بیان کر دیا ہے۔ اگر اب بھی نہیں مانتے تو میرا راستہ یہ ہے اور تمہارا راستہ وہ ہے۔ اسی طرح یہاں کہا گیا کہ اتنے بیانات کے بعد بھی باز نہیں آتے ہو۔ تو ہمارے اور تمہارے درمیان متارکہ ہے۔ تائید اعرض عمن تولی عن ذکرنا (النجم ع ۲) اس میں متارکہ کا اعلان کرنا مقصود ہے ۲ قل یا ایہا الکافرون ما تعبدون میں ما سے معبودان باطلہ مراد ہیں جن کی مشرکین اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے۔ ما اعبد میں ما سے معبود حقیقی مراد ہے جس کی پیغمبر علیہ السلام خالص عبادت بجا لاتے تھے۔ فرمایا اگر اس طرح ایضاح و تفصیل اور ایسے دلائل قاطعہ کے باوجود بھی مشرکین مسئلہ توحید کو تسلیم نہ کریں تو آپ اعلان فرما دیں کہ تم اپنی راہ پر چلو میں اپنی راہ پر چلوں۔ اصولی طور پر تم جن باطل اور خود ساختہ معبودوں کی پوجا کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کر سکتا اور نہ تم ہی اپنے ان معبودوں کی عبادت چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کو تیار ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں ۳ ولا انا عابد ما عبدتم پہلے زمانہ حال و استقبال کا ذکر تھا اور اب زمانہ ماضی کا بیان ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نہ اب اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے باطل معبودوں کی عبادت کروں اور تم صرف اللہ کی عبادت کرو مگر تم زمانہ ماضی میں بھی ایسا ہوا ہے کہ میں نے تمہارے باطل معبودوں کی عبادت کی ہو اور تم نے ان معبودوں کی عبادت چھوڑ کر صرف خدائے واحد کی عبادت کی ہو؟ ۴ لکم دینکم۔ یہ متارکہ کا اعلان ہے اگر تم نہیں مانتے ہو تو تم اپنے دین شرک پر چلتے رہو اور میں اپنے دین توحید پر چلتا ہوں بہت جلد دونوں فریق میں اور تم اپنا اپنا انجام دیکھ لیں گے۔

موضح قرآن ۱ کافر کہتے ہیں جس شخص کے بیٹا نہیں زندگی تک اس کا نام ہے پیچھے کون نام لے گا سو ان کا نام روشن ہے قیامت تک اس کا ذکر کوئی نہیں جانتا۔ ۲ یعنی تم نے ضد باندھی ہے اب سمجھانا کیا فائدہ کرے گا۔ مشہور یوں ہے کہ یہ سورۃ منسوخ ہے پر صحیح یہ ہے کہ نہیں کیونکہ کہا ہے کہ مسلمانوں اور کافروں کے دین کا کسی طرح ملاپ نہیں، مگر ان سے لڑنا منع نہیں بلکہ مسلمانوں کے دین میں جہاد و قتال بھی داخل ہے۔ تفسیر فتح العزیز سے نقل ہے

سُورَةُ النَّصر

ربط و خلاصہ: تسلی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی جب تم حالات صاف دیکھ لوگے اور جماعت ... کا اعلان کریگی تو ... فتح ہو گا۔

ف اذا جاء ... [illegible] ... جب اللہ کی مدد اور فتح کی بشارت آگئی تو تم ... دیکھ لوگے۔ [illegible] ... لوگ فوج در فوج ... داخل ہو رہے ہیں۔ یہ فتح و نصرت کی برکات میں سے ایک ہے۔

ف تسبیح ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ کی تسبیح ... پاک سمجھو اور تمام صفات کمالیہ کی ... ثابت کرو۔ اور اس سے استغفار کرو ... [illegible] ... اور مطلب یہ ہے کہ ... صاحب اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح و نصرت آپکی ... لوگوں کو ... فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتے دیکھ لیا تو اب ... تسبیح و تحمید کرو ... [illegible] ... ہو گئے۔ [illegible] ... (روح المعانی ... ج ۳۰)

سُورَةُ اللَّهَب

ربط و خلاصہ: ... [illegible] ... کی ہلاکت کا ایک نمونہ بتایا۔

ف تبت ... ابولہب ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ... [illegible] ... ابولہب نے ایک ... تبت یدا ابی لہب ... [illegible] ... آپ کے خلاف ... اور ... کے ساتھ ... [illegible] ... اس سورت میں دونوں کو ... ہلاکت کا ایک نمونہ ... [illegible] ... ابولہب کیلئے تباہی و بربادی ... [illegible] ...

ف ما اغنیٰ ... [illegible] ... ابولہب کیلئے ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں ... [illegible] ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں ... بچھا دیتی تھی۔ (ابن کثیر، روح المعانی و القرطبی)

ف فی جیدها ... [illegible] ... ابولہب کی بیوی ام جمیل ... [illegible] ...

و المقصود بیان ... [illegible] ... (روح المعانی)

سورۃ الاخلاص

ربط و خلاصہ توحید کا کھلم کھلا اعلان جس کی وجہ سے فتح نصیب ہوئی اور دشمن ہلاک ہوا۔ قل ہو اللہ۔ ہو ضمیر شان ہے اللہ احد اللہ ایک ہے وہی سب کا حاجت روا اور کارساز ہے۔ معنی الصمد گفتہ آن سید ... یصمدون فی الحوائج ... یعنی اللہ اس ذات پاک کا نام ہے جس کی طرف لوگ حاجات میں دوڑیں۔ اور جس کی پناہ ڈھونڈیں۔ اللہ الصمد۔ شاہ عبد القادر رحمہ اس کا ترجمہ کرتے ہیں اللہ نرادھار ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں الصمد وہ ہے جس کا لوگ حاجات و مصائب میں قصد کریں اور مافوق الاسباب غائبانہ اسے پکاریں۔ عن ابن عباس قال الذی یصمد الیہ فی الحاجات (بخاری، قرطبی) الصمد وہ بے نیاز ذات جس کو کسی کی حاجت نہ ہو مگر ساری کائنات اس کی محتاج ہو۔ لم یلد اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا۔ اس کا کوئی ولد اور نائب نہیں یعنی اختیارات کسی کے حوالے نہیں کرے گا۔ ولم یولد اور وہ نہیں کہ کسی سے پیدا ہوا ہو وہ ازلی ہے۔ ولم یکن لہ کفوا احد ... یہاں ... ساری کائنات میں اس کے برابر بھی کوئی نہیں۔ اس ساری کائنات میں اس کے سوا کوئی الٰہ کارساز، حاجت روا اور عالم بکار کے لائق نہیں۔

موضح قرآن ... [illegible]

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۳

[illegible]

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۃ لہب مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ

[illegible]

مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۲ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ

[illegible]

لَهَبٍ ۳ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۴ فِيْ

[illegible]

جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۵

[illegible]

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيٰتٍ وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۃ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی اس کی چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۲ لَمْ يَلِدْ ۙ

[illegible]

وَلَمْ يُوْلَدْ ۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۴

[illegible]

... اور عاجزی اور ناتوانی اور اسی طرح کے عیب ان پر ہیں ... اللہ کیا کیا صفتیں رکھتا ہے وہ کس سے پیدا ہوا اور اس سے کون اور بعضی روایت میں یوں بھی آیا ہے ... سورۃ کو سورۃ اخلاص کہتے ہیں ... اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی پہچان کرتی ہے۔

ف حق الرحمٰن ... [illegible]

سورۃ الفلق

ربط و خلاصہ جب آپ نے مسئلہ توحید کو اس طرح واشگاف کر دیا اور کھلا بیان فرما دیا تو دشمن ایذا کے دوسرے حربوں کے علاوہ آپ پر جادو کرنے کا حربہ بھی استعمال کرنے لگے اس لئے آپ ان دونوں سورتوں کی تلاوت کیا کریں۔ آپ پر جادو کا اثر نہ ہوگا۔

سلہ قل اعوذ۔ الفلق چیر کر اندر سے کوئی چیز نکالنا۔ رات کے اندھیرے سے صبح کا اجالا ظاہر کرنا فالق الاصباح (انعام ع ۱۲) یا دانے کو پھاڑ کر اس سے پودا اگانا۔ فالق الحب والنوی (ایضاً) جو ذات پاک صفت فلق کی مالک ہے میں اس کی پناہ ڈھونڈتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔

سلہ ومن شر غاسق۔ غاسق اندھیری رات۔ اذا وقب اس وقت داخل یعنی اندھیری رات چھا جائے تو اس میں جو شر و ایذاء ہے اس سے بھی رب فلق کی پناہ ڈھونڈتا ہوں ... یتعوذ من شر اللیل (ان فی اللیل تخرج السباع من آجامہا والھوام من مکامنہا و یھیج السارق والمکابر)۔

سلہ ومن شر النفثٰت۔ گرہوں میں پھونکنے والیوں سے جادوگر عورتیں مراد ہیں۔ عام طور پر عورتیں ہی جادو کا کام کرتی تھیں اس لئے ان کا ذکر فرمایا۔ اس سے لبید بن اعصم یہودی کی بیٹیاں مراد ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا۔ ومن شر حاسد اذا حسد اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کی آگ میں جلنے لگے تو شر سے بھی پناہ مانگو۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی صرف ایک صفت ذکر کی گئی ہے اور تین چیزوں سے استعاذہ ہے اول پہلی چیز عام ہے یعنی شر ما خلق اور پھر اس کے بعد تین مخصوص چیزوں کا ذکر ہے۔ غاسق، نفاثات اور حاسد اور سورۃ الناس میں اس کا عکس ہے۔

سورۃ الناس

ربط و خلاصہ اس سورت میں توحید کے ان تینوں مرتبوں کی طرف اشارہ ہے جو سورۃ الفاتحہ، حدید اور حشر میں مذکور ہو چکے ہیں۔ رب الناس میں پہلا مرتبہ سب کا خالق و مربی۔ ملک الناس دوسرا مرتبہ تخت شاہی پر خود ہی متمکن ہے۔ الٰہ الناس تیسرا مرتبہ حاجات و مصائب میں پکارے جانے کے لائق وہی ہے۔ سلہ قل اعوذ۔ گذشتہ سورت میں تین چیزوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ان کے مقابلے میں شیطان جو ... سب سے بڑا دشمن ہے اس لئے گذشتہ سورت میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ذکر کی گئی رب الفلق اور اس سورت میں تین صفتیں ذکر کی گئی ہیں ... صفت توحید کے ... مرتبہ کو ظاہر کرتی ہے رب الناس سب کو پیدا کرنے کے بعد ... تربیت کرنے والا ... یہ توحید کا پہلا مرتبہ ہے۔ ملک الناس اس توحید کا دوسرا مرتبہ سب کا مالک اور بادشاہ تخت سلطنت پر ... کسی کو کوئی اختیار ... نہیں۔ الٰہ الناس توحید کا تیسرا مرتبہ سب کا معبود ... حاجات میں ... مافوق الاسباب ... کوئی نہیں۔

سلہ من شر الوسواس۔ الوسواس ... مراد شیطان ... انسان کا ... دشمن ہے اور انسان کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے ... الخناس ... جب انسان ... اللہ کو یاد کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہو جائے تو قریب آ جاتا ہے۔ ... (قرطبی ج ۲۰ ص ۲۶۲)۔

۴ الذی یوسوس۔ یہ ماقبل کی تفصیل ہے وہ شیطان جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے اور برے خیالات ڈالتا ہے من الجنۃ والناس یہ الذی یوسوس کا بیان ہے (روح) وسوسہ ڈالنے والا خواہ جن ہو خواہ انسان۔ جن چھپ کر وسوسہ ڈالتا ہے اور انسانی شیطان علانیہ سامنے آکر دینی علوم اور توحید کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے۔

سُورَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ وَفِيْهَا رُكُوْعٌ وَاحِدٌ

سورۃ فلق مدینہ میں نازل ہوئی اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَ

تو کہہ میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی اور

مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آئے اور بدی سے عورتوں کی جو گرہوں میں

فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤ ع ۵ ۳۸

پھونکیں اور بدی سے برا چاہنے والے کی جب لگے ٹوکنے

سُورَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ وَفِيْهَا رُكُوْعٌ وَاحِدٌ

سورۃ ناس مدینہ میں نازل ہوئی اس کی چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ

تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے

النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ

معبود کی بدی سے اس کی جو پھسلائے اور چھپ جائے وہ جو

يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥ ع ۶ ۳۹

خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں جنوں میں اور آدمیوں میں

تمت بالخير

موضح قرآن

ف یعنی رات کا اندھیرا یا چاند کا گہن اور اس میں گہن سبب ہے تاریکیاں ظاہر و باطن کی اور سنگی کی ہمایت کی گمراہی ف یعنی جادوگر ف اس وقت ان کی نوبت آجاتی ہے ف شیطان گناہ پر منگا۔ اور آپ نظر آتے۔ ف حدیث میں فرمایا ہے کہ ان سورتوں کے برابر کوئی دعا نہیں ہے پڑھنے کے واسطے بعضے محقق نے لکھا ہے کہ قرآن کے آغاز میں حرف با اور آخر میں س کے حرف سین آیا ہے اس میں بات پر اشارہ ہے کہ قرآن مجید دونوں جہان کے واسطے بس ہے۔ از شاہ عبدالقادر صاحبؒ

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم النبیین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

آج بتاریخ ۲۴ شعبان ۱۳۹۳ھ مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۷۳ء بروز جمعہ بوقت ۵ بجے صبح سورۃ الناس کی تفسیر ختم ہوئی اور اس سے تفسیر جواہر القرآن مکمل ہوئی۔ والحمد للہ علی ذٰلک لہ المنۃ والنعمۃ والصلوٰۃ والسلام علی نبی الرحمۃ۔

كتبت مسافة كعبة الآمال
محمد العين قد من بالاكمال

سجاد بخاری عفا اللہ تعالیٰ عنہ
وعن والدیہ وعمن علمہ وتعلم لدیہ

مضمون	صفحہ
سورۃ السجدۃ	
ربط و خلاصہ	۹۰۹
تفویض الفتح توحید مع ترغیب	۹۱۰
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور ان حضرت میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا	
ملک موت اعظم شخص ہے یا یہ کسی ایک فرشتے کا نام علم نہیں	۹۱۲
سورۃ سجدہ کی خصوصیات	۹۱۳
سورۃ الاحزاب	
ربط و خلاصہ	۹۱۶
صلح حدیبیہ کے بعد مشرکین کے دخول امر	۹۱۸
ذرت جعلہ الله الاحزاب ابا احد من رجالکم	۹۲۰
النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم	
غزوہ احزاب کے مرتکب پر ملامت نماز کی	۹۲۴
ازواج مطہرات کے لیے احکام	۹۲۹
لفظ اھل البیت کی تحقیق	۹۲۹
لفظ خاتم النبیین کی تحقیق	۹۳۱
صلوٰۃ کا مفہوم	۹۳۰
سورۃ الاحزاب کی آیات توحید	۹۵۱
سورۃ سبا	
ربط و خلاصہ	۹۵۲
فلما قضینا علیہ الموت	۹۵۰
ویوم یحشرھم جمیعا	۹۵۳
علی سبیلہ	۹۵۵
سورۃ سبا کی آیات توحید	۹۵۶
سورۃ فاطر	
ربط و خلاصہ۔ مصائب و حاجات میں صرف اللہ کو پکارو۔	۹۶۱
سورت کے مرکزی مضمون پر دلائل عقلیہ	۹۶۵
ولکم الله ربکم له الملک	۹۶۲
مؤمن و کافر اور توحید و شرک کی تشبیہات	۹۶۳
توحید پر دلیل وحی، اہل ایمان کی تین جماعتیں	۹۶۵
دلائل توحید کا ثمرہ	۹۶۶
سورۃ فاطر کی آیات توحید	۹۶۸

مضمون	صفحہ
سورۃ یٰسین	
ربط و خلاصہ۔ اللہ کے سوا کوئی شفیع غالب نہیں	۹۶۹
عدم رسالت کے لیے تشبیہات	۹۷۰
اصحاب القریہ سے کون لوگ مراد ہیں	۹۷۸
توحید پر عقلی دلائل	۹۸۳
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر کا علم عطا نہیں کیا گیا	۹۸۹
سورۃ یٰسین کی آیات توحید	۹۹۰
سورۃ الصافات	
ربط و خلاصہ۔ اللہ کے برگزیدہ بندے خود اللہ کے نیاز مند ہیں	۹۹۱
فرشتوں کے عجز کا بیان	۹۹۲
جنوں کے حال کا بیان	
نعیم جنت کا ذکر	۹۹۶
انبیاء علیہم السلام کی نیاز مندی کا بیان مع واقعات	۹۹۹
سورۃ الصافات کی آیات توحید	۱۰۰۶
سورۃ ص	
ربط و خلاصہ۔ خاصان خدا کا عجز بیان کیا گیا ہے	۱۰۰۸
انبیاء علیہم السلام کے سوال کا ذکر	۱۰۱۱
فرشتوں اور جنوں کے اعتراف کا ذکر	۱۰۲۰
سورۃ ص کی آیات توحید	۱۰۲۱
سورۃ زمر	
ربط و خلاصہ۔ ہر قسم کی عبادت صرف اللہ کے لیے ہے اور حاجات میں صرف اسی کو پکارو	۱۰۲۲
لتنظر من نفس واحدۃ دوسری عقلی دلیل۔	۱۰۲۵
قل یا عبادی الذین امنوا سے دلیل وحی	۱۰۲۷
تمثیل توحید و شرک، ثمرہ دلیل سابق	۱۰۳۰
انک میت و انھم میتون الخ	۱۰۳۱
ولئن سالتھم عقلی دلیل اعترافی	۱۰۳۲
الله یتوفی الانفس حین موتھا	۱۰۳۴
الله خالق کل شیء عقلی دلیل	۱۰۳۷
والارض جمیعا قبضتہ الخ	۱۰۳۸
واشرقت الارض بنور ربھا	۱۰۴۰

مضمون	صفحہ
سورۃ زمر کی آیات توحید	۱۰۴۰
سورۃ مؤمن	
ربط و خلاصہ۔ اللہ کے سوا حاجات میں کسی کو نہ پکارو۔	۱۰۴۳
تسبیح کے مختلف عنوانات	۱۰۴۴
ولقد ارسلنا موسیٰ تخویف دنیوی کا نمونہ	۱۰۴۸
مؤمن آل فرعون کی ہمدردانہ نصیحت	۱۰۴۹
وقال فرعون یھامن ابن لی صرحا	۱۰۵۱
النار یعرضون علیھا۔ عذاب قبر ثابت ہے	۱۰۵۳
سورت کا دوسرا حصہ	
دلیل عقلی کا خلاصہ	۱۰۵۰
تحقیق اور دلیل عقلی کا اعادہ	۱۰۵۶
بحث متعلقہ مرکزی مضمون سورۃ مؤمن	۱۰۶۱
سورۃ مؤمن کی آیات توحید	۱۰۶۲
سورۃ حٰم السجدۃ	
ربط و خلاصہ	۱۰۶۳
توحید مع ترغیب	۱۰۶۴
قل ائنکم لتکفرون عقلی دلیل۔	۱۰۶۶
وقیضنا لھم قرناء	۱۰۶۸
دوسری عقلی دلیل	۱۰۶۹
الیہ یرد علم الساعۃ تیسری عقلی دلیل	۱۰۷۵
تخویف اخروی	۱۰۷۶
سورۃ حٰم کی آیات توحید	۱۰۷۸
بحث متعلقہ مرکزی مضمون سورۃ حٰم السجدۃ	۱۰۷۹
سورۃ الشوریٰ	
ربط و خلاصہ	۱۰۸۴
له مقالید السموات والارض	۱۰۸۶
امر حکم ہو	۱۰۸۷
ام لھم شرکاء دوسرا اعتراض	۱۰۸۸
وهو الذی ینزل الغیث عقلی دلیل	۱۰۸۹
ومن آیاتہ الجوار فی البحر	۱۰۹۰
لله ملک السموات والارض عقلی دلیل	۱۰۹۱
وحی کے مختلف طریقے	۱۰۹۲
تشریف کا مقصد۔ شیخ الرحمٰن	۱

مضمون	صفحہ
سورۂ شوریٰ کی آیات توحید	۱۰۹۳
سورۂ زخرف	
ربط و خلاصہ، انسان کے بیہودہ خیالات کی تردید	۱۰۹۴
تمہید مع ترغیب	۱۰۹۵
وَلَئِن سَأَلۡتَهُم — عقلی دلیل بطور اعتراف	۱۰۹۶
توحید پر نقلی دلیل	۱۰۹۸
شرک پر زجر، دلیل اور موعظت	۱۰۹۹
وَإِذۡ قَالَ إِبۡرَٰهِيمُ — دلیل نقلی	۱۱۰۰
دوسری نقلی دلیل از موسیٰ علیہ السلام	۱۱۰۳
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایک شبہ کا جواب	۱۱۰۵
[illegible]	۱۱۰۶
التفات برائے اہل مکہ	۱۱۰۸
[illegible] کا مفہوم	۱۱۰۹
توحید پر عقلی دلیل	۱۱۱۰
سورۂ زخرف کی آیات توحید	۱۱۱۱
سورۃ الدخان	
ربط و خلاصہ، تمہید مع ترغیب	۱۱۱۲
لیلۃ مبارکہ کی تحقیق	۱۱۱۳
دخان مبین سے مراد۔ [illegible]	۱۱۱۴
[illegible]	۱۱۱۵
فرعون اور اس کی قوم کی غرقابی	۱۱۱۶
توحید پر عقلی دلیل	۱۱۱۸
سورۂ الدخان کی آیات توحید	۱۱۱۹
سورۃ الجاثیہ	
ربط و خلاصہ	۱۱۲۰
تمہید مع ترغیب، توحید پر عقلی دلیل	۱۱۲۱
أَفَرَءَيۡتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ — دلیل	۱۱۲۳
[illegible]	۔
[illegible] — نقلی دلیل	۱۱۲۴
ثُمَّ جَعَلۡنَٰكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٖ [illegible]	۔
وَخَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ — عقلی دلیل	۱۱۲۵
وَلِلَّهِ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ	
چوتھی نقلی دلیل	۱۱۲۶
پانچویں عقلی دلیل	۱۱۲۷
سورۂ جاثیہ کی آیات توحید	۔
سورۃ الاحقاف	
ربط و خلاصہ	۱۱۲۸
تمہید مع ترغیب، توحید پر عقلی دلیل	۱۱۳۰
وَمَنۡ أَضَلُّ مِمَّن يَدۡعُواْ	۱۱۳۱
دلیل وحی پر طعن کا جواب	۱۱۳۲
قُلۡ أَرَءَيۡتُمۡ — بنی اسرائیل کے عالم سے دلیل نقلی	۔
نقلی دلیل از تورات	۱۱۳۳
بشارت اخرویہ	۱۱۳۴
وَٱذۡكُرۡ أَخَا عَادٍ — دلیل نقلی از [illegible]	۱۱۳۵
التفات برائے اہل مکہ	۱۱۳۶
تخویف دنیوی	۔
وَإِذۡ صَرَفۡنَآ — دلیل نقلی از جنات	۱۱۳۷
بعث بعد الموت کا عقلی ثبوت	۱۱۳۸
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلیہ	۔
سورۂ احقاف کی آیات توحید	۔
سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	
ربط و خلاصہ حصہ اول	۱۱۳۹
جہاد کا حکم	۔
[illegible]	۱۱۴۰
[illegible]	۱۱۴۱
بشارت اخروی	۔
بیان حال منافقین [illegible]	۱۱۴۲
تخویف دنیوی	۱۱۴۳
[illegible] مسئلہ توحید کا ذکر	۔
سورت کا دوسرا حصہ	
بیان احوال منافقین	۱۱۴۴
زجر برائے منافقین	۱۱۴۵
تخویف دنیوی	۔
جہاد کی ترغیب اور مسلمانوں کی [illegible]	۱۱۴۶
[illegible]	۔
زجر برائے منافقین	۱۱۴۷
سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آیات توحید	۔
سورۃ الفتح	
ربط و خلاصہ حصہ اول	۱۱۴۸
[illegible]	۔
لِّيَغۡفِرَ لَكَ ٱللَّهُ کا مفہوم	۱۱۴۹
مسلمانوں کے لیے [illegible] فتح کی بشارت	۔
حضرت پیغمبر علیہ السلام کی ترغیب	۱۱۵۰
[illegible] کی ترغیب	۱۱۵۱
تخویف اخروی	۱۱۵۲
بیعت رضوان کا سبب [illegible]	۱۱۵۳
حصہ دوم	
[illegible]	۱۱۵۴
[illegible]	۱۱۵۵
[illegible]	۱۱۵۶
[illegible]	۱۱۵۸
[illegible] کے فضائل	۔
سورۂ فتح کی آیات توحید	۱۱۵۹
سورۃ الحجرات	
ربط و خلاصہ	۱۱۶۰
پہلا حصہ	
[illegible]	۔
آداب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان	۱۱۶۱
دوسرا حصہ	
[illegible]	۱۱۶۴
بیان مسئلہ توحید	۱۱۶۶
سورۂ حجرات کی آیات توحید	۔
سورۂ ق	
ربط و خلاصہ	۱۱۶۷
ترغیب مع زجر	۱۱۶۸
[illegible]	۱۱۶۹
[illegible]	۱۱۷۰
[illegible]	۱۱۷۱
مسئلہ توحید کا ذکر	۔
بشارت اخروی	۱۱۷۲
[illegible]	۱۱۷۳
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۔

مضمون	صفحہ
تسلیہ برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۶۴
سورۂ قٓ کی آیاتِ توحید	"
سورۃ الذّٰریٰت	
ربط و خلاصہ	۱۱۶۵
حشر و نشر پر شواہد	۱۱۶۶
اثباتِ قیامت پر عقلی دلیل	۱۱۶۶
تخویفِ دنیوی کے نمونے	۱۱۶۸
توحید کا ذکر	۱۱۶۹
سورۃ الذّٰریٰت کی آیاتِ توحید	۱۱۷۰
سورۃ الطور	
ربط و خلاصہ	۱۱۷۱
حشر و نشر پر عقلی و نقلی دلائل	۱۱۷۲
بشارتِ اخرویہ	۱۱۷۳
نعیمِ جنت کی تفصیل و ذکرِ توحید	۱۱۷۴
[illegible]	۱۱۷۵
تسلیہ برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۷۶
سورۃ الطور کی آیاتِ توحید	"
سورۃ النجم	
ربط و خلاصہ، تمہید برائے اثباتِ رسالت	۱۱۸۰
فَاسْتَوٰى وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰى کی تفسیر	۱۱۸۹
تمہید کے بعد مرکزی دعویٰ کا ذکر	۱۱۹۰
سورت کے دعوے کا ذکر	۱۱۹۱
دلیلِ نقلی از ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام	۱۱۹۲
سورۃ النجم کی آیاتِ توحید	۱۱۹۵
سورۃ القمر	
ربط و خلاصہ	۱۱۹۶
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ، تخویفِ اخروی	۱۱۹۷
تخویفِ دنیوی کا پہلا نمونہ	۱۱۹۸
تخویفِ دنیوی کا دوسرا اور تیسرا نمونہ	۱۱۹۹
تخویفِ دنیوی کا چوتھا نمونہ	۱۲۰۰
[illegible]	۱۲۰۱
سورۃ القمر کی آیاتِ توحید	۱۲۰۲
سورۃ الرحمٰن	
ربط و خلاصہ، برکاتِ [illegible] بیان ہے	۱۲۰۳
توحید پر عقلی و نقلی دلائل کا سلسلہ	۱۲۰۴
پہلی اور دوسری عقلی دلیل	۱۲۰۵
تیسری اور چوتھی عقلی دلیل	۱۲۰۶
تخویفِ اخروی	۱۲۰۷
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ سے بشارتِ اخرویہ	۱۲۰۸
نعیمِ جنت کی تفصیل	۱۲۰۹
سورۃ الرحمٰن کی آیاتِ توحید	۱۲۱۰
سورۃ الواقعۃ	
ربط و خلاصہ	۱۲۱۱
قیامت کے ہولناک منظر کا بیان	۱۲۱۲
قیامت کے دن مخلوق کی تین قسموں میں تقسیم	۱۲۱۳
پہلی جماعت اصحاب الیمین کا ذکر	۱۲۱۴
دوسری جماعت اصحاب الشمال کا ذکر	۱۲۱۵
توحید پر عقلی دلائل	۱۲۱۶
تیسری [illegible] عقلی دلیل	۱۲۱۸
تینوں جماعتوں کے احوال کا اعادہ	۱۲۱۹
سورۃ الحدید	
[illegible] بیانِ توحید	۱۲۲۰
توحید کے مراتبِ ثلاثہ کا بیان	۱۲۲۱
انفاق فی سبیل اللہ [illegible] کی ترغیب	۱۲۲۲
[illegible]	
[illegible] ہے	
[illegible] سے انفاق کی ترغیب	۱۲۲۳
مومنین کے لیے بشارتِ اخرویہ	"
منافقین کی مومنین سے گفتگو	۱۲۲۴
دنیا کی بے قدری [illegible]	۱۲۲۵
سورۃ الحدید کی آیاتِ توحید	۱۲۲۶
سورۃ المجادلۃ	
ربط و خلاصہ	۱۲۳۰
کفارۂ ظہار کا بیان	۱۲۳۲
وعید منافقین کے لیے [illegible]	۱۲۳۳
[illegible] کی تفسیر	۱۲۳۴
سورۃ الحشر	
ربط و خلاصہ	۱۲۳۵
[illegible]	۱۲۳۶
مالِ فئ کی تقسیم کا دستور	۱۲۴۰
مالِ فئ کے مستحق لوگوں کا ذکر	۱۲۴۱
مالِ فئ کی تقسیم [illegible] نہیں ہے	۱۲۴۲
توحید کے مرتبہ [illegible] کا ذکر	۱۲۴۵
سورۃ الحشر کی آیاتِ توحید	۱۲۴۶
سورۃ الممتحنۃ	
ربط و خلاصہ	۱۲۴۸
حاطب بن ابی بلتعہ کے خط کا تذکرہ	۱۲۴۸
کن قسم کے کافروں سے موالات جائز ہے	۱۲۵۱
عورتوں سے بیعت لینے کا دستور	۱۲۵۲
سورۃ الممتحنۃ کی خصوصیات	۱۲۵۳
سورۃ الصف	
ربط و خلاصہ	۱۲۵۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کا مقصد	۱۲۵۵
سورۃ الجمعۃ	
ربط و خلاصہ، بیانِ توحید و دلیلِ وحی	۱۲۵۸
جمعہ کی نماز کی دعوت	۱۲۵۹
سورۃ المنافقون	
ربط و خلاصہ	۱۲۶۲
[illegible] کی ترتیب بیانی	۱۲۶۳
سورۃ التغابن	
ربط و خلاصہ	۱۲۶۶
توحید کا بیان اور [illegible] کے احکام	۱۲۶۸
سورۃ الطلاق	
ربط و خلاصہ، طلاق کی عدت کا بیان	۱۲۷۰
حاملہ کی عدت کے احکام	۱۲۷۱
رضاعت اور سکنیٰ کے احکام	۱۲۷۲
توحید پر عقلی دلیل	۱۲۷۳
سورۃ التحریم	
ربط و خلاصہ، شانِ نزول	۱۲۷۴
ازواجِ مطہرات کو تنبیہ	۱۲۷۵
بشارتِ اخرویہ	۱۲۷۶
مومنوں اور کافروں کے لیے تمثیل	۱۲۷۸

مضمون	صفحہ
سورۃ الملک	
ربط و خلاصہ، برکات و عظمت حق تعالیٰ ہے۔	۱۲۷۹
دعوائے موت و حیات کی دلیل	۱۲۸۰
مومنوں کے لیے بشارت اجر عظیم	۱۲۸۱
پانچویں عقلی دلیل	۱۲۸۲
چھٹی اور ساتویں عقلی دلیل	۱۲۸۳
آٹھویں عقلی دلیل	۱۲۸۴
سورۃ القلم	
ربط و خلاصہ، تسلیہ	۱۲۸۵
زجر برائے مشرکین	۱۲۸۶
وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ تخویف دنیوی کا نمونہ	۱۲۸۷
اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ بشارت اخروی	۱۲۸۸
فَاصْبِرْ تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۹۰
سورۃ الحاقۃ	
ربط و خلاصہ، تخویف دنیوی	۱۲۹۰
بشارت اخرویہ	۱۲۹۲
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ بشارت و تخویف اخروی	۱۲۹۵
فَلَآ اُقْسِمُ صداقت پیغمبر علیہ السلام کا بیان	۱۲۹۶
سورۃ الحاقۃ کی خصوصیات	״
سورۃ المعارج	
ربط و خلاصہ، تخویف دنیوی	۱۲۹۷
تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	״
قیامت کے ہولناک منظر کا بیان	۱۲۹۸
مومنوں کی صفات کا ذکر	۱۲۹۹
زجر مع تخویف	۱۳۰۰
سورۃ نوح علیہ السلام	
ربط و خلاصہ	۱۳۰۱
دلیل نقلی تفصیلی از حضرت نوح علیہ السلام	۱۳۰۲
ترغیب و ترہیب دونوں طریقے	۱۳۰۳
ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کون تھے	۱۳۰۴
سورۃ نوح علیہ السلام کی آیات توحید	۱۳۰۵
سورۃ الجن	
ربط و خلاصہ، دلیل نقلی از جنات	۱۳۰۶
عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا	۱۳۱۰
سورۃ المزمل	
ربط و خلاصہ	۱۳۱۲
قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا کی تحقیق	۱۳۱۳
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ ذکر مضمون توحید	۱۳۱۴
تہجد کا حکم	۱۳۱۵
سورۃ مزمل کی آیات توحید	۱۳۱۶
سورۃ المدثر	
ربط و خلاصہ	۱۳۱۷
تطہیر ثیاب سے مراد	״
تخویف اخروی	۱۳۱۸
ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا کا مصداق	״
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا تخویف اخروی	۱۳۱۹
وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً	״
خزنۂ نار کی تعداد بیان کرنے کی حکمت	۱۳۲۰
حقیقت بیان کرنے والا بھی تھا	״
وَالْقَمَرِ کلمۂ ردع، قسم اور اس کا مقسم علیہ	۱۳۲۱
مُنْذِرًا مصداق، استثناء	״
سورۃ المدثر کی آیات توحید	۱۳۲۲
سورۃ القیامۃ	
ربط و خلاصہ	۱۳۲۳
لَآ اُقْسِمُ ثبوت قیامت پر شواہد	״
تخویف اخروی	۱۳۲۴
لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ کا ماقبل سے ربط	״
بشارت اخرویہ	۱۳۲۶
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ ثبوت قیامت پر عقلی دلیل	״
سورۃ الدھر	
ربط و خلاصہ	۱۳۲۸
هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حشر و نشر پر عقلی دلیل	״
بشارت اخرویہ	۱۳۲۸
تفصیل نعم جنت	۱۳۲۹
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا سورت کا خلاصہ	۱۳۳۰
فَاَمَّا اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ بیان توحید	۱۳۳۱
سورۃ الدھر کی آیات توحید	״
سورۃ المرسلات	
ربط و خلاصہ	۱۳۳۲
وَالْمُرْسَلٰتِ کا مفہوم	״
حشر و نشر پر عقلی دلیل	۱۳۳۳
دوسری عقلی دلیل	۱۳۳۴
بشارت اخرویہ	۱۳۳۵
سورۃ النبأ	
ربط و خلاصہ	۱۳۳۶
تخویف اخروی	۱۳۳۷
احقاب کا مفہوم	۱۳۳۸
وَلَا كِذّٰبًا کی تفسیر	۱۳۳۹
سورۃ النازعات	
ربط و خلاصہ، شواہد برثبوت قیامت	۱۳۴۰
سَاهِرَةٌ کی تفسیر	۱۳۴۱
ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا حشر و نشر پر عقلی دلیل	۱۳۴۲
الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى کا مفہوم	۱۳۴۳
سورۃ عبس	
ربط و خلاصہ	۱۳۴۴
شان نزول	״
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ زجر	۱۳۴۵
مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ استفہام تقریری	״
ثبوت قیامت پر عقلی دلیل	۱۳۴۶
تخویف اخروی	״
سورۃ التکویر	
ربط و خلاصہ	۱۳۴۷
وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کا مفہوم	۱۳۴۸
تخویف اخروی	۱۳۴۹
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ شاہد برائے دعویٰ	״
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ	۱۳۵۰

مضمون	صفحہ
سورۃ الانفطار	
ربط و خلاصہ	[illegible]
سورۃ انفطار کی آیات کا ترجمہ	[illegible]
سورۃ المطففین	
ربط و خلاصہ	[illegible]
تحریف و تدبیر	[illegible]
علیین کی تفسیر	[illegible]
سورۃ الانشقاق	
ربط و خلاصہ	[illegible]
آخرت کا ذکر	۰
اعمال قیامت پر شواہد	[illegible]
سورۃ البروج	
ربط و خلاصہ	[illegible]
تحریف و بشارت	[illegible]
سورۃ البروج کی آیات کا ترجمہ	[illegible]
سورۃ الطارق	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ الاعلیٰ	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
شان نزول ۔ مرتبہ قرآن	[illegible]
سورۃ الاعلیٰ کی آیات کا ترجمہ	[illegible]
سورۃ الغاشیہ	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
اہل جہنم پر کس	[illegible]
سورۃ الفجر	
ربط و خلاصہ	[illegible]
اس سورت کا مختصر خلاصہ	[illegible]

مضمون	صفحہ
سورۃ البلد	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ الشمس	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ والشمس کی شان نزول ۔ مرتبہ قرآن	[illegible]
سورۃ اللیل	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ الضحیٰ	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ الم نشرح	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ التین	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ العلق	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ القدر	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
لیلۃ القدر میں نزول قرآن کا مفہوم	۰
سورۃ البینہ	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ الزلزال	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ العادیات	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]

مضمون	صفحہ
سورۃ القارعہ	
ربط و خلاصہ	[illegible]
شان نزول سورۃ التکاثر ، مرتبہ قرآن	۰
سورۃ التکاثر	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ العصر	
ربط و خلاصہ	[illegible]
شان نزول ، مرتبہ قرآن	۰
سورۃ الھمزہ والفیل	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
سورۃ قریش	
ربط و خلاصہ	[illegible]
سورۃ الماعون و الکوثر	
ربط و خلاصہ	[illegible]
سورۃ الکافرون	
ربط و خلاصہ	[illegible]
سورۃ النصر و اللھب	
ربط و خلاصہ	[illegible]
سورۃ الاخلاص	
ربط و خلاصہ	۱۴۰۰
سورۃ الفلق و الناس	
ربط و خلاصہ و تفسیر	[illegible]
فہرست مضامین	[illegible]
تصدیق صحت قرآن مجید	[illegible]

مقدمہ تفسیر

جواہر القرآن

از افادات

رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترتیب

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب

نظرِ ثانی و ترتیبِ جدید

سید ابو احمد سجاد بخاری

حصہ اول ———— دربیان اصطلاحات

اصطلاح (۱) دعویٰ یا موضوع سورت

دعویٰ یا موضوع سورت سے مراد سورت کا مرکزی مضمون ہے [illegible]

اصطلاح (۲) دلیل

دلیل اس بیان کو کہتے ہیں جس سے دعویٰ ثابت کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں دعویٰ ثابت کرنے کے لئے چار قسم کے دلائل بیان کئے جاتے ہیں۔ (۱) دلیل عقلی محض (۲) دلیل عقلی مع اعتراف الخصم (۳) دلیل نقلی اور (۴) دلیل وحی۔

دلیل عقلی [illegible]

تنبیہ [illegible]

دلیل عقلی مع اعتراف الخصم [illegible]

دلیل نقلی [illegible]

مثال اول [illegible] مثال سوم [illegible]

[illegible] مثال چہارم [illegible]

مثال پنجم [illegible]

مثال ششم [illegible]

مثال ہفتم [illegible]

دلیل وحی [illegible]

فائدہ جلیلہ [illegible]

اصطلاح (۳) تنویر دعویٰ

[illegible]

اصطلاح (۴) تخویف

[illegible]

[illegible]

اصطلاح (۵) تبشیر یا بشارت

[illegible]

[illegible]

اصطلاح (۶) شکویٰ

[illegible]

اصطلاح (۷) زجر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اصطلاح (۸) تسلیہ یا تسلی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اصطلاح (۹) امور مصلحہ

[illegible]

اصطلاح (۱۰) اندماج یا ادماج

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اصطلاح (۱۱) ادخالِ الٰہی

[illegible]

مثال: [illegible]

اصطلاح (۱۲) اعادہ برائے بُعدِ عہد

[illegible]

مثال اول: [illegible]

مثال ثانی: [illegible]

[illegible]

مثال ثالث: [illegible]

[illegible]

مثال رابع: [illegible]

[illegible]

مثال خامس: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اصطلاح (۱۳) جباریت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اصطلاح (۱۴) ربط القلب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اصطلاح (۱۵) مسئلہ انابت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حصہ دوم در بیان فوائد متعلقہ معانی و الفاظ قرآن

فائدہ (۱) مضامین قرآن

[illegible]

فائدہ (۲) قرآن میں توحید کا بیان

[illegible]

فائدہ (۳) شرک اعتقادی اور فعلی

[illegible]

فائدہ (۴) مضامین قرآن کی ترتیب

[illegible]

فائدہ (۵) توحید اور علم معانی و بیان

[illegible]

فائدہ (۶) خطاب عام

[illegible]

۱. [illegible]

۲. [illegible]

۳. [illegible]

۴. [illegible]

۵. [illegible]

فائدہ (۷) قسم کا بیان

قسم کی پانچ قسمیں ہیں

قسم اول [illegible]

قسم دوم [illegible]

قسم سوم [illegible]

قسم چہارم [illegible]

[illegible]

فائدہ (۸) دفع عذاب کیلئے تین باتیں

[illegible]

فائدہ (۹) منکرین کی اصلاح کیلئے تین باتیں

[illegible]

پہلا طریقہ: [illegible]

دوسرا طریقہ: [illegible]

تیسرا طریقہ: [illegible]

[illegible] ہے۔

قُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَہٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِہٖ وَاَسْمِعْ مَا لَہُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہٖ اَحَدًا

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے اللہ ان کے ٹھہرنے کی مدت کو خوب جانتا ہے، آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اسی کے پاس ہیں، وہ کیسا دیکھنے والا اور سننے والا ہے، ان کا اس کے سوا کوئی مددگار نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

[illegible]

فائدہ (۱۰) شان نزول

[illegible]

فائدہ (۱۱) تعارض

بعض آیتوں میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے مثلاً سورۂ بقرہ میں ہے

ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی سب چیزیں پیدا کیں پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو ان کو سات آسمان بنا دیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پہلے پیدا ہوئی اور آسمان اس کے بعد [illegible] سورۂ نازعات میں ہے

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰھَا رَفَعَ سَمْکَھَا فَسَوّٰھَا وَاَغْطَشَ لَیْلَھَا وَاَخْرَجَ ضُحٰھَا وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰھَا۔

بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمان کا، اللہ نے اس کو بنایا، اس کی چھت کو بلند کیا اور اس کو درست کیا، اور اس کی رات کو تاریک کیا اور اس کے دن کو ظاہر کیا اور اس کے بعد زمین کو بچھایا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کا پیدا کرنا اور اس کا بچھانا آسمانوں کی پیدائش کے بعد ہوا ہے۔

[illegible]

فائدہ (۱۲) قانون حصر

[illegible]

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (پ ۱ - بقرہ ع ۳)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم بچ جاؤ۔ وہ رب جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے پس تم اللہ کے لئے شریک مت بناؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔

اس کے بعد اس دلیل پر [illegible] مرتب فرمایا۔

[illegible]

فائدہ (۱۳) تحقیق معنی الحمد للہ

قرآن مجید کے مختلف مقامات میں [illegible]

اوّل: [illegible]

[illegible]

دوم: [illegible]

[illegible]

فائدہ (۱۴) تحقیق لفظ سبحان اللہ

[illegible]

فائدہ (۱۵) ذکر اللہ کا مقصد

[illegible]

[illegible]

آیت: [illegible]

حدیث: [illegible]

[illegible]

اوّل [illegible]

[illegible]

دوم [illegible]

[illegible]

سوم [illegible]

[illegible]

چہارم [illegible]

[illegible]

پنجم [illegible]

ششم [illegible]

ہفتم [illegible]

ہشتم [illegible]

[illegible]

فائدہ (۳) لفظ دُون کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فائدہ (۱۷) لفظ "الکتاب" سے مراد

[illegible]

فائدہ (۱۸) الکتاب اور قرآن میں فرق

[illegible]

فائدہ (۱۹) لفظ حکیم اور مبین میں فرق

[illegible]

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

فائدہ (۲۰) روح سے مراد

[illegible]

[illegible]

فائدہ (۲۱) ماضی کے بعض صیغوں کی تحقیق

[illegible]

فائدہ (۲۲) امر کے بعض صیغوں کی تحقیق

[illegible]

فائدہ (۲۳) لفظ ما سے مراد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فائدہ (۱۴۴) لفظ ثُمَّ کا استعمال

[illegible]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ (انعام ع ۱)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فائدہ (۲۵) لفظ اِنّما کی تحقیق

[illegible]

فائدہ (۲۶) اِذ کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فائدہ (۲۷) وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ کی تحقیق

[illegible]

فائدہ (۲۸) کذٰلک کی تحقیق

کذٰلک عام طور پر تشبیہ کے معنی میں آتا ہے لیکن قرآن مجید میں تشبیہ کے علاوہ تعلیل و بیان کلام کے لئے بھی آتا ہے۔

تعلیل کی مثالیں [illegible]

قسم ثانی کی مثالیں [illegible]

فائدہ (۲۹) اَکْمَہ تُور کی تحقیق

[illegible]

فائدہ (۳۰) الفاظ أو کلمات کی تحقیق

[illegible]

مثال اول [illegible]

مثال ثانی [illegible]

[illegible]

مثال اول: [illegible]

مثال ثانی: [illegible]

مثال ثالث: مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۝ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ (یونس ۵۰)

فائدہ ۴۱ بحث أرأيت (ماخوذ از ...)

[illegible]

مثال استفہام تعجبی: قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ — کہہ دیجئے بھلا بتاؤ تو سہی اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک یا ظاہر آ جائے تو ظالم لوگوں کے سوا کون ہلاک ہوگا۔

مثال استفہام: قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (الانعام ۴۰) — فرما دیجئے، بھلا بتاؤ تو سہی اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے یا تم پر قیامت آ جائے تو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے۔

[illegible]

مثال: أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۝ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ۝ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۝ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ۝ أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ (العلق)

[illegible]

مثال: قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا — [illegible] استعمال ہوتا ہے۔

فائدہ ۴۲ إلا بمعنی مستثنی منقطع (ماخوذ از ...)

[illegible]

مثال: عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا (الجن) — غیب جاننے والا وہی ہے، اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا لیکن جس کو پسند کرے رسولوں میں سے تو اس کے آگے پیچھے فرشتوں کو نگہبان بنا کر بھیجتا ہے۔

[illegible]

فائدہ (۳۳) از قبیل علتِ غائیت و مآلِ کار

[illegible]

(۱) وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۔ ہود ع ۱۰ [illegible]

[illegible]

ناتیہ: هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۔ انعام ع ۱۹

(۲) يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۔ انعام ع ۱۹ — [illegible]

[illegible]

(۳) وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۔ الاعراف ع ۶ — [illegible]

[illegible]

(۴) يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۔ ابراہیم ع ۴ — [illegible] آخرت میں

[illegible]

(۵) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ اعراف ع ۴ — تو کہہ کس نے حرام کی [illegible]

[illegible]

(۶) [illegible] ۔ آل عمران — [illegible]

[illegible]

(۷) فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ ۔ حٰم المؤمن ع ۸ — سو آخر جان لیں گے جب طوق پڑیں گے ان کی گردنوں میں اور زنجیریں

[illegible]

فائدہ (۴۴) تفسیر بالرای کی تحقیق

حدیث میں ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من قال فی القرآن برأیه فأصاب فقد أخطأ — جس نے قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اتفاق سے [illegible] تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ابو داؤد، ترمذی، نسائی)

اور ایک حدیث میں ہے۔

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعده من النار (ترمذی) — جس نے قرآن کی تفسیر اپنی طرف سے بغیر علم کے کی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] (تفسیر [illegible] ج ۲ ص [illegible])

[illegible] کہ اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر [illegible]

علامہ [illegible] فرماتے ہیں:

[illegible]

[illegible] تفسیر بالرائے سے [illegible] قرآن کی تفسیر [illegible]

[illegible] فرماتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

اور علامہ سیوطی [illegible] الانباری سے نقل کرتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ تفسیر بالرائے کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] قرآن کی آیت سے [illegible] علوم تفسیر [illegible] فرماتے ہیں:

[illegible]

علامہ [illegible] فرماتے ہیں:

[illegible]

امام قرطبی فرماتے ہیں:

[illegible]

اور مفسر ابو حیان اندلسی البحر المحیط میں [illegible] ہیں:

[illegible]

(البحر المحیط ج [illegible] ص [illegible])

علامہ سیوطی امام بغوی اور کواشی سے نقل کرتے ہیں:

[illegible] صرف الآية الى معنى موافق لما قبلها وما بعدها تحتمله الآية غير مخالف للكتاب والسنة من طريق الاستنباط غير محظور على العلماء بالتفسير (الاتقان ج ۲ ص [illegible])

[illegible] تفسیر [illegible] جائز [illegible]

خلاصۃ الکلام یہ کہ کسی آیت کا ایسا مفہوم بیان کرنا جو اس کے سیاق و سباق کے مطابق [illegible] کتاب و سنت سے [illegible] اور آیت کے الفاظ [illegible] تفسیر بالرائے [illegible] جائز ہے

حصۂ سوم

مسئلۂ الٰہ

قرآن میں اس مسئلہ کو بہت سی تعبیروں اور مختلف عنوانات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے

عنوانِ اول: [illegible]

عنوانِ ثانی: [illegible]

[illegible]

عنوانِ ثالث: [illegible]

عنوانِ رابع: [illegible]

عنوانِ خامس: [illegible]

عنوانِ سادس: [illegible]

[illegible]

الأرض ومن يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي ومن يدبر الأمر فسيقولون الله فقل أفلا تتقون

[illegible]

اس سے معلوم ہوا کہ [illegible]

[illegible] عنوان کے متعلق آیات قرآنیہ

إنهم كانوا إذا قيل لهم لا إله إلا الله يستكبرون ويقولون أئنا لتاركوا آلهتنا لشاعر مجنون

[illegible]

اس سے معلوم ہوا کہ [illegible]

وعجبوا أن جاءهم منذر منهم وقال الكافرون هذا ساحر كذاب أجعل الآلهة إلهًا واحدًا إن هذا لشيء عجاب وانطلق الملأ منهم أن امشوا واصبروا على آلهتكم إن هذا لشيء يراد ما سمعنا بهذا في الملة الآخرة إن هذا إلا اختلاق

[illegible]

اس سے معلوم ہوا کہ [illegible]

عنوان [illegible]

وما أرسلنا من قبلك من رسول إلا نوحي إليه أنه لا إله إلا أنا فاعبدون

[illegible]

اس سے معلوم ہوا کہ [illegible]

حضرت نوح علیہ السلام

لقد أرسلنا نوحًا إلى قومه فقال يا قوم اعبدوا الله ما لكم من إله غيره

[illegible]

وقالوا لا تذرن آلهتكم ولا تذرن ودًا ولا سواعًا ولا يغوث ويعوق ونسرا

[illegible]

اس سے معلوم ہوا کہ [illegible]

قال الملأ من قومه إنا لنراك في ضلال مبين

[illegible]

حضرت ہود علیہ السلام

وإلى عاد أخاهم هودًا قال يا قوم اعبدوا الله ما لكم من إله غيره إن أنتم إلا مفترون

[illegible]

[illegible]

قَالُوا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ (ہود ع ۵) — [illegible]

[illegible]

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (احقاف ع ۳) — [illegible]

[illegible]

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (اعراف ع ۹) — [illegible]

حضرت صالح علیہ السلام

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (ہود ع ۶) — [illegible]

[illegible]

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ (ہود ع ۶) — [illegible]

[illegible]

حضرت ابراہیم علیہ السلام

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا (مریم ع ۳) — [illegible]

[illegible]

[illegible]

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا — [illegible]

[illegible]

[illegible]

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ — [illegible]

[illegible]

قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبْرٰهِيْمُ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ (انبیاء ع ۵) — [illegible]

[illegible]

قالوا حرقوه وانصروا آلهتكم [illegible]

[illegible]

حضرت لوط علیہ السلام

[illegible]

حضرت شعیب علیہ السلام

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام

[illegible]

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي (طٰہٰ ع ۱) — میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو یہی تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ فرعون نے خود ربوبیت کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل نے بچھڑے کو معبود بنا لیا۔ پھر ان کے بعد اور انبیاء آئے اور سب نے یہی تعلیم دی جیسا کہ ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کے انبیاء علیہم السلام کا اعلان ذکر کیا گیا ہے:

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (ابراہیم ع ۲)

کیا تمہیں ان کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے منہ پر رکھ دیئے اور کہا کہ جو پیغام تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے اور جس چیز کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم اس کی طرف سے قوی شک میں ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا (بقرہ ع ۱۶)

کیا تم حاضر تھے جس وقت یعقوب علیہ السلام کو موت آئی جب کہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے معبود کی جو معبود یکتا ہے عبادت کریں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللَّهِ مِن شَيْءٍ (یوسف ع ۵)

میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ رکھا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور روز آخرت کا انکار کرتے ہیں اور اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمیں شایاں نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک بنائیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (آل عمران ع ۵)

بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

لیکن نصاریٰ نے ان کی تعلیم کو بالکل بدل ڈالا۔

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (توبہ ع ۵)

انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا رب بنا لیا۔ حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم توحید ہی کی تھی لیکن ان کے بعد ان کے ماننے والوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی رب بنا لیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔

لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ (مائدہ ع ۱۰)

وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم علیہ السلام ہے۔

لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ (مائدہ ع ۱۰)

وہ لوگ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ حالانکہ اس معبود یکتا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ (مائدہ ع ۱۶)

جب قیامت کے دن اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بناؤ۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو بھی معبود بنا لیا تھا۔

اللہ کے سوا کس کس کو معبود بنایا گیا

علاوہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے ان کی امتوں نے جن جن چیزوں کو معبود بنایا ان کا ذکر بھی قرآن میں ہے۔ فرشتے، جن، ستارے، بت، درخت، پتھر اور انسان وغیرہ

[illegible]

ملائکہ کے متعلق آیات قرآنیہ

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ

[illegible]

[illegible]

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا

[illegible]

[illegible]

وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ

[illegible]

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ

[illegible]

انبیاء علیہم السلام کے حق میں

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

[illegible]

[illegible]

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

[illegible]

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

[illegible]

اولیائے کرام کے حق میں

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ [illegible]

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا [illegible]

[illegible]

[illegible]

سورج کے متعلق

وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ [illegible]

ستاروں کے متعلق

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي [illegible]

جنات کے بارے میں

وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ [illegible]

[illegible]

أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ [illegible]

[illegible]

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ [illegible]

[illegible]

تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

نیک بیبیوں کے حق میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مشرک مولویوں اور پیروں کے حق میں آیاتِ قرآنیہ

[illegible]

(بنی اسرائیل ۔ ع ۶)

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ۝ وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

(سبا ۔ ع ۳)

بھی اُن کو کچھ اختیار نہیں ... قریب ... پہنچا سکتے ہیں۔

یہ ... آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر چیز کے بھی مالک نہیں ... ان کا کوئی حصہ ہے ... اور ... اللہ کے ہاں کوئی سفارش بھی کسی کے لئے ... نفع نہیں دے سکتی ... جس کے لئے وہ خود اجازت دے ... یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو ... پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ... وہ کہتے ہیں کہ ٹھیک فرمایا اور وہ بزرگ و برتر ہے۔

وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

(المؤمن ۔ ع ۵)

اور جب یہ آگ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ ان لوگوں سے جو بڑے بنے ہوئے تھے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابع تھے، کیا تم ہم کو آگ کے عذاب کے کچھ حصہ سے بچا لو گے؟ وہ بڑے بننے والے کہیں گے کہ ہم تو سب ہی اس میں پڑے ہیں، اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا۔ پھر دوزخ میں پڑے ہوئے لوگ جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے عذاب میں بس ایک دن کی تخفیف کر دے۔ وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کھلی کھلی نشانیاں لے کر نہیں آتے رہے تھے؟ وہ کہیں گے ہاں۔ وہ کہیں گے تو پھر تم ہی دعا کرو، اور کافروں کی دعا تو اکارت ہی جانے والی ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ

(حٰمٓ السجدہ ۔ ع ۴)

اور منکرین کہیں گے اے رب ہمارے ان دو جنوں اور انسانوں کو ہمیں دکھا دے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، ہم انہیں پاؤں تلے روند ڈالیں گے تاکہ وہ ذلیل ہو جائیں۔

اِلٰہ کے معنی کی تشریح

قرآن مجید میں اللہ کی مخصوص صفات مختلف جگہوں پر بیان کی گئی ہیں۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنبِتُوا شَجَرَهَا ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ (النمل ۔ ع ۵)

بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس سے رونق دار باغ اگائے جن کے درختوں کا اگانا تمہارے بس میں نہ تھا؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ بھی ہے؟

ان آیات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے کی طاقت ... صرف اللہ ہی کو ہے ... لہٰذا اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہو سکتا۔

... (النمل)

أَمَّن جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (النمل ۔ ع ۵)

بھلا کس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کیں اور اس پر پہاڑ جما دئیے اور دو سمندروں کے درمیان پردہ حائل کر دیا؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ بھی ہے؟ مگر ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

ان آیات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ زمین کو پیدا کرنے ... اور اس کی ... جس کے پاس نہیں وہ الٰہ نہیں ہو سکتا ... لہٰذا اس کے سوا دوسرا الٰہ نہیں ہو سکتا۔

أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (النمل ۔ ع ۵)

بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ بھی ہے؟

ان آیات میں ... بتایا گیا ہے کہ ... کی حالت ... صرف اللہ ہی ... لہٰذا اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہو سکتا۔

أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (النحل ۔ ع ۲)

قانون لفظ اللہ

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

(انعام ۶ : ۱۳)

إِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (ایضاً)

[illegible]

[illegible]

الٓمٓ ۝ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ [illegible]

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۝ مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ (آل عمران ۱:۶)

[illegible]

[illegible]

اس کے بعد لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ [illegible]

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

(قصص ۷۳)

[illegible]

[illegible]

تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى ۝ الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ ۝ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ۝ وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ۝ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ (طٰہٰ ۸)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (بنی اسرائیل [illegible])

اسی طرح [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام [illegible] لکھا ہے۔

[illegible]

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

حَتّٰى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ [illegible]

وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ (پ ۱۱ یونس ع ۳)

سے گھیر لئے گئے ہیں۔ اس وقت وہ اسی سے خلوص نیت کر کے دعا کرتے ہیں کہ اگر تو ہم کو اس مصیبت سے نجات دے دے تو ہم تیرے بہت شکر گزار ہوں گے۔ پھر جب وہ ان کو نجات دے دیتا ہے تو وہ اسی وقت زمین میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں۔

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ (پ ۲۱ عنکبوت ع ۷)

جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو وہ فوراً شرک کرنے لگتے ہیں۔

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ (پ ۲۱ روم ع ۴)

جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ایک فریق ان میں سے اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ (پ ۲۱ لقمان ع ۴)

جب ان پر سائبانوں کی طرح موجیں چھا جاتی ہیں تو خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو بعض ہی انصاف پر قائم رہتے ہیں۔ اور ہماری آیتوں کا وہی انکار کرتے ہیں جو عہد شکن ناشکرے ہیں۔

ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ (پ ۱۴ نحل ع ۷)

پھر جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو اسی سے فریاد کرتے ہو پھر جب وہ تم سے تکلیف دور کر دیتا ہے تو اس وقت تم میں سے ایک گروہ اپنے رب سے شرک کرنے لگتا ہے۔

قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ (پ ۷ انعام ع ۸)

کہو بھلا تم کو جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں سے کون نجات دیتا ہے جبکہ تم اسے عاجزی اور نیاز پنہانی سے پکارتے ہو کہ اگر اللہ ہم کو اس سے نجات بخشے تو ہم اس کے بہت شکر گزار ہوں۔ کہو کہ اللہ ہی تم کو اس سے اور ہر سختی سے نجات بخشتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ (پ ۲۳ زمر ع ۱)

جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتا ہے پھر جب وہ اس کو اپنی طرف سے نعمت دیتا ہے تو جس کام کے لئے پہلے اس کو پکارتا تھا اسے بھول جاتا ہے اور اللہ کا شریک بنانے لگتا ہے تاکہ لوگوں کو اس کے رستے سے گمراہ کرے۔

تنبیہ: ان آیات سے معلوم ہوا کہ مشرکین مکہ بھی بڑی مصائب کے وقت صرف خدائے تعالیٰ ہی کو پکارتے تھے اور مصائب کے دور ہو جانے کے بعد غیر معبودوں کو پکارنا شروع کر دیتے تھے مگر آج کل کے مشرک تو ان سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ ایسے مصائب کے وقت بھی اپنے ہی معبودوں کو پکارتے ہیں جیسا کہ کسی نے کہا ہے

چو زاں پس بلا افتاد کشتی — مسلماں شد ہمہ [illegible] چشتی

اور کسی شاعر نے کہا ہے [illegible]

لفظ الٰہ کی تحقیق

الٰہ کے معنی معبود ہے اور وہ عبادت سے مشتق ہے۔ لفظ عبادت کے معنی کی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید میں عبادت کا لفظ تین معنوں میں آیا ہے [illegible]

[illegible]

لفظ عبادت کی تشریح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

[illegible]

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِندَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ [illegible]

[illegible]

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

[illegible]

[illegible]

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ

[illegible]

[illegible]

وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ [illegible]

[illegible]

[illegible]

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ

[illegible]

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ [illegible]

اور سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (زخرف ع ۴)

اور جو شخص رحمٰن کی یاد سے آنکھیں چرائے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں وہ اس کا ساتھی رہتا ہے اور وہ انہیں راستے سے روکتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ (حٰم سجدہ ع ۳)

اور ہم نے ان کے ساتھ [illegible] ساتھی مقرر کر دیے [illegible] جو ان کے آگے اور پیچھے [illegible] ان پر بات پوری ہو گئی [illegible] جن و انس [illegible] نقصان اٹھانے والے تھے۔

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (اعراف ع ۳)

انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا شیطانوں کو دوست بنا لیا اور خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

[illegible]

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ [illegible] وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ (سبا ع ۵)

[illegible] جن کی عبادت [illegible]

[illegible]

[illegible]

وَ[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبادت [illegible]

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

اقسامِ شرک

[illegible]

شرک فی العلم

[illegible]

شرک فی التصرف [illegible]

تنبیہ: [illegible]

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت پیر صاحب بغداد والے کا فتویٰ

[illegible]

[illegible]

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

(خسوف) اور یہ عقائد بالکل صحیح ہیں کیونکہ یہ مشرکانہ عقیدے ہیں اور کفر ہیں۔ کوکب ایمانی میں ہے کہ یہ تمام امور جاہلیت کے ہیں اور شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں۔ یہ سب باتیں مشرکانہ ہیں اور ان سب کو باطل کرنا ضروری ہے کیونکہ ان کا کوئی ثبوت نہیں۔

شرک فی الدعاء نماز و عبادات میں کسی پیر و فقیر یا پیغمبر کو پکارنا شرک ہے۔ یہ شرک مشرکین مکہ میں تھا اور موجودہ زمانے میں بھی ہے جس کی پوری تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

شرک فعلی

اس کے سمجھنے کے چار عنوانات ہیں جن میں سے ہر عنوان شرک سے متعلق ہے۔ اور وہ حسب ذیل ہے۔

(۱) تحریمات حرم: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض جانوروں اور بعض چیزوں کو خاص اوقات اور مقامات میں حرام قرار دیا ہے اور ان چیزوں سے تعرض نہ کیا جائے اور ان کا استعمال بھی نہ کیا جائے جیسا کہ بیت اللہ کے گرد حرم میں شکار کرنا اور احرام کی حالت میں شکار کرنا حرام ہے۔ پس حرام و حلال کی تعیین اللہ ہی کا حق ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں اس لیے حرام کی ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون اللہ سے غائبانہ ڈرتا ہے ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

یہی تحریمات غیر اللہ کے نام پر جو لوگ کرتے ہیں وہ شرک کرنے والے ہیں اور وہ اللہ کے حق میں دخل دینے والے ہیں۔ یہ شرک بھی بہت عام ہے اس لیے اس کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

تحریمات غیر اللہ کا بیان

جس طرح اللہ تعالیٰ نے بعض حلال و طیب چیزوں کو بعض مقامات اور اوقات میں حرام کیا ہے اسی طرح مشرک لوگ بھی بعض چیزوں کو غیر اللہ کے نام پر حرام کر لیتے ہیں اور ان کی تعظیم کرتے ہیں اور اس کو ثواب اور عبادت سمجھتے ہیں جیسا کہ بعض لوگ بزرگوں کے نام پر جانور چھوڑ دیتے ہیں اور ان کو ذبح کرنا حرام سمجھتے ہیں۔ بعض لوگ مرے ہوئے بزرگوں کے نام پر نذر مانتے ہیں اور بعض لوگ خاص چیزوں کو کھانا حرام سمجھتے ہیں۔ یہ سب مشرکانہ رسمیں ہیں۔ اسی طرح مشرک لوگ جانوروں کو مرے ہوئے بزرگوں کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں اور ان کو ذبح کرنا یا ان سے کام لینا حرام سمجھتے ہیں۔ اگر ان کو کوئی کام میں لائے تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس پر مصیبت آئے گی۔ جیسا کہ بعض ہندو لوگ سانڈ چھوڑ دیتے ہیں اسی طرح بعض مسلمان بھی بزرگوں کے نام پر جانور چھوڑ دیتے ہیں اور ان کو کسی کام میں نہیں لاتے۔ اسی طرح بعض عورتیں بعض کھانوں کو خاص لوگوں کے لیے مخصوص سمجھتی ہیں اور دوسروں کو کھانے نہیں دیتیں اور ان کے کھانے کو ناجائز سمجھتی ہیں۔ یہ سب تحریمات غیر اللہ ہیں جن کو قرآن مجید میں مختلف عنوانات کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

عنوان ۱

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ... آج تمہارے لیے سب پاک چیزیں حلال کی گئیں ... یعنی جو چیزیں پاک ہیں وہ سب تمہارے لیے حلال ہیں۔

عنوان ۲

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (مائدہ ع ۱۲)

اے ایمان والو! اللہ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو۔ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

یعنی جو چیز اللہ نے حلال کی ہے اس کو کسی بزرگ کے نام پر حرام نہ کرو ورنہ تم حد سے بڑھنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

عنوان ۳

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ (مائدہ ع ۱۲)

اور جو اللہ نے تمہیں حلال پاک رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

عنوان ۷ یَا أَیُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِی الْأَرْضِ حَلَالًا طَیِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِینٌ (پ ۲ بقرہ ع ۲۱)

اے لوگو! زمین کی چیزوں میں سے حلال پاکیزہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

عنوان ۸ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِیَّاهُ تَعْبُدُونَ (ایضاً)

اے ایمان والو! جو حلال پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو روزی دی ہیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

یعنی کہ تم نے تحریمات غیر شرعیہ ... [illegible] ... کا مقصد پورا نہ ہوگا۔

تنبیہ:۔ یہاں تحریمات غیر شرعیہ ... [illegible] ... کا مضمون آگیا ہے۔

[illegible] (پ ۳ بقرہ ع ۳)

یہ شخص کہا جاتا ہے کہ ... [illegible] ... اس کی ... [illegible]

عنوان ۹ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَیْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآیَاتِهِ مُؤْمِنِینَ (پ ۸ انعام ع ۱۴)

جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے اسے کھاؤ اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔

ان آیات اور پچھلے عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ ... [illegible] ... بنا لیا ہے۔

عنوان ۱۰ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَیْهِ (ایضاً)

تمہیں کیا ہوا کہ جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے نہیں کھاتے۔

عنوان ۱۱ وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا یَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ (پ ۸ انعام ع ۱۶)

اور کہا یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہے، اسے وہی کھائے جسے ہم اجازت دیں۔

عنوان ۱۲ وَقَالُوا مَا فِی بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِنْ یَكُنْ مَیْتَةً فَهُمْ فِیهِ شُرَكَاءُ (ایضاً)

اور کہتے ہیں جو ان مویشیوں کے پیٹوں میں ہے وہ صرف ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں کے لئے حرام ہے، اور اگر وہ مردہ ہو تو وہ سب اس میں شریک ہیں۔

عنوان ۱۳ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ

اور حرام ٹھہرایا جو اللہ نے انہیں روزی دی اللہ پر افترا باندھ کر۔

عنوان ۱۴ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِینَ یَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا (پ ۸ انعام ع ۱۸)

کہو لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے یہ حرام کیا ہے۔

عنوان ۱۵ سَیَقُولُ الَّذِینَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ (ایضاً)

مشرک کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے۔ اور نہ ہم کسی چیز کو حرام سمجھتے۔

عنوان ۱۶ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّیَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ (پ ۵ نساء ع ۱۸)

میں ان کو گمراہ کروں گا ... [illegible] ... جانوروں کے کان کاٹیں گے۔

اس میں اشارہ ہے ... [illegible] ... کان چیر کر نشان لگا دیتے۔

عنوان ۱۷ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَیْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا (پ ۸ اعراف ع ۳)

اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا اور اللہ نے ہم کو اس کا حکم دیا ہے۔

عنوان ۱۸ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِینَةَ اللَّهِ الَّتِی أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّیِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ (پ ۸ اعراف ع ۴)

پوچھو کس نے حرام کی اللہ کی زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی اور پاک روزی۔

اس میں ... کپڑے وغیرہ جنہیں لوگ اپنے اوپر حرام سمجھتے تھے سب کا بیان آگیا۔

عنوان ۱۹ یَا بَنِی آدَمَ خُذُوا زِینَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (ایضاً)

اے اولاد آدم ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔

عنوان ۲۰ قُلْ أَرَأَیْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا (پ ۱۱ یونس ع ۶)

پوچھو بھلا دیکھو تو جو اللہ نے تمہارے لئے روزی اتاری تم نے اس میں سے کچھ حلال اور کچھ حرام ٹھہرا لئے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ (پ ۱۴ نحل ع ۱۵)

اور جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں اس کی وجہ سے یہ نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِیرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِیلَةٍ وَلَا حَامٍ (پ ۷ مائدہ ع ۱۴)

اللہ نے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام نہیں بنایا۔

ان کی تفسیر ... [illegible] ... کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔

البحیرة التی یمنع درها للطواغیت ... [illegible] ...

بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ ... [illegible] ... حرام سمجھتے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

نذور اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی نیازوں کا بیان

[illegible]

اول [illegible]

دوم [illegible]

چہارم [illegible]

پنجم [illegible]

ششم [illegible]

[illegible]

نذور غیر اللہ یعنی غیر اللہ کی نیازوں کا بیان

[illegible]

اول [illegible]

بِغَيْرِ عِلْمٍ (پ ۸ انعام ع ۱۰) — تم پر کچھ حرام نہیں ہے۔

دوم - مَا جَعَلَ اللَّهُ مِن بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ — کیا خدا نے یہ حکم دیا ہے کہ اپنے جانور نامزد کرو گے۔

شاہ عبدالقادر صاحب نے اس مقام پر لکھا ہے کہ اس سے ایسی ہی رسوم جاہلیت مراد ہیں۔

سوم - إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ (پ ۲ البقرہ ع ۵) — اس کے سوا نہیں کہ حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ چیز جو غیر اللہ کے لئے نامزد کی گئی ہو۔

چہارم - وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (پ ۶ مائدہ ع ۱) — اور حرام ہے جو تھانوں پر ذبح کیا گیا۔

پنجم - وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ — اور یہ بھی حرام ہے کہ قرعہ کے تیروں سے بانٹو۔

ششم - وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (انعام ع ۱۶) — کھیتی اور مویشی جو اللہ نے پیدا کئے ان میں سے اللہ کے لئے ایک حصہ مقرر کرتے ہیں ... [illegible] ... شریکوں کے لئے ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا اور جو اللہ کے لئے ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔

ہفتم - وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ (پ ۸ انعام ع ۱۶) — اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل کرنا خوشنما کر دیا تاکہ انہیں ہلاک کریں اور ان پر ان کے دین کو خلط ملط کر دیں۔

ہشتم - قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ (حوالہ مذکورہ بالا) — نقصان میں پڑ گئے وہ جنہوں نے بے وقوفی اور نادانی سے اپنی اولاد کو قتل کیا اور حرام کر لیا جو اللہ نے انہیں روزی دی تھی اللہ پر افترا کرتے ہوئے۔

نہم - [illegible] (پ ۸ انعام ع ۱) — جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کو مت کھاؤ ... [illegible] ... اور ان کو حصہ دار بنا لیا گیا ہو۔

دہم - [illegible] (پ ۸ انعام ع ۱۶) — یا کسی چیز پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو۔

یازدہم - قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (پ ۸ اعراف ع ۴) — تو کہہ دے کہ میرے رب نے تو بے حیائی کی کھلی اور چھپی باتوں کو حرام کر دیا ہے اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو اور یہ کہ اللہ کے ساتھ اس چیز کو شریک کرو جس کی اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری اور یہ کہ اللہ پر ایسی باتیں کہو جو تم نہیں جانتے، سب حرام کر دیا۔

الفواحش ... [illegible] ... آگے تحریم غیر اللہ کا ذکر ... [illegible] ... ہے۔

دوازدہم - وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ (پ ۱۴ نحل ع ۷) — جو اللہ نے ان کو روزی دی ہے اس میں ان کا حصہ مقرر کرتے ہیں جن کی حقیقت بھی نہیں جانتے۔

سیزدہم - تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ (پ ۱۴ نحل ع ۷) — اللہ کی قسم تم سے ضرور پوچھا جائے گا جو تم جھوٹ باندھتے ہو۔

چہاردہم - فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ (پ ۱۷ حج ع ۴) — پلیدی یعنی بتوں سے بچو اور بتوں کی تعظیم نہ کرو۔

پانزدہم - وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (حوالہ مذکورہ بالا) — جھوٹ بات سے بچو یعنی غیر اللہ کی نامزدگی سے بچو کیونکہ یہ جھوٹ ہے۔

نقشہ آیات تحریمات غیر اللہ

ان کا مطلب ہے کہ ایسی تحریمیں باطل ہیں جن کا ماننا نہ چاہیئے ... [illegible] ... ایسی تحریمیں کرنا کفر و شرک ہے۔

آیات	حوالہ	ترجمہ
أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ	پ ۶ مائدہ ع ۱	تمہارے لئے چوپائے مویشی حلال کئے گئے ہیں۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ	پ ۷ مائدہ ع ۱۲	اے ایمان والو مت حرام ٹھہراؤ ستھری چیزیں جو اللہ نے تم پر حلال کی ہیں۔ اور حد سے نہ بڑھو، اللہ نہیں پسند کرتا حد سے بڑھنے والوں کو۔
وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي	پ ۷ مائدہ ع ۱۲	اور کھاؤ اللہ کے دیئے ہوئے میں سے جو حلال ہو اور ستھرا اور ڈرو اللہ سے

آیات	حوالہ	ترجمہ
...أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝	پ ۷ المائدہ ع ۱۲	اور کھاؤ اللہ کے دیئے ہوئے میں سے جو حلال ہو ستھرا اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر تم کو یقین ہے
يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝	پ ۲ بقرہ ع ۵	اے لوگو! کھاؤ زمین کی چیزوں میں سے جو حلال ہے ستھرا اور مت چلو شیطان کے قدموں پر وہ تمہارا دشمن ہے صریح۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝	پ ۲ بقرہ ع ۵	اے ایمان والو! کھاؤ ستھری چیزیں جو روزی دی ہم نے تم کو اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اسی کے بندے ہو۔
وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝	حوالہ مذکورہ	اور جب کوئی ان سے کہے کہ چلو اس پر جو اللہ نے اتارا تو کہیں ہرگز نہیں ہم چلیں گے اسی پر جس پر دیکھا ہم نے اپنے باپ دادوں کو، بھلا اگرچہ ان کے باپ دادے نہ عقل رکھتے ہوں کچھ اور نہ راہ جانتے ہوں
فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝	پ ۸ الانعام ع ۱۴	سو تم کھاؤ جس پر نام لیا اللہ کا اگر تم کو اس کے حکموں پر یقین ہے
وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ	" " "	اور کیا سبب کہ تم نہیں کھاتے اس میں سے جس پر نام لیا گیا اللہ کا
وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَن نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝	پ ۸ الانعام ع ۱۶	اور کہتے ہیں یہ مویشی اور کھیتی منع ہے اس کو کوئی نہ کھاوے مگر جس کو ہم چاہیں ان کے خیال کے موافق اور بعضے مویشی ہیں کہ حرام ہے ان کی پیٹھ اور بعضے مویشی ہیں کہ نام نہیں لیتے اس پر اللہ کا بہتان باندھ کر، وہ سزا دے گا ان کو اس جھوٹ کی۔
وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝		اور کہتے ہیں جو کچھ ان مویشیوں کے پیٹ میں ہے سو خالص ہمارے مردوں کے واسطے ہے اور حرام ہے ہماری عورتوں پر اور اگر وہ مردہ ہو تو اس میں سب شریک ہیں، وہ سزا دے گا ان کو ان کی تقریروں کی، وہ حکمت والا جاننے والا ہے۔
قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ		تو پوچھ کہ دونوں نر اللہ نے حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا جو پیٹ میں ہے دونوں مادوں کے
سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۝	پ ۸ الانعام ع ۱۸	اب کہیں گے مشرک اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادے اور نہ ہم حرام کر لیتے کوئی چیز۔
وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ	پ ۵ نساء ع ۱۸	اور ان کو سکھاؤں گا کہ چیریں جانوروں کے کان۔
وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا	پ ۸ اعراف ع ۳	اور جب کریں کچھ عیب کا کام کہیں ہم نے دیکھا اسی طرح کرتے اپنے باپ دادوں کو اور اللہ نے بھی ہم کو یہی حکم کیا
قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۝	پ ۸ اعراف ع ۴	تو کہہ کس نے حرام کی اللہ کی رونق جو پیدا کی اس نے اپنے بندوں کے واسطے اور ستھری چیزیں کھانے کی۔
يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا	" "	اے اولاد آدم کی لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت اور کھاؤ اور پیو۔
قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا	پ ۱۱ یونس ع ۶	تو کہہ بھلا دیکھو تو اللہ نے جو اتاری تمہارے واسطے روزی پھر تم نے ٹھہرا لی اس میں سے کوئی حرام اور کوئی حلال۔
وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ	پ ۱۴ النحل ع ۱۵	اور مت کہو اپنی زبانوں کے جھوٹ بنا لینے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔
مَا جَعَلَ اللَّهُ مِن بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۝	پ ۷ المائدہ ع ۱۴	نہیں مقرر کیا اللہ نے بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام۔

نقشہ آیات متعلقہ تحریمات اللہ

ان کے متعلق حکم ہے کہ ان کو باقی رکھا جاوے ان کی حرمت کو توڑ کر ضروری ہے ۔

آیات	حوالہ	ترجمہ
اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ○	پ ۶ مائدہ ع ۱	حلال ہوئے تم کو چوپائے مویشی سوائے ان کے جو تم کو سنائے جائیں گے مگر حلال نہ جانو شکار کو احرام کی حالت میں اللہ حکم کرتا ہے جو چاہے ۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُۤ اَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهُ بِالْغَيْبِ	پ ۷ مائدہ ع [illegible]	اے ایمان والو البتہ تم کو آزماوے گا اللہ ایک شکار سے کہ جس پر پہنچیں ہاتھ تمہارے اور نیزے تاکہ معلوم کرے اللہ کون اس سے ڈرتا ہے بن دیکھے ۔

اللہ کی نذر و نیاز سے متعلق آیات

آیات	حوالہ	ترجمہ
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ ○	پ ۱۷ حج ع ۵	اور ہر امت کے واسطے ہم نے مقرر کر دی ہے قربانی کہ یاد کریں اللہ کا نام ذبح پر چوپایوں کے جو ہم نے ان کو دیئے ۔
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○	[illegible]	سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے اور قربانی کر ۔
لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيۤ اَيَّامٍ مَّعْلُومٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ	[illegible]	تاکہ پہنچیں اپنے فائدے کی جگہوں پر اور پڑھیں اللہ کا نام کئی دن جو معلوم ہیں ذبح پر چوپایوں مویشی کے جو اس نے دیئے ہیں ان کو ۔
وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ○	[illegible]	اور کعبہ کی نیاز کے اونٹ ٹھہرائے ہیں ہم نے تمہارے واسطے نشانی اللہ کے نام کی ۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ ○	پ ۶ مائدہ ع ۱	اے ایمان والو حلال نہ سمجھو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ ادب والے مہینے کو اور نہ اس جانور کو جو نیاز کعبہ کی ہو اور نہ جن کے گلے میں پٹہ ڈال کر لے جاویں کعبہ کو ۔
جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ○	[illegible]	اللہ نے کر دیا کعبہ کو جو کہ گھر ہے بزرگی والا باعث قیام لوگوں کے اور بزرگی والے مہینے کو اور اس جانور کو جو نیاز کعبہ ہو اور جن کے گلے میں پٹہ ڈال کر لے جاویں ۔

نقشہ آیات متعلقہ نذر لغیر اللہ

ان کا کھانا حرام ہے اور دینے والا کافر مشرک ہے ۔

آیات	حوالہ	ترجمہ
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ ○	پ ۶ مائدہ ع ۱	حرام ہو تم پر مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جس پر نام پکارا گیا اللہ کے سوا کا ۔
وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيبًا	پ ۸ انعام ع ۱۶	اور وہ ٹھہراتے ہیں اللہ کا کھیتی اور مویشیوں میں سے حصہ ٹھہرایا ہوا ۔
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ ○	پ ۲ بقرہ ع ۵	یہی حرام کیا ہے تم پر مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جس پر نام پکارا گیا اللہ کے سوا کا ۔
وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ○	پ ۶ مائدہ ع ۱	اور جو ذبح کیا گیا کسی تھان پر ۔
وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْاَزْلَامِ ○	〃 〃 〃	اور یہ کہ بانٹا کرو پانسے ڈال کر ۔

آیات	حوالہ	ترجمہ
وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ؁	پ ۸ الانعام ع ۱۶	اور ٹھہراتے ہیں اللہ کا اس کی پیدا کی کھیتی اور مواشی میں ایک حصہ پھر کہتے ہیں یہ حصہ اللہ کا ہے اپنے خیال پر اور یہ ہمارے شریکوں کا سو جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو نہیں پہنچتا اللہ کی طرف اور جو اللہ کا ہے وہ پہنچ جاتا ہے ان کے شریکوں کی طرف کیا برا انصاف کرتے ہیں۔
وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ	۔ ۔ ۔	اور اسی طرح بھلا دکھلایا ہے بہت سے مشرکوں کو ان کی اولاد کا مار ڈالنا ان کے شریکوں نے تاکہ ان کو ہلاک کریں اور ان کا دین ان پر خلط کریں۔
قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ	۔ ۔ ۔	بیشک خراب ہوئے جنہوں نے مار ڈالا اپنی اولاد کو نادانی سے بے سمجھے اور حرام ٹھہرا لیا جو اللہ نے ان کو روزی دی بہتان باندھ کر اللہ پر۔
وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ	پ ۶ المائدہ ع ۱	اور جو ذبح ہوا کسی تھان پر اور یہ کہ تقسیم کرو تیروں سے۔
اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ		یا وہ چیز جس پر پکارا گیا اللہ کے سوا کسی کا نام۔
وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ	پ ۱۴ النحل ع ۷	اور ٹھہراتے ہیں ان کے لئے جن کی خبر نہیں رکھتے ایک حصہ ہماری دی ہوئی روزی میں سے۔
فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ ؁	پ ۱۷ الحج ع ۴	سو بچتے رہو بتوں کی گندگی سے۔
قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ؁	پ ۸ الاعراف ع ۴	تو کہہ دے میرے رب نے حرام کیا ہے صرف بے حیائی کی باتوں کو جو ان میں کھلی ہوئی ہیں اور جو چھپی ہوئی اور گناہ کو اور ناحق کی زیادتی کو اور اس بات کو کہ شریک کرو اللہ کا ایسی چیز کو کہ جس کی اس نے سند نہیں اتاری اور اس بات کو کہ لگاؤ اللہ کے ذمہ وہ باتیں جو تم نہیں جانتے۔
وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ؁	پ ۱۷ الحج ع ۴	اور بچتے رہو جھوٹی بات سے۔

فوائد (۱) مذکورہ مسئلہ تحریمات جاہلیت اور تحلیلات غیر شرعیہ کا اوپر کی آیات میں بعض مفسرین نے [illegible] ایک کی تفسیر میں دوسرے کا ذکر کر دیتے ہیں حالانکہ یہ ایک مستقل اور مقصود بالذات مسئلہ ہے جو ایک [illegible] ہے۔ اگرچہ دونوں [illegible] مشرکین اپنے معبودوں کا تقرب حلال اشیاء کے حرام سمجھنے [illegible] کرتے تھے [illegible] ان اشیاء کے ساتھ حلال اشیاء کا سا معاملہ کرتے [illegible] غیر اللہ [illegible] اپنے معبودوں کا تقرب [illegible] کے حلال جانتے اور کھانے [illegible] سمجھتے تھے۔ لہٰذا ان کا یہ حکم ہے کہ [illegible] حرام [illegible] حلال [illegible] سکو گے۔ ذیل میں

ذیل میں بعض مفسرین کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں تاکہ مزید اطمینان ہو جائے۔

(۱) [illegible] مطلقًا [illegible]

(۲) [illegible] هذه الآية [illegible] (تفسیر مظہری)

(۳) [illegible]

[illegible] (تفسیر ابن کثیر [illegible])

(۳) [illegible] الآیۃ [illegible] المشرکین [illegible] البحیرۃ والسائبۃ والوصیلۃ والحام [illegible] تفسیر ابن کثیر [illegible]

(۵) قولہ [illegible] من البحیرۃ والسائبۃ [illegible]

(۶) قولہ [illegible]

(۷) قولہ [illegible]

(۸) [illegible] ابن جریر [illegible]

(۹) [illegible]

(۱۰) [illegible]

(۱۱) [illegible] البحیرۃ والسائبۃ [illegible]

(۱۲) وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ [illegible] اللہ کے سوا کسی [illegible] اللہ کا نام لیا [illegible]

(۱۳) [illegible]

(۱۴) [illegible]

[illegible] وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) تفسیر [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

[illegible] شاہ عبدالعزیز صاحب [illegible]

عنوانات کے بعض الفاظ کی تشریح

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ [illegible]

[illegible]

[illegible] بعض مفسرین نے اس آیت سے یہ مراد لیا ہے کہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے [illegible]
عرب کا دستور تھا کہ ذبح کے وقت اپنے معبودوں کا نام لیا کرتے تھے۔ شاہ عبد العزیز نے اپنی تفسیر عزیزی میں فرمایا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

قال البیضاوی [illegible] رفع صوت بالتلبية وبالتسمية على الذبيحة [illegible]
ومنه قوله تعالى وما أهل به لغير الله [illegible] لتعظيم غير الله والتقرب اليه۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تحقیق مسئلہ نذر غیر اللہ از کتب تفسیر و حدیث و فقہ

[illegible]

اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام [illegible] وما یؤخذ من الدراہم والشمع والزیت ونحوہا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیہم فہو بالاجماع باطل وحرام [illegible] وقد ابتلی الناس بذلک ولا سیما فی ہذہ الاعصار۔

جب کہ عوام جو نذر [illegible] کر اولیاء کرام کے تقرب کے لئے [illegible] بالاتفاق باطل اور حرام ہیں اور لوگ اس میں مبتلا ہیں [illegible] حاضر ہیں۔

وفی الشامی | النذر للمخلوق لا يجوز ... اولياء ... من نذر بنية ... مستحق ... والنذر بالشمع والزيت ... فهو باطل ... وحرام ... واقبح منه النذر بقراءة المولد في المنارة مع اشتماله على الغناء واللعب وايهاب ثواب ذلك الى حضرة المصطفى صلى الله عليه وسلم.

شامی میں ہے کہ اگر یہ منت مانی کہ جب میرا فلاں مقصد پورا ہو جائے گا تو اتنا تیل، چراغ اور موم بتی وغیرہ اولیائے کرام کے تقرب کے لئے اور قبر کی جانب منت مانی تو یہ نذر باطل ہے۔ اور اس سے بھی برا یہ ہے کہ منت مانے کہ مولود کی محفل کرائے گا جس میں گانا بجانا ہو اور اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچانے کی منت مانے۔

جس وقت کوئی شخص اپنی حاجات میں اولیائے کرام کے تقرب کے لئے نذر مانتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ اب وہ ولی اپنی توجہ سے میری حاجت پوری کرنے میں مدد کرے گا۔ اسی کا نام تقرب ہے اسی لئے صاحب بحر الرائق نے دوسری وجہ حرمت کی ایک وجہ حرمت یہ بھی بیان کی ہے۔

منها انه ان ظن ان الميت يتصرف في الامور دون الله تعالى واعتقاده ذلك كفر و ... الى الاولياء ... تقربا اليهم ... كفر.

یہ اعتقاد کہ اولیائے کرام اللہ کے سوا امور میں تصرف کرتے ہیں کفر ہے اور یہ کہ اولیائے کرام کا قرب ... اور ان کا تقرب کیسے ہو یہ کفر ہے۔

اسی لئے مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجموعہ فتاوی جلد ثانی صفحہ ۹۴ میں لکھا ہے کہ غیر اللہ کی نذر و منت حرام ہے اور منذور غیر اللہ خواہ غلہ ہو یا شیرینی وغیرہ ہو اس کا کھانا حرام ہے۔

بعض لوگ اولیائے کرام کی نذر اس خیال سے دیتے ہیں کہ اولیاء اللہ سب کچھ جانتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے ہمارا کام کرا دیتے ہیں یہی عقیدہ کفار مکہ کا بھی تھا جیسا کہ آیات: مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ اور وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ اس پر شاہد ہیں۔

اگر اللہ کے تقرب کی نیت سے ہو اور کسی فقیر کو بطور صدقہ دے تو وہ بمنزلہ صدقہ منذورا اس فقیر کے لئے لینا جائز ہے۔ یہ تب جائز ہے جب کہ شیخ کی نذر کا خیال بالکل نہ ہو۔ اور تقرب الی اللہ ہو ورنہ اگر شیخ کی نذر کا خیال ہو تو اس کا صدقہ منذورہ لینا بھی حرام ہے۔

وفی الشامی | ... فالنذر ... للاجماع على حرمة النذر للمخلوق ... ولا يجوز للخادم اخذه ... الا ان يكون فقيرا ... على سبيل التصدق ... ابتداء ... التقرب الى الله ... وصرفه الى الفقراء ... ويقصد صرفه الى الفقراء.

مخلوق کے لئے نذر ماننے کی حرمت پر اجماع ہونے کی وجہ سے ظاہر یہ ہے اس کا جواز ثابت نہیں کیونکہ وہ حرام ہے۔ اور خادم شیخ کے لئے بھی اس کا لینا جائز نہیں۔ ہاں فقیر ہو تو صدقہ کے طور پر لے سکتا ہے۔ اور جب کہ نذر دینے والا تقرب الی اللہ کا ارادہ کرے اور شیخ کی نذر سے قطع نظر کرے اور فقیروں پر صدقہ کرنے کا قصد کرے تو اس کا لینا صرف فقیر ہی کے لئے جائز ہے۔

فی البحر الرائق | منها ان النذر عبادة والعبادة لغير الله لا تجوز

یعنی اس کی وجہ حرمت یہ ہے کہ نذر عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت کفر ہے۔

عبارات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اگر غیر اللہ کی نذر دیتا ہے اور اعتقاد یہ رکھتا ہے کہ فلاں پیر یا فقیر یا پیغمبر ہمارے حالات جانتے ہیں اور وہ مافوق الاسباب امور میں متصرف ہیں تو اس نذر کا کھانا خنزیر کی طرح حرام ہے۔ اور دینے والا کافر ہے۔ اس صورت کو کسی نے مکروہ نہیں لکھا بلکہ تمام نے کفر و شرک اور حرام قطعی سمجھتے ہیں۔ ... بادشاہ مسلمان ... ان کے بتوں کو ... ان کی نیازات بھیجے ... وہ نذر دینے والا عقیدہ ... اگر ... شرک سے توبہ کرے ... بطور ایصال ثواب دے تو اس کا لینا دینا اور کھانا کارِ ثواب ہے۔

تفسیر احمدی میں ... کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اولیاء اللہ کی نذر و نیاز کا کھانا جائز ہے ... اور دینے والا ... اس کی نیت ... کا عقیدہ جب بدل گیا تو اس کا کھانا جائز ہے جیسا کہ اس کے بعد ... اگر کسی نے ... نذر غیر اللہ کی عقیدہ مذکورہ کے تحت ذبح کیا ... اس کے بعد اس کا عقیدہ ... تبدیل ہو گیا تب بھی اس جانور کا کھانا حرام ہے کیونکہ ذبح کے وقت کا عقیدہ ... اس کا حکم ہوگا ... مثلاً فلاں ... کا بکرا ... یہ جائز ہے کیونکہ ... نذر اللہ کی ہے ... یہ حرام ہے ... ولی کا تقرب ... اس کا ثواب فلاں بزرگ کی روح کو پہنچے تو یہ جائز ہے ... جیسا کہ حضرت سعد نے اپنی ماں کے لئے کنواں بطور تصدق بنایا تھا ... عبادات مالیہ کا ثواب بخشنا ... جائز ہے ... اس میں کسی کا اختلاف نہیں ... عوام الناس ... تقرب ... بعض نے حرام اور بعض نے مکروہ ... لکھا ہے اور جو نذر اولیاء اللہ کے تقرب کے لئے ... کو حرام لکھا ہے ... اختلاف ... اگر کوئی جانور ... کے تقرب کے لئے ... ذبح کیا تو وہ ... حرام ہوگا ... اگرچہ ذبح کے وقت بسم اللہ اکبر کہے تفسیر ... میں ... ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیباچه

فتح الرحمن فی ترجمة القرآن

[illegible] حضرت [illegible] ولی الله [illegible] عبدالرحیم [illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

[illegible]

اما بعد

[illegible]

[illegible]

مقدمه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وصیت این فقیر

[illegible]

اسناد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیباچہ موضح قرآن

از حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۱۲۳۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس کا شکر ہے جس کا احسان [illegible] اور درود [illegible] رسول مقبول [illegible] الحمد للہ رب العالمین

بعد اس کے سنا چاہیے کہ مسلمانوں کو واجب ہے کہ اپنے رب کو پہچانے [illegible] بندہ عاجز عبدالقادر [illegible] ولی اللہ بن عبدالرحیم محدث دہلوی [illegible]

[illegible] ترکیب [illegible] بہت بعید ہے [illegible] عوام کو بے تکلف دریافت ہو [illegible]

[illegible] موضح قرآن [illegible] اللہ اپنی عنایت سے [illegible]

[illegible]

فہرست مضامین مقدمہ تفسیر جواہر القرآن

مضمون	صفحہ
[illegible] تفسیر جواہر القرآن	ا
[illegible]	ب
مقدمہ تفسیر [illegible]	ا
حصہ اول۔ در بیان اصطلاحات	۲
اصطلاح (۱) [illegible]	-
(۲) [illegible]	-
(۳) [illegible]	۳
(۴) [illegible]	-
(۵) [illegible]	۴
(۶) [illegible]	-
(۷) [illegible]	-
(۸) [illegible]	۵
(۹) [illegible]	-
(۱۰) [illegible]	-
(۱۱) [illegible]	۶
(۱۲) [illegible]	-
(۱۳) [illegible]	۷
(۱۴) [illegible]	۸
(۱۵) [illegible]	-
حصہ دوم۔ در بیان [illegible]	۹
[illegible] مضامین قرآن	-
(۱) [illegible]	-
(۲) [illegible]	-
(۳) [illegible] ترتیب	-
(۴) [illegible]	-
(۵) [illegible]	-
(۶) [illegible]	-
(۷) [illegible]	-
(۸) [illegible]	-
(۹) [illegible]	-
(۱۰) [illegible]	-
(۱۱) [illegible]	-
(۱۲) [illegible]	۱۲

مضمون	صفحہ
[illegible] (۱۳) [illegible]	۱۳
(۱۴) [illegible]	-
(۱۵) [illegible]	۱۳
(۱۶) [illegible]	۱۴
(۱۷) [illegible]	-
(۱۸) [illegible]	-
(۱۹) [illegible]	۱۵
(۲۰) [illegible]	-
(۲۱) [illegible]	-
(۲۲) [illegible]	-
(۲۳) [illegible]	۱۶
(۲۴) [illegible]	۱۶
(۲۵) [illegible]	-
(۲۶) [illegible]	-
(۲۷) [illegible]	۱۷
(۲۸) [illegible]	۱۸
(۲۹) [illegible]	۱۹
(۳۰) [illegible]	۱۹
(۳۱) [illegible]	۲۰
(۳۲) [illegible]	۲۱
حصہ سوم در بیان مسئلہ [illegible]	۲۲
[illegible]	۲۳
حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]	۲۴
حضرت [illegible] علیہ السلام	-
حضرت [illegible] علیہ السلام	۲۵
حضرت [illegible] علیہ السلام	-
حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]	۲۶
حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]	-
حضرت [illegible] علیہ السلام	-
حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]	۲۸
حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]	-
حضرت [illegible] علیہ السلام	۲۹
[illegible]	-

مضمون	صفحہ
فرشتوں کو	۳۰
[illegible]	-
[illegible]	۳۱
[illegible]	-
[illegible]	-
[illegible]	-
[illegible]	۳۱
[illegible]	۳۲
[illegible]	۳۳
[illegible]	۳۴
[illegible]	۳۵
[illegible]	۳۶
شرک کی قسمیں	۳۷
[illegible]	-
[illegible]	۳۸
[illegible]	-
[illegible]	۳۹
[illegible]	-
تحریفات [illegible] کا بیان	-
[illegible]	-
[illegible]	۴۴
[illegible]	-
[illegible]	۴۵
[illegible]	۴۶
[illegible]	-
[illegible]	-
[illegible]	۴۸
[illegible]	۴۹
[illegible]	۵۰
[illegible]	-
[illegible]	۵۰
[illegible]	-
[illegible]	-

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست مضامین تفسیر جواہر القرآن جلد اول

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	**تفسیر سورۂ فاتحہ**
[illegible]	[illegible]	[illegible]	**تفسیر سورۂ بقرہ**	[illegible]	خلاصہ سورۂ فاتحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	**حصہ اول مضمون توحید و رسالت**	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حصہ دوم - [illegible]

[illegible]

سورۂ آل عمران

[illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
[illegible]	حصۂ دوم۔ پہلا حکم سلطانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]
			تفسیر سورۂ نساء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کا علم و تقویٰ، کتاب و سنت سے عشق، اشاعت توحید میں انہماک اور راہ حق میں مقاماتِ شدائد اور آپ کے دیگر محاسن اخلاق علماء اور عوام سے پوشیدہ نہیں۔ یہ آپ کے انتہائی اخلاص اور للہیت کی برکت تھی کہ آپ نے اللہ کی توفیق سے جنگل میں ڈیرا لگا کر ستر برس تک توحید و سنت اور علوم دین کی محض لوجہ اللہ اشاعت کی اور عمر بھر کسی سے ایک پائی کا سوال نہ کیا۔ اپنے ہاتھ کی محنت (کھیتی باڑی) سے کماتے، خود کھاتے، اہل و عیال کی کفالت کرتے اور طلبہ کو کھلاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مرد قلندر اور درویش بے نفس سے دین کا وہ کام لیا جو کسی فاؤنڈیشن کے سربراہ اور کسی دار العلوم کے مسند نشین سے بھی نہ ہو سکا۔ الا ماشاء اللہ۔

جس زمانے میں آپ نے میانوالی کے ریگستان میں تدریس و تبلیغ کا آغاز کیا اس وقت مسئلہ توحید کو کھول کر بیان کرنا آگ سے کھیلنے کے مترادف تھا چنانچہ مسئلہ توحید کی واضح تبلیغ و اشاعت کی پاداش میں آپ کو جان لیوا مصائب اور سخت شدائد کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنے آبائی گاؤں سے ہجرت کرنے پر مجبور کئے گئے اور اپنی آبائی زمین کے بیشتر حصے سے بھی محروم ہونا پڑا مگر اس کے باوجود اس کوہ استقامت کے پائے ثبات کو ذرا جنبش نہ ہوئی اور اپنے آبائی گاؤں واں بھچراں سے چار میل دور اپنی زمینوں میں فروکش ہو کے وہیں چشمۂ فیض جاری کر دیا۔

مسئلہ توحید کے بیان میں آپ کسی پیچ پیچ یا مداہنت کے ہرگز روادار نہ تھے اور شرک و بدعت کے خلاف سیف عریاں تھے۔ اس دور میں پنجاب کے جاہل سجادہ نشینوں اور پیٹ کے پجاری واعظوں نے عوام کو توحید و سنت سے کوسوں دور کر دیا تھا۔ شرک و بدعت کو دین کا درجہ دے رکھا تھا۔ اس ماحول میں مسئلہ توحید کو واضح اور شرک و بدعت کو عریاں کئے بغیر عوام کی آنکھیں کھولنا ناممکن تھا۔ اس وقت صحیح العقیدہ علماء کی کوئی کمی نہ تھی مگر شرک و بدعت کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت کسی میں نہ تھی۔ یہ سعادت حضرت شیخ قدس اللہ سرہ و نور مرقدہ کے لئے مقدر تھی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ مسئلہ توحید کے ہر پہلو کو کتاب و سنت کے نصوص سے خوب واضح کر کے بیان فرماتے اور افعال شرک و بدعت کی واضح نشاندہی کرتے تاکہ توحید و شرک اور سنت و بدعت کے سمجھنے اور پہچاننے میں کسی کو کوئی اشتباہ نہ رہے۔ مشرکانہ عقائد رکھنے والوں کو آپ صاف صاف مشرک کہتے تھے۔ حضرت شیخ (نور اللہ ضریحہ) کے اس رویے کو کوتاہ بین علماء سختی و درشتی کا نام دیتے کہ سنت کی رو سے یہ درست نہیں۔ ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اشاعت توحید و سنت اور شرک و بدعت میں ان کا انداز تبلیغ ہے۔ "لوگو! توحید و سنت پر قائم رہو اور شرک و بدعت سے بچو" اب بتائیے ایسے مجمل جملوں سے کیا ہوگا جب تک توحید و سنت کی پوری توضیح و تشریح نہ کی جائے اور افعال شرک و بدعت کی تعیین و تشخیص نہ کی جائے۔ اس وقت تک نہ تو حق تبلیغ ادا ہو سکتا ہے اور نہ عوام شرک و بدعت سے بچ سکتے ہیں۔ حضرت شیخ (روح اللہ روحہ) کے انداز تبلیغ کو درشت طعن و طنز بتانے والے بیچارے خود اس مسئلہ کی اہمیت سے واقف نہیں اور ان میں سے بہت سے حضرات نے اس مسئلہ کو کما حقہ سمجھا ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات منبروں پر جلوہ فروز ہو کر ارشاد فرمایا کرتے ہیں:

یہ مسائل (مثلاً علم غیب وغیرہ) فروعی ہیں، ان میں عوام کو نہ الجھاؤ۔" وغیرہ وغیرہ

جھوٹ سے خدا کی پناہ۔ ہائے ہوں خدا جھوٹ نہ بلوائے۔ راقم الحروف نے راولپنڈی کے ایک جلسہ عام میں اپنے کانوں سے ایک مولانا کو سرِ منبر ارشاد فرماتے سنا "توحید کے قائل تو مشرکین مکہ بھی تھے انہیں حضور علیہ السلام سے جو اختلاف تھا وہ صرف رسالت میں تھا۔" انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جو علماء منبروں پر ایسی جراءت و بیباکی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان بیچاروں نے قرآن کبھی پڑھا ہی نہیں اور اگر کبھی پڑھا ہے تو اسے سمجھا ہی نہیں۔ بیچارے ان "علماء" کا تفسیرِ قرآن کے بارے میں مبلغ علم صرف تفسیر جلالین ہے یا زیادہ سے زیادہ تفسیر بیضاوی کا تھوڑا سا حصہ (صرف سورۂ بقرہ)۔ کتنے مدارس دینیہ ہیں جن میں باقاعدہ قرآن کا ترجمہ اور تفسیر سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے؟ اب یہ بیچارے قرآن مجید کو کیا سمجھیں گے اور مسئلہ توحید کو کیا سمجھیں گے جس کی توضیح کے لئے قرآن نازل ہوا۔

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اوڑھنا بچھونا ہی قرآن تھا۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی رحمہما اللہ تعالیٰ جیسے باخدا اور عمیق النظر علماء سے آپ نے قرآن سبقاً سبقاً پڑھا اور پھر سالہا سال سینکڑوں دفعہ جید علماء کو پڑھایا۔ آپ قرآن مجید کے اسرار و معانی اور معارف و مبانی سے بخوبی آگاہ تھے۔ مسئلہ توحید اور اتباعِ سنت کو قرآن نے جو اہمیت دی ہے اسے آپ اچھی طرح جانتے تھے اور قرآن مجید نے تبلیغ و ارشاد کے جو طریقے تعلیم دیئے ہیں ان کو بھی آپ سمجھے ہوئے تھے۔ قرآن فہمی ہی نے ان کے اندر تبلیغ توحید کا یہ شغف پیدا کیا تھا۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ [1]

"حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ بہت بلند پایہ انسان تھے وہ فنا فی التوحید تھے، وہ قرآن مجید کی حرکات و سکنات سے بھی اللہ تعالیٰ کی توحید ثابت کرتے تھے۔"

حضرت لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ قدس سرہ کے علم و فضل اور فہم قرآن سے نہ صرف بخوبی آگاہ تھے بلکہ برملا اس کا اعتراف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور جانشین حضرت شیخ التفسیر ایک دفعہ مری جاتے ہوئے دار العلوم راولپنڈی میں تھوڑی دیر کے لئے فروکش ہوئے۔ آپ نے فرمایا حضرت والد صاحب نے ایک دفعہ فرمایا تھا:

"دیکھو خدام الدین کے جلسوں میں میں دیگر علماء کرام کو اس لئے بلاتا ہوں تاکہ عوام ان سے مستفید ہوں لیکن حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری اور مولانا حسین علی کو اس لئے بلاتا ہوں تاکہ علماء کرام ان سے استفادہ کریں۔"

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ خداداد فہم و فراست سے قرآن مجید کو جس طرح سمجھے تھے بلا خوفِ لومۃ لائم اسے اسی طرح بیان کرتے تھے اور ان کے مخالفین نے اول تو کچھ سمجھا ہی نہیں اور اگر کچھ سمجھا ہے تو مصلحت بینی اور موقع شناسی کے چکر میں بیان کرنے کی ہمت و جرأت نہیں اور ظلم یہی ہے جس نے قرآن پڑھا اور بار بار پڑھا اس کو سمجھا اس کے اسرار و رموز کو پایا اور محض لوجہ اللہ ہزاروں کو پڑھایا اور لاکھوں کو سمجھایا۔ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى

قرآن مجید نے مسئلہ توحید کو بڑی وضاحت اور دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے اور حاملین قرآن سے بھی قرآن کا یہی مطالبہ ہے کہ وہ مسئلہ توحید کو اسی انداز میں بیان کریں اور اس کے بیان میں اجمال و ابہام سے کام نہ لیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ	پس آشکارا کر جس کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور منہ پھیر مشرکوں سے (پ۱۴ سورہ حجر)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ (پ۲۹ سورہ قلم)	وہ چاہتے ہیں کاش تو نرمی کرے تو وہ بھی نرمی کریں۔

[1] بروایت مولانا محمد امیر کرسیاں والی

ایک اور جگہ ارشاد ہے:۔

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ (پ ۲۱ احزاب ع ۱)

یعنی: ڈر کر خدا سے اور مت کہا مان کافروں کا اور منافقوں کا۔

اس طرح کی اور بہت سی قرآنی تصریحات کا منشا یہی ہے کہ مسئلہ توحید کے بیان میں کسی جانی و مالی نقصان یا ملامت کی پروا نہ رکھا جائے۔ جو شخص ان نصوص قرآنیہ کے پیش نظر مسئلہ توحید کے بیان کرنے میں کسی بیم اور لومۃ لائم کا روادار نہ ہو۔ اس پر شدت کا الزام دھرنا انصاف سے بعید ہے۔ باقی رہا مشرکانہ عقیدہ کے حاملین کو کافر و مشرک کہنا تو اس میں بھی وہ منفرد نہ تھے بلکہ تمام علماء حق کا یہی مسلک ہے، چنانچہ نمونہ قریب و بعید علماء کے چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی موضح قرآن میں آیت وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ (پ ۲ بقرہ) پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"پہلے مسلمان اور کافروں میں ناتا جاری تھا اس آیت سے حرام ٹھہرا۔ اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا اس کا نکاح ٹوٹ گیا۔ شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسی اور کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا برا کرنا اس کے اختیار میں ہے یا اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت طلب کرے اس کو مختار جان کر۔"

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مکی قدس سرہ اپنے رسالہ ہفت مسئلہ میں فرماتے ہیں:۔

"کوئی غیر اگر حاضر و ناظر و عالم غیب جان کر کرے گا تو شرک ہوگا۔"

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ہے:۔

"حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث موجود ہیں کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص [illegible])"

فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص [illegible] پر ہے۔

"پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔"

اس فتوے پر حضرت گنگوہی کے علاوہ حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی اور حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند اور دیگر کئی علماء کرام کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم کے ص [illegible] پر ہے۔

"جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک کافر ہے۔"

اس فتوے پر حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن حضرت گنگوہی حضرت شیخ الہند اور مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے علاوہ متعدد علماء کی تصدیقات ثبت ہیں۔

اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں:۔

"بزرگوں کی نذر و نیاز کا جانور اگر اس واسطے ذبح کیا جاوے کہ وہ بزرگ ہم سے خوش ہوں اور ہمارا کام کر دیں اور ان کو متصرف فی الشئون سمجھے اور ان سے تقرب کے لئے ذبح کرے اور ذبح سے وہی مقصود ہوں چنانچہ اس زمانہ میں اکثر جہال کا یہی عقیدہ ہوتا ہے تو یہ عقیدہ رکھنے والا مشرک اور وہ ذبیحہ بالکل حرام ہے اگرچہ بوقت ذبح اللہ کا نام لیا جاوے۔ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ (فتاویٰ امدادیہ جلد ۲ ص [illegible])"

حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مفتی اعظم دار العلوم دیوبند کا فتویٰ :-

”حدیث شریف میں ہے و اذا استعنت فاستعن باللہ اور سورۂ فاتحہ میں خود ارشاد ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور فرمایا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ پس اولیاء سے مدد میں مانگنا اور ان کو متصرف جاننا سبب دام شیطانی ہے اور بدعت ہے اور شرک ہے۔“ فتاویٰ دار العلوم ج ۱ ص ۹۰

ہمارے شیوخ و علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کے اس قسم کے بہت سے فتاویٰ موجود ہیں جن کا یہاں احاطہ مقصود نہیں ان چند حوالوں سے صرف یہ بتانا مطلوب ہے کہ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ اس مسئلے میں متفرد نہیں بلکہ اپنے شیوخ اور علماء حق کے مسلک ہی پر گامزن ہیں چونکہ آپ اسکو حضرت شیخ کا تفرد و تشدد قرار دیتے ہیں وہ اول تو اس بنیادی مسئلے کی اہمیت و حقیقت ہی سے ناواقف ہیں اور دوم وہ غلط پروپیگنڈے کا شکار ہیں اور اپنے بزرگوں کی کتابیں دیکھنے کی انہوں نے زحمت ہی نہیں اٹھائی۔

حضرت شیخ قدس سرہ کے فہم القرآن، تفسیری فوائد و نکات اور مسئلہ توحید میں استغراق کو علماء حق نے بنظر استحسان دیکھا ہے چنانچہ حضرت لاہوری کے ارشادات نقل ہو چکے ہیں

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے مقدمہ جواہر القرآن مرتبہ حضرت مولانا غلام اللہ خان کا مطالعہ کرنے کے بعد مولانا کو جو خط لکھا اس میں تحریر فرمایا تھا اس میں آپ کی کتاب جواہر القرآن زیر نظر دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک پر غور و فکر و فہم کی بڑی دولت پائی تھی اور آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ ان سے متمتع ہوئے۔ اختلاف و اتفاق تو ایک چیز ہے مگر قرآن پاک کے معانی کو جس طرح انہوں نے سمجھا ہے وہ ہندوستان میں عزیز الوجود ہے مسئلہ توحید میں ان کا انہماک و استغراق صوفیانہ اصطلاح میں ان کی کیفیت حالی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی روح پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے۔ (مقدمہ تفسیر جواہر القرآن صفحہ ب)[1]

حضرت مولانا علامہ محمد یوسف بنوری شارح سنن ترمذی اور شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی حضرت محدث کشمیری قدس سرہ کی کتاب مشکلات القرآن کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں۔

وفی اثناء ذلک تتابعت تراجم القرآن و فوائد التفسیریۃ بعضہا صحیحۃ بعضہا من اہل الحق کتقریرات ترجمۃ القرآن افادہا العالم العارف مولانا السید حسین علی البنجابی فی وال بھچراں یقیدہا عن تلامذتہ قطب العصر مولانا المحدث الفقیہ رشید احمد الگنگوہی الدیوبندی المتوفی ۱۳۲۳ھ (یتیمۃ البیان لمشکلات القرآن ص ۴۲)

۵ مئی ۱۹۴۴ء کو لاہور میں منعقد ہونے والی جمعیۃ علماء ہند کانفرنس میں جو علماء کی موجودگی میں حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی طرف سے حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمہ اللہ نے حضرت شیخ قدس سرہ کی وفات پر حسب ذیل قرارداد پیش کی۔

”جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس حضرت مولانا حسین علی صاحب میانوالی جو توحید کے بیان میں سیف عریاں اور شرک و بدعت رسوم اور بدعات کے خلاف جہاد و استقامت اور اعلاء کلمۃ الحق میں لایخافون فی اللہ لومۃ لائم کی شان کے حامل تھے، کے سانحہ ارتحال کو ملت کا نقصان عظیم خیال کرتے ہوئے دلی حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے۔“ (رپورٹ روئیداد اجلاس مذکور مطبوعہ دہلی)

مولانا منظور نعمانی فرماتے ہیں :-

”اور ۱۳۵۰ھ میں قضا و قدر نے ایک عجیب اتفاق سے مجھے دو تین دن کے لئے خدمت بابرکت میں پہنچا دیا۔ اخلاص و توحید اور اس کی دعوت و تبلیغ کے ساتھ ان کا شغف، شرک و شائبۂ شرک سے انتہائی بیزاری، علاوہ بریں عبادت اور اتباع سنت کے ساتھ اس قدر اہتمام مجھے کہیں اور دیکھنا یاد نہیں۔ اس کے علاوہ جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا اب اس کو یاد کرکے حسرت ہوتی ہے کہ مجھے خود اپنی بے بہرگی کی وجہ سے ان چیزوں کی معرفت سے بہرہ نہیں ملا۔ بعض واقفین سے سنا تھا کہ اس زمانہ میں اس ملک میں مجددی طریق سلوک کے دو سب سے بڑے صاحب ارشاد شیخ اور ان دیار میں مجددی نسبت کے وہ حامل رہے تھے۔“ (ماہنامہ الفرقان بریلی جلد ۸ شمارہ بابت ماہ شوال المکرم ۱۳۶۲ھ)

[1] مراد مقدمہ تفسیر جواہر القرآن سے ہے۔ سعید بخاری

مولانا محمد زکریا محدث سہارنپوری لامع الدراری کے مقدمہ میں بحوالہ نبراس الساری تالیف مولانا عبدالعزیز گوجرانوالوی رقمطراز ہیں :-

عثرت علیٰ اصل کتابہ النبراس من قاصد اللہ مقام الارشاد وهو علامۃ بہ سبیل الرشاد اعنی شیخ الطریقۃ العلیۃ ذوالمقامات الرفیعۃ صاحب النکت البدیعۃ فی علوم القرآن والسنۃ الفسیحۃ عدتی وذخری وسیلۃ مغفرتی شیخی ومطاعی مولانا المولوی حسین علی (الخ ص ۳)

اس کے بعد خود مولانا محمد زکریا فرماتے ہیں :-

قلت وکان الشیخ من اشد الناس فی رد البدعات حتی یکفر غلاۃ اهل البدعۃ الخ (ایضاً)

ہمارے شیخ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مفسر قرآن صاحب بصیرت مصنف تحریر الفاظ تفسیر ہونے کے ساتھ ساتھ مصنف ثانی التوحید اور شرک و بدعت کے لئے سیف عریاں ہونے کے علاوہ عارف کامل اور تمام سلاسل تصوف میں صاحب ارشاد بھی تھے۔ قدوۃ المحدثین حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ سے جب آپ کے شاگرد اور داماد مولانا سید احمد رضا بجنوری نے کسی بزرگ سے بیعت ہونے کا مشورہ طلب کیا تو حضرت شاہ صاحب نے حضرت مولانا حسین علی کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہونے کا مشورہ دیا جیسا کہ بجنوری صاحب نے مقدمہ انوار الباری جلد دوم میں اس کا ذکر کیا ہے حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ فرمایا کرتے تھے۔

" اس وقت پنجاب میں صرف ایک ہی ولی کامل ہے اور وہ مولانا حسین علی ہیں لیکن افسوس لوگوں نے ان کو وہابی مشہور کر دیا اور ان کے فیض سے محروم ہو گئے "

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ کا علمی اور عملی پایہ علماء حق کے نزدیک مسلم تھا۔

آئندہ صفحات میں تفسیر "جواہر القرآن" کے نام سے قرآنی معارف و تفسیری فوائد کا جو ذخیرہ ہدیہ ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے وہ قدوۃ السالکین رئیس المفسرین حضرت الشیخ مولانا حسین علی قدس سرہ المتوفی ۱۳۶۳ھ کے تفسیری نکات پر مشتمل ہے جن کی ترتیب و تدوین کا کام حضرت کے تلمیذ خاص شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب نے انجام دیا ہے۔ مقدم ہو یا اجمال تحریر کے ساتھ حضرت شیخ قدس سرہ کے تفسیری فوائد اور قرآنی معارف سے خاص طور پر حصہ لیا گیا ہے۔ حضرت شیخ القرآن سالہا سال تک حضرت اقدس کی خدمت میں رہے اور ان کے طرز خاص کے مطابق ان سے قرآنی علوم و معارف کی تحصیل فرمائی اور گذشتہ ۴۰ سال سے اپنے شیخ کے طرز پر قرآن حکیم کا درس دیتے رہے ہیں اس وقت تک پاک و ہند کے علاوہ برما، انڈونیشیا، افریقہ، افغانستان، ایران وغیرہ ملکوں کے ہزاروں علماء ان کے درس سے مستفیض ہو چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ اسی طرز پر قرآن کی تدریس میں مصروف ہیں

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ علم قرآن میں صرف تین واسطوں ـــــــ حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی المتوفی ۱۳۰۲ھ حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی رحمہ اللہ المتوفی ۱۲۶۲ھ اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ المتوفی ۱۲۳۹ھ ـــــــ سے حضرت امام ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ المتوفی ۱۱۷۶ھ کے شاگرد ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے زمانے میں منفرد طرز تحقیق کے مالک اور علوم اسلامیہ میں امامت اور اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے حضرت شاہ صاحب کے قرآنی علوم و معارف حضرت مولانا حسین علی صاحب کو اپنے شیوخ کی وساطت سے وراثت میں ملے اس کے ساتھ انہوں نے اپنے فطری فہم و فراست اور خداداد بصیرت سے کام لیا۔ اکل حلال اور صدق مقال کو اپنا شعار بنایا اور ظاہر و باطن میں اتباع شریعت اور تقویٰ کو اپنا لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآنی اسرار و رموز کا دروازہ کھول دیا اور قرآن فہمی میں ان کو ایسی بصیرت اور ملکہ عطا فرمایا جو ان کے کسی معاصر کو حاصل نہیں تھا۔ بلاشبہ حضرت مولانا حسین علی اپنے زمانے میں قرآنی علوم کے امام تھے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کی معنوی تحریف کے اس دور میں ان کو خاص قرآن کی خدمت اور حمایت کے لیے پیدا فرمایا۔ حضرت مولانا کے انداز تفسیر کو سمجھنے کے لئے ان کی تفسیر کے مسلسل اور گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے تاہم اور درج ذیل کے طور پر چند باتیں ذکر کی جاتی ہیں جن کا وہ تفسیر میں خاص خیال فرماتے تھے۔

۱۔ ہر سورت کا ایک دعوٰے یعنی اس کا محور اور مرکزی موضوع ہوتا ہے جو اس میں ایک بار یا کئی بار پوری صراحت سے مذکور ہوتا ہے اور سورت کی باقی تمام آیتیں بالواسطہ یا بلاواسطہ اسی کے گرد گھومتی ہیں اور کسی نہ کسی طرز سے اس کے ساتھ متعلق ہوتی ہیں مثلاً بعض آیتوں میں مرکزی دعوٰے کے دلائل — دلائل عقلیہ یا دلائل نقلیہ — مذکور ہوں گے بعض آیتوں میں مرکزی موضوع پر تنویر ہوگی یعنی اصل دعوٰے کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرنے کے لئے اس کا اعادہ ہوگا سورۂ بقرہ میں دعوٰے توحید کا تین بار اعادہ کیا گیا ہے پہلی جگہ شرک فی الدعاء دوسری جگہ شرک فعلی اور تیسری جگہ شفاعت قہریہ کی نفی مقصود ہے — بعض آیتوں میں اصل دعوٰے کو ماننے والوں کے لئے دنیوی و اخروی بشارت اور نہ ماننے والوں کیلئے دنیوی اور اخروی تخویف کا ذکر ہوگا وغیرہ وغیرہ

۲۔ سورتوں کی ترتیب اتفاقی یا اجتہادی نہیں بلکہ توقیفی ہے اور ہر سورت اپنے ماقبل اور مابعد کے ساتھ پوری طرح مرتبط ہے اسی طرح ہر سورت کی آیتیں بھی سلسلۂ نظم و ربط میں منسلک ہیں۔

۳۔ آیت کا وہی مفہوم راجح ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم سے صحیح سند کے ساتھ منقول ہو اور آیت کے ماقبل اور مابعد سے مناسبت رکھتا ہو وہ اسلام کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہو نہ قواعد عربیت کے۔

۴۔ حتی المقدور آیت کا ایسا مطلب بیان کیا جائے جس میں حذف و تقدیر کی ضرورت ہی پیش نہ آئے بلکہ اگر اس کا ارتکاب کرنا پڑے مثلاً لفظ "اذ" کا متعلق عام طور پر محذوف "اذکر" مقدر مانا جاتا ہے مگر حضرت شیخ قدس سرہ اذ کے بعد کسی قریبی فعل مذکور کو اس کا عامل قرار دیتے ہیں کیونکہ ظرف کا اپنے عامل پر تقدم جائز ہے۔

۵۔ حتی الوسع آیت کا ایسا مفہوم بیان کیا جائے جس پر سرے سے کوئی قدرتی اعتراض اور شبہ وارد ہی نہ ہو اور تکلف جواب کی ضرورت ہی پیش نہ آئے مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میں الف لام کو عام طور پر استغراق کے معنوں میں لیا جاتا ہے پھر اس پر سوال و جواب کا طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو علماء اور طلبہ دونوں کے لئے مشکل ہے۔ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں تو پھر غیر خدا کی کیوں تعریف کی جاتی ہے حالانکہ غیر خدا کی تعریفیں خود قرآن میں مذکور ہیں پھر اس سوال کا جواب دیا جاتا ہے کہ غیر خدا کی تعریف بھی درحقیقت خداوند تعالیٰ ہی کی تعریف ہے کیونکہ مخلوق کی تمام خوبیوں کا سرچشمہ اور عطا کنندہ اللہ تعالیٰ ہے اسلئے کسی خوبی کیوجہ سے مخلوق کی جو تعریف ہوگی وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہوگی

لیکن حضرت شیخ رحمہ اللہ الف لام کو اس کے حقیقی مفہوم یعنی عہد پر محمول فرماتے ہیں اور حمد سے اللہ تعالیٰ کی صفات الوہیت مراد لیتے ہیں اب الحمد للہ کا مطلب یہ ہوگا "صفات الوہیت یعنی وہ خوبیاں اور صفتیں جو کسی ذات کے الٰہ حق اور معبود برحق ہونے کے لئے ضروری ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور اس کے سوا کسی دوسرے میں نہیں پائی جاتیں" اس مفہوم پر سوال مذکور اور اسی نوعیت کے دوسرے سوالات وارد نہیں ہوتے۔

اسی طرح اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں عام مفسرین استعانت کو عموم پر محمول کرتے ہیں اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم دن رات مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہر آدمی اپنے چھوٹے بڑے کاموں میں دوسروں سے استعانت کرتا اور مدد مانگتا ہے اور یہ استعانت نہ صرف جائز بلکہ ناگزیر ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى یعنی نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ لہٰذا استعانت اپنے عموم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص نہ رہی۔ اس سوال کا جو جواب دیا جاتا ہے وہ معروف ہے اس لئے حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ استعانت کو یہاں عموم پر محمول نہیں فرماتے بلکہ استعانت سے صرف انہی امور میں استعانت مراد لیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص اور اسباب عادیہ سے ماوراء ہیں مثلاً اولاد عطا کرنا، روزی دینا، بارش برسانا، بیماری سے شفا دینا، مشکلیں آسان کرنا، مصیبتیں دور کرنا وغیرہ قرآن مجید میں جہاں کہیں غیر اللہ سے استعانت کی نفی کی گئی ہے وہ انہی مافوق الاسباب امور سے مختص ہے جو انسانی قدرت اور طاقت سے باہر ہیں جو امور اسباب عادیہ کے تحت ہیں ان میں باہمی استعانت و تعاون ممنوع

ہے نہ ایک وقت تعیین سے اس کی نفی مقصود ہے۔

۴۔ بعض مفسرین نے نسخ کو وسیع مفہوم سامنے رکھ کر کئی سو آیتوں کو منسوخ قرار دیدیا لیکن نسخ کے خاص مفہوم سے کہ تلاوت باقی رہے اور اس کا حکم اٹھا دیا جائے ہٹ ـــــ کر پیش نظر علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف بیس آیتوں کو منسوخ مانا ہے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے بیس میں سے صرف پانچ کو منسوخ قرار دیا ہے اور پندرہ کی ایسی توجیہیں فرما دی ہیں کہ وہ منسوخ نہیں رہتیں لیکن حضرت الشیخ مولانا حسین علی رحمۃ اللہ کے نزدیک یہ پانچ آیتیں بھی محکم ہیں منسوخ نہیں ہیں اور ان پانچوں کی اپنے اپنے موقع پر نہایت عمدہ توجیہ فرما دی ہے۔

تفسیر جواہر القرآن کی ترتیب میں مذکورہ بالا امور کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور حتی الوسع حضرت شیخ رحمۃ اللہ کے افادات کو کما حقہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے مزید براں بطور حاشیہ عربی تفسیروں کے اصل حوالے بھی ساتھ شامل کر دیئے گئے ہیں حضرت شیخ کے افادات کو تفسیر میں بالتفصیل بیان کرنے کے علاوہ ایک مستقل و کامل میں اختصار کے ساتھ بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہ سے چونکہ مرتب کی تفسیر منقول نہیں تھی اس لیے اکثر متداول تفسیروں سے استفادہ کیا گیا ہے تاکہ کتاب ایک مکمل اور مستند تفسیر کی صورت میں اہل علم کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ
تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ

احقر ابو احمد سجاد بخاری

لیلۃ الجمعۃ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ

تقریظات مشاہیر علماء اسلام و آراء مشائخ عظام

(۱) مورخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

رستہ میں آپ کی کتاب تحفۃ القرآن پڑھی۔ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک پر غور و فکر کی بڑی دولت پائی تھی۔ اور آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ ان سے متمتع ہوئے۔ اختلاف و اتفاق تو لگا ہی رہتا ہے مگر قرآن پاک کے معانی کو جس طرح انہوں نے سمجھا ہے وہ ہندوستان میں عزیز الوجود ہے مسئلہ توحید میں ان کا انہماک و استغراق صوفیانہ اصطلاح میں ایک کیفیت ایمانی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی روح پر ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔

لہ یہ تفسیر جواہر القرآن کا مقدمہ ہے ... علمی ... سے شائع ہو چکا ہے (س ۱)

(۲) تقریظ رئیس المحدثین یادگار اسلاف شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی

خلیفہ ماذون رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر خلقہ و علی آلہ واصحابہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آمین۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

رشحہ قلم احقر نصیر الدین غورغشتی

(۳) تقریظ صاحب مدار مجد و فخار استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ولی اللہ صاحب میانوالی

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا۔ مولانا غلام اللہ خان صاحب کی مرتب کردہ تفسیر قرآن مجید کو میں نے بعض مقامات سے بغور دیکھا۔ الحمد للہ کہ زمانہ کے مطابق تشریح و توضیح بہت عمدہ و نہایت سادہ عام فہم اور بہت محققانہ ہے۔ میں نے کوئی چیز اس میں خلاف مسلک اہل حق نہیں پائی۔ مولانا موصوف کو اس کام پر مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو [illegible] اور [illegible] درجات سے مالا مال کرے اور اہل اسلام کو اس کے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ وما علینا الا البلاغ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

قالہ العبد الضعیف محمد ولی اللہ عفی عنہ۔ میانوال ضلع گجرات

(۴) تقریظ محدث کبیر فقیہ بصیر حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی

شیخ الحدیث دار العلوم ٹنڈو الہ یار

بعد الحمد والصلوٰۃ [illegible] جواہر القرآن از مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ و تقریر حضرت شیخ العالم مولانا محمود الحسن دیوبندی قدس سرہ و فوائد موضح القرآن از حضرت ترجمان القرآن مولانا شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی و فوائد فتح الرحمن از مجدد وقت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطبوعہ نسخوں کا مطالعہ کیا [illegible] اہل علم کے لئے اردو میں یہ قرآن مترجم و محشی بہت مفید ہو گا۔ [illegible] مولانا غلام اللہ خان صاحب کو [illegible] کہ انہوں نے یہ مجموعہ مرتب فرما کر شائع کرنے کا اہتمام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو مقبول اور مسلمانوں کو اس سے مستفید فرمائیں۔ والسلام۔

ظفر احمد عثمانی عفی عنہ شیخ دار العلوم ٹنڈو الہ یار

(۵) تقریظ جامع علوم نقلیہ ماہر فنون عقلیہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا رسول خان صاحب

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور

حضرت مولانا [illegible] علوم نقلیہ و عقلیہ محقق احکام شریعہ [illegible] مولانا غلام اللہ خان صاحب کی تفسیر جواہر القرآن [illegible] بعض مقامات نظر سے گذرے ہیں [illegible] قرآن کریم بالحسن الطریق بیان کئے گئے [illegible] آمین یا رب العالمین۔

محمد رسول خان عفی اللہ عنہ جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور

(۴) تقریظ جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمبلپوری

خلیفہ مجاز حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سابق صدر مدرس مظاہر العلوم سہارنپور

عزیزم وفاضل محترم مولوی ... سلمہ ... احقر نے اس کلام مجید کے اردو حواشی و ترجمہ کو مختلف مقامات سے دیکھنے کا شرف حاصل کیا حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب جو ایک مشہور عالم دین اور تفسیر سے کافی شغف رکھتے ہیں۔ انہوں نے کافی عرق ریزی اور کوشش سے اپنے شیخ حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمہ اللہ کے ارشادات کو ترتیب دے کر مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ ماشاء اللہ قرآن فہمی کے لئے بہترین ذخیرہ ہے۔ کیونکہ سمجھنے کے لئے نہایت سہل اور مختصر طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی کوشش کو قبول فرمائے میں ہرگز اس قول سے ... ہوں کہ اتنے بڑے بڑے بزرگان دین اور حضرت مفتی ... کے ارشادات کے متعلق پڑھنے والوں کو بعض حضرات کے مزار پر بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا قرآن کے فہم کے لئے بہترین ذخیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ہمارا اور ... قارئین و سامعین و ناشرین کو صلاح و سعادت دارین عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ فقط

(شیخ الحدیث مولانا) احقر العبد عبدالرحمٰن عفی عنہ کیمبلپوری (خلیفہ مجاز حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
وسابق صدر المدرسین وشیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور)

(۵) تقریظ خطیب اسلام حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری

خطیب جامع گجرات۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد تفسیر جواہر القرآن مع مقدمہ کا مطالعہ نصیب ہوا۔ الحمد للہ مطالب و معانی اور ربط آیات و آیات میں بے نظیر ہے۔ یہ مقدمہ بہت مفید ہے خصوصاً طلبہ کرام و علماء عظام کے لئے ان شاء اللہ العزیز یہ بہت مفید اور موجب تحفہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب کو اہل اسلام کی طرف سے جزائے احسن عطا فرمائے جنہوں نے مسلمانوں کو رئیس المفسرین سند الفقہاء والمحدثین شیخنا و مرشدنا حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تفسیر ... اپنی برکت سے ... کر کے تمام علمی طلقوں تک پہنچا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے اس نعمت عظمیٰ اور خدمت قرآنی کو دارین میں باعث فلاح و نجات بنائے جن حضرات نے اس تفسیر بے نظیر کی کسی طرح بھی خدمت یا اعانت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ محض اپنی قدرت کاملہ اور فضل و رحمت سے ان سب کو دونوں جہانوں میں اجر جزیل اور زندگی میں ہدایت عطا فرمائے۔ وصلی اللہ علیٰ حبیبہ خاتم الانبیاء۔ والحمد للہ وسلام علیٰ المرسلین۔

عنایت اللہ بخاری عفی عنہ خطیب مسجد جامع گجرات

(۶) تقریظ مفسر قرآن شارح حدیث شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب گوجرانوالہ

سابق مدرس دار العلوم دیوبند

عمدۃ المفسرین ... حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب کی تفسیر کے متعلق احقر کہنا چاہتا ہے کہ

آفتاب آمد دلیل آفتاب — گر دلیلے بایدت از رو متاب

جب اس تفسیر بے نظیر کی طرف کوئی صاحب مراجعت کریں تو ... بے نظیر ہے کہ بحمد اللہ علمائے ... ہیں

حسن البصیرة مستفید ہوں۔ تفسیر کیا ہے۔ رشید بیان توحید اور شانانی علوم کلام مجید کے لئے جواہر مزید و دلائل منظومہ جن میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معنی کو اصل اور صحیح تقاضا کے مطابق سمجھایا گیا۔ فالحمد للہ ... من فضل ربی ... الناصرین ... واجعل نعمائہ ...

احقر شمس الدین ناظم و مدرس جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

(۹) تقریظ حضرت علامہ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب۔ ساکن مرہان۔ ضلع کیمبلپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ اما بعد قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ نزول قرآن سے پہلے جاہلیت اور کفر و شرک اپنی انتہا کو پہنچ چکے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی دنیا میں کفر و الحاد اور شرک و بدعت کا دور دورہ ہو جائے اس وقت قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس زمانہ میں چونکہ ہر طرف الحاد، دہریت اور شرک و بدعت کی فضائیں چھا رہی ہیں اس لئے اب مسلمانوں کو ان کی لپیٹ سے بچانے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ قرآن کی تعلیم کو عام کیا جائے اور اس کے مضامین کو عوام و خواص تک پہنچایا جائے۔ الحمد للہ تفسیر جواہر القرآن جس میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب نے شیخ حضرت مولانا حسین علی قدس سرہ کے تفسیری فوائد و نکات جمع فرمائے ہیں اس میں وہ تمام چیزیں آگئی ہیں جن کا جاننا قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے عوام و خواص کو مستفیض ہونے کی توفیق عطا کرے اور مولانا کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔

الاحقر غلام مصطفےٰ عفی اللہ عنہ ۵ شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ

(۱۰) تقریظ حضرت علامہ مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکاخیل

صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لائلپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں والے رحمۃ اللہ علیہ ایک جید اور ممتاز عالم دین اور اپنے وقت کے ایک شیخ طریقت تھے۔ انہوں نے تمام عمر درس علوم دینیہ کی خدمت کے علاوہ خاص طور پر قرآن مجید کی تفسیر و تشریح اور تعلیم و تدریس میں اس طرح گزاری کہ قرآنی علوم میں سے خاص طور پر مسئلہ توحید کو نہایت شرح و بسط اور پوری تفصیلات کے ساتھ واشگاف الفاظ میں پھیلایا۔ اور مسلسل اسی کی جد و جہد میں لگے رہے اور اسی طرح ... کے علاوہ ایسے تلامذہ کا ایک خاص حلقہ بھی تیار کیا جو ان کے بعد ان کے مسلک دینی اور علمی کام کو بھی ... حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید سے ایک خاص شغف تھا اور وہ کثرت سے ... اور ذہانت ... تلاوت اور خاص ذوق استنباط کی بنا پر قرآنی علوم کے نکات و معارف آیات الٰہی سے نکالا کرتے تھے۔ اور ربط آیات و سور کے بارے میں بھی ان کا ایک خاص مجتہدانہ انداز تھا۔ ان علمی نوادر اور تفسیری نکات و لطائف کو انہوں نے خود تو کسی خاص تفسیر میں تحریر نہیں فرمایا لیکن ان کے خصوصی تلامذہ کے واسطے سے یہ چیزیں کچھ محفوظ رہ گئیں۔ عام طور سے کہا جاتا ہے کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مسئلہ توحید کے اظہار و بیان میں تشدد تھا اور بعض صحیح العقیدہ حضرات علمائے کرام بھی ان کی ... کے ... تعبیرات اور طرز ادا کو اپنے خیال میں پسند نہیں فرماتے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس وقت ... تعبیر و سختی میں بڑا دخل مخالف ماحول اور ان علاقوں میں مشرکانہ اقوال و اعمال اور بدعات کے فروغ کو بھی دخل تھا۔ در اصل مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہوں میں اس مسئلہ توحید کی اہمیت وہ سب سے زیادہ ... اور بقول علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ توحید میں ان کا انہماک و استغراق صوفیا کی

اصلاح میں جس کی کیفیت بیان کی جا چکی ہے معلوم ہو جاتا ہے اور وہ جب دیکھتے تھے کہ عام مسلمان کیا بلکہ علماء و مشائخ بھی اس کو وہ اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ اور توحید خالص کے منافی اقوال و اعمال کو گوارا کر کے ان سے چشم پوشی کر لیتے ہیں تو وہ اپنی شدت احساس طبیعت کی تیزی اور جوش توحید میں مرشدی کی وجہ سے بے اختیار صحیح مسائل کی تعبیر و ادا میں تشدد اختیار فرماتے تھے۔

نوا را تلخ تر می زن چو ذوق نغمہ کم یابی حدی را تیز تر می خواں چو محمل را گراں بینی

نیز مخالفین کی ہجوم عدم استفادہ اور شکایتوں کو دیکھ کر جذبات کا بے قابو ہونا عام حالات میں ایک فطری امر ہے۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ کے مسترشدین و تلامذہ نے حتی المقدور اپنے توحید و سنت کی اشاعت اور قرآن مجید کی تعلیم تدریس کا یہ سلسلہ پورے ملک میں جاری رکھا چنانچہ آپ کے حلقۂ تلامذہ و مریدین میں سے ایک خاص تلمیذ و مسترشد اور ممتاز و مستند جید عالم دین مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے عرصہ دراز سے راولپنڈی شہر میں تعلیم القرآن کے نام سے ایک مرکزی ادارہ قائم کر کے قرآن مجید کی تعلیم و تدریس اور مسئلہ توحید کی اشاعت و تبلیغ کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے چنانچہ سال بھر دوسری کتب دینیہ اور تفسیر و حدیث کی تعلیم ہوتی ہوتی ہے، شعبان و رمضان المبارک میں ملک کے مختلف اطراف و جوانب سے چار پانچ سو طلباء ترجمہ و تفسیر اور دیگر علوم قرآنی سے تفسیر قرآن مجید کے استفادہ کے لئے آجاتے ہیں جن میں متداول کتب درسیہ پڑھنے والے طلبہ کے علاوہ دورۂ حدیث کی تکمیل کرنے والے حضرات تک شامل ہوتے ہیں ان طلبہ کو حضرت ممدوح نہایت محنت و جانفشانی اور پورے انہماک و توجہ کے ساتھ حضرت مولانا حسین علی صاحب قدس سرہ العزیز کے طرز پر قرآن مجید کا درس دے کر فارغ کر دیتے ہیں اور اسی طرح ہر سال یہ سیکڑوں طلبہ اپنی اپنی استعداد اور لیاقت کے مطابق قرآن مجید سیکھ کر جاتے ہیں اور اور علماء حق کے طرز پر مسئلہ توحید کے ساتھ جوش و جذبہ کا اثر لے کر وطن چلے جاتے ہیں یہ تمام طلبہ کو اپنے رنگ میں رنگ دیتے ہیں اور جب وہ رمضان المبارک گزار کر اس مدرسہ سے نکلتے ہیں تو توحید کے جذبہ سے سرشار ہو کر نکلتے ہیں گویا یہ شعر ان کی زبان حال پر ہوتا ہے

یہ لطف فضل کی ولادت کا شیریں یا بستہ بہ ہمہ ہم نفس من کہ اثر کرد

ہر جگہ اور ہر موقع پر فضل الٰہی کی ولادت کا اظہار اور ہر جگہ توحید کا ذکر کرتا ہوں کہ درس تفسیر میں ان کی علمی استعداد مختلف اور کم ہوتی ہے اس لئے بعض کم استعداد طلبہ کو دلائل اور ان کے مقامات و مبادی کو پورے طور پر علمی انداز میں ضبط کرنے کی بجائے مطالب و نتائج پر پختہ یقین ہو جاتا ہے اور اسی پختہ یقین کی بناء پر وہ توحید و سنت کے داعی بن کر نکل جاتے ہیں اور اپنے عقائد و نظریات میں غیر متزلزل ہو جاتے ہیں اور توحید کی تبلیغ کرتے ہیں۔

مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے اس مقصد کے لئے دار العلوم تعلیم القرآن کے ساتھ ماہنامہ تعلیم القرآن بھی جاری کیا ہوا ہے جس کی ترتیب و ادارت کا کام ایک نیک سیرت و نیک کردار مستعد و ہونہار فاضل دیوبند مولانا سید احمد حسین صاحب سجاد بخاری سلمہ کے سپرد ہے۔ اس ماہنامہ میں دوسرے علمی اور دینی مضامین کے علاوہ بالالتزام تفسیر قرآن مجید کا کچھ حصہ مولانا غلام اللہ خاں صاحب کے قلم سے شائع ہوتا ہے جس میں مولانا موصوف خصوصی طور پر ان آیتوں کی تفسیر حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کے طرز و انداز پر کرتے ہیں جن کا تعلق مسئلہ توحید کے ساتھ خاص طور پر ہے۔ ساتھ ہی مولانا بعض توجیہات و نکات کی تائید و تصدیق کے لئے کتب سلف اور تفاسیر متقدمین کے حوالے بھی درج کر دیتے ہیں۔ اب تفسیری اجزاء کو ایک مستقل تفسیر کی شکل میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے یہ ایک مستحسن فیصلہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس تفسیر کے مطالعہ سے عام مسلمانوں کو عموماً اور طلبہ قرآن مجید کو خصوصاً بہت فائدہ پہنچے گا۔ بالخصوص آیات کی بہت سی تقدیر اور بہت سے ایسے تفسیری نکات و لطائف کا علم اس تفسیر کے ذریعے ہو جائے گا جو حضرت مولانا حسین علی کے خصوصی علمی نوادر شمار ہوتے ہیں۔ نیز اکابر سلف اور تفاسیر متقدمین کے بہت سے ایسے حوالے اس تفسیر کے واسطے سے عام طلبہ کو مل جائیں گے جن تک براہ راست ان کا پہنچنا مشکل ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ دوسری کتب کی طرح قرآن مجید کی کوئی تفسیر بھی بہرحال انسانی تصنیف ہوتی ہے

اور اس میں مصنف سے نادانستہ یا غلط فہمی کی بنا پر کوئی لغزش بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اگر کسی مسئلہ یا مسئلہ کی تعبیر اور طرز ادا میں دوسرے اہل علم کو اس مصنف سے اختلاف ہو تو یہ علمی انداز نہیں کہ ان چند مسائل یا تعبیرات کی وجہ سے پوری کتاب کو مورد تنقید بنا کر لوگوں کو اس کے مطالعہ سے روکا جائے اور پوری کتاب سے استفادہ کرنے میں رکاوٹ ڈال دی جائے بلکہ چاہئے کہ بعد ازاں تحریر اور فہم کی دیانتداری کے ساتھ علمی طور پر ان مسائل پر بحث و مباحثہ کر کے ان کی نشاندہی کی جائے اور دلائل و براہین کی روشنی میں ان پر تنقید کی جائے اس طرح خود مصنف کو بھی ان باتوں پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت محسوس کیا جا سکتا ہے اور اصحاب نظر بھی تاثر نہیں پاتے اور قارئین کتاب کی غلطیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ہمارے اسلاف کا یہی طرز عمل رہا ہے میں مثال کے طور پر علامہ زمخشری کی تفسیر کشاف کو پیش کرتا ہوں یہ حقیقت تو بالکل ظاہر و ثابت ہے کہ بہت سی آیات کی تفسیر علامہ زمخشری نے اپنے مسلک اعتزال کے مطابق اس انداز سے کی ہے جس سے معتزلہ کی تائید ہوتی ہے اور اہل سنت کے مسلک حق کے مطابق آیات کی وہ تفسیر درست نہیں لیکن اس کے باوجود کشاف میں بہت سی ایسی خوبیاں اور بلاغت کے نادر نکات و معارف اور لغوی اور نحوی تحقیقات بھی ہیں جن سے فائدہ اٹھانا بہر حال ضروری ہے تو بعد میں آنے والے ائمہ مفسرین مثلاً امام رازی رح قاضی بیضاوی رح، ابو السعود رح اور علامہ آلوسی رح نے اگرچہ ان خاص آیات کی تفسیر کشاف کی رائے قبول نہیں کی بلکہ ان پر تنقید کر کے ان کا رد بھی کیا ہے تو اس کے جوابات دئیے لیکن علامہ زمخشری اور اس کی تفسیر کی عظمت و جلالت کا انہوں نے ہمیشہ اعتراف کیا بلکہ ان تمام تفاسیر کا بنیادی ماخذ بھی کشاف ہی ہے آپ اگر بغور مطالعہ فرمائیں تو ان تفاسیر میں کشاف کی پوری کی پوری عبارتیں بعینہ آپ کو موجود ملیں گی جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ہمارے اکابر میں تنگ نظری کبھی بھی نہیں تھی کہ چند مسائل میں اگر اختلاف ہوا تو پوری کتاب کو متروک قرار دیں۔

اکابر علماء و مفسرین کے اس مسلک اور معقول اصول کی روشنی میں میں بھی امید کرتا ہوں کہ اہل علم اس تفسیر کے بارے میں بھی یہی عادلانہ اور علمی طرز عمل اپنائیں گے کہ اگر کسی خاص مسئلہ یا اس کی تعبیر میں وہ اختلاف رکھتے ہوں تو اس کی بنا پر اس کے مفید و علمی جواہر سے لوگوں کو محروم نہ کریں۔ اور چند کی تعبیر کو قابل ترک اور مورد تنقید نہ بنائیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو دین کی خدمت اور علوم قرآن مجید کی اشاعت کے لئے تادیر زندہ و سلامت اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ و مصون رکھے۔ آمین۔ اللہم یا رب العالمین۔

احقر العباد سید سراج الدین کاکا خیل مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد پشاور

۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۰ھ بروز جمعۃ المبارک

(۱۰) تقریظ مجاہد ملت حامی سنت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری

صدر تنظیم اہل سنت پاکستان (ملتان)

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کو رب العزت نے اپنے کلام قدیم قرآن کریم کی خدمت کے لئے چن لیا ہے آپ نے کتاب اللہ کی نشر و اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔

قرآن کریم کا زیر نظر ترجمہ اور تفسیر اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کا ترجمہ، حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمہ اللہ کی تفسیر جواہر القرآن اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمہما اللہ کے فوائد کی ترتیب و اشاعت قرآن کریم کی ایک بے مثل خدمت ہے جو اللہ رب العزت نے اپنے ایک مقبول بندہ حضرت شیخ القرآن سے لی ہے۔ میں اس اعزاز و شرف پر حضرت مؤلف کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

سید نور الحسن بخاری خادم تحریک تنظیم اہل سنت پاکستان ملتان ۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۰ھ